

کہا ہے :

مثل ہیملون کے مینہ بھی غارتگری کو زندگی کا ثمرہ سمجھتے ہیں ان لوگوں کو روز ولادت سے منقوش خاطر ہوتا ہے کہ معاش کا ذریعہ صرف غارتگری ہے اس سے انکو جائز پیشوں سے معاش پیدا کرنے پر آمادہ کرنے کیوں سہ کمال ضبط و استقلال کی ضرورت ہے :

پر بہار مینہ چست و بہادر و دراز قامت و خوبصورت و خوش مزاج و مطیع افسر و احسانمند پرورش مگر بہادران حال خوشخوار و انتقام گیر ہوتے ہیں عداوت خانگی سے اکثر آتش زنی و سر قہ مویشی و ہنگامہ پردازی وغیرہ کی واردات کرتے ہیں :

اونکی روزمرہ کی غذا روٹی و ترکاری وغیرہ ہے اور بجز گاؤں و سڑک کے ہر قسم کا گوشت بکثرت کھاتے ہیں سورکانہ کھانا عجیب ہے کیونکہ جس حالت میں دیگر مینہ کھاتے ہیں پر بہار مینہ اسکو متبرک سمجھتے ہیں اور اسکی وجہ یہ بتلاتے ہیں :

کہ پر بہار رئیس کی ہمیشہ خاندان مارواڑ کی کسی سردار سے منسوب ہوئی تھی کسی سبب سے سالہ وہن ہوئی کے آپس میں لڑائی ہوئی پر بہار نے اپنے دشمن بہنوی کو مار ڈالا اسکی بیوہ سستی ہوئی اور اس نے اپنے بہائی کو بد و عادی کہ وہ جناحی ہو گیا :

ایک روز وہ تالاب پشکر کے قریب شکار کیوں اسے گیا اور وہاں ایک سور کو مارنا چاہا سور تالاب کے اندر چلا گیا سردار اس کے تعاقب میں گہوڑے

راجپوتوں میں شادی کا خرچ زیادہ تر پدر و دختر کے ذمہ ہوتا ہے مگر
 مینوں میں لڑکی کا باپ بمقدار مجوزہ پنچایت برادری کم و بیش روپیہ
 لیتا ہے :

مینوں کی عورتیں اکثر دوسری شادی کر لیتی ہیں مگر شوہراول کی نسل
 میں دوسری شادی نہیں ہوتی اور شوہراول سے اولاد ہووے
 تو وارثان شوہر متوفی کے پاس رہتی ہے اور وارثان شوہر مذکور
 دوسری شادی پر اس عورت کی قیمت لیتے ہیں بڑے بہائی کی بیوہ
 سے شادی کر لیتے ہیں مگر چھوٹے بہائی کی بیوہ سے نہیں کرتے اسکا اصلی
 سبب تحقیق نہیں ہے مگر یہ کہتے ہیں کہ چھوٹے بہائی کی عورت بمنزلہ
 دختر سمجھی جاتی ہے :

بخلاف دیگر اقوام مینوں کے یہ نسل ہمیشہ سے مونث اولاد یعنی دختران
 کے ہلاک کرنے کو بطور حکم الہی فرض سمجھتی ہیں اس سبب سے اکثر پرہیزگار
 مینے عورات کی قلت اور عدم استطاعت ادا سے مصارف شادی
 سے کٹاری رہ جاتی ہیں اس جرم کا ارتکاب اس غایت تک ہوتا ہے
 کہ ۱۸۶۴ء میں جس گانویں ۲۲ طفل تھے دختر ایک ہی نہ تھی :

سالہا سال سے اس جرم قبیح کے اندر اومین سرکار انگریزی کی طرف سے
 بہت جہد ہوا ہے وقتاً فوقتاً کی تاکیدات متواترہ پریکٹسوں کی امداد سے
 کسی قدر اندر ہو گیا ہے یعنی ۱۸۶۱ء میں دیہات علاقہ میواڑ کی خانہ
 شکاری میں فیصد ہی ۲۸ لڑکیاں دریافت ہوئیں اور چھ برس بعد

بعض میں جو خواہش شادی رکھتے ہیں اور اس کے مصارف کیواسطے روپیہ نہیں رکھتے غارتگری و چوری سے اس کا سامان کرتے ہیں :

قرب و جوار دیوبلی کے پرہیزگارینے راجپوتوں سے زیادہ دختر کشی کے عادی ہیں ان کے دلوں پر نقش کا بھر ہے کہ ہمارے خازان میں لڑکیاں صرف مارنیکواسطے پیدا ہوتی ہیں اور اس اعتقاد کی تصدیق کیواسطے کہتے ہیں کہ ایک بتی کا بردان یعنی حکم ہے اور خود ہوا آتی دیہی ہدایت کی جیسے اسوجہ سے یقین ہے کہ ان لوگوں کی طرف سے تربیات انہی اور دختر کشی میں بہت خلاف ورزی ہوتی ہے :

اپنے بزرگوں کے گناہ دختر کشی کی تائید میں میں نے لوگ ایک اور روایت کیا کرتے ہیں کہ ان کے جد امجد شوم کی اولاد میں ایک شخص نکلا تھا اور نے جہادیوں کی بہت عبادت کی بلکہ اپنے جسم کو تصدیق کیا جہادیوں نے خوش ہو کر کہا کہ ہر مانگ شالا نے درخواست کی کہ میرے اس قدر اولاد ہو جس قدر میرے جسم پر بال ہیں جہادیوں نے کہا کہ تیری اولاد میں ایک ایک کے دس دس بیٹے ہونگے اس نے اپنا سر فوراً جسم سے علیحدہ کر دیا کہ جہادیوں کے رو بروگرا سپر شالا کے لڑکوں نے مندر میں آکر اپنے باپ کے بے سر جسم پر سایہ ڈالا اس سے جہادیوں نے ناخوش ہو کر بد عادی کہ آج سے پرہیز کرنے میں لڑکیوں کا مارنا جائز ہو گا مفلسی و کثرت مصارف شادی کے عذرات جو دیگر دختر کش اقوام کرتی ہیں پرہیزگارینوں کی طرف سے نہیں ہو سکتا کیونکہ وہ لڑکیوں کے عوض روپیہ لیتے ہیں اس

برہان
مہمانی

شوم
شالا

[illegible]

سال پیشتر عام رواج تھا کہ اکثر عورتوں کو ڈاکن ہونیکا الزام لگاتے تھے اور
 جب وہ اس الزام سے صفائی حاصل نہ کر سکتی اور سب کو درخت سے سرنگون
 لٹکا کر انواع اذیت پہنچاتے سرکار انگریزی سے اس چاہلانہ عمل کے امتناع
 میں بہت کوشش ہوئی اور ظاہر اوسکا اندر ادبھی ہوا یہ تہمت جادوگری
 انسان کو پیرحمی سے اذیت پہنچانیکو حکام انگریزی چاہے جیسا معیوب
 سمجھیں اور مرتکبان جرم کو خواہ کسی قدر سزا دین مگر اون کے دلون سے
 اس اعتقاد کو رفع کرنے اور اس طرح جرم کا اندر اد مطلق کرنے کو عرصہ کثیر
 چاہئے ابھی لوگون سے وہ کوشش جو بلا خوف و خوشامد سرکار انگریزی
 اپنی دلی خواہش سے ہو کر نامشکل ہے بظاہر و سے مان مان کرتے ہیں
 اور واقع میں بجز انخفاء و اردات اس بارہ میں اب تک کچھ نہیں ہوا ہے
 ایسے مفید المذہب اور پیر تو ہم مجنوط الاعتقاد ملک میں جیسا ہندوستان
 ہے اور جہان عقاید کو جان سے عزیز سمجھتے ہیں ایسا تربیت یافتہ شخص
 طے کی امید نہیں ہو سکتی جو امراض سے شفا پانے یا کسی اور مصیبت سے
 بچنے کی واسطے توہمات پر عمل نہ کرتا ہو باوجودیکہ ممالک یورپ میں تعلیم و تربیت
 اس قدر ہو گئی ہے تاہم عقاید وہی کثرت تمام جاری ہیں اہل جرمنی اب تک
 خیالی علامات سعد و نحس کے قایل ہیں اور مثل ہندوستان کے اونکی
 تصدیق کیواسطے خط و پہلو وہ روایتیں کہتے ہیں جس حالت میں اہل
 یورپ کی یہ کیفیت ہے تو مثل دیگر معاملات کے اس معاملہ میں بھی ہندوستان
 کے توہمات اور سربج الاعتقاد ہی پر کہاں ضبط و تحمل کرنا چاہئے ؟

اونکو اپنا مطیع کرنے میں کامیاب ہونگے اور مثل میواڑ کے بہیلون کی
 اونکی بود و باش کے جدید طریقے و اطوار و حقوق پیدا کرینگے اوسے قدر
 اون کے دلوں میں موافقت پیدا ہوگی اور محنت و نیک چلنی و قاعدہ و قانون
 کے خواہ ہونگے اس طرح آئندہ کو خلاف ورزی نہ کر نیکا اطمینان ہوگا اور
 فساد و دواچی جو اس تدبیر سے پیشتر مینہ کہیڑ میں علی الدوام ہوتا رہتا تھا
 پہر وقوع میں نہ آویگا۔

گزشتہ کے عہد نامہ ۱۸۳۸ء کی پانچویں قلم کے بموجب اوس ریاست کے
 ذمہ لازم ہے کہ اپنے خرچ سے فوج کنگٹھنٹ رکھی اور چھٹی قلم کے بموجب
 اس فوج کے خرچ کیواسطے تین لاکھ روپیہ سالانہ کے بعد ازان پہ تخفیف
 لاکھ روپیہ دو لاکھ رکھیا و نیا قرار پایا تھا۔

۱۸۴۰ء میں فوج بہرتی ہو کر اوسکا کوٹہ کنگٹھنٹ نام رکھا گیا ۱۸۵۰ء میں
 بحر بغاوت و فساد ہندوستان پر ترکی کل ممالک میں سوج زن ہو کر ایسی
 فوج کو جس نے مدت دراز تک اقتدار انگریزی کے فخر و غنیمت کو قائم کیا
 تھا پہا لے گیا اوس میں راجپوتانہ کی بھی دو عمدہ ترین افواج حکیم حکام
 انگریزی باغی ہو کر معدوم ہو گئیں اور جن کو کنگٹھنٹ بھی تھی اوسکی خالی
 جگہ پر تے کیواسطے حکام راجپوتانہ کو وہی تدبیر سو جھی جو بہرتی میواڑ
 پہیل کو ریس میں نہایت کار آمد ہوئی تھی کہ ایک اور قوم یعنی مینہ کو جو
 تک سب سے مخالف تھی فوج میں بہرتی کر کے ہم خیال و شریک رنج و رشتہ
 کیا جاوے۔

ڈاکٹر کے کہ رسالہ ویلٹن و دون کے مشترک افسرین صوبہ دار
 جمعدار حوالدار نایک باجہ نواز سپاہی کل ہیں اور
 رسالہ میں رسالدار جمعدار دفندار نشان بردار باجہ نواز
 سواران پہاڑی بردار ہیں کہ یہ سب فوج ملکر دیوبلی اور گیومر فورس
 کہلاتی ہے اس فوج میں سپاہی کی تنخواہ چھ روپیہ اور ہوا کی چھپینج
 ہے اور کل خرچ سالانہ مع بار برداری و سایر خرچ و تنخواہ افسران و عملہ
 ایک لاکھ اٹھتر ہزار روپیہ ہے :

دس بارہ برس کے عرصہ میں اس فوج میں بہت شایستگی آگئی اور پیرا
 مینوں پر اس نوکری کا ایسا عمدہ اثر ہوا کہ جو لوگ بے ایمانی و سرکشی سے
 زندگی بسر کرتے تھے عادلانہ ضبط و نگرانی سے اسن و انتظام کے فواید
 کو بہتر سمجھنے لگے ابتداء میں فوج کی نوکری کو ہندوستانی ریاستوں خصوصاً
 بوندی کی ظلم و تعدی اور اپنے اعمال کے نتائج سے جا بے پناہ سمجھتے تھے
 اور وقت بہرتی جبرائیم سابقہ کی نسبت باز پرس نہیں ہوتی تھی اور علامات
 مقیدی موجب نالایقی نہیں سمجھے جاتے تھے اب ظلم کا انسداد ہوا اور جبرائیم
 متعلقہ مال کا بھی ایسا انتظام ہوا کہ مجرموں نے فوج کو جا بے پناہ سمجھنا چھوڑ
 دیا اور نزاعت وغیرہ دیگر پیشوں سے آسودہ حال ہو کر مینوں کو نوکری
 کی پردہ زاری کی کہ ان کے نوکری پر رضامند نہ ہونے سے خالی اسامیوں
 کو بہرہ میں بہت مشکل ہوتی ہے آدمی میسر نہیں آتے :
 مگر تا وقتیکہ یہ سرکش قوم اپنے بد پیشوں کو مطلق ترک نہ کر دے نگرانی کامل

کر لئے تھے مگر اس مطالبہ شدید سے مایوس و مجبور ہو کر پھر وہی اعمال کرنے لگتے تو عجب نہ تھا اور اس طرح جو جرمانہ انہوں نے دجرم کیواسطے کیا گیا تھا تحریک از تکاب جرایم کا باعث ہو جاتا کیونکہ جب انکو تحقیق ہو جاتا کہ چلن و رویہ کا درست کرنا اور دیہات کو ترقی دینا باعث آرام و اطمینان نہیں ہے تو پھر بجز چوری و غارتگری کے اور کیا کرتے؟

دربار میواڑ کو بھی اس سے کچھ فائدہ نہ تھا کیونکہ اس خلیفہ جرمانہ کا وصول ہونا تو ہرگز ممکن نہ تھا مگر بلکہ دار لوگ بعض التوار مطالبہ رشوت لیتے تھے اور راج کی مفت میں بدنامی ہوتی تھی چنانچہ کپتان بروس صاحب پور ایجنٹ ہارڈ وی و کر نل نکسن صاحب پولیٹیکل ایجنٹ میواڑ کی صلاح سے ہزارا صاحب نے اس جرمانہ کو معاف کر دیا اور کہیڑاڑ کی رعایا ان کے رحم سے بہت خوش ہوئی۔

۱۸۶۹ء میں ملک ہارڈ وی میں بھی قحط بہت سختی سے ہوا علاقہ کہیڑاڑ میں آدمی و مویشی کے نقصان کا نقشہ ذیل میں درج ہے اس علاقہ میں شہزادوں کی معاش زیادہ تر مویشیوں پر منحصر ہے چنانچہ کہاں کے قحط سے ہزار ہا مویشی مر کر انکو نقصان شدید پہونچا ہر ایک گائون میں صد ہا مویشیوں کی بڑیوں کے ڈھیر ہو گئے کہاں ایسی نایاب ہو گئی کہ نرخ برائے نام غلہ کے ہوزن تھا مگر نہایت وقت و دشواری سے ملتی تھی جب سواران رسال دیولی کے تکلیف پانے لگے مجبور نصف سواروں کو رخصت دی گئی۔

نقد نقصان چلنے کو میرا پام محمد ۱۸۶۹ء

سولیتی

نام ریاست	تعداد دیہات	انسان			
		نقصان	نقصان	نقصان	باقی
نیواری	۲۰	۱۲۸۵۵	۲۲۲۵	۴۰۶	۲۸۳۲
پنجپور	۱۲	۱۲۸۵۵	۲۲۲۵	۴۰۶	۲۸۳۲
پونڈی	۱۱	۱۲۸۵۵	۲۲۲۵	۴۰۶	۲۸۳۲
میزان	۲۵	۱۲۸۵۵	۲۲۲۵	۴۰۶	۲۸۳۲
باقی	۲۰	۱۲۸۵۵	۲۲۲۵	۴۰۶	۲۸۳۲
نیواری	۲۰	۱۲۸۵۵	۲۲۲۵	۴۰۶	۲۸۳۲
پنجپور	۱۲	۱۲۸۵۵	۲۲۲۵	۴۰۶	۲۸۳۲
پونڈی	۱۱	۱۲۸۵۵	۲۲۲۵	۴۰۶	۲۸۳۲
میزان	۲۵	۱۲۸۵۵	۲۲۲۵	۴۰۶	۲۸۳۲
باقی	۲۰	۱۲۸۵۵	۲۲۲۵	۴۰۶	۲۸۳۲

آئی جی ایف سی ۱۳۱ اور نیواری ۱۳۱

سولیتی بجاب فی راس اوسط درجہ دو لکھ ۱۱۳۶۵۰

لاصہ کے تحت

دیولی میں محتاجوں کیواسطے خیرات خانہ مقرر ہوا اس سے ہزار ہا آدمی کی
پرزورش ہوئی روساکوٹ و جھالا واڑ و جے پور و اندر گڑھ سنے اس میں
بہت مدد دی اور صاحبان انگریز اور افواج دوم سواران بشکالہ و پٹن
دیولی و وکھاراجستان و بقالان بازار نے چندہ دیا اس ذریعہ سے ایک
بڑا خیراتی شفا خانہ تعمیر ہوا اور چودہ میل سڑک تیار ہوئی پر گنہ جہاز پور
میں پرورش قحط زدوں کیواسطے دربار میواڑ نے چودہ ہزار روپیہ
منظور کیا کہ ایک بہت عمدہ بندہ بندہ ہوا یا گیا اس سے بہت سیرابی ہو گئی
ایسے وقت میں کہ محتاج کی اور بے شغلی سے ہر ایک کو اس کتاب جبرائیل کی ترغیب
ہوتی مینوں کے اضلاع گردنواح دیولی میں بالکل امن رہتا اون تدبیروں
کی تعریف کا باعث ہے جو اس قوم کی شایستگی کیواسطے کہ چند سال پیشتر کل
ملک میں موجب خوف و خطر تھی کی گئی ہیں جون ۱۸۵۷ء میں بنظر گرائی
نرخ غلہ تنخواہ سپاہیان ملازم فوج بہ اضافہ ایک روپیہ سات روپیہ
ماہوار کی گئی کہ یہ اضافہ ہمیشہ کیواسطے ہو گیا ۛ

جہاراج رانا صاحب جھالا واڑ نے ساٹھ ہزار من غلہ دیولی کی چھاو نی میں بھیجا
اور فقط خیرات کیواسطے دیکرا و سکی قیمت ذلی علاوہ اسکے پائٹن کے بقالون
نے ڈیڑھ لاکھ روپیہ کا غلہ قیمتاً بھیجا چھاو نی میں جہا جنوں نے بہت فیاضی
کی علاوہ چندہ میں شریک ہونے کے بطور خانگی محتاجوں کو غلہ تقسیم کیا۔
اور شریف لوگوں کو رات کی وقت اندھیرے میں تقسیم کیا ۱۸۵۷ء کی پورٹ
میں کپتان میور صاحب نے لکھا ہے کہ اگرچہ جرم و خسر کشی کا کوئی مقدمہ پیش

اوسمین نو لاکھ آدمیوں کی آبادی ہے اور دس ہزار مربع میل کا رقبہ اور
تصدیب پتیا لیس لاکھ روپیہ سالانہ کی آمدنی ہے :

ملک کا سطح مالوہ کی ہموار زمین سے شمال کی طرف ڈھالوان ہے اور اوسمین
چٹنل کاتی سندھ اہو اتجار پارتی مدیان شمال شمال مشرق کی
طرف روان ہو کر جہنما میں ملتی ہیں :

کوہ مکندرہ کہ جنوب مشرق سے شمال مغرب کی طرف واقع ہے کوٹہ و جہالاؤ
کے درمیان سرحد ہے اس پہاڑ کا راستہ کرنل ہونسن صاحب کی مصیبت
زدہ فرار سے برائے دوام یادگار ہو گیا ہے علاوہ اس تاریخی واقعہ کے
سر درختی اور پہاڑوں کے درمیان ندی کی روانگی سے موقع بہت
خوشنما و دلچسپ ہے ان پہاڑوں میں ہر طرح کا شکار ہے اور شکار گاہیں
بنی ہوئی ہیں مکندرہ کا درہ شمالی و جنوبی ہندوستان کا راستہ ہوتے
سے ہی نامور ہے :

ایک بلند پہاڑ کا سلسلہ جو میدان پر پانچ سو فیٹ عمود نما اڑا ہے شمال
مشرق سے جنوب مغرب میں واقع ہو کر ملک بوندی کو دو مساوی حصوں
میں تقسیم کرتا ہے اوسمین اندر گڑھ کے قریب لاکھوری کا درہ مشرق کی
طرف کو راستہ ہے کرنل ہونسن صاحب کی فوج لڑائی کی جلدی میں پہاڑ
ہو کر گذری تھی :

ان سب پہاڑوں میں سر درختی ہے بلکہ بعض کے دامنوں پر ہی بن بکثرت
ہیں مثل دیگر ممالک راجپوتانہ کے پاڑوتی میں تالاب بہت ہیں اول سے

चमल
कालीसिंध
काहू
अमजार
पारवती
अधना
भोजसन

कलहा
नागवरी

دار الحکومت میں فوجداری و دیوانی کی عدالتیں ہیں ان کے ہتھم ناظم کمرانہ
 ہیں ناظمون کے احکام کا اپیل خود رئیس کے رو بہ و ہوتا ہے دیوانی کے
 پیچیدہ مقدمات اکثر بہ تجویز پنچایت فیصل ہوئے ہیں اور فی الحقیقت نہایت
 عمدہ اور محبوب العوام طریقہ انفصال ہے پرگنات میں مقدمات دیوانی بہ
 تجویز بلہ داران فیصل ہوئے ہیں مقدمات فوجداری دارالریاست میں
 فیصل ہوئے ہیں اور مقدمات متعلق بہ مذہب و ہرم شاستر ہے برہمنوں
 کی تجویز سے طے ہوتے ہیں اور مقدمات ذات کے برادری کی پنچایت سے
 مقدمات سنگین ہارڈ وی میں کم ہوتے ہیں مگر اون کے اندر کی تدبیر
 بوندی اور کوٹہ میں بہت ناقص ہے :

سزنا یعنی پناہ دہی مسفوران کے استحقاق کے برابر کسی امر کو رسا دراج پنہانہ
 باعث عزت و ناموری نہیں سمجھتے ہیں اور جو شخص ریاست میں پناہ پذیر
 ہوا و سکو سپر دکرنا باعث ہتک و ذلت سمجھا جاتا ہے اسکا یہاں تک عملدرآمد
 کہ پناہ دہی کے اعتبار پر لوگ سرکشی و بناوت کرتے ہیں اکثر ایسا ہوتا ہے
 کہ اس بیجا جہان نوازی سے پناہ دہندہ ریاست کو بہت نقصان پہونچتا ہے
 مثلاً کسی ریاست کا سردار اپنے رئیس سے باغی ہو کر قریب و خوار کی دوسری
 ریاست میں پناہ پذیر ہوا اور وہاں سے وہ اپنے ملک میں حملہ آوری و
 غارتگری کرے اور عندالغائب عبور سرحد کر کے جاے امن میں واپس
 چلا جاوے تو اس صورت میں صریح نتیجہ یہ ہے کہ دونوں ریاستوں
 میں نا اتفاقی اور غدر پیدا ہو پس اگر کسی ریاست کے استحقاق پناہ دہی

اور کاشتکاروں کی طرف سے فریب بہت ہو سکتا ہے اور دونوں امور
 راج کے حق میں مضر ہیں مگر اب یہ طریقہ بوندی میں بھی کم رہ گیا ہے۔
 لگان نقد بشرح رقبہ بذریعہ پٹیلوں کے جنکو فی بیگہ ڈیڑھ آنہ حق ملتا ہے
 اور اوسمیں سے دوثلث بطور نذرانہ راج میں داخل کرتے ہیں سالانہ
 قسطوں سے وصول کیا جاتا ہے پٹیل اس حق کے علاوہ کاشتکاروں
 سے دیگر حقوق اجناس میں بھی لیتے ہیں اور بمقابلہ کاشتکاروں کے حق
 سے بطور حاکم ہیں اپنی کاشت کی زمین کا رعایت سے لگان دیتے ہیں
 پٹیل زر لگان وصول کر کے بلہ داروں کو دیتا ہے بلہ دار ہر سال اپنا خرچ
 لیکر دارالریاست میں جاتا ہے جمع و خرچ بعد جانچ و پرتال دفتر کے پسر
 کے روپر و پیش ہوتا ہے بشرط صحت حساب کے بلہ دار کو رسید ملتی ہے اور
 وہ اپنے علاقہ کو پہر جاتا ہے۔

ہر گانوین پٹیل و پٹواری موروثی عہدہ دار ہیں اور ایک بلا بھی پٹیل کا
 پیش خدمت ہوتا ہے وہ گانوں کے ہر ایک امر اور ہر ایک شخص سے واقف
 ہوتا ہے۔ سانسری یعنی رہبر و چوکیدار و گانو گور و یعنی پروہت و کھاتی
 و چمار و لوہار و حجام وغیرہ خدمتی لوگ کسی قدر حقوق رکھتے ہیں اور زمیندار
 دیہہ سے معاش پاتے ہیں۔

احتیاطاً راج کی طرف سے بلہ دار ہر ایک گانوین حفاظت فصل کیواسطے ایک
 شخہ بمشاہرہ چار روپیہ ماہوار مقرر کرتا ہے ابتداء میں شخہ مقرر کرنیکا
 دستور بند و بست بٹائی کیواسطے جاری ہوا تھا کہ پیداوار زرعی کی

بیت پر بیخیز کی تہہ سر پہ کر کے تہہ کی تہہ سر پہ کر کے
کھینچتے ہیں سر پہ کر کے تہہ کی تہہ سر پہ کر کے
وہ سر پہ کر کے تہہ کی تہہ سر پہ کر کے
تہہ کی تہہ سر پہ کر کے تہہ کی تہہ سر پہ کر کے
تہہ کی تہہ سر پہ کر کے تہہ کی تہہ سر پہ کر کے

تہہ کی تہہ سر پہ کر کے تہہ کی تہہ سر پہ کر کے
تہہ کی تہہ سر پہ کر کے تہہ کی تہہ سر پہ کر کے
تہہ کی تہہ سر پہ کر کے تہہ کی تہہ سر پہ کر کے
تہہ کی تہہ سر پہ کر کے تہہ کی تہہ سر پہ کر کے
تہہ کی تہہ سر پہ کر کے تہہ کی تہہ سر پہ کر کے

تہہ کی تہہ سر پہ کر کے تہہ کی تہہ سر پہ کر کے
تہہ کی تہہ سر پہ کر کے تہہ کی تہہ سر پہ کر کے
تہہ کی تہہ سر پہ کر کے تہہ کی تہہ سر پہ کر کے
تہہ کی تہہ سر پہ کر کے تہہ کی تہہ سر پہ کر کے
تہہ کی تہہ سر پہ کر کے تہہ کی تہہ سر پہ کر کے

ہو جائیگی بعد تعمیر سڑک کی تجویز کیجاوے کیونکہ جو زر کثیر سڑک اعظم میں خرچ
ہوا اس سے شاخیں بکفایت تیار ہو جائیگی :

موسم برسات میں جب بناس ندی چڑھتی ہے چھاوہی دیوہی واجمیر نصیر آباد
کے درمیان آمد رفت بند ہو جاتی ہے اس کے عبور کا بندوبست نہایت ضرور
ہے اب تک صرف ہانسوں کے بیڑہ پر کہ گلی ٹنگوں کے ذریعہ سے تیرتا ہے آدمی
کچھ مسافروں کو ندی کا عبور کراتے ہیں مگر نوسو گز کے عرض اور کمال
تیز روی کی حالت میں اس طرح عبور کرنا نہایت پرخطر ہے شاید کسی ضرورت
کے وقت دونوں چھاوہیوں کے درمیان راستہ بند ہو جانے سے کوئی
نتیجہ برپا ہوا اور رزمہ میں بھی اکثر مریض جنگی تندرستی نقل مکان پر منحصر
ہوتی ہے طئیانی ندی کی وجہ سے نہیں جاسکتے ہیں پس اگر انصوب ندی
کے ایک قیام کا مکان تیار ہو کر دوکشتیان ڈال دیجاوہی تو مسافروں کو
بہت آرام ہو جاوے مکان کی لاگت بہت قلیل ہوگی اور ملاحوں کا خرچ
مسافروں سے وصول ہوتا رہیگا :

۱۹۴۵ء میں ملک ہاروقی میں حسب قاعدہ سڑکین تیار ہونیکا کام شروع
ہوا دیوہی و نصیر آباد کے درمیان ۵۶ میل کے فاصلہ پر پختہ سڑک تیار ہو گئی
دیوہی سے جنوب مشرقی سمت میں ۲۸ میل پر بوندی ۱۴ میل پر کوٹہ اور
۱۹ میل پر جہارا پٹن میں رئیس بوندی نے منجملہ ۲۳ میل اپنے علاقہ کے ۱۶
میل راستہ خام اچھا بنوا دیا ہے مگر باقی ماندہ کہ اس میں سے تین میل درہ
مکندرہ میں واقع ہے گاڑیوں کے چلنے کے لائق بالکل نہیں ہے دسمبر گذشتہ

[illegible]

نہیں ہے :

ہر روز صبح کی وقت روانہ ہوتی ہے اور آٹھ بجے خطوط لئے جاتے ہیں مقامات قریب کا محصول دہیلا اور یحیہ کا ایک پیچہ وصول لیتے ہیں سرکاری ڈاک کی نسبت تیز نہیں چلتی ہے مگر جن مقامات کو ضرورت ہے وہاں سید ہی جاتی ہے اور سرکاری ڈاک پہر کہا کر جاتی ہے اس سے جلد پہنچتی ہے اور اسکی آمدنی کے خرچ کیواسطے کتنی مہونہ دلیل کامیابی ہے اگر سرکاری ڈاک میں اضافہ ہر کاروں کی ترقی کیجاوے تو غالب ہے کہ برہمنی ڈاک کے کاغذات بھی اوسمیں جایا کریں :

مقامات	فاصلہ	تعداد چوکیات	تعداد ہر کارہ ہاے
ڈاک سے دیولی کو.....	۳۶	۶	۱۲
نصیر آباد سے دیولی کو.....	۵۶	۹	۱۸
دیولی سے کوٹہ کو.....	۵۱	۸	۱۶
کوٹہ سے جہالا وارڈ.....	۵۰	۸	۱۶
جہالا وارڈ سے شاہ جہان پور	۹۰	۱۲	۲۴

جب سے غارتگری ڈاک کی چند وارداتیں وقوع میں آئی ہیں حکم ہو گیا ہے کہ ہتھی کی ڈاک صرف دن کے وقت چلا کر سے رات کو نہ چلے اس سے

ہیں صدر بازار چھاونی دیونی کے مدرسہ کیواسٹے صاحب پولیٹیکل ایجنٹ
نے ایک مدرسہ بمشاہدہ مبلغ بیس روپیہ ماہوار طلب کیا تھا مگر اس وجہ
سے کہ سرکاری نوکری نہ تھی کسی نے منظور نہ کی اکثر نے یہی عذر کیا کہ اگر
سرکاری نوکری بہ استحقاق پیش ہوتی تو اس تنخواہ پر منظور کر لیتے :

بندی رین

ہندو
نواہر

دیونی میں پریسبیٹیرین مشن کے پادری صاحب کے ۱۸۵۵ء میں پادری
ہندو ری صاحب تھے اور ۱۸۶۵ء میں پادری نوٹر صاحب تعلیم و تلقین
خلایق میں کوشش کرتے ہیں اور ان کی طرف سے کھیراٹ کے جوہ دیہات میں
ہندی مدرسہ جات ہیں کہ سارے تین سو طالب علم پڑھتے ہیں اور زراعت
پیشہ و دیگر طالب علموں کیواسٹے جو دن کو کام میں مصروف رہتے ہیں رات کو
پڑھنے کی جماعتیں مقرر ہیں علاوہ اسکے خاص چھاونی میں مشن کا انگریزی مدرسہ
ہے اوس میں ۶۸ طالب علم پڑھتے ہیں اور ایجنسی میں ایک مدرسہ ہے اوس میں
وکار و دیگر ملازمان سرکاری کے ۳۲ اطفال پڑھتے ہیں اور مدرسہ متعلق
پلٹن کے ۲۸ طالب علموں میں سے ۱۲ قوم میں ہیں مشن کے مدرسہ میں ڈاکٹر
ڈیفیک صاحب نے ایک نقاشی کی جماعت مقرر کی ہے اوس میں چار طالب علم

ڈیفیک

ہیں :

۱۸۶۵ء تک ہارٹوئی کی ریاستوں کے جیلخانوں کا انتظام نہایت خراب
تھا بوندی کا جیلخانہ تو درحقیقت ریاست کی ذلت و بدنامی کا باعث تھا مگر
نے بہتر مکان میں قیدیوں کا رکھنا منظور کیا تھا کوٹہ کا جیلخانہ البتہ اوس سے
بہتر تھا تاہم جیسا چاہی نہ تھا چنانچہ ہمارا صاحب کوٹہ کی رہی کہ چاہا

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰

جدید مقرر ہوا اس شفا خانہ کا ساٹھ روپیہ ماہوار کا خرچ ہے کہ گردنوح
کی ریاستیں دیتی ہیں اور مکان کیواسطے پانچ سو روپیہ سرکار سے ملے ہیں
اس شفا خانہ میں علاج کیواسطے دور دور کے مریض آتے ہیں علاوہ شفاخانہ
جات مذکور کے ہمارا جہ صاحب اندر گڑھ کا بھی ۱۸۶۱ء میں ارادہ تھا
کہ اپنی ریاست میں ایک شفا خانہ مقرر کریں اور اس غرض سے آلات
و ادویات طلب کئے تھے اور ایک ٹیٹو ڈاکٹر کو بھی نوکر رکھا تھا۔ ہر ایک
شفا خانہ میں عورتوں کی معالجہ کیواسطے ایک ایک عورت مقرر ہوئی کوٹہ و
ٹونک و جہالا پاٹن میں کوئی سال ایسا نہیں گذرنا ہے جس میں مریض بانی
پیدا نہوا اور جس حالت میں باشندگان ملک اس بات پر لحاظ نہیں رکھتے
ہیں کہ صفائی و صحت دونوں متفق ہیں تو اکثر امراض کا پیدا ہونا اور ترقی
پانا کچھ عجب نہیں ہے :

۱۸۶۱ء میں ریاست ہائے متعلقہ ایجنسی ہارڈوٹی کی فوج حسب تفصیل
تاریخ آئی تھی :

نام ریاست	توجہ خانہ		سواران	پیادگان	پولیس	میزان
	وقت میدان	گولہ انداز				
پونڈی	۱۲	۵۰	۵۰۰	۱۵۰۰	۲۰۰۰	۲۵۰
کوٹہ	۲	۱۲۵	۱۵۰۰	۲۰۰۰	۳۰۰۰	۸۴۶۵
جہالا وارہ	۱۵	۱۳۵	۵۰۰	۲۵۰۰	۲۰۰۰	۶۱۳۵
	۲۶	۲۴۰	۲۵۰۰	۸۰۰۰	۹۰۰۰	۱۹۸۴۰

نینوہ میدان پر ہے نینوہ کے قلعہ میں چار اچھی توپیں ہیں اجیت گڑھ کی
 توپوں کی تعداد معلوم نہیں ہے اب بھی ان قلعوں میں خیر آدمی کو نہیں جانے
 دیتے ہیں۔ شاہ آباد کا پہاڑی قلعہ بہت مضبوط موقع پر ہے اوسمیں آٹھ دوسر
 توپیں ہیں کوئٹہ معروف کہیل واڑہ کا قلعہ جہالا واڑ کی ریاست میں ہے
 اسکے گرد جنگل جھاڑی ہے اور اوسمیں دس بارہ توپیں ہیں جہالا پاٹن
 میں چند سال سے قلعہ تعمیر ہوتا تھا مگر توپیں نہیں چڑھی تھیں ۱۸۶۷ء
 میں یونیدی و کوٹہ جہالا واڑ کے سوا سے ٹونک بھی ایجنسی پاٹن
 سے متعلق ہو گیا نواب صاحب ٹونک اور اونکے خراج گزار ٹھاکر لاوہ کے
 درمیان جو تنا اتفاقی مدت سے تھی اوس سے اگست ۱۸۶۷ء میں بمقام
 دارالریاست ٹونک سخت خونریزی پیدا ہوئی انجام میں حسب احکم گورنمنٹ
 نواب محمد علیخان صاحب ریاست سے خارج ہوئے اور اونکے خلف اکبر نواب
 محمد ابراہیم علیخان صاحب مستر نشین ہوئے اونکا وزیر سرور شاہ جسکے مکان
 پر خونریزی ہوئی دایم ایجنس ہو کر چنار کو بھیجا گیا لاوہ کی جاگیر علاقہ ٹونک
 سے علیحدہ ہو کر یہ تحت خاص سرکار انگریزی لی گئی۔ نواب صاحب کی سلامی
 سترہ میں سے چھ کم ہو کر گیارہ توپوں کی رہ گئی اور وارثان ٹھاکران مقتول
 لاوہ کے واسطے آمدنی ٹونک سے پنشن مقرر ہوئی یہ تعمیل حکم نواب گورنر جنرل
 صاحب بامہ دسمبر نواب صاحب دیولی میں حاضر ہو گئے اور بہ حراست مناسب
 بنارس میں رہنے کیواسطے بھیجے گئے جنوری ۱۸۶۸ء میں کرنل کیٹنگ صاحب
 وکیتان بروٹس صاحب نے دربار عام میں نواب محمد ابراہیم علیخان صاحب

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

اجلاس کرتے ہیں اور سین او کی تجویز غالب سمجھی جاتی ہے دیگر صورتوں میں وہی صرف کارروائی شہرت کی نگرانی کرتے ہیں اس محکمہ میں مقدمات دیوانی کی سماعت نہیں ہوتی ہے صرف بنظر حفظ جان و مال و تحقیقات و فیصلہ مقدمات فوجداری کیواسطے ہیں :

۱۸۶۹ء میں کثرت کار کے سبب سے دفتر ایجنسی محکمہ پنچایت سے علیحدہ کیا گیا چونکہ محکمہ پنچایت کا خرچ گورنمنٹ کے ذمہ واجب نہ تھا اسواسطے کل متعلقہ ریاستوں سے بطور چندہ کے لینا قرار پایا اور اسوقت سے پنچایت کا کام ایجنسی سے علیحدہ ہونے لگا جون ۱۸۶۹ء میں کپتان برومر صاحب پولیٹیکل ایجنٹ کا کہ نہایت ہوشیار و لیقو افسر تھے بعارضہ ہیضہ چھاؤنی دیولی میں انتقال ہوا :

۸۔ نومبر ۱۸۶۹ء کو علاقہ بوندی میں ڈاک پارسل کی غارت گری ہوئی اوسکی بابت بوندی سے اعامیہ دلا یا گیا اور ۶۔ جنوری ۱۸۷۰ء کو ڈاک پارسل شہر پائٹ علاقہ جہالا واڑ کے قریب لٹی اوسکی بابت اہم ریاست جہالا واڑ سے ڈالانا تجویز ہوا تین وارواتین غارتگری ڈاک کی علاقہ ٹونک میں ہوئیں اونین سے ایک وقوعہ ۲۔ جنوری ۱۸۷۰ء کا ایک مجرم گرفتار ہو کر جیپور کو بھیجا گیا دوسری وقوعہ ۱۸۔ اگست ۱۸۷۰ء کے مال مغروہ کا جرمانہ ٹونک پر ہوا تیسری وقوعہ ۹۔ اپریل ۱۸۷۱ء کو کہ موضع مینڈواس کے قریب ہوئی تھی مجرمون کا پتہ علاقہ جیپور میں لگا کہ راج سے مال اہم دلا یا گیا نواب صاحب ٹونک نے حفاظت ڈاک

hid

کرائی گئی :

معاوضہ غارتگری ڈاک کی بابت بحث تھی کہ عدالت و کلاء تعداد مال مغروہ کے ثبوت چاہتی تھی اور حکام شہر ڈاک بیان مدعی کو کافی سمجھتے تھے اسباب میں پوسٹا سٹریٹل و حکام راجپوتانہ کے درمیان تحریر ہو کر گورنمنٹ کو رپورٹ ہوئی تو حکم ہوا کہ حتی الامکان تعداد مال کا ثبوت لیا جاوے جہاں یہ امر ممکن نہو مدعی کا اظہار بیشکاہ صاحب میجر سٹریٹ ضلع یا قریب ترین صاحب پوسٹا ایجنٹ میں سبلف لیا جاوے :

۱۸۷۲ء میں شہزادہ پرنس آف ویلز صاحب کی علالت طبع کا حال دریافت ہونے سے روسا متعلقہ بخشی باڑوٹی کو بہت فکر و تردد رہا پیشتر انگریزی اخباروں کو اس ملک میں کوئی نہیں لیتا تھا اس زمانہ میں بنظر دریافت حال صحت شہزادہ صاحب موصوف اور تار برقی کی تازہ خبریں دیکھنے کے واسطے اخبار لے گئے اور ایجنسی سے متواتر خبریں منگاتے تھے اور ان کی صحت پانے پر کل خیر خواہ بریٹن نے نواب و سیراے صاحب کو مبارکباد و خیر ایل بھیجے اور مہاراج رانا صاحب جہالاواڑ نے اپنی خیر خواہی کی تصدیق کیواسطے ہزار روپیہ ابوکے لارنس سکول میں دیا اسی طرح لارڈ میو صاحب کے قتل سے کل نیون کو غم و الم ہوا صرف ایک سال پیشتر لارڈ صاحب مدوح و مرحوم سے ملنے کیواسطے اجمیر میں جمع ہوئے تھے انکے عمدہ اخلاق اور اشتیاق وقتا ملاقات سے سب کو ان سے محبت تھی قطع نظر افسوس ورنج کے جو واردات سے ہر تنفس کو ہوا تھا نیون کو بخیر و صحت غم ہوا کہ انہوں نے لارڈ صاحب

19 ✓

۱۰۰	۱۰۰	۱۰۰	۱۰۰
۱۰۰	۱۰۰	۱۰۰	۱۰۰
۱۰۰	۱۰۰	۱۰۰	۱۰۰
۱۰۰	۱۰۰	۱۰۰	۱۰۰

ॐ नमो भगवते वासुदेवाय

۴۰۰

وایست که در این کتاب است و از آنکه در این کتاب است
+ اثری که در این کتاب است و از آنکه در این کتاب است

مین مساحان علاقہ گوالیار نے اپنے حصہ کا کام ختم کیا اس ایجنسی کا جنوبی ملک
اونکے حصہ میں تھا :

پہلی فصل

بونڈی

راج بونڈی کے شمال میں جے پور مشرق میں کوٹہ جنوب میں ممالک مہاراجہ
سیندھیہ صاحب اور مغرب میں اودھے پور واقع ہیں درمیان خطوط عرض
بلد شمالی ۲۲ درجہ ۵۸ دقیقہ ۲۵ درجہ ۵۵ دقیقہ اور خطوط طول بلد مشرقی
۷۵ درجہ ۲۲ دقیقہ ۷۶ درجہ ۳ دقیقہ کے اوسکا طول پچاسی میل اور
عرض پچاس میل اور رقبہ ۲۲۹۱ مربع میل ہے :

پہاڑوں کا سلسلہ شمال مشرق سے جنوب مغرب میں واقع ہو کر اس ریاست
کو دو مختصرب مساوی حصوں میں کہ اوٹکی ہموار زمین ہے تقسیم کرتا ہے جنوب
مشرقی حصہ دریا سے چمبل تک پہنچا ہوا ہے اور شمال مغربی اجمیر کے پہاڑوں
سے جا ملتا ہے صرف ایک ندی یعنی چمبل اس ریاست کی سرحد سے عرض بلد
۲۵ درجہ ۱۷ دقیقہ و طول بلد ۷۵ درجہ ۵۸ دقیقہ پر ملتی ہے اور شمال مغرب
کی طرف ساڑھے میل کے فاصلہ میں بونڈی اور کوٹہ کے درمیان خط سرحدی ہے
اور موسم بارش میں قابل کشتی رانی کے طغیانی پر ہو جاتی ہے :

دوسری مختصر ندی جسکو بیچ اور بیچ کہتے ہیں ملک میواڑ سے بونڈی میں داخل
ہو کر شمال مشرقی سمت میں قریب اسی میل بہتی ہے اور چمبل میں شامل ہوتی ہے

عمارت نہیں ہے خصوص چتر محل کہ سب سے پہلے تعمیر ہوا ہے اور مہاراجہ
 چتر سال کے نام سے موسوم ہے نہایت وسیع و خوبصورت ہے اوس میں
 دو بڑے کمرے ہیں کہ اوتکے دوہری اور پچیرا ستون ہیں اگرچہ چتر محل
 اندر گڈہ کے چند عمارتیں اسی طرز پر تیار ہوئی ہیں مگر اسکے مقابلہ کی
 کوئی نہیں ہے محل کے سوا سے شہر میں کوئی بڑا یا خوبصورت مکان
 نہیں ہے تو وسیع بازار ہیں کہ اون میں اکثر مالدار تاجر بیٹھتے ہیں تفصیل
 کے اندر کوئین بڑے دروازوں سے آمد رفت ہے مگر سرشام سے صبح
 تک دروازے بند رہتے ہیں بوندمی کوٹہ سے ۲۲ میل شمال مغرب میں
 بمبئی سے ۲۹۰ میل شمال مشرق میں اگرہ سے ۱۹۵ میل جنوب مغرب میں
 عرض بلد شمالی ۲۵ درجہ ۲۴ دقیقہ طول بلد شرقی ۷۵ درجہ ۱۳ دقیقہ پر
 واقع ہے

نام دیہہ	عرض بلد شمالی		طول بلد مشرقی		کیفیت
	درجہ	دقیقہ	درجہ	دقیقہ	
گوڈہ	۲۵	۲۰	۷۵	۳۹	اجمیر سے ۹۷ میل جنوب مشرق میں بوندی سے ۱۹ میل جنوب مغرب +
ہنڈولی	۲۵	۲۵	۷۵	۳۷	بوندی سے ۱۳ میل شمال مغرب میں +
اندر گڑھ	۲۵	۲۱	۷۶	۱۹	تلوہ و قصبہ بقیضہ جاگیر دار راج بوندی کے ہیں +
نینوہ	۲۵	۲۶	۷۵	۵۵	دارالریاست سے ۳۲ میل شمال مشرق میں شہر ہے اسکے گرد مضبوط فصیل اور عمیق خندق ہے اور شمال و مغرب میں دو تالاب ہیں کہ ان سے خند جب چاہیں بہر دی جائے جانین بازار ہے اور پانی بافراط ہے +
پاسن	۲۵	۱۵	۷۶	۲	دریائے جمیل کے کنارہ چپ پر بوندی سے ۲۲ میل جنوب مشرق میں واقع ہے یہ مقام ایک پرگنہ کا صدر ہے کہ باعتبار موقع راج بوندی کے اندر واقع ہے مگر دو ثالث اس پرگنہ کا بقیضہ ہمارا سیندھیہ صاحب ہے کہ انکو پیشوا

[illegible]

سید	سید	سید	سید
سید	سید	سید	سید

کیفیت	عرض بلد شمالی		طول بلد شرقی		نام دیہ
	درجہ	دقیقہ	درجہ	دقیقہ	
<p>۲۴۷ کے بموجب اس علاقہ کا انتظام مہاراجہ سیندھیہ سے سرکار انگریزی کو منتقل ہوا اور یقین ہوا کہ شاید اس سے مہاراجہ صاحب بوندی کی مراد حاصل ہو جاوے ؟</p>					
<p>بوندی سے ۱۹ میل شمال مشرق میں ہے ؟</p>	۲۵	۲۹	۷۵	۵۲	سانت گڑھ

ہو کر پہاڑ الی کو شتقل کیا :

مگر چونکہ برہمنوں کا مقدم ہتیار دُعا یا دیدِ عا ہے تو ہی حکومت نہونے
کے سبب سے جلد بڑھتی پیدا ہو گئی جہل اور بے اعتقاد دی راج الوقت ہو میں
شیرک کتابین قدمو عین پڑی پہکنے لگیں اور دت و اتسرو داتون سے
نوع بشر کیواسطے جاے پناہ نہ رہی اس ضرورت پر بھگوان کے اودگورو
یعنی مرشد جنگ آموز بسوا ستر نے دلمین سوچ کر چتھون کو از سر نو پیدا
کرنا چاہا اور اس رسم کیواسطے اوس نے کوہ آلو کو چھان رشی اور توتی
ہمیشہ دھرم کے کاموں میں مصروف رہتے ہیں اور انہوں نے کثیر
تک جہان خالق عالم کو آب حیات پر شاہور دیکھا تھا استفانہ پہونچایا
تھا اوس نے اون سے اس جنگ اور نسل کے از سر نو پیدا کرنے کی
درخواست کی اور وے اندر دبر تھا و ر و دور و بشتو و دیگر کدھ
دیوتوں کو لیکر کوہ آلو پر آئے انہل کندر یعنی آتشی جشمہ گنگا جل سے
پاک کیا گیا اور بعد مباحثہ کامل قرار پایا کہ از سر نو پیدا کر نیکا کام اندر
شروع کرے اوس نے دو تب یعنی گہاس کی تیلی بنا کر او سپر آب حیات
چہر کا اور اوسکو کندھ میں ڈالا جو وقت سچھون منتر پڑھا گیا ایک شخص ہاتھ
میں عصائے ہوئے مار مار کہتا ہوا آہستہ سے نکلا اوسکا نام پر مار کہیا
گیا اور آبو و دہار و او جین کا ملک اوسکو بتلایا :

اب برہما سے کہا گیا کہ اپنی آتش میں سے ایک پناوے اوس نے بھی
کندھ میں ایک مورت ڈالی کہ وہ ایک ہاتھ میں کھڑک یعنی شمشیر اور دوسرے

دین
اسور
دانا
ابھدھو
ایشوا میت
کرپی
مونی
سورسودھ

بھدر
بھلا
سودھ
ویسٹ
انہل کدھ
دھ
سچھو جین منتر

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰

1634
1714

[illegible]

گرامندھارا

مہلا
ہرچندرہے پ
ہو پال
ہرچندر
ہرچندر

ہرچندر

ہرچندر

ہرچندر

دعا سے ممتاز ہو کر وہ ماکا و قتی کو واپس گیا پیشتر لکھا گیا ہے کہ ماکا و قتی نگری
 گر آمنڈ لاکا قدیم نام ہے کہ وہاں کے راجہ مدت تک پال کے لقب سے
 ملقب رہے ہیں اسوجہ سے کہ اؤنکا پیشہ چوپانی کا تھا ابیر جو کل وسط ہند
 میں محیط تھے اور اب صرف ایک گوشہ ابیر واڑہ میں رہتے ہیں اوسے نسل
 کی ایک شاخ ہے کہ ابیر اوپال دونوں ہم معنی لفظ ہیں پہلے وہ ہوج پور
 و داتپ و ہوپال و ایرن و گارس پور چند قدیم قصبوں میں سے
 ہیں جنکو پالی عرب پال نے آباد کیا تھا اور اگر ابتدائی باشندگان ہندوستان
 کے حرف جو اب تک سمجھ میں نہیں آئے ہیں پڑھے جاتے تو چوپانوں کی تاریخ
 کا کچھ اور بھی حال معلوم ہوتا ماکا و قتی کے نکلے ہوئے آجے پال نے اپنی بود
 و باش اجمیر میں کی اور تارا گڑھ وہاں قلعہ تعمیر کرایا آجے پال کا نام بہت
 مشہور و معروف ہے اور ہمیشہ بلقب چکوه یعنی رئیس عالم کے لقب رہا
 ہے جب تک اس قوم کے حروف کہ پتر و تانبہ پتر پر بہت ملتے ہیں پڑھتے
 ہیں نہ آویں اوسکا زمانہ ہمیشہ مشتبہ رہیگا صحیح سبب تو تحقیق نہیں کر سکیا
 صلیبی اولاد ہونے کی وجہ سے پر تہی بہار کو ماکا و قتی سے اجمیر میں لا
 تے تھے اوس زمانہ تک کثیر الازدواجی رائج نہ تھی صرف ایک عورت سے
 اوسکے چوبیس بچے ہوئے کہ اون کی اولاد ان ملکوں میں رہتی تھی
 مانک راے اجمیر و ساہنہر کا راجہ سولہ سولہ میں تھا
 مانک راے کے وقت سے چوپانوں کی تاریخ تاریکی سے نکلا کر صاف ہوئی
 ہے اسی زمانہ میں ۱۲۳۰ ہجری اور ۱۸۰۰ عہد تھی راجپوتانہ پر اہل اسلام کا

ماہ چٹھہ روز دوشنبہ کو راہی بہشت ہوا :

شاکنہری

جب اجمیر لی گئی لوٹ پوٹر کا چچا مانک راے سمرٹ میں ساہنہر کو چلا گیا یہاں
 حسب قول بہاٹ کے شاکیہری دیوی نے اوسکو دشمنوں کے ظلم سے پناہ
 دی اور جس قدر زمین ایک روز میں اپنے گھوڑے کی سواری سے گیسر کے
 اوپر قابض رہنے کی کفالت دیکر اوسی مقام پر قیام کیا مگر یہ بھی شرط
 کی کہ جو وقت تک اوس مقام پر جہاں سے چلا تھا پہنچ جاوے پیچھے ہٹ کر
 نہ کیے اوس نے دورہ شروع کیا مگر اتنا راستہ شرط مقبولہ کو سہو کر کے
 جو پیچھے کو دیکھا تو کل سر زمین بشکل ایک تقریبی تختہ کے نظر آئی یہ مشہور سر
 یعنی جہیل تھا جسکو اوس نے دیوی کے نام سے ساکبہر نامزد کیا کہ اب
 ساہنہر ہو گیا ہے اس جہیل کے اندر جزیرہ میں ساکبہری دیوی کی مورت
 اور مندر ہے :

شاکنہر

قدیم چوہانوں کے یہ واقعات خواہ کیسے ہی بعید از قیاس ہوں علامات
 موقع سے اونکی تصدیق ہوتی ہے اور یہ بھی اونکی صحت کی دلیل ہے
 کہ برہمپوری راج جو مانک راے کی اولاد میں تھا شمالی ہندوستان کا بادشاہ
 ہو گیا تب ساہنہری راؤ کہلاتا رہا :

مانک راے نے کہ چوہانوں کا جد امجد متصور ہو سکتا ہے اجمیر پر لیلی اوسکے
 بہت اولاد ہوئی کہ مغربی راجپوتانہ میں دریائے سندھ تک پھیل کر
 مختلف اقوام کے نام سے مشہور ہوئے اور علیحدہ ریاستیں بنائیں :
 کہچی - راؤ - موہل - نرہیان - بدوریہ - پھوریچہ - دہنیریہ - باگرچہ

10

ਪੰਨਾ

راجہ نے کہ راجہ اجمیر کے خاندان سے تھا اپنے پہاڑی کو بمقابلہ افغانوں کے جو یہ امداد غور اور کابل کے غلزیوں کے کہ اوسے زمانہ میں مسلمان ہوئے تھے زیر دست ہو گئے تھے متعین کیا اور پانچ چھینے میں شراط لایا کامیابی سے لڑا مورخ نے لکھا ہے کہ ان لڑائیوں میں سپاہ سہرا کافروں پر غالب آئی مگر جب موسم سرما گذر گیا وہ تازہ قوت سے چڑھ کرمان و پشاور کے درمیان فوجوں کا مقابلہ ہوا بعض اوقات کافر نے راجپوت لڑتے ہوئے کوہستان تک چلے گئے اور مسلمانوں کو اپنے آگے سے بہکا دیا بعض اوقات مسلمانوں نے گمک پاکر تیروں کی بارش سے کافروں کو اونکی سرحد پر پہنچا دیا کہ اس طرح جب نیلاب یعنی دریائے سندھ طغیانی پر ہوتی تھی سرحد پر چلے جاتے تھے ۛ

تاریخ سے ثابت نہیں ہے کہ ان لڑائیوں میں اجمیر کا راجہ بذات خود شریک ہوا یا نہیں ہمیر راسہ کے بموجب ہر سراج کے بعد دو جگن دیو ہوا کہ اوسکا اول مقام بہتر تھا اور وہ نصیر الدین پر غالب آیا اور اول سے بارہ سو گھوڑے چھینے کہ اس سے اوسکا نام سلطان گراہ ہو گیا سبکتگین والد محمود کا لقب نصیر الدین تھا سبکتگین نے اپنے متقدم الپتگین کے پندرہ برس کے عہد میں ہندوستان پر متواتر حملہ کیا بعد درمیانی زمانوں کے جنہیں مسلمانوں سے خیف لڑائیاں ہوئیں پستکیو راجہ ہوا اس رئیس کا باپ ہاڈا مورخوں کے بموجب دہرم گج اور جایاگی فہرست کے بموجب بیر پلندیو تھا کہ اسکی تصدیق دہلی کی

سیرما

ہمیر
راسا
ہسیرا
جگن دیو
مہنر

ہمیر
چمپا
پور

121234
5678
91011

12345678910111213141516171819202122232425262728293031323334353637383940414243444546474849505152535455565758596061626364656667686970717273747576777879808182838485868788899091929394959697989910010110210310410510610710810911011111211311411511611711811912012112212312412512612712812913013113213313413513613713813914014114214314414514614714814915015115215315415515615715815916016116216316416516616716816917017117217317417517617717817918018118218318418518618718818919019119219319419519619719819920020120220320420520620720820921021121221321421521621721821922022122222322422522622722822923023123223323423523623723823924024124224324424524624724824925025125225325425525625725825926026126226326426526626726826927027127227327427527627727827928028128228328428528628728828929029129229329429529629729829930030130230330430530630730830931031131231331431531631731831932032132232332432532632732832933033133233333433533633733833934034134234334434534634734834935035135235335435535635735835936036136236336436536636736836937037137237337437537637737837938038138238338438538638738838939039139239339439539639739839940040140240340440540640740840941041141241341441541641741841942042142242342442542642742842943043143243343443543643743843944044144244344444544644744844945045145245345445545645745845946046146246346446546646746846947047147247347447547647747847948048148248348448548648748848949049149249349449549649749849950050150250350450550650750850951051151251351451551651751851952052152252352452552652752852953053153253353453553653753853954054154254354454554654754854955055155255355455555655755855956056156256356456556656756856957057157257357457557657757857958058158258358458558658758858959059159259359459559659759859960060160260360460560660760860961061161261361461561661761861962062162262362462562662762862963063163263363463563663763863964064164264364464564664764864965065165265365465565665765865966066166266366466566666766866967067167267367467567667767867968068168268368468568668768868969069169269369469569669769869970070170270370470570670770870971071171271371471571671771871972072172272372472572672772872973073173273373473573673773873974074174274374474574674774874975075175275375475575675775875976076176276376476576676776876977077177277377477577677777877978078178278378478578678778878979079179279379479579679779879980080180280380480580680780880981081181281381481581681781881982082182282382482582682782882983083183283383483583683783883984084184284384484584684784884985085185285385485585685785885986086186286386486586686786886987087187287387487587687787887988088188288388488588688788888989089189289389489589689789889990090190290390490590690790890991091191291391491591691791891992092192292392492592692792892993093193293393493593693793893994094194294394494594694794894995095195295395495595695795895996096196296396496596696796896997097197297397497597697797897998098198298398498598698798898999099199299399499599699799899910001001100210031004100510061007100810091010101110121013101410151016101710181019102010211022102310241025102610271028102910301031103210331034103510361037103810391040104110421043104410451046104710481049105010511052105310541055105610571058105910601061106210631064106510661067106810691070107110721073107410751076107710781079108010811082108310841085108610871088108910901091109210931094109510961097109810991100110111021103110411051106110711081109111011111112111311141115111611171118111911201121112211231124112511261127112811291130113111321133113411351136113711381139114011411142114311441145114611471148114911501151115211531154115511561157115811591160116111621163116411651166116711681169117011711172117311741175117611771178117911801181118211831184118511861187118811891190119111921193119411951196119711981199120012011202120312041205120612071208120912101211121212131214121512161217121812191220122112221223122412251226122712281229123012311232123312341235123612371238123912401241124212431244124512461247124812491250125112521253125412551256125712581259126012611262126312641265126612671268126912701271127212731274127512761277127812791280128112821283128412851286128712881289129012911292129312941295129612971298129913001

11
 12
 13
 14

جس سے اوسکو مغزنی جنگل میں ہو کر لب دریا سے سندھ میں جانا پڑا اور
اوسکی فوج پر نصیحت آئی ۛ

بیسل دیو کی جہات چند کی ایک کتاب میں لکھی ہیں راسہ کے بموجب بیسل دیو
کی تاریخ ۹۲۱ء ہے چند نے بیسل دیو کی فوج کی بہت تعریف لکھی ہے کہ
مسلمان حملہ آوروں کے مقابلہ کیواسطے ہندو مذہب کے چیدرہ دلاور
جمع ہوئے تھے صرف اہلو اڑہ کے چاکر راجہ نے اس اجتماع میں شریک
ہونے سے انکار کیا اور اس طرح پر کہ اوس سے چوبان ناراض ہو گئے
کہ اوس فقرہ کا لفظی ترجمہ بہت دلچسپ ہے ۛ

گوئل وال جیت کو اجمیر پر دکی اور کہا کہ تمہاری وفاداری کے ہر دوس
پر ہوں چاکر کہاں پناہ لیگا شہر اجمیر سے کوچ کر کے بیسلہ تالاب پر دیر
کیا مانتی پر تیار رہے مندور کی آراستگی سے اوسکے قدم چھوئے بولتے
کہیلوت زیور اجتماع و پاؤں سر سے تنور اور رام گوڑ سے موہن مالک
میوات کے آئے دوتا پور کے موہن نے خراج بھیج کر عذر کیا بلوچ دونوں
ماہتہ باندہ کر حاضر ہوا مگر بامنی کے مالک نے سندھ چھوڑ دیا پھر بہتیر سے
نذر آئی اور ٹاٹہ اور ملتان سے تلبنڈی آئی جب دیر اول کے ہوسہ
بہا ہٹی کے پاس حکم طلبی پہنچا سب نے اطاعت کی اور اوس طرح مالک اور
کے جادون نے کی موری اور بڈگوجرا نتر وید کے کچھوا ہوں کے شامل
ہو گئے مغلوب میردن نے اوسکے قدم پوجے بعد ازاں ٹیکت پور کی فوج
بہ افسری گزیر لوال جیت کے پہنچنے پر جلدی میں اودے پر مارے نر بان

نہالوا
چالوک

مومل
والنویت

مانسی
پریہار
پانوت
پاوارسار
تہار
رامگوڑ
موتہ
دونا پور
موتہ
دامنی
موتہ
تارا
دلاور
موتہ

موتہ

موتہ

1547

1548

1549

1550

1551

1552

1553

1554

1555

1556

1557

1558

1559

7 ...

4 ...

5 ...

3 ...

1 ...

سازمان بنام ...

...
...
...

کہلاتی ہے سہاگت :

سہاگت میں ہوا نصیر الدین عرف سبکدش گین کو

ہر سراج

۸

شکست دی اس سبب سے سلطان گراہ کہلایا

جسے دہرم گج کہتے ہیں محمود غزنوی کے مقابلے

پیر بیلندیو

۹

اجمیر پر مارا گیا :

سہاگت مطابق سال ۱۱۶۶ء میں ہوا :

بیلندیو

۱۰

سازنگ دیو

۱۱

جس نے اجمیر میں آنا ساگر تالاب بنوایا :

آنا

۱۲

ہر شس پال

جیتپال

۱۳

بچے دیو - اودے دیو :

اچھے دیو عرف

۱۴

جین گویا

کاننہ راو

انندیو :

جیت گویا

کاننہ راو

سولیسوار جیت

۱۵

اتنگ پال تنور

ایشور داس مسلمان ہو گیا
ایشور داس

راجہ دہلی کی

دختر روکا بانی

سے شادی کی

پس قرین قیاس ہے کہ آغاز کتبہ بیلدیو کے زمانہ سے منسوب ہے اور انجام پر تہی راج سے اس نے اپنے بزرگ کے فتح کی سالگرہ کے روز کو اپنی فتوحات کے یادگار کی تحریر کیواسطے مناسب وقت تصور کیا ہے اور یہہ فتوحات بھی بعینہ اوسی قسم کی تھیں یعنی اس نے بھی مثل بیلدیو کے مسلمانوں کو آریا ورت سے نکالا تھا مسلمان مورخ بھی تسلیم کرتے ہیں کہ قبل فتح آخرین کے پر تہی راج نے شہاب الدین کو بارہا بذلت شکست دی تھی پس اگر اس قیاس کے بموجب آغاز کتبہ سمنٹا مطابق ۶۴۲ء ہے تو اجتماع جس کا ذکر جوہان بہاٹ نے لکھا ہے بہ تحت حکومت بیلدیو ہوا تھا اور اوس کی یادگار کیواسطے کتبہ کثیر لکھا گیا تھا کہ چار رئیسوں کی کیفیت سے یہہ وقت حسب شرح ذیل دریافت ہوتا ہے۔

उद्यदत्त
चार

رٹو ساہ شریک مجمع بین سے اور سے دت پرمار والی دہار خلف راجہ بہوج کا زمانہ اکثر کتبوں سے سمنٹا اور سمنٹا کے درمیان تحقیق ہوا ہے اور اپنے عہد کے وسط میں شریک مجمع ہوا ہوگا۔

بہوئیہ بہاٹھی والی دیر اول اگر اس سے بعد کا زمانہ ہوتا تو بجائے دیر اول جیسلمیر دارا حکومت حال لکھا جاتا۔ کچھوایون کا انتر بید سے آنا لکھا ہے یہہ سرزمین گنگا و جمن کے درمیان ہے کہ اس زمانہ میں اونکی بود و پاش بزدل سے امیر کو منتقل ہونکی تھی۔ تیسرے ثبوت میواڑ کے ایک کتبہ میں ہے کہ سمرسی کا دادا تیج سی بیلدیو کا رشتہ دار لکھا ہے۔ بیلدیو چونٹھہ برس زندہ رہا اگر یہہ تاریخ سمنٹا اس کے عہد کے وسط کی سمجھی جاوے تو

अंतरवेद

समरसी
केजसी

44

5

کرنے کیواسطے کیا گیا ہے اس سے ایسا مفہوم ہوتا ہے کہ اوس نے عالم مجبوری
میں عقاید مذہب اسلام اختیار کر لئے تھے اور یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ اوس نے
مابعد پراشجہت بھی کیا تھا اور جس ڈھونڈ میں اوس نے بود و باش اختیار کی
کا لک جو بنیر میں بیل کا ڈھونڈ کے نام سے اب تک مشہور ہے :

گوتمہ رام ہاڈا بہاٹ کی کتاب کے بموجب ہاڈا انوراج خلف بیلدیو سے
پیدا ہوئے ہیں مگر مہو گچی کہی بھی بہاٹ لکھتا ہے کہ انوراج مانک راے کا بیٹا اور
کیچون کا بزرگ تھا۔ اب حسب تحریر ہاڈا بہاٹ کے لکھا جاتا ہے انوراج
کی جاگیر میں اسی یعنی ہاتھی کا مقدم قلعہ واقع سرحد تھا اوسکے بیٹے است پال
نے بہ اتفاق اگن راج خلف اچھے راؤ بانی کچھ پور پائٹن واقع سندھ ساگر
رند ہیر جو ہان راجہ گوگنڈہ کے پاس طالع آزمائی کرنے کی تیاری کی تھی مگر
کچلی بند کے وحشیوں کی فوج نے ایک وقت میں اسی اور گوگنڈہ دونوں
پر حملہ کیا رند ہیر نے ساکھ کیا اور صرف اوسکی دختر سورا بانی جان بڑھ کر بھڑ
پناہ پیمیری اسی کو گئی کہ وہاں ہی اوس وقت میں وہی خوشخوار فوج حملہ آور
ہوئی تھی انوراج نے یہاں گئے کی تیاری کر لی مگر اوسکے بیٹے است پال نے
انتظار حملہ نکر کے خود دشمن پر چڑھائی کی لڑائی میں حملہ آور بار گیا اور اسٹے
نے مجروح شدید ہو کر جہان تک وہ گرا اوس کا تعاقب کیا اوسی مقام پر سورا بانی
زیر درخت پیل موت کی منتظر تھی کیونکہ امید زندگی نہ تھی اور خوف و اشتہا
صرف پوست و استخوان باقی رہ گیا تھا مگر عین یاس کی حالت میں اشتہہ یعنی
درخت پیل جسکے سایہ میں تھی یکایک پھٹا اور اس پورے ناکل دیوی کھلی ہوئی

مادھان
دھند
کانتک جیو دھند

گوتمہ رام
انوراج
مہو گچی

انسی
ہانسی
انلپال
انوراج
انہیرا
رند ہیر
کچلی بند
سورا بانی

انلپال

نے سوران سے کہا کہ جس دُست نے تیرے باپ کو مارا تھا وہ ہانسی بھڑا
 مین چوہان راجپوت کے ہاتھ سے مارا گیا ہے اور وہ لڑکے کو اپنے ساتھ
 میدان جنگ میں لے گئے وہاں لڑکے نے اوس دیو کی پڑیوں کو جو اڑھڑ
 سے پیدا ہوا تھا جمع و زندہ کر کے اوسکا نام است پال رکھا کہ اس سے
 وہ اور اوسکی اولاد ہاڑا مشہور ہوئی ۛ

است پال ہاڑون کے مورث نے سملتا مطابق سنہ ۲۵۰ میں اسیر پرتیجنہ
 کیا اور چونکہ محمود کا اخیر ہندوستان پر حملہ براستہ ملتان اجمیر تک
 سالہ ہجری مطابق سنہ ۲۲۰ میں ہوا تھا براہ واجب یقین کیا جاسکتا ہے
 کہ اوسکے باپ انوراج کی جان اور اوسکی دازا حکومت اسی کو سلطان
 غزنین نے لیا تھا اوسی زمانہ میں اس فتح سند نے اجمیر کو قتل اور ملک
 کو برباد کیا اور ہندو بہاٹ لے اوسکو کبلی بند کا دُست لکھا ہوگا اگرچہ اوس
 جاپر شوق فتح نے جسکے نزدیک سار شترہ کا کنارہ غزنین سے سرانڈیپ
 دیگیو کی فتح تک صرف درمیانی مقام تھا بزمانہ قیام انہلواڑہ کے ایک
 فوج بھیجکر رند پسر کو گول گتڑہ سے نکالا ہوگا مسلمان مورخوں کی تحریر
 سے فوج محمود کی جزیرہ غامین داخل ہونیکا کچھ پتہ نہیں لگتا ہے مگر ان
 خفیف مراتب کی نسبت قیاس دوانی کرنا بحث ہے اون سے صرف یہی
 ایک نیا امر ثابت ہوتا ہے کہ یہہ ریاستیں جنوب و شمال میں راجپوت قبیلوں
 کے قبضہ میں تھیں اونکی اولاد کی اصل باشندگان میں ملنے سے مرہٹوں
 کی مشترک نسل پیدا ہوئی اس قوم میں اپنے ہزرگون کے سے نام اور

[illegible][illegible]

والتیجاء بحکیم فی الخیر

وہاں سے آئے اور ان کے ساتھ ساتھ

مجلس اول در روز شنبه ۱۳۰۲

والتبرع بهما في سبيل الله

۱۰۰

کتابخانه دارستان طب و دارالعلوم دیوبند

[illegible]

کتابخانه آستان قدس رضوی - مشهد

۱۰۰

بسم الله الرحمن الرحيم
الحمد لله رب العالمين

[illegible]

۱۹۳۰

[illegible]

و انچه در علمیه چندی است که در این کتاب مذکور است

အသံမြဲမြံစွာ နားထောင်ကြပါ။

بسم الله الرحمن الرحيم

५५५५

عبدالله

1512

ከጥቅምት ፳፭

24

Alma:

2018

1825

سبب

نہیں

رہن

نہیں

نہیں

نہیں

نہیں

راؤ چند پنجد چند خود اختیار چوہان رئیسوں کے جنہر علاؤ الدین حملہ آور ہوا
 اسیر کا راؤ چند ہوا و سکی فصیدین اگرچہ ناممکن الدخل سمجھی جاتی تھیں مگر
 اس بہادر جنگ آور کی دلیری اور فن کا مقابلہ نہ کر سکے اور چند اور
 اوسکے اہل قبیلہ بجز ایک پسر کے قتل ہوئے اس لڑکے کا نام رین سی تھا
 کہ یہ نام چوہان ولیہ دون کے حق میں بہت مضربے پر تھی راج کے
 بیٹے کا بھی یہی نام تھا کہ وہ دہلی کی حفاظت میں مارا گیا مگر اسیر کا رین سی
 البتہ خوش نصیب تھا وہ صرف ڈھائی برس کی عمر میں تھا اور رانا چیتوڑ
 کا بہانہ تھا اس سبب سے اوسکی پناہ میں بھیجا گیا تھا جب وہ جوان ہوا
 اوس نے بہنسرور کے مہار قلعہ پر حملہ کر کے ڈونگا پھیل کو جس سے
 پہاڑی گروہ سے اس مقام کو جاسے پناہ بنایا تھا نکال دیا تھا میواڑ کی
 اس قدیم جاگیر کو علاؤ الدین نے وقت حملہ چیتوڑ کی شکست کیا تھا اور
 چوہان طفل کی پناہ پذیر ی کے وقت تک میواڑ میں شامل نہ ہوا تھا
 رین سی کے کوٹن اور کنگل دو لڑکے ہوئے کوٹن کسی مہلک بیماری سے
 مبتلا ہو کر کیدار ناتھ واقع لب گنگ کی جائزہ کو چلا گیا اور کل راستہ کو اپنی
 قدر سے پیو کر تا گیا چہ چینی میں وہ درہ بندیا تک پہنچا اور وہاں قدر
 چشمہ میں چوہان سے بان گنگا نکلتی ہے غسل کرنے سے اوسکا عارضہ رفع
 ہو گیا کیدار ناتھ نے اوسکی عبادت کو مقبول کیا اور راجہ پتھار یعنی مسلح
 زمین وسط ہند کا خطاب دیا یہ کل ملک رورسا چیتوڑ کے قبضہ میں تھا
 مگر جب علاؤ الدین نے چیتوڑ قتل کی اور گہیلوت بہت مار گئے اونکی حکومت

اوسکی سواری کا گھوڑا لینا چاہا وہ اپنے وطن کے پہاڑوں کو مفرور ہوا
 بادشاہ کا ایک بہت عمدہ نسل کا گھوڑا تھا کہ بغیر جسم تر کرنے کے ندی کا عبور
 کر سکتا تھا دیونے داروغہ اسطبل سے ساز کر کے اپنے گھوڑے سے اوس
 گھوڑے کا بچہ لیا بادشاہ نے اس بچہ پر کے کو لینا چاہا دیونے اول بہ تدریج
 اپنے قبایل کو روانہ کر دیا ہر ایک روز سوار ہو کر اور بہالہ ماہہ میں لیکر
 جہان بادشاہ بیٹھا تھا پہونچا اور کہا کہ میں رخصت ہوتا ہوں مگر تم راجپوتوں
 سے تین چیزیں نہ مانگا کرو گھوڑا - جوڑو - شمشیر - یہ کہہ کر باگ اٹھائی
 اور بہت جلد بہار میں پہونچ گیا باودہ کو بقبضہ ہر راج چھوڑ کر وہ باندو
 میں جہان اوسکے بزرگ کولن کو آرام ہوا تھا آیا جہان اوسارہ نسل کے
 مینہ بہ سخت حکومت اپنے بزرگ سردار جیتا رہتے تھے اوس زمانہ میں وہاں
 کوئی شہر آباد نہ تھا گھاٹوں کے کناروں پر بختہ دیوار اور دروازے بنا
 رکھے تھے اور اوسکے اندر ہر ایک مینہ جہان طبیعت چاہتی تھی جہونٹری
 بنا کر رہتا تھا اس زمانہ میں جو لوگ چیتوڑ کے قتل پر رانا کے مطیع تھے انکو
 راؤ گانگو پچی کے ماتحت و تاراج سے کہ بام گڑھ ریلاون کے قلعہ سے
 گرد نواح کے ملک سے برچی دو مائی کا محصول لیتا تھا بہت تکلیف تھی گانگو
 سے بچنے کو واسطے مینوں نے صلح کر کے ہر ایک دوسرے مینے کی پورنامشی کو
 چوتہ کے خراج کا قیصل سے لٹکا تا قبول کیا تاریخ مینہ پر راؤ آیا مکر اوسکو
 تہیہ نظر نہ آیا گانگو نے پوچھا مجھے پیشتر یہاں کون آیا ہے کہ اوس وقت راجہ
 بہتارہ جیمیرے پر چڑھا ہوا نکلا گانگو والی ریلاون کے پاس ہی اوس سے

باندو

وسارا

جیتا

گانگو

سوانچی

مہاراجہ

یہاں تک کی تاریخ کا مختصر خلاصہ یہ ہے -

بمبئی
مہاراشٹر

مہاراشٹر

مہاراشٹر
مہاراشٹر

مہاراشٹر
مہاراشٹر

مہاراشٹر
مہاراشٹر
مہاراشٹر
مہاراشٹر

مہاراشٹر

مہاراشٹر
مہاراشٹر

- ۱۔ انورج نے اسی عرف ہانسی لی :
- ۲۔ استیال خلف انورج سہلنا مطابق ۱۲۵۰ھ میں اسی سے نکالا گیا اور اسیر حاصل کیا اس شخص سے پاڈا شروع ہوئے ہیں :
- ۳۔ ہمیر شہاب الدین کے حملہ ۱۲۴۹ھ مطابق ۱۲۵۰ھ پر گنہ کی لڑائی میں مارا گیا :
- ۴۔ راؤ چند کو علاؤ الدین نے سہلنا میں مارا :
- ۵۔ ریختی اسیر سے سفر و ہو کر میواڑ میں گیا سہلنا میں بہت دور پر قابض ہوا :
- ۶۔ راؤ بانگو باودہ و میٹال وغیرہ پر قابض ہوا :
- ۷۔ راؤ دیو نے سہلنا مطابق ۱۲۶۰ھ میں بانگو گھاٹہ میںون سے لیا بوندی شہر آباد کیا اور ملک کا نام پاڈاوتی رکھا :
- ۸۔ راؤ دیو کی بیٹہ رعایا پاڈاوتن سے تعداد میں زیادہ تھی اس سبب سے اوپر نے بنظر استحکام اپنی حکومت کے وہی وحشیانہ عمل کیا جو راجپوتانہ کی ریاستوں میں اکثر ہوتا رہا ہے راجپوت مورخ نے اس کا سبب یہی لکھا ہے کہ میںون کا سردار ایسا گستاخ ہو گیا تھا کہ اس نے مالک پتھار کی دختر سے شادی کی و خواہ کی راؤ نے باودہ کے پاڈا اور تھوڑے کے سونکیوں کو مدد پر دیا اور اس کا میںون کو بالکل قتل کر ڈالا :
- ۹۔ دیو نے اس واقعہ سے کہی قدر مدت بعد ریاست چھوڑ کر اپنے بیٹے کو مستنشر کیا :

میر

اس نالہ کے درہ پر جیت سی نے بہیلون کے سردار کو مار ڈالا اور بہر و دیو
کے نام کا ہاتھی تعمیر کرایا وہ قلعہ کوٹہ کے بڑے دروازہ کے قریب ایک مقام
میں چار چھوٹے پہاڑ ہیں اور کوٹہ بہیلون کی آبادی سے کوٹہ شہر کا
نام ہوا ہے :

چار منوں
کوٹہ

سمر سی کے بعد ناپو جی کہ بہت مشہور ہوا ہے مسند نشین ہونا ناپو جی نے دختر
سولکی رئیس والی تہوڈہ سے کہ شاہان انہلو اڑہ کی اولاد میں تھا شادی
کی تہوڈہ میں اس سے بہت خوبصورت سنگ مرمر کی ایک پٹی دیکھ کر اپنی
رانی سے کہہ کہ اپنے باپ سے مانگ لے اس بات پر سولکی بہت ناراض ہوا کہ
شاید آئندہ کو ہاڈا میری عورت مانگنے لگے اور اسکو رخصت کر دیا۔
ناپو جی نے اس خفگی کا انتقام اپنی رانی سے لیا کہ اسکو ترک کر دیا اور
اپنے باپ کے پاس جا کر استغاثہ کیا :

پہلا

مکمل

کچلی تیج کے تہوار پر کہ سائون سدی ۳ کو ہوتا ہے اور ہر ایک راجپوت
پر فرض ہے کہ اپنی عورت سے ملے بوندی سے کل سرداروں کو اپنے گھر
جانے کی رخصت ہوئی تہوڈا رئیس نے بوندی کے غیر محفوظ رہنے کو موقع
غیبت سمجھ کر یکایک قلعہ میں مداخلت کی اور ہاڈا راؤ کے سر میں بہالا بار
اور اسکو ہلاک کر کے خفیہ نکل گیا اثنائے راستہ اپنے ہمراہیوں سے کاٹا
کی تعریف کرتا تھا کہ ایک مقام پر بوندی کا ایک سردار گوشہ میں بیٹھا ہوا
کہ بوجہ بیمار ہونے اپنی زوجہ کے گھر جانے سے پریشان ہو کر بوندی کو
واپس جاتا تھا اور املپانی کرتا تھا اس معنوم حالت میں اسکو گھوڑوں کے

نورنگوت کہلاتی ہے اور تہرو کے تہرو ہاڑا ہاموننگٹ میں سند نشین ہوا ہر راج
 کے باودہ میں اور اسکے باپ کے بوندی میں قابض رہنے کا حال تو پیشتر لکھا
 گیا ہے اب آو ہاڑا راجہ ہوا مگر ملک پتہار کے رانا سے عداوت ہو گئی کہ اوسکا
 ملک چہین لیا گیا شہر باودہ سہار ہوا اور کوئی وارث نہ ملا کہ بدلے
 روسا و جیتوڑ نے کہ بعد حملہ علاؤ الدین اب از سر نو تازہ دم ہو گئے تھے اول
 اپنے سرداروں کو کہ ایام مصیبت میں خود سر ہو گئے تھے سزا دی نہی جا ہی اونسکے
 شمار میں ہاڑا ہی تھے مگر ہاڑوں کا یہ قول ہے کہ ہم رانا کے مطیع نہیں ہیں
 اور اگرچہ سیواڑ کی گدی کو بڑا سمجھتے ہیں مگر ملک اپنی تلوار کے زور سے حاصل
 کیا ہے رانا کے بڑے سے نہیں ملا ہے اور طرفین کا دعویٰ کیس قدر صحیح ہے ہمیں
 تو کچھ شک نہیں کہ ہاڑا اسیر سے مفرور ہوا تب رانا کی عنایت سے کہ علاؤ الدین
 کے حملہ سے پیشتر کل ملک پر قابض تھا اوسکی جان بچی اور وہاں مقیم رہا مگر
 اوسی زمانہ میں سیو دیوں کی طاقت کم ہو گئی تھی اور بہو میون اور ابتدا
 اقوام نے اپنے قدیم مقامات کو چہین لیا تھا کہ ان سے ہاڑوں نے فتح کیا
 مگر رانا نے چند روزہ قوت کم ہو جانے سے ملک پر دست اندازی جائز نہ سمجھا
 ہامون کو بوندی سے نوکری کرنے کیواسطے کہا ہاڑا نے بذات خاص ہوا ہی سہر
 کے تہواروں پر سلام کرنا اور سند نشین پر ٹیکا کرنا منظور کیا مگر ورامی عجیب
 نوکری سے ابکار کیا مگر رانا کو بھی ضد ہوئی کہ یا تو نوکری کرین ورنہ دیو کی اولاد
 کو پتہار میں سے نکال دوں گا ہامون نے کچھ پروا نہ کی اور مقابلہ کیواسطے تیار ہوا
 سیواڑ کا رانا کل سرداروں کو لیکر بوندی پر چڑھا اور شہر سے پانچ میل مقام

کہ رانا کو کہا نا کہلانیکیواسطے یہ تدبیر کی گئی ہے کہ میونسٹر اپنے بہتار کے بہائیوں کو جمع کر کے کہا کہ بوندی کی خواہ اصلی ہو یا فرضی حمایت کرنا ہمارے ذمہ فرض ہے اس طرح اپنی قوم کی طرفداری اور وطن کی محبت سے جوش خصوصیت میں اگر فرضی بوندی کو بچائے کیواسطے مرنے مارنے پر آمادہ ہو گئے جسوقت رانا کو اطلاع ہوئی کہ بوندی تیار ہے وہ حملہ کیواسطے روانہ ہوا اور جب بجائے خالی بند و قون کی آواز کے گولیاں چلنے لگیں از بس حیرت زدہ ہوا قاصد بھیجا گیا اسکو بیرسی نے جواب دیا کہ فرضی بوندی کو بھی بلا مقابلہ شکست نہونے دینگے اور گار کی بوندی کے دروازہ پر اپنے خاندان کی عزت کیواسطے بیرسی اور کا آؤت لڑ کر مر گئے رانا نے اسی ہتک پر قناعت کر کے جو ذلت اصل بوندی میں ہوتی تھی اس کے رفع کر نیکاپہ ارادہ کیا کیونکہ جس بہادر قوم سے وقت ضرورت پر کوئی کام لیا جاوے اسکو دشمن بنانے سے بجز نقصان کے کچھ حاصل نہ تھا۔

ہامو سولہ برس تک حکمران رہا اس کے پیر سنگہ اور لالہ دو بیٹے ہوئے۔ لالہ نے کھٹک حاصل کیا اور اس کے دو اخلاف لوہورہ۔ جیتا ہوئے کہ انکی اولاد لوہارم پوتہ اور جیتاوت کہلاتی ہے پیر سنگہ نے پندرہ برس راج کیا اور تین لڑکے چھوڑے اول پیرو۔ دوم جبہو۔ سوم یتما۔ جبہو سے تین خاندان ہوئے یتما کی اولاد دیناوت کہلاتی ہے پیر و پندرہ برس راج کر کے سن ۱۵۲۶ میں مرا اس کے سات اخلاف ہوئے۔

راؤ باندو۔ ساڈو۔ اگو۔ اوڈو۔ چند۔ ستر سنگہ۔ امر سنگہ۔ اولی بانچون

کھنڈ

بیر سنگہ

لالہ

لوہورہ

جیتا

لوہارم

جیتاوت

پیرو

جبہو

یتما

دیناوت

کہ اب تک اس کی چہتری موجود ہے اس کے دوپسر ہوئے۔

ناراین داس نزبودہ کہ نزبودہ مٹونڈہ میں رہا۔

وہیں ناراین داس جوان ہو گیا اور خود اختیار ہوئے ہی پتہ ہار کے ہاڑون کو جمع کیا اور بوندی لینے یا اس کے اقدام میں مر نکا ارادہ ظاہر کیا اور ہون لے اس کا ساتھ دینے کی قسم کھائی ایام ماتم گزرنے کے بعد اس نے اپنے چچاؤن کے پاس شوقیہ پیغام بھیجا اور اسے آداب کے واسطے حاضر ہونا چاہا اس کے افلاس میں پرورش پانے سے کچھ شبہ نہ ہوا اس کو اس طرح جاز ہوئی کہ آجاوے گا۔

مختصر مگر دردمند جمیت ساتھ لیکر وہ چوک میں پہونچا اور ہمارا ہیون کو باہر چھوڑ کر خود تنہا محل میں گیا اور جس مقام پر دونوں چچا تنہا بیٹھے تھے پہونچ گیا اور نکوا اس کے خروشان چہرہ سے خوف ہوا چاہا کہ دوسرے کمرہ میں چلے جاوے بغور دریافت اس ارادہ کے باندو کے کہا نڈہ نے بڑے کو قتل کر کے زمین پر ڈالا اور دوسرے پر قبل اس کے کہ جاے پناہ میں پہونچا بہالا لگا ایک کچھ میں دونوں کے سر علیحدہ کر کے پہوانی کو بھیٹ کئے اور پھر اپنے ہمارا ہیون کو آواز دی کہ اوہون نے مسلمانوں کو قتل کیا ہر ایک کو فادہ ہاڑوئے اس کے واجب دعویٰ کی مدد کی اور مقتولوں کی نعشیں زلت سے دیوار پر لٹکائیں اس ہم ادربوندی کے واگداشت کی یادگار میں سنگین کو جیسر عند القتل شمر قندی جوان ناڈا کی تلوار پڑی اور ادبیر اس کی طاقت کی نشانی اب تک موجود ہے دسہرہ پر ہر ایک ہاڑا سالانہ پوجتا ہے۔

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰

جو آیا اور سکو قتل کیا مسلمان حیرت زدہ و ششدر ہو کر اطراف کو بہا گے بوندی کے نقارے بجنے لگے طلوع آفتاب پر میواڑیوں نے دیکھا کہ فوج حملہ آور منتشر ہوئی اور مرد و گار آپہونچے یکبارگی فکر رفع ہوا کل سرداروں نے جمع ہو کر رئیس بوندی کی تنظیم و قواعد کی اور عورتیں بھی پردہ بین اوس کی جو افریدی سے ایسی محفوظ ہوئیں کہ اوسکی کثرت افیون خوری پر کچھ پس و پیش نہ کر کے رانا کی بہتچی نے اوسکے عقد نکاح میں آنیکا ارادہ کر کے دوسرے روز رانا سے اظہار راز کیا رانا بھی اوسکے احسان کا اتنا مشکور تھا کہ اوسکے کچھ تامل نہ کیا اور اوسکی بہتچی کیتو کی ماڈا کے ساتھ بہت حشمت و تجسس سے شادی ہوئی فتح اور عروس حاصل کر کے اوس نے گہاٹہ باز کو کو مراجعت کی اوسکی افیون روز بروز زیادہ ہوتی گئی تا جیکہ ایک روز کثرت نشہ سے اوس نے میواڑی رانی کو ایسی خراش دی کہ اوسکے حسن میں کمی آگئی اور روز سے وہ بہت پشیمان ہوا اور افیون کا ڈوبہ رانی کو سپرد کر دیا ناراین داس نے بتیس برس راج کیا اور امن و عافیت سے راج کا اضافہ کر کے اپنے بیٹے کو وارث چھوڑا :

سن ۱۵۳۵ مطابق ۱۵۳۵ء میں سورج جل گدی پر بیٹھا مثل اپنے باپ کے وہ ہی جسم سے کابل اور روح سے بچھڑتا اور کہتے ہیں کہ گھٹنوں سے نیچے تک دراز ہاتھ ہونے کی علامت بہادری کی جو رام چندر اور پریم تھی راج میں تھی اسکے جسم میں ہی تھی :

خاندان چیتوڑ سے پررشتہ داری ہوئی سورج جل کی ہمیشہ سوجا بابائی رانا

[illegible][illegible]

اوسکی اس تہائی سے بھی زیادہ با اطمینان موقع کا منتظر رہتا مصلحت سے وقت
 تھا جب راؤ رخصت ہوا رانا نے کہا کہ ہم بھی آئندہ بسنت کے موسم میں برہنہ
 کے رتن یعنی جنگل میں شکار کیلئے کیواسے آؤ گے پہاگن کا خوشگوار مہیا آیا
 تب رانا اور اوسکے درباریوں نے اچھوہ پوشاک تیار کرائی اور لونڈی
 کے ارادہ سے پتھار کی زمین پر چڑھے حالانکہ باد وہ میں سستی نے پیش گوئی
 کی تھی کہ جب کہی راؤ اور رانا اہترہ کے شکار پر متفق ہونگے جیسے ہلک
 واقعات سے میری امید قطع ہوئی ہے آئندہ کو بھی ہوتی رہیگی مگر دختر
 الو ہاڈا کی پیش گوئی اور سو جا بائی کے درمیان صد ہا برس گزر گئے تھی
 باوجودیکہ اوسکا کلام زبان زد خاص و عام تھا کیونکہ یقین نہ رہا تھا صرف
 بطور روایت سمجھتے تھے ۛ

شکار کیواسے ناندہ کہ چمیل کے مغربی کنارہ کے قریب ہے پسند ہوا کہ
 اوس نشیب میں خوشخوار شیر سے لیکر خرگوش تک ہر قسم کے شکار ملتے ہیں
 فوجیں صف آرا حسب معمول شور و غل کرتی ہوئیں اور شیر بگہرہ جیتہ جبرہ
 ریچھ ہرن بارہ سنگا نیل گاؤ چکارہ گیدڑ لوٹری و خرگوش و جنگلی کتوں
 کو ہنکاتی ہوئیں روانہ ہوئیں ایسے ہنگامہ میں راجپوت اپنی ایفون کو
 بھی بھول جاتا ہے اس ہنگامہ میں ملعون رانا نے اپنے سیاہ سینہ کے
 کینہ کی سیری چاہی دونوں رئیس شکار مارنے کیواسے مقامات مناسب
 پر بیٹھے اور ہر ایک کے پاس صرف ایک دو معتد ملازم رہا رانا کے پاس
 اوس ہی پوربہ سردار کا بیٹا شنہ خون تھا جس کو ہاڈا نے ہلاک کیا تھا رانا

رمانا

ہمنہ

آہو

ناندہ

خوف بدنامی کا جس نے قتل سپر کے قدرتی غم کو دو بالا کیا تھا ظاہر کئے دیر
 نہ ہوئی تھی کہ دوسرے قاصد نے خبر دی کہ وہ مار کر مرا ہے اگرچہ یہ انتقام
 بھی اوسکے واسطے دو چند غم کا باعث تھا کہ رانا مہلوک اوسکا دادا تھا
 مگر اوسکی تسلی ہو گئی بدو سا، مقتول کی زوجگان کا زندہ رہنا غیر ممکن تھا اس
 واسطے موقع کشت و خون پر چٹا تیار ہوئیں حسین سو جا اپنے طعنہ کے
 عوض شوہر و برادر کا نقصان اڑھا کر اپنی جان تصدق کی اور رتنا رانا
 کی ہمیشہ راؤ کے ساتھ سستی ہوئی اوسی مقام پر دونوں رئیسوں کی ہتھیار
 تعمیر ہوئیں اور سو جا کے کہاٹھ کی چوٹی پر بنائی گئیں کہ اس خوشگوار و دلچسپ
 کہاٹھ میں اس سے زیادہ رونق و خوبصورتی ہوئی :

بیتا

۱۵۹۱ مطابق ۱۵۳۵ء میں ستران مسند نشین ہوا اوس نے مشہور سکتا
 یانی خاندان سکتا و تان میواٹ کی دختر سے شادی کی اوسکو خوشخوار
 دیوتا کال بہیرو کا اشتے ہوا اور مثل دیگر بیرجم راجپوتوں کے جو اوس کی
 مہیب رسموں کے پیرو ہیں نہایت ظالم اور انجام میں دیوانہ ہو گیا اس
 وحشی دیوتا کو انسان کا بیل دیا جاتا ہے مگر یہ ظلم عرصہ تک جاری نہیں
 رہ سکتا سرداران راج نے اوسکو سند سے بیدخل اور بوندی سے خارج
 کر کے چیل کے کنارہ پر ایک گانوتھا دیا کہ اوس نے اوسکا نام ستران پور
 رکھا کہ اب تک موجود ہے اوسکے کوئی اولاد نہ تھی اسواسطے سرداروں نے
 نر بدہ خلف راؤ یا ندو کو کہ موضع موٹڑہ اپنے باپ کی جاگیر میں پرورش
 پائی تھی مسند نشین کیا :

دور تان
 سکتا

کال بہیرو
 ۳۵

چلی

ہین عمدہ قلعہ اور ملک بوندی کے قبضہ میں آیا سانونت جی کو شہر کے قریب
جاگیر ملی اوسکا نام مشہور ہو گیا اور سانونت ہاڈون کا خاندان اوس سے
نامزد ہوا ۴

اور ہیدلہ کے چوہان سردار نے جو اس قلعہ کے دلوالے میں شریک تھا یہ
شرط مقرر کی کہ راوسرجن بطور ماتحت میواڑ کے اوسپر قابض رہے اسطرح
رشتہ پور کہ اول اجیر کے تعلقات میں سے تھی اور چودہویں صدی تک
بیسلہ یو کی شاخ کے خاندان میں رہی اور بہادر ہمیر سے بڑے کشت و
خون کے بعد لیگئی تھی پہر بھی چوہانوں کے قبضہ میں آئی ۵

مگر اکبر کی پہلی اول اوس پر توجہ ہوئی کہ اوس نے خود آکر محاصرہ کیا مدت
تک وہ مایوسی کے ساتھ فیصلوں سے باہر پڑا رہا کہ آخر کار بھگوان داس
والی آمیر اور اوس کے مشہور خلف راجہ مان نے کہ نہ فقط اکبر کے مطیع ہوئے
تھے بلکہ اوس سے رشتہ داری بھی کر لی تھی سرجن ہاڈو کو اپنے اقرار سے
برعہد کرنے میں کوشش کی اوس مروت سے جو بہادر راجپوتوں میں کہی
علیحدہ نہیں ہوتی راجہ مان کو قلعہ کے اندر آنے کی اجازت ہوئی اور بادشاہ
بھی اوس کے ساتھ گیا اثنا تقریر راؤ کے چچا نے بادشاہ کو پہچان لیا اور قلعہ دار
کی گری پر اوس کو بٹھا دیا مگر اکبر نے اپنے اوسان درست رکھ کر کہا اے سرجن
راؤ اب کیا کرو گے راجہ مان نے جواب دیا رانا سے قطع تعلق کرو رشتہ پور
دیدوار بادشاہ کے ملازم ہو کر عزت اور عہدہ حاصل کرو جس رشوت
کی طمع دیگئی کم نہ تھی اول تو بائیس اضلاع کی حکومت کہ اوسکی مالگذاری

✓✓

کہ راجپوتوں کے نزدیک بہت پسندیدہ ہے اور زمانہ حال تک جاری رہا
ملا ایسی بیش بہا رشوت اور اپنی کل شرائط کے مقبول اور منظور ہونے
پر راؤ سرجن نے اگر رانا میواڑ کی کہ اس وقت اپنا دارالریاست ہی کہہ سکتا
تھا اطاعت چھوڑ دی اور سلطنت مغلیہ کے تختہ بردگ روٹھیں ہو گیا تو
عجب نہیں؟ علاوہ اسکے بہادر سانونت ہاڑا کی راست بازی سے جس نے کوٹاریہ
چوہان کے اتفاق سے رہتہمبور حاصل کیا تھا اور اب زعفرانی پوشاک پہن کر
مع اپنی مختصر جمعیت کے باوصف خلافت دہلی اپنے آقا کے اس بات پر
آبادہ ہو گیا کہ اکبر صوفی ہماری نعشوں کے اوپر ہو کر قلعہ پر قابض ہو گا سرجن
راؤ کی برعہدی کا تلافی ہو گیا۔

چنانچہ اس لا حاصل وفاداری کے اظہار سے پیشتر اس نے ایک پناہ
تعمیر کرائی اور اوپر عبارت ذیل کندہ کرائی جو کوئی اصل ہاڑا نہتہمبور کے
قلعہ پر چڑھے اپنی زندگی میں اس کو نہ چھوڑے سانونت اور اس کے شہر
دارون نے عزت کیواسطے جان دی ہے اور رانا سے وفادار رہے
ہیں۔

اس روز سے جو کوئی ہاڑا قلعہ کے اندر جاتا ہے اپنی قوم کی ذات کی
اس یادگار سے متنبہ ہو کر نکلتا ہے اس معاملہ کے سبب سے ہاڑوں کا
میواڑ سے بالکل قطع فسخ ہو گیا اور بوندی کے راؤ راجہ کہلانے لگے۔
راؤ سرجن کو جلد لڑائی پر جانا پڑا کہ گوندوانہ کو جو گوند قوم کی آبادی
اس نام سے مشہور ہے فوج کا افسر کر کے بھیجا گیا اس نے حملہ کر کے اونکی

علیحدہ کئے اور ہر ایک پر دو دو مسلح سپاہی چڑھائے اس منتخب فوج پر کڑیاد
 تر راجپوتوں کے تھے راؤ بھوج اور دو داکو افسر مقرر کیا کمال حتیٰ سے فوج
 میں شامل ہو کر اکبر نے صورت کا محاصرہ کیا کہ اوسمیں چند مرتبہ سخت لڑائی
 ہوئی اخیر لڑائی میں ہاڈوا راؤ نے فوج دشمن کے افسر کو مارا سپر بادشاہ نے
 پوچھا کیا انعام چاہتے ہو راؤ نے درخواست کی کہ مجھ کو ہر سال ہوسم بارش میں
 اپنی ریاست میں جانے کی اجازت ہو جاوے ۛ

مستواتر لڑائیوں سے کہ اکبر کے عہد میں فتح و استحکام سلطنت ہندوستان کے
 واسطے وقوع میں آئیں راجپوتوں کو بہادری ثابت کرنیکا بہت موقع ملا راؤ
 ہاڈوا ہمیشہ چرخہ اور مغز مقامات پر رہے مشہور قلعہ احمد نگر کے محاصرہ و
 شکستگی میں ہاڈون کی وفاداری کا خوب امتحان ہوا کہ مستواتر ظہور میں آئی
 اور مستواتر انعام ملا بنظر اعزاز و امتیاز رئیس بودھی کے بادشاہ نے اوس
 مقام پر جہان حملہ ہوا تھا جرح تعمیر کر اکر اوسکا نام بھوج برج رکھا اور اپنا
 خاصہ ہاتھی عطا کیا اسی حملہ میں احمد نگر کی جائز بیگم اور سات سوسلحہ عورتوں
 کی جمیعت بہادری سے لڑ کر ماری گئیں باوصف ان خیر خواہیوں کے راؤ
 بھوج بادشاہ کا مستوب ہوا بیگم خودہ بائی کے انتقال پر اکبر نے کل دربار کو
 ماتم کرنیکا حکم دیا اور اس نظر سے کہ اپنے آقا کے غم میں سب شریک ہو حکم عام
 جاری ہوا کل راجپوت سردار اور مسلمان افسر ڈاڑھی موٹھہ موٹڈا وین اور
 واسطے تعمیل اس حکم کے سرکاری حجام متعین ہوئے مگر جب حجام ڈاڑھی موٹھہ
 موٹڈے نے کیواسطے ہاڈون کے دیرہ پر پہنچے اوہوں نے مار کر نکال دیا

اب ہندوستان کا بادشاہ جہانگیر تھا اوس نے اپنے خلف پر دین کو دیکھ کر
کی حکومت پر مقرر کیا اور شہر برہان پور میں اوسکو سندنشین کر کے شمال
کو واپس آیا مگر شہزادہ خورم نے اپنے نہائی سے حسد کر کے اوسکو مار دیا
اور اوسکے قتل کے بعد باپ کو تخت سے اتارنے کا ارادہ کیا اور اس سبب
سے کہ وہ آئیر کا بھانجہ تھا اور راجپوت اوسکی حمایت پر تھے مفسدہ عظیم
برپا ہوا بحر راؤ رتن کے بائیس راجہ باغی ہو گئے :

سور پھوٹا جل ہوا اب کیا کرو جن

جاتا گدہ جہانگیر کا رکھا راترن

اپنے اخلاف ماد ہونگہ اور ہر سکی کو لیکر رتن برہان پور کو گیا اور باغیوں
پر فتح ملی حاصل کی اس محاربہ میں کہ کاتک سدی ۱۵۶۳ء مطابق ۱۵۶۹ء
روز سہ شنبہ کو واقع ہوا اوسکے دونوں بیٹے مجروح شدید ہوئے اس
حسن خدمت کے جلد وین راؤ رتن کو برہان پور کی حکومت ملی اور اوسکے
خلف دوم ماد ہونگہ کو کوٹہ شہر مع تعلقات بادشاہی سے بلا تعارف عطا
ہوا اسوقت سے جب بادشاہ ماد ہونگہ کا انعام دینے میں اوسکے باپ کی
خیر خواہی کو بھول گیا ہاڈوتی کی تقسیم شروع ہوئی مگر جہانگیر کا یہ فعل خالی از
نتہا بلکہ برخلاف اسکے اوسکو خوف تھا کہ اس زبردست قوم کو با اختیار و متفق
رکھنا نہایت پرخطر ہے اور جانتا تھا کہ تقسیم ہو جانے سے ایک کی معرفت دوسرے
پر حکومت کریگا شاہجہان نے بھی عطاے کوٹہ کو بحال رکھا کہ اسکی کیفیت مقام
مناسب پر لکھی جاوے گی :

सरवर प्रदो जलवहाग्न बलाकारे धन
जाता गद जहांगीर का रखा राव रतन

धर्म
हरे

پانڈ باندہ دئے اور سید ہا محل میں جا کر راؤ سے کہا کہ میں نے ایک سارق کو اپنی عزت چوراتا ہوا گرفتار کیا ہے اس جرم کی کیا سزا ہے راؤ نے جواب دیا کہ مار ڈالنا چاہئے اس نے بلا انتظار کسی اور امر کے گہر کو داپس جا کر ہٹوڑہ سے اوسکا سر توڑ ڈالا اور نعلش کو شائع عام میں پھینک دیا راؤ رتن کو خبر پہونچی کہ صاحبزادہ مارا گیا اور اوسکی نقش ذلت سے راستہ میں پڑی ہے مگر جب دریافت ہوا کہ حرکت ناشائستہ کا مرتکب ہوا تھا اور میرے حکم سے مارا گیا ہے بجز سکوت کے کچھ جواب نہ دے سکا۔

گوپنی ناہتہ کے یارہ اخلاف تھے کہ اونکی اولاد بارہ کوٹھریوں کے نام سے مشہور ہے۔

चवसाल

इंद्रसिंह

वैरासाल

वल्लभ

जलोदी

करवार

वापलादी

जंतरदा

महासिंह

यानोह

راؤ پتر سال بوندی میں سند نشین ہوا۔

اندر سنگ جس نے اندر گڑھ آباد کیا۔

پتری سال بانی بلوچ و فلو دی کہ اوسکے پاس کروڑ بیلیک وہ ہی تھے۔

محکم سنگ جسکے پاس انتر وہ تھا۔

مہا سنگ جسکے پاس تہا تہہ تھا یا قیما ندہ کا نام کہتا فضول ہے کہ سب لا ولد رہے۔

پتر سال اپنے دادا کی جگہ سند نشین ہوا اور شاہجہان نے نہ فقط اوسکی

سند نشینی کو منظور کیا بلکہ دارالسلطنت کا حاکم مقرر کیا کہ اپنی کل عمر میں وہ

اس عہدہ پر مامور رہا جب شاہجہان نے سلطنت کو چار صوبوں میں تقسیم

کر کے اپنے اخلاف دارا و اورنگ زیب و شجاع و دیگر اذکو حاکم مقرر کیا راؤ

کہ میں گدی کا نوکر بن کر نہیں رہے جہکو چارہ نہیں ہے فوراً دکن سے روانگی کی تیاری کی یہ خبر اورنگ زیب کے کان میں پہونچی اوس نے سبب دریافت کیا اور یہ بھی کہا کہ عنقریب میں ہی ہمارے ساتھ چلوں گا جلدی کیون کرتے ہو رئیس بوندی نے فرمان دیا کہ جواب دیا کہ ہمارا فرض یہ ہے کہ جہاں بادشاہ حکمران ہوا اسکے حکم کی تعمیل کریں اورنگ زیب نے حکم دیا کہ وہ جانے نہ پاوے اور اسکا لشکر گھیر لیا جاوے مگر چتر سال بھی بہت ہوشیار اور دوراندیش تھا اوس نے پیشتر سے اسباب روانہ کر دیا تھا اب اپنے سرداروں اور کل راجپوت روسا خیر خواہ سلطنت کو جمع کر کے یکبارگی کوچ کر دیا اورنگ زیب کی فوج کی ہمت نہ پڑی کہ او نہیں روکے یا اون سے لڑے اس طرح وہ دریائے نر پرا پر پہونچے اور بہ انداد سولنکی رئیسوں کے کہ لب دریائے مذکور رہتے تھے عین طغیانی میں عبور کیا چتر سال کی شجاعت اور ہنروری سے تنگ آکر اورنگ زیب نے تعاقب چھوڑ دیا کہ وہ بہ امن و عافیت بوندی میں پہونچ گیا اور اپنے گہر کا بندوبست کر کے ضعیف العمر بادشاہ کی دستگیری کیواسطے دار الخلافت میں داخل ہوا کہ ناخلف و بے ایمان صاحبزادوں کی سرکشی سے اوسکی سلطنت بلکہ زندگی بھی خطرہ میں تھی :

ان موجبات سے ہندوستان میں جوشت و خون ہوئے اور بغور خیال کرنے سے دریافت ہوتا ہے کہ یہ صرف برا طواری کا انتقام تھا کیونکہ اگرچہ بزرگ نثر و ترب المرگ شاہجہان کی کیفیت کہ اپنی قوم اور مذہب کے سرداروں سے عبث اعانت کی التجا کرتا تھا اور راجپوتوں نے اپنی راسخ الاعتقاد می سے

45

ہوا بہ پابندی رسم لازم تھا کہ افسران شاہی فوج کو نظر آتے رہیں اس واسطے دارا
 ہاتھی پر سوار ہوا اور عین لڑائی کے وسط میں سے کہ جواغردی اور وفاداری
 نے شاہجہان کے تخت کو محفوظ رکھا ہوتا دارا کا ایک غایب ہو گیا حیرت زدہ ہو کر
 فوج بہاگنے لگی عالی حوصلہ ہاڈا نے اس پتہ ہلال موقع پر اپنے سرداروں سے
 مخاطب ہو کر کہا جو بہاگے او سپر لخت ہے حق نمک کے زور سے اس میدان
 پر میرا قدم گڑھا ہوا ہے بغیر فتح کے میں یہاں سے زندہ نہ جاؤنگا اس طرح اپنی
 آدمیوں کو آواز دیکر وہ ہاتھی پر چڑھا اسی اشارہ میں اوسکے ہاتھی کے گولہ
 لگا کہ وہ پیچھے ہٹ کر بہاگ چتر سال کو دھا اور گھوڑا طلب کر کے پکارا کہ ہاتھی نے
 پہلے ہی دشمن کو نشت دکھا دی مگر میں نہ دکھاؤنگا گھوڑے پر سوار ہو کر اور
 اپنی فوج کا غول بنا کر شہزادہ مراد پر حملہ آور ہوا اور اوسکو نشانہ بنا کر بہاگ چتر
 تھا کہ ارسیدم اوسکی پیشانی میں گولی لگی اور مر گیا اوسکا چھوٹا بیٹا بہرت سنگ
 کہ وقت وفات باپ کے ساتھ تھا برابر لڑتا رہا اور مع عمدہ تہین اشخاص خاندان
 کے اوسی کیفیت میں کام آیا محکم سنگہ برادر راؤ مع دو بیٹوں کے اور اوسنگہ
 دوسرا بہتجا بھی کہاں وفاداری سے جان بحق ہوئے اس طرح اوجین اور دیوچ
 کی دولڑائیوں میں کم سے کم بارہ رئیس ذی رتبہ نے مع ہر شاخ قوم کو سرداروں
 کے سوام دہرم میں مستحکم رکھ کر جانیں تصدق کیں :

راؤچتر سال بذات خاص باون لڑائیوں میں لڑا تھا دلیری اور ناممکن الانحراف
 وفاداری میں اوسکا نام مشہور و معروف ہے بوندی کے محل میں وہ مکان
 جواوسکے نام سے چتر محل کہلاتا ہے زیادہ کر کے رونق دی اور پاٹن میں

[illegible]

اورچا

دنیا

شہنشاہ

مجاہد

پہلا

کتاب

دغا سے بچا کے خود اختیاری ظاہر کی اور یہ اتفاق بونڈیلہ سے اورچہ اور
دنیہ کی اکثر جہات نمایان کا انجام دیا اور نگاہ آباد میں اوس نے بہادری و
سخاوت و عبادت سے ایسا نام حاصل کیا کہ اکثر مرصنون کو معجزہ سے تندرست
کرنا مشہور ہے وہ بمقام اورنگ آباد سمٹ میں مر گیا اوسکے لاولد ہونے سے
انورا د سنگ اور سکے بھائی بہیم سنگ کا نبیرہ بسند نشین ہوا :

شاہنشاہ نے انورا د سنگ کی بسند نشینی کو بہ پاس خاطر اوسکے مقدم کے ایسی
خوشی سے منظور کیا کہ خلعت کے ساتھ اپنی سواری کا گچ گوڑ نامی ہاتھی بھیجا
انورا د کن کی ہم میں اورنگ زیب کے ساتھ رہا اور ایک دفعہ حرم سرا کی
سیکات کو دشمنوں سے بچا کر بڑی خیر خواہی کی بادشاہ نے اوسکی بہادری
سے خوش ہو کے پوچھا کیا انعام چاہتا ہے اوس نے درخواست کی کہ بجائے
پیچھے کی فوج کے مجھ کو آگے کی فوج کی حکومت ملے بعد ازاں بیجا پور کے محاصرہ
میں اوس نے بڑی نیکنامی حاصل کی اتفاقاً درجن سنگ نامی اپنے ہی ایک
سردار سے اوسکی نا اتفاقی ہوئی کہ اس باعث سے چند مشکلات واقع ہوئیں ایک
روز حالت افر و خستگی میں راؤ نے اوس سے کہا مجھ کو تم سے امید ہے میں بخوبی
جانتا ہوں وہ لشکر میں سے چلا گیا اور اپنے رشتہ داروں کو جمع کر کے بونڈی
پر قبضہ کر لیا یہ حال سنکر بادشاہ نے انورا د کو مع فوج کثیر بھیجا اوس نے کثیر
درجن سنگ کو دمانسی خارج کیا اور اوسکی جاگیر ضبط کی مگر قبل اخراج درجن سنگ
نے بسند نشینی کا ٹیکہ اپنے بھائی بلون والد کی پیشانی پر کر دیا تھا۔ بونڈی
کا معاملہ طے کرنے کے بعد راؤ انورا د یہ اتفاق راجہ بشن سنگ والی آمیر مالک

جس طرح میرے بزرگ پتر سال نے شہرت حاصل کی ہے میں بھی کروں گا اور
 عنایت ایزدی سے میری فوج دشمن پر غالباً کھنکریگی ۔
 شاہ عالم لاہور سے روانہ ہوا اور اعظم شاہ مع اپنے خلع بیدار بخت کے
 دکن سے چلا بمقام جاجنوی قریب دہلی پور دونوں کی فوج کا مقابلہ ہوا اس
 جنگ وجدل کے کشت و خون سے برتر کوئی حال ہندوستان کی تاریخ میں
 درج نہیں ہوا ہے اگر یہ نہ نزاع اوسے قسم کا ہوتا جیسے مسلمان مخالف فریقوں
 کی مدد سے تخت نشینی کیواسطے اکثر ہوتی تھی تو یقین ہے کہ اوس طرح ایک دفعہ
 فساد برپا ہو کے فریقین کے مددگاروں کی در ماندگی و کنارہ کشی سے از خود
 رفع ہو جاتا مگر اس مرتبہ راجپوتانہ کے بہادر وں کے گروہ جمع ہوئے کہ خاندان
 کے مقابلہ میں خاندان اور شاخ کے مقابلہ میں شاخ ہر ایک دوسرے کے
 خون کے تشنہ تھے روساؤ کوٹ و دتھ جو مدت تک بہ سخت شہزادہ اعظم نوکری
 میں رہے تھے اور اوسکے اشفاق و عنایت کے مرہون تھے اور رنگ ریبائی
 ہدایت کو نسیا منسیا کر کے وارث جایت کے مقابلہ میں اوسکے حامی ہوئے
 روسا بوندی و دتھ کے درمیان دکن کی جہات میں بالاتفاق فتوحات
 عظیم حاصل کرنے سے انتہا درجہ کا اتحاد تھا۔ رام سنگھ والی کوٹ شاہ عالم کا
 مقابلہ کرنے پر اس تمنا سے آمادہ ہوا تھا کہ خاندان ہاڈا کا سرگروہ ہو جاوے
 اور واقع میں اعظم شاہ فتح کی امید سے اوسکی عزت و تعظیم بوندی کی برابر
 کر دی تھی طرین کی ایسی تحریک سے ہاڈوں کی مخالف جمعیتیں میدان جاجنوی
 پر برسر مقابلہ آئیں اس غرض سے کہ نہ فقط شہزادوں کے دعویٰ سلطنت کا

جانبو کے میدان میں رام سنگہ کے بارے جاننے سے کوٹہ و پوندی کے رئیسوں میں
 عداوت پیدا ہوئی تھی اور کوہیم سنگہ خلف رام سنگہ نے سرسبز رکھا کہ وہ سیدون کے
 فرق کا مددگار ہو گیا عداوت کے جوش میں راجہ بہیم راجپوتوں کے طریقہ کو ایسا
 بھول گیا کہ اس نے فیصل سے باہر اپنے دشمن پر جس وقت وہ گھوڑا پہنچا تھا
 دغا سے حملہ کیا اور اسکے چند ہمراہیوں نے اپنے سردار کے گرد حلقہ کر کے بہت جواہر
 سے مقابلہ کیا اور سخت نقصان اٹھانے کے باوجود امن میں پہنچ گئے راؤ بدہ سنگہ
 نے جب دیکھا کہ بادشاہ کی مدد کی قابلیت نہیں ہے اور دشمن کے فریب سے شکست
 بال ہو گیا مجبور معذور ہوئے میں صورت امن دیکھی چند روز بعد فرخ سیر قتل
 ہوا اور سلطنت میں ابتری مطلق پیدا ہوئی راجگان و امرا اسید و کج خوشنوار
 حکومت سے خائف و متحیر ہوئے اپنے ملکوں کو چلے گئے :

اس زمانہ میں راجہ جے سنگہ والی آمیر نے ارادہ کیا کہ راؤ بدہ سنگہ کو پوندی
 سے بیدخل کیا جاوے بدہ سنگہ دربار سے اس کے ساتھ آمیر کو گیا تھا اور اس کا
 مہان تھا اس نزاع کا سبب یہ لکھا ہے کہ راجہ جے سنگہ کی ہمیشہ ماڈا سے بیاہی
 تھی اول اس لڑکی کی نسبت بہادر شاہ بادشاہ سے ہوئی تھی مگر اس نے بالوصتر
 خیر خواہی فتح و ہولپور کے اپنا دعویٰ چھوڑ کر بدہ سنگہ کے ساتھ شادی ہونے
 کی اجازت دیدی تھی خواست اتفاق سے اس کے کوئی اولاد نہ ہوئی اور وہ
 دیگر رانی دختر کالا میگہ والی بیگم سردار میواڑ کے دو صغیر سن اطفال سے حسد
 کرتے تھے اپنے شوہر کی غیر حاضری میں محل شہور کر کے کہیں سے ایک بچہ منگوا
 اور اس کو وارث ریاست قرار دیا راؤ بدہ سنگہ اپنی رانی کی کینہ دہی اور

[illegible][illegible]

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

سرگزہ کیواسے اپنے ملک کو چلا آیا اور اضلاع واقع حدود پر جو اسکی رسانی
کے اندر تھے قبضہ کرنا چاہا بلکہ جو رئیس اسکے تحت میں بطور حکام فوج شاہی
نوکری کرتے تھے اوکو بھی اپنا مطیع کرنیکا ارادہ کیا اس زمانہ میں حدود آسیر
کے اندر اکثر اطاعت گرین سردار تھے مثلاً لال سوٹ و گودہ و نیمرانہ کے پچوانہ
چوان کہ نہ جے پور میں نوکری کرتے تھے اور نہ کچھ خراج دیتے تھے مگر بطور املا
سلطنت آسیر کے جھنڈہ کے ساتھ اپنی اپنی فوج سے بادشاہ کی نوکری کرتے
تھے تاہم یکے کچھ یون میں سے شیخاوت بھی آسیر کو اپنا سرپرست نہیں سمجھتے تھے
راجور کے بڈگو تیر و بیانہ کے جادون اور چند دیگر خاندانوں کا یہی حال تھا
سلطنت کے زوال پر اوکو اتنی طاقت نہ رہی تھی کہ اپنی حفاظت کر سکیں
اسواسے اوہنوں نے بطور جاگیر داران تحت آسیر اپنی اپنی فوج سے نوکری
کرنا اور ریاستوں پر قابض رہنا منظور کیا لیکن انکے ساتھ میں باڈون کو
بھی جے شگہ نے اپنا مطیع کرنا چاہا یہ اسکی کمال زیادانی اور سینہ زوری
تھی تاہم اس نے برہ شگہ کو سند سے خارج کر کے اپنی طرف سے دوسرا راجہ
مقرر کرنیکا ارادہ کیا

باڈا آسیر میں مہمان نوازی اور رشتہ داری کے اعتبار پر مقیم تھا مگر شگہ
نے اپنے مقاصد حاصل ہونیکا اپنا موقع سمجھا اور رئیس بوندی کو ایما دیا
کہ تم آسیر میں رہو اور پانسور و پیہ یومیہ اپنے خرچ کیواسے لو اسکے پچا
یعنی اسے جیت شگہ کے پہائی نے جو اپنے آقا کی خیر خواہی میں بمقام اگرہ
مارا گیا تھا دانی سے جے شگہ کے مخفی ارادہ کو سمجھ لیا اور فوراً بوندی کو کہہ دیا

[illegible]

مین سے جلد پہاگنا پڑا کیونکہ میواڑ کے رانا نے اونکے دشمن والی آمیر کے ایما سے بیگو کو ضبط کیا کم ظرفوں کے اس انتقام سے تنگ آکر بہادر رٹکون نے مختصر کردہ ہمراہیوں کا جمع کیا پچھل کے جنگل میں پناہ لی اور وہاں سے دس سال خلف راجہ بہیم سنگ والی کوٹھ کو لکھا یہ شخص رحمدل تھا اونکی دستگیری کی بلکہ ملک سوز و بی حاصل کرنے میں مدد دی +

سمت مطابق ۱۷۷۷ء میں جب اوسکا دشمن والی آمیر امید سنگ بعترہ سال تھا بغور استماع اس خبر کے وہ اپنی مختصر جمیعت لیکر چڑھا اور پاشن و کینولی کو فتح کیا جو وقت مشہور ہوا کہ بدہ سنگ کا بیٹا ہوشیار ہے قدیم ہاڈا اوسکے ساتھ فراہم ہوئے اور درجن سال والی کوٹھ نے ہاڈوں کی راسخ الاعتقاد سے خوش ہو کے ملک بھیجی +

ایسری سنگ والی آمیر نے اپنے باپ کی تدبیروں کی پیروی کر کے چاہا کہ کوٹھ اور بوندی میرے مطیع رہیں مگر کوٹھ والہ نے اوسکی پرواہ نہ کر کے امید سنگ کی مدد کی اس پر ایسری سنگ نے فوج کشی کر کے کوٹھ کا محاصرہ کیا اس لڑائی کا حال کوٹھ کی تاریخ میں لکھا جاوے گا کوٹھ سے واپس آئے ایسری سنگ نے امید سنگ پر حملہ کرنے کیواسطے نانک پتہ یوں کی جمیعت متعین کی امید سنگ بمقام لوہاری عرف بوندیوں کے پاس کہ اس کوہستان کے قدیم مالک ہیں اور باوجودیکہ اونکو ہاڈوں نے ہی بیدخل کیا تھا اونکے خیر خواہ رہے جا کر شاہ پذیر ہوا امید سنگ کی بہادری اور صیبت زدگی نے اونکے دلون پر ایسا اثر کیا کہ پانچھزار تیرہ جمع ہوئے اوسکے ساتھ دشمن پر حملہ آور ہوئے بمقام پچوری مقابلہ ہوا جس

اور اسکے بہادر رشتہ داروں کی بہادری کچھ کارآمد نہ ہوئی سرداروں نے اس خوف سے کہ شاید مارا جاوے التجا کی کہ اپنی سے باز رہو اگر تم زندہ رہو گے تو انجام میں بوندی فتح کر لینگے لیکن اگر مر جاؤ گے تو امید بالکل قطع ہو جاوے گی ؟

امید سنگ نے بڑے افسوس سے اس صلاح کو قبول کیا جو وقت راستہ اندر گزرتا ہوا تھا سو والی میں پہنچ کر دم لینے کیواسے گھوڑے سے اوتر آنگاہ لیتے ہی گھوڑا سقط ہوا امید سنگ ٹہک کر بہت رویا اور واقعی یہ گھوڑا جسکا نام ہنجا تھا اسی قدر و منزلت کے لایو تھا اوسکی نسل عراقی تھی پادشاہ نے اسنگ کے باپ کو بخشا تھا اور چند لڑائیوں میں اوسکی سواری میں رہا تھا امید سنگ کا یہ غم فقط عارضی نہ تھا کیونکہ اوس نے ہنجا کو ایسا یاد رکھا کہ اسند حاصل کی تب اول ہنجا کا مزار بطور یادگار بنوایا کہ اب تک شہر کے پوک پین موجود ہے اور ہر ایک ماٹھا اوسکی عہدہ تاریخ کی یاد میں بہت تعظیم کرتا ہے ؟

امید سنگ پیادہ پا اندر گڑھ میں پہنچا وہاں کے حکمران و موجب بدنامی قوم ہاڈانے کہ امیر کا مطیع ہو گیا تھا اپنے آثار کو گھوڑا دینے سے انکار کیا ایک کہلا بھیجا کہ میرے علاقہ سے نکل جاؤ ورنہ اندر گڑھ و بوندی دونوں پر مصیبت آوے گی اس طعن و گستاخی سے رنجیدہ ہو کے نوجوان رئیس نے وہاں کی سرحد میں پانی نہ پیا اور سیر ہاکر وین کو چلا گیا وہاں کے سردار نے استقبال و مہانداری کر کے اور گھوڑا اندر دیکے اندر گڑھ والہ کی گستاخی اور بیوفائی کا تلانی کیا وہاں سے راجہ نے اپنے ہمعوموں کو رخصت کیا کہ بالفضل اپنے

نام پر نہ لگاؤ گھاٹ :

امید سنگہ پر جلا وطن ہو کے کبھی میواڑ میں اور کبھی مار واڑ میں سرگردان پرتار ہوا
مگر اس حالت میں بھی اوس نے اپنے دشمن کو کبھی آرام سے نہ بیٹھنے دیا اپنے
مہر و ثنی ملک پر متواتر حملہ کرتا رہا ایک دفعہ اوسکو بمقام بنو دیہ اپنے باپ کی
کچھوائی رانی سے کہ اتنا تم تنباہی و خرابی کا باعث تھی اور اب اپنی اور اپنے
شوہر اور اوسکے خاندان کی ذلت سے تنگ آکر یہاں گوشہ نشین ہوئے تھے
لینے کا اتفاق ہوا امید سنگہ کے ملنے سے اوسکا رنج و غم تازہ ہوا اوسکی بہاری
اور آفت زدگی اور اپنی پیر ذلت خواہش حق تلفی خلف اکبر کے متفق خیالات
نے اوسکے دل میں پشیمانی در و مندی اور افسوس کا جوش پیدا کیا اس طرح
تحریک پاکر وہ خلف بدہ سنگہ کی دستگیری کی درخواست کرنے کیواسطے دکن
کو روانہ ہوئے جب دریائے نربدا کے کنارہ پر پہنچے تو ایک مینار دیکھی
کہ اوپر مثل دریائے اٹک کے اس ندی کا بھی عبور کرنے کی راجپوتوں کے
واسطے قسم لکھی تھی اوس نے مثل خالص راجپوتوں کے یہ کہہ کر کہ ایسی ہیبت
میں کوئی قسم مانع نہیں ہو سکتی مینار کو شکست کر کے ندی میں ڈلوا دیا اور
عبور دریا کر کے ملہار راؤ ہلکیر کے لشکر میں گئے شان ایندوی سے کہ ہندوستان
کے نہایت زبردست راجہ سوائی جے سنگہ کی ہمیشہ سے بنے غارت گروں کے گڑھ یہ
سرگروہ سے دستگیری کی التجا کی بلکہ امید سنگہ کو از سر نو بوندی دلوانے کی
غرض سے اوسکو اپنا بھائی بنایا ملہار راؤ نے کہ اگرچہ عالی خاندان نہ تھا مگر عالی
خیالات رکھتا تھا اوسکی درخواست منظور کی یہاں کہ اوسکو اسپر متوجہ کرنے

جب ہی چوڑی ایسرا راج کرن کی آس

منتری موٹا بار یہ کہتری کی شوداس

یعنی جس وقت ایسری سنگ نے کی شوداس کہتری زبردست وزیر کو قتل کیا اور وقت سے اس کے راج کرنے کی امید قطع ہو گئی ۶

ہر سہاے و گور سہاے اخلاف وزیر مقتول نے دکنہوں سے ساندہ کر کے اونکی فوج کی تعداد اپنے آقا کے روبرو بہت کم ظاہر کی اور اسکو نہایت قلیل جمعیت سے مقابلہ کیواسطے لائے اس فوج کثیر کا مقابلہ کرنا سراسر دیوانگی ہوتی مجبور بہاگ کر بگروین پناہ لی وہاں سے دس روز کے محاصرہ کے بعد مجبور اقرار نامہ داگذاشت بوندی اور اپنی اور اپنی اولاد سے ہمیشہ کیواسطے اسکا لادجی لکھ دیا بلکہ امید سنگ کو مالک بوندی تسلیم کر کے اسکی پیشانی پر اپنے ہاتھ سے تلک کر دیا اس اقرار نامہ اور کوٹھ کی فوج تائیدی کو لیکر مرہٹے بوندی کو روانہ ہوئے اور وہاں سے نکھوام کو خارج کیا جس وقت امید سنگ کی سند نشینی کی تقریب میں یہاں جشن شادیانہ ہو رہا تھا جے پور میں اس کے دشمن کی فوج کو جلائے کیواسطے چٹا چنی گئی یعنی ایسری سنگ نے اس دولت کا تحمل نہ ہو کے تھوڑے سے زہر سے اپنی حیات و عداوت کو خاتمہ پر پہونچایا اور اس ذریعہ سے بوندی اور میواڑ دونوں کے مطالب بہ آسانی چل ہو گئے ۷

اس طرح چودہ برس تک جلا وطن رہے امید سنگ نے سمدھت مطابق ۱۸۹۹ء میں اپنی موروثی ریاست چل کی مگر اس نزاع میں ریاست کے عمدہ اجزاء جاتے رہے ملہار راؤ بانی ریاست ہلکریدہ سنگ کی برائی کا برادر ہونے کی وجہ سے

جاگیرین خواب ریاست آمیر میں داخل ہیں اوسے میں شامل تہیں الغرض کل
سلطنت میں بجز محمد آباد واقع بنگا کے رہتمبور سے بڑی سرکار تھی جب
سلطنت میں زوال آیا تا وقت موجودگی زر و دیگر سامان کے بہادر قلعہ دار
نے بخوبی حفاظت کی مگر جب وہ تہید دست ہو گیا تب اس نظر سے کہ مرہٹوں کے
ہاتھ آکے ہمیشہ کو سلطنت سے علیحدہ ہونے کا دے اوس نے کسی راجپوت رئیس
کو سپرد کرنا چاہا دل اوس نے بوئری سے درخواست کی مگر ٹاٹالے اس
خوف سے کہ اگر اوس کو محفوظ نہ رکھ سکونگا تو بادشاہ کا معتوب ہونا پڑے گا انکار
کیا مجبور اوس نے رئیس آمیر کے سپرد کر دیا اس ذریعہ سے ہاڈو کی کوٹ
پر راج ہے پور کی تحصیل خراج کا دعویٰ قائم ہو گیا ورنہ کسی طرح کا استحقاق
نہ تھا مگر اس دعویٰ سے کہ بجز سرپرستی اور ضیف سالانہ آمدنی کے اور کچھ
مقصود نہیں ہے بہت رنج و عناد پیدا ہوا

جے پور کے اسی دعویٰ سرپرستی کوٹ و بوئری سے ظالم سنگ کوٹہ والی شہرت و
ناموری شروع ہوئی ہے اس زمانہ میں مالک ریاست راؤ درجن سال تھا
اوسکی بہت وجوہ اندری کب مقفی ہو سکتی تھی کہ آمیر کے ہمسر رئیس کے دعویٰ
کو کہ اتفاقاً رہتمبور پر قابض ہو جاتے سے اور بہ بحیثیت صوبہ بادشاہی اپنی
دانت میں رتبہ شاہی حاصل کر لینے سے کیا گیا تھا قبول کی سٹاک مطابق
۴۱ سال کے جنگ جھوارہ نے اس دعویٰ کو ہمیشہ کی واسطے رد کر دیا اور ظالم
نے کہ او وقت بحر اکیس سال تھا جس ملک کا اخیر میں حاکم ہوا اوسکی آزادی
و خود اختیاری قائم رکھنے میں جہد کامل کیا اس ہم کا ذکر کوٹ کی تاریخ میں

درخ لگ گیا تھا جب اوسکو ریاست پر از سر نو قابض ہوئے آٹھ ہر محل کا عرصہ
 گذر گیا تو سمجھا گیا کہ اوسکی آفتین اور جسکے ذریعہ سے نازل ہوئی تہین وہ
 سہو ہو گئی ہیں یا اگر یہ خیال کیا جاوے کہ جیسی نکھرا می شکست ڈبلانہ کے بعد
 اندر گڑھ کے سردار نے کی تھی انسان سے سہو نہیں ہو سکتی تو معاف تصور
 ہوئی اور سردار مذکور کی طرف سے کفارہ نہونے کے بغیر اس قدر عرصہ گذر
 جانے پر سمجھا گیا کہ اوسکی علو و صلوگی و فیاضی نے باتفاق مصلحت وقت اوسکو
 انتقام جرم سے باز رکھا ممکن نہیں ہے کہ کوثر اندیش راجپوت جس نے اپنے
 رئیس کی مصیبت دیکھ کر اوسکی دستگیری سے انکار کیا تھا اوسوقت کا خیال
 آنے پر دلین نادم و پشیمان نہوتا ہو گا اوسکی دون ہمتی مقتضی تھوئی کہ اپنی
 طریقہ مابعد سے ہی پہلے ذلت کا دفیہ کرے بلکہ جسکو ضرر پہونچا یا تھا اوسکی
 دریا دلی کو بد سمجھا تھا اور اوسکے تحمل پر طعن کرتا تھا اور تازہ مضر ت پہونچا کر
 اپنے اعمال سابقہ کو قبیح تر کیا۔ امید سنگھ نے ماد ہوسنگہ رئیس جیپور کو اپنی
 ہمیشہ کی نسبت کا ناخیل پہونچا تھا کہ دربار عام میں بموجودگی سردار ان پلج
 اور عمدہ ترین خاندان راجپوتانہ کے شایان تنظیم و تکریم سے لیا گیا اتفاقاً
 دیوسنگہ اندر گڑھ والا بھی ہے پور گیا ہوا تھا راجہ نے براہ عنایت اوس
 سے دختر بوندی کی کیفیت پوچھی عجب نہیں ہے کہ اوس نے اپنے رئیس کی
 بدی کے اس موقع کو عمدہ حاصل کیا ہو کیونکہ اوس نے جواب میں ایسا
 کلمہ کہا جس سے اصل میں خطا ہونی کا شبہ پیدا ہوا اوسکا یہ بیان سراپا
 نہوتا کیونکہ چند روز بعد راجہ بچے سنگھ والی مار واڑنے اسی نسبت کی

اجیت سنگہ کی مو سچھہ ڈاڑھی موٹھ واکرا و سپر چڑھائی گئی رنو اس میں گریہ و زاری
کا شور ہوا اور ماتم کے بارہ روز اس طرح بسر ہوئے کہ گویا امید سنگہ واقعہ میں
مر گیا تھا بعد انقضائے اس غرصہ کے اجیت سنگہ سندر نشین ہوا +
امید سنگہ اپنا نام سرسی جی رکھنے کے اوس بتبرک مقام واقع گھاٹ کو چلا گیا جو
پتھار کے اول حاکم کی عجیب شفا یا بی سے مشہور ہے اور گنگا کے ایک چشمہ
کے نام سے کیا رنا تہہ کہلاتا ہے اور اس مقام پر اوس نے ممالک مختلفہ کے
پہل دیہولون کے درخت لاکر لگائے +

امید سنگہ نے ہاڈون کی ریاست کی حکومت اس اعتبار سے چھوڑی کہ صرف
خدا پرستی کے ذریعہ سے اطمینان روحانی حاصل ہوگا اور جو مغفرت کہ نجات
کیواسطے ضرور ہے یلگی مگر فقیر ہونے پر اوس نے اپنے رتبہ اور خاندان کے
خیالات نہ چھوڑے اوسکی عقل ذلیل نہ ہوئی اور نہ اوسکے مزاج میں تعصب
آیا جہاں کہیں وہ صاحب کرمہ و عبادت شعار لوگوں کی صحبت سے فائدہ حاصل
کرتے کیواسطے گیا وہی فراخ دلی و علو حوصلگی جس نے موروثی ریاست و اکثریت
کرائی اوسکے ساتھ گئی اوس نے اپنی اور دیگر ریاستوں کی تاریخ میں بڑا
مہر و برکت فرما کر والی کا خلیفان تباہی و بربادی کا باعث ہے اور خوش
نصیب وہی شخص ہے جو بروقت اول سے علیحدہ ہو کے خدا پرستی کے طریق
پر چلے گرایاں و رواج گنگہ کی اس ہدایت پر عمل کرنے میں اوسکا دل عجائبات
عالم سے اس قدر رغبت دار تھا کہ کنہیا کے مندر میں گوشہ نشین ہونے یا گنگا کے
اشٹان پر قناعت کرنے سے کنارہ کر کے اوس نے اون بتبرک مقامات کو

بحیات یا فواید علی سے قایل دید تھا بخوبی سیر کی اور جب وہ اپنے منور و
 ملک میں آتا نہ فقط اس کے ہجوم بلکہ کل رجواڑہ کے راجپوت نہایت خوش ہوتے
 اور اٹھنا راستہ اپنے مکان پر اس کے قیام کرنے کو بڑی عزت اور فخر کا
 باعث سمجھتے تھے اس کا کلام بہت فصیح تھا اور سیاحی میں ذخیرہ معلومات جمع
 کیا تھا اس سے اس کی تقریر کو سننے کے واسطے لوگ جمع ہو جاتے اور اسی
 کا غز پر لکھتے تھے جن حیات میں جب قدر اس کی تعریف تھی اس کی تصدیق اس
 سے بہتر اور کسی ذریعہ سے نہیں ہو سکتی کہ اب بھی ہر ایک باڑا اس کے نام
 کی بہت تعظیم کرتا ہے اس کا کلام اس کے حق میں بمنزلہ حدیث کے ہے اور
 اس کی جوشے اب تک باقی ہے اسی کی بہت تعظیم و تکریم ہوتی ہے اخیر سفر
 میں اس نے دریا سے سندھ کی شاخوں کے درمیانی بعد دن اور
 جنگل کی اگنی دیوی کی زیارت کی اور ہنود کی حد معینہ سے بھی باہر گیا جب
 وہ دوار کا ہو کے واپس آتا تھا اٹھنا راستہ کا بہ غار مگروں کے گروہ نے
 کہ اس نواح میں بکثرت بین اس پر حمل کیا مگر اس بہادر نے قوت جسمانی اور
 عقاید روحانی سے اونپر فتح کامل حاصل کی اور اس کے سرگروہ کو قید کر کے
 سے قسم لی کہ دوار کا کے جاتیوں کو آمندہ کبھی تکلیف نہ دینگے +
 ایک بگیرا واقعہ جس سے اس کے بیٹے کا انتقال ہوا امید سنگد کی جنگ اور
 تیار قتل میں خلل آتا ہوا اور بضرورت تربیت پسرہ و انتظام ریاست اس کو
 مجبور دوار راستہ میں پسرنا پڑا یہ حادثہ کہ میواڑ و ماڑوتی کی سرحدی
 تاریخ سے منسوب ہے اور وہ کی سستی کے صد سال پیشتر کی اس پیش گوئی کا

آگاہ کیا شوق میں اجیت سنگ نے جواب دیا کہ ایسی پوچ و جہ سے پیام طلبہ
 مسترد کرنا غیر ممکن ہے صبح ہوتے ہی رانا کمال محبت سے راؤ کو ساتھ لیکر
 شکار کیواسطے روانہ ہوا مگر سرشام گذشتہ کو وزیر میواڑ نے راؤ کے پاس
 آکر بہت گستاخی سے کہا تھا کہ یا تو موضع بلایتہ کو خالی کر دو ورنہ سندھیوں
 کی جمیعت بھیج کر قید کر دوں گا اور تنک نظرقی سے یہہ بھی کہہ اوٹھا کہ میں نے
 صرف وہی کہا ہے جو میرے آقا کا حکم ہے اس کلام کا راؤ کے دل میں تمام
 دن خلش رہا جب شکار ختم ہوا اور وہ رانا سے رخصت ہو کے چلا گیا ایک
 اوسکو اوس دولت کا خیال ہوا اور سخت ارادہ سے واپس آیا رانا اوس کے
 رنج سے بالکل بے خبر تھا خوشی سے مخاطب ہوا اب تو آپ تشریف لیجاوین پھر ملاقات
 ہوگی اس دوستانہ گفتگو سے اوسکی طبیعت نرم ہوئی اور پھر سلام کر کے لوٹ
 گیا مگر چند قدم چلا تھا کہ پیشانی غالب آئی اور وہ کل قوارا انتقام کو جمع کر کے
 یکبارگی بہالہ لیکر دوڑا اور ایسے زور سے دار کیا کہ بہالہ کا پہل رانا کے جسم
 میں سے گذر کر گھوڑے کی گردن میں غرق ہو گیا رانا صرف یہی کہنے پایا کہ او
 اٹھ اٹھنے کیا کیا کہ سردار اندر گڑھ لئے تلواریں اوسکا کام تمام کیا ہاڑا راؤ اس
 سے نہایت خوش ہو کے طلائی چتر چنگی کو کیواڑ کا شاہی نشان بے لگیا
 اور اس کے محل میں رکھ دی امید سنگ جسکو ایسے ہی انتقام کی وجہ سے تمام
 ہتھیار کفارہ میں بسر کرنی پڑی اپنے خاندان کے اس تازہ ظلم پر نہایت متحیر
 ہوا اور کیا راؤ اس قدر ہوا اور اس کے بعد بیٹے کی صورت نہ دیکھی
 یہ بھی قابل تحیر ہے اور راؤ دونوں بہن زلف تہے یعنی والی کشنگڑھ

قبول کیا ہے توڑی دیر میں بلائیت کا میدان رانا اورستی کی خاک سے سفید ہو گیا۔

دوبیہ کے اندرستی کا قول صادق آیا ہاڑاؤ کا کل گوشت استخوان سے علیحدہ ہو گیا اور وہ بہت تکلیف واذیت سے مر گیا۔ پہلو پیر سب پیر ہو چکے تھے یہاں تک بلا انتقام باقی ہے اور اس سے یقین ہوتا ہے کہ میواڑ والوں کی تحریک سے وقوع میں آیا تھا۔

اجیت سنگ کا اکلوتا بیٹا بش سنگ کہ شیر خوار بچہ تراستند نشین ہوا اور اس کے حفظ فوائد کی واسطے لازم آیا کہ سربجی یعنی امیر سنگ بوندی میں مقیم رہے مگر اس نے کاروبار ریاست کا انتظام کر کے اور ہوشیار و باہمالی کو مفوض کر کے پھر سیاحی شروع کی اگر چار برس کے بعد آتا تھا اخیر میں جب ضیفی عمر سے چلنے پھرنے کی طاقت نہ رہی کیدار ناہتہ میں مقیم ہو گیا راجپوتوں کے متزلزل طریقہ اور ان کی طرز حکومت کے نقص کی ایک یہم ہی نظیر ہے کہ اخیر عمر میں جب اس کا ارادہ ترک ریاست کہ جو ائین معقولیت سے پیدا ہوا تھا بسبب پیری قائم و مستقل ہو کے کوئی ہوس باقی نہ رہی تھی بش سنگ کو اس کی طرف سے بے اعتباری پیدا ہوئی اس نے حکم دیا کہ سربجی بوندی میں نہ آنے پائے اور نہ عاشر لوگوں نے جو عقل و آدمی کا ریاست میں رہتا نہیں چاہتے تھے سرائی میں بھی کہا کہ اب آپ شیرینی کہاؤں اور بنارس میں ناٹا پھرنا چھوڑ دیں سربجی یا شکر آگیا تھا قاصد نے پہونچ کر حکم سنایا کہ تمہاری خاک بزرگ ہو چکی ہے نہ توڑا قاصد نے کی مگر اس کی قدر ایسی تھی اور زیارتوں کے

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰

محل میں قدیم رکھنے سے انکار کیا اسکے بعد وہ آٹھ برس زندہ رہا اخیر میں بش سنگھ نے التجا کی کہ آپ کو بزرگوں کی فحیل کے اندر آنکھ میچنی چاہئے اوسی یگانگت کے جوش نے جو انسان کے دل سے ہرگز رنہ نہیں ہوتی ہے قریب الہرگ امید سنگھ کو انگا کرنے سے باز رکھا اور وہ سکھ پال میں بیٹھ کر محل میں داخل ہوا اور اوسی شب مر گیا اس طرح سن ۱۸۶۱ء مطابق سن ۱۸۷۴ء میں امید سنگھ کی حیرت انگیز و عبرت انگیز حیات ختم ہو گئی اوسکی جوانی کا ستارہ آفات و مصیبت کے تیز و تار یک ابر میں طلوع ہوا تھا اور جلد فتنہ و ہیواری کی شاعون سے منور ہوا مگر ہنوز عروج سمت الہاس پر نہ پہنچا کہ گناہ نے اوسکی تجلی کو ماند کر دیا اور آخر کار غم و تجرد منشی سے غروب ہوا۔

تاریخ زمانہ حال

سرتجی کے انتقال کا وقت ہاڈون کی تاریخ میں بہت مشہور زمانہ ہوا ہے اس وقت میں تاریخ ۱۱- اپریل سن ۱۸۶۱ء لارڈ لیک صاحب سپارل نے راجپوتوں علی انحصار بوندی والوں کے ہیب دشمن ہمارا جہسوت راڈ ہلکر کو پست کرنے کی غرض سے انگریزی فوج بہت حکومت پر نصیب کرنل یونسن صاحب پہنچی تھی یہ تو تحقیق نہیں ہے کہ اس وقت تک سرتجی حیات نہایا نہیں اور جس غیر خواہی کی سرکار انگریزی شکرگزار ہے اسکے سرانجام میں اوسکی ہی صلاح تھی یا نہیں مگر جو سلوک بوندی کے ساتھ ہوا اوسکے استحقاق خیر اندیشی کے مقابلہ میں بہت کم ہے یہ غیر خواہی اس وقت نہوئی تھی جب انگریزی افسر ہاڈوی سے فوج کو لئے جاتے تھے اور کسی کی امداد و اعانت کی محتاج نہ تھے بلکہ اس وقت میں جب مقام گوری تک پہنچ کر تاریخ

[illegible]

جائے رہتے تھے اور اب باستحقاق فتح ملکیت سرکار انگریزی تھے بلا شرط والی ہوئی
کو عطا کیے گئے اور خراج جو سرکار ہلکے میں ادا ہوتا تھا معاف ہوا اور پرگنات
اور پلہ و سایدی و نصف پرگنہ کروڑ و یک ٹلٹ پرگنہ بروندن بھی کہ قبضہ
ہمارا ہے سینڈہیہ تھے واپس ہو کر یہ قرار پایا کہ ان کا خراج
واجب الطلب ہمارا ہے سینڈہیہ سرکار انگریزی میں داخل ہو کر ہے اور اس
خراج کی مقدار اوسطاً جمع دہ سالہ کی رو سے مقرر ہوئی بلکہ اس خیال سے
کہ جس طرح ایک ٹلٹ پرگنہ پاٹن ہمارا ہے ہلکے کا چھینا ہوا واپس دلوایا ہے اسی
طرح دو ٹلٹ پرگنہ مذکور مقبوضہ ہمارا ہے سینڈہیہ بھی چھینا ہوا ہے واپس
ہونا چاہیے دو ٹلٹ پرگنہ پاٹن درج عہد نانہ ہو کے اسکی عوض بھی چالیس
ہزار روپیہ خراج مقرر ہوا اس وقت تک یہ معلوم نہ تھا کہ بوندی و حلا اور ان
جے پور کو نکالنے کے عوض میں کل پرگنہ پاٹن بزبانہ وزارت نانائے نوٹس پیشوا
کو ملا ہے اور پیشوائے دو ٹلٹ ہمارا ہے سینڈہیہ کو اور باقی ماندہ ہمارا ہے ہلکے
کو دیدیا ہے مگر جب یہ حال معلوم ہوا تو دو ٹلٹ پرگنہ پاٹن بدستور قبضہ
ہمارا ہے سینڈہیہ رہا اور بوندی سے اس کے خراج تعدادی چالیس ہزار روٹ
کا کہی مطالبہ ہوا اور ہمارا ہے ہلکے کو بالعوض نقصان ایک ٹلٹ پرگنہ پاٹن کے
تیس ہزار روپیہ سالانہ سرکار انگریزی سے ملنا قرار پایا اس وقت راؤ راجہ
صاحب نے کمال شکر گزاری سے کہا کہ میں ظاہر پرست نہیں مگر جب کہنی ضرورت
ہو میرا سزا پکے واسطے موجود ہے اور اس میں کچھ مبالغہ نہ تھا اگر اس کی
وفاداری کے امتحان کی ضرورت ہوتی تو وہ خود مع ہر ایک نکھار ہاڈا کے

کو محدود کیا۔ اوہوں نے اپنے ظاہری طریقہ سے ثابت کیا کہ میں دنیوی حلقہ
 کے بغیر بہ آسانی کام چلا سکتا ہوں اور شکار کے شغل میں کہ راجپوتوں کو شایان
 ہے دل بہلا یا چند روز تک متواتر شیر کے تعاقب میں مصروف رہتے اور جبکہ
 مارا نجاتا بچھپاتا نہ چھوڑے بھوشیر کے کوئی شکار پسند نہ تھا سو سے زیادہ شیر اپنے
 ہاتھ سے مارے تھے اور صد ہا بگہیرے و جنگلی سور اونکے ہمالے سے ہلاک
 ہوئے اسی شغل میں اونکا ایک منصوبہ جاری رہا تھا اور اس سبب سے قدر کوتاہ ہو گیا
 تھا مگر جب وقت آہوئے برپہ ہو کر نہال پھیرے قوت جسمانی اور چہرہ کے جلال سے
 یہی امید ہوتی کہ اگر سرکار انگریزی مدد پر طلب کرے تو راجپوتوں کی سبکدوشی
 بہادری ثابت کرینگے ہواونکے نامور بزرگوں نے جہانگیر و شاہ عالم کی تحسین
 میں کی تھی البتہ اس خیال سے کہ محکوموں پر جب تک رعب بنا رہے اچھی طرح
 اطاعت کرتے ہیں اسے اپنی مختصر ریاست میں اہلکاران ملکی کے ساتھ سختی
 سے پیش آتے تھے ایک جیب خرچ کا علیحدہ خزانہ تھا وزیر کے ذمہ تھا کہ ہر روز
 سور و پیہ او میں داخل کرے ایک بہت بڑا جوتہ بنوا کر بیچ سے باندھ رکھا
 تھا اور اسکا نام اندر جیت رکھا چھوڑا تھا وزیر سے اگر اور کچھ قصور ہوتا تو اسکی
 معافی ممکن تھی لیکن اگر اسے ترس مسمولی نہ کرتا تو کوئی عذر مسموح نہ تھا
 فوراً مورد ضربات اندر جیت ہوتا +

مثل دیگر ریاستوں کے یہاں بھی چند اشخاص باختیار تھے۔

اول دیوان جسے مصاحب کہتے ہیں +

دوم نویدار جسے تلہدار بھی کہتے ہیں +

بہاراجہ صاحب بہت خوشنما و خوشنما رہا جو ان سب سے بہاراجہ کو پال سہنگہ صاحب کا
 مثل باپ کے شکار کا بہت شوق تھا اس چوٹی عمر میں اوہوں نے اول شکار
 کرنے پر ہزاروں سے ہزارین لکین اس وقت تک ان کی تلوار کا جھنڈا بکریوں پر
 امتحان ہوا تھا اور ان کی والدہ خاندان کشتہ گڑھ کی بیٹی اور خوش مترج و لیس
 اور اپنی اولاد کی خیر خواہ تھیں بہاراجہ صاحب کو رام شہ صاحب کی ہست نشینی پر
 انتظام راج کیونکہ چار ذی ہمتہ وزیر دست نخواستہ ہونے کی پچایت مقرر
 ہوئی مگر وہ زیادہ عرصہ تک کلم نہ کر سکے راؤ راجہ صاحب کی والدہ کی یہ
 رائے ہوئی کہ اس طرح کام نہ چل سکے گا چار صاحب انگریز بالاتفاق ریاست کا
 کام کر سکتے ہیں مگر چار ہندوستان میں اتفاق ہونا محال ہے چنانچہ باجی
 صاحب کو اختیار نظم و نسق معوض ہوا مگر جلد ثابت ہوا کہ یہ تدریس نہ ہی غلطی پر
 مبنی تھی انتظام قوائد راج میں تحفہ ہوتی رئیس کی تعلیم و تربیت کی کچھ تدریس
 ہوتی بلکہ ثابت ہوا کہ خود باجی صاحب مدد و راز تک اپنا اختیار جاری رہتے
 کی غرض سے راؤ راجہ صاحب کو بد چلتی پر آمادہ کرتی ہیں اسپریشن رام نامی پیر
 وایا ندر شخص مختار مقرر ہوا اس کی نسبت سے باجی صاحب کی بد نظمی کا انبار
 ہوا اس لئے زیر باری رفع کر کے ریاست کو سنبھال دیا اور ماہوار تنخواہ
 تقسیم کر کے فوج کو خوش و آراستہ کیا اور ریاست کی آمدنی میں لاکھ سے پانچ
 لاکھ کر دی مگر افسوس ہے کہ یہ عہدہ اہلکار عقل ہو کر مارا گیا نہ
 راؤ راجہ صاحب کے عہد کے توین سال میں ایسی واردات ہوئی کہ اگر نہ کار
 انگریزی سے نگرانی و مزاحمت نہوتی تو یونہی اور جو دہ یور کے درمیان

[illegible][illegible]

کی کچھ عرصہ تک ہمارا جہ سیند ہیہ نے اپنا دخل نہ اٹھایا مگر جب انہوں نے چھوڑ دیا
 ۱۲۷۷ء میں بموجب قولنامہ مندرجہ ذیل حسب منظوری دربار گوالیار پر گنہ مذکور
 بوندی کو دیا گیا اور انہی ہزار روپیہ خرچ مقرر ہوا کہ بوندی سے وصول ہو کے
 دربار گوالیار کی طرف سے سرکار انگریزی میں جمع ہوا کہ یہ ۱۲۷۷ء میں ہمارا جہ
 سیند ہیہ سے عہد نامہ ہوا اسکے بموجب وثالث پر گنہ پاٹن کی ملکیت سرکار
 انگریزی کو منتقل ہوئی کہ اس وقت سے پر گنہ مذکور بطور جاگیر و وامی عطیہ سرکار
 انگریزی شامل ریاست بوندی ہے اور اسکی بابت مبلغ انہی ہزار روپیہ
 خرچ علاوہ چالیس ہزار روپیہ خرچ مقبولہ قلم چارم عہد نامہ ۱۲۷۷ء کے سرکار میں داخل ہوتا ہے

قولنامہ پاٹن ۱۲۷۷ء

قولنامہ راج بوندی دربارہ بندوبست پر گنہ پاٹن کیشور سے
 وثالث پر گنہ کیشور سے پاٹن کہ ہمارا جہ سیند ہیہ صاحب نے بموجب عہد نامہ
 ۱۲۷۷ء جنوری ۱۲۷۷ء بموجب مطالب اخراجات فوج کنٹنٹ سرکار انگریزی کو دیا ہے
 اور اب یہ تحت انتظام سپرنٹنڈنٹ جاو و نیچ ہے اسکے بطور استمرار یعنی
 بندوبست و وامی باختیارات کلی ملنے کی ہمارا و راجہ صاحب بوندی نو سرکار
 انگریزی سے درخواست کی اور دربار گوالیار نے بچند شرائط استمرار دینا منظور
 کیا اس واسطے یہ قولنامہ مرتب و منضبط ہوا ہے :

۱۔ ہمارا و راجہ صاحب بوندی اپنے اور اپنے وارث و جانشینوں کی طرف
 سے اقرار کرتے ہیں کہ بابت وثالث پر گنہ کیشور ای پاٹن کے جو دربار گوالیار

قلم ۵ دو وثالث پر گنہ پاٹن کیشورائے کا انتقال مہاراجہ صاحب بوندی کی درخواست سے ہوا ہے اس واسطے مہاراجہ صاحب اپنے اور اپنی وارث و جائینوں کی طرف سے اقرار کرتے ہیں کہ اگر زرہ مقبول تمام و کمال اور وقت معینہ پر ادا نہ ہوگا یا کسی دیگر شرط مندرجہ بالا کا ایفا نہ ہوگا تو دو وثالث پر گنہ مذکورہ صدر و نیز وثالث سیومی مقبوضہ سابق سے دست بردار ہو کے کل گنہ کو سرکار انگریزی میں دیدینگے کہ وثالث سیومی کی آمدنی سے اول بقا یا مبالغہ وصول ہو کے با بقا آمدنی اون کی طرف سے جمع ہوتی رہیگی مگر بجز حالت مذکورہ صدر کے کسی صورت میں سرکار انگریزی یا دربار گوالیار راج بوندی سے واپسی پاٹن کیشورائے کے مستدعی نہ ہونگے۔

قلم ۶ جب تک شرائط مندرجہ بالا کی تعمیل یا نڈاری سے ہوتی رہیگی راج بوندی سے دو وثالث پر گنہ پاٹن کیشورائے میں کسی طرح مزاحمت نہ کی جائے گی یہ چھ قلموں کا عہد نامہ بدستخط مہاراجہ رام سنگھ صاحب والی بوندی بمقتی ۱۸۵۶ء مطابق ۲۰ ذی الحجہ ۱۲۷۳ھ ہجری و ۲۹ نومبر ۱۲۷۳ھ مرتب و منضبط ہوا ہے۔

۱۸۵۶ء کے صدر میں مہاراجہ رام سنگھ صاحب والی بوندی نے اپنے خاندان کی قدیم وفاداری سے انحراف کر کے سرکار انگریزی کی کچھ خیر خواہی نہ کی اس واسطے ۱۸۶۰ء تک اون سے خط و کتابت موقوف رہی مگر بشمول دیگر رئیسوں کی سند استحقاق یمنی اون کو بھی مل گئی ہے۔

مہاراجہ صاحب کے ایک صاحبزادہ بہیم سنگھ طبیعت سے نہایت ذکی و

کہ ارجن سنگ فوج و قلعے کا افسر ہے گوردھن سنگہ شہر کے قلعہ معروف تارا
کا حاکم ہے اور جگنا تہ سنگہ ایک پلٹن کا افسر ہے :

۲۷۔ ستمبر ۱۸۶۹ء کو مہاراج کنوار رکھیر سنگہ صاحب پیدا ہوئے ولیعہد ریاست
ہوئے مہاراجہ صاحب اور کل اہالیان ریاست بہت خوش ہوئے ۱۸۶۹ء و ۱۸۷۰ء
میں اونکی نسبت مہاراجہ صاحب والی مارواڑ کی ہمیشہ سے ہوئی :

بتاریخ ۶۔ اپریل ۱۸۷۲ء مہاراج کنوار رنگوراج سنگہ پیدا ہوئے تیسرے
سال اونکی معاش کے واسطے پچیس ہزار روپیہ سالانہ آمدنی کی جاگیر مقرر
ہوئی :

بتاریخ ۱۱۔ مارچ تیسرے صاحبزادہ مہاراج کنوار رکھوراج سنگہ اور پیدا ہوئے
کہ تینوں بہائی خوش و تند رست ہیں :

خاندان مہاراجہ صاحب میں تین پشت کے فاصلے سے گوترا اور دو گوترا
کے سردار قریب ترین رشتہ دار ہیں کہ بھورت نہولنے وارث صلبی کے مستحق
ریاست سمجھے جاتے ہیں :

۱۸۶۹ء و ۱۸۷۰ء کی رپورٹ میں لکھا ہے کہ مہاراجہ صاحب کے مختار کارکن تین ہیں
قوم سے ہندو بوہرے پھرنگر واقع گجرات کے رہنے والے ہیں سپاہ سے بڑا

بوہرہ جیون لال وزیر ریاست ہے دوسرا بوہرہ امرت لال اپنی خواہش سے
کسی عہدہ کا کام نہیں لیتا ہے اور تیسرا بوہرہ چھپا لال عدالت فوجداری و
دیوانی کا حاکم ہے اس کے احکام کا اپیل ولیعہد کی خدمت میں اور اخیر اپیل مہاراجہ
صاحب کی خدمت میں ہوتا ہے بوہرون کا بوندی میں مدت سے اختیار ہو چکا

اپنے راج میں تعلیم کو بہت ترقی دی ہے کہ اسے شکر فارسی کل بچاں مدارس
 مقرر ہیں جو انی میں عمرہ سوار اور شکاری تھے مگر بنظر وزیر اندیشی ہر طرح کی
 زیادتی سے پرہیز کیا اور عمر ہر سادہ اور معتدل طریقہ سے رہے اخیر ۶۹
 میں بنارس گیا و ناگود کو گئے اور اوچیرہ میں ولیعہد کی شادی کی اس سے
 زیر باری ہو گئی خراج سرکاری کی چار قسطنین تعدادی دولا کہ چالیس ہزار روپے
 کی چٹہ گئیں وقت واپسی مہاراجہ صاحب نے نصف بمشکل تمام ادا کیا
 اور باقی نصف تین سال میں باقسط بیس ہزار روپے شش ماہی علاوہ خراج
 سالانہ ادا کرنے کی اجازت کی درخواست کی اس کثیر الخرج سفر کا یہ سبب ہے
 کہ مہاراجہ کی عمر زیادہ ہو گئی اوکو اپنی حیات میں ایک دفعہ لنگا اشتنان
 کر نہکا بہت فکر تھا دوسرے اوتکے صاحبزادہ ولیعہد کی نسبت رئیس اوچیرہ کی
 دختر سے ہوئی تھی اور اوسکا جہیز بھی کس قدر پہنچ گیا تھا اگر شادی کے التوا
 میں کچھ عذر کیا جاتا تو راج بونری کی ہتک ہوتی اور مہاراجہ صاحب کی
 یہ بھی تمنا تھی کہ میری حیات میں ولیعہد کے لڑکا ہو جاوے کہ پہلے تین رانیوں
 سے کچھ اولاد نہ ہوئی تھی اس طرح مذہبی و خانگی ضروریات و خیال سبکی راج سے
 اوکو جانا لازم آیا لیکن جس قدر سفر اول تجویز ہوا تھا اوس قدر کیا جاتا تو شاید
 زیر باری نہ ہوتی پیچھے اوسین فضول طوالت ہوئی اس سے زیر باری ہوئی
 ہے۔ ہر ایک شخص جو اس ریاست میں سے گزرے اوسکو از خود دریافت
 ہوگا کہ ریاست مفلس ہے خاص دارالحکومت میں بھی افلاس نمایان ہے وہ
 شان و شوکت جو کسی زمانہ میں بوئدی میں تھی اب بالکل نہیں ہے یہ صریح بد نظمی

بطور یکطرفہ فیصل ہو کر نیگے اسپر کسی قدر بند و بست ہوا اور مہاراجہ راجہ صاحب
نے تجویز و تقریر سے مراتب ذیل کا اقرار واثق کیا :

اول بود و باش قیدیوں کے واسطے مکان موجودہ حال سے بہتر جیلخانہ
کا مکان تجویز ہوگا :

دوم شفا خانہ راج کی ترقی کیجاوے :

سوم حفاظت ڈاک کے واسطے کل علاقہ میں ایک ایک کوس پر چوکیاں
مقرر ہوں :

چہارم علاقہ بوندی کے مینوں کی نگرانی کے واسطے یہ سخت صاحب پولیٹیکل
ایجنٹ ناظم مقرر ہو اس سے بہت فائدہ ہوگا باوصف تاکید متواترہ پیشتر یہ
تجویز منظور نہوئی تھی :

پنجم علاقہ بوندی میں اشتہار جاری ہوا ہے کہ صاحبان انگریز کی جواہر
علاقہ میں خواہ بضرورت کار سرکار یا بطور مسافر جاوین اچھی طرح خاطر داری
ہو :

ششم مصارف چھاوونی دیولی کیواسطے علاقہ بوندی سے کسی قدر غلہ ہرتی
ہونے کی اجازت ہو علاقہ بوندی سے غلہ نکلنے کی قطعی ممانعت تھی مگر دو سال
گزشتہ سے کسی قدر نکلنے لگا ہے :

اگرچہ ان مراتب کی منظوری سے کسی قدر اطمینان ہوا مگر یہ اعتبار نہیں کہ
اوپر خاطر خواہ عمل درآمد ہو انسداد جرایم کی تدبیریں راج بوندی میں بہت
تحقیق و ضعیف ہیں خصوص چوری و غارتگری کی کچھ پرسش نہیں مگر تعجب

مشکل ہے۔ شاہین لارڈ آجمن صاحب کی رائے میں کل روسا موجودہ دربار
میں سے اونکی برابر وضع دار اور ثقہ کوئی نہ تھا اکثر شاسترون میں فاضل ہیں اور
اکثر علوم سے واقف ہیں۔ اسپر ہی اپنی رعایا کی بہبودی میں اس قدر
لا پرواہی کرنا انہیں تعجب انگیز ہے۔

۱۸۹۹ء تحت ایجنسی ہاؤس میں ریاست بوندی کو سب سے زیادہ قحط
کی تکلیف پہنچی ہے۔ اوسط درجہ کے سمٹوں کے مقابلہ میں فصل خریف کا پیدا
ہو کر ایک ٹنٹ اور بیج کا نصف ہو ابوندی میں غلہ نایاب ہے اگرچہ بھرسائی
غلہ میں کوشش کی گئی مگر سختی قحط بدستور ہے البتہ خلائیق کے نقل وطن کر جانے سے
کے بعد تخفیف ہوئی راجپوتانہ میں رئیس بوندی کے برابر کسی نے اپنے ملک
میں اسے غلہ تکٹنے کی ہانوت نہ کی تاہم اونکی برابر اجرا سے آزادی تجارت غلہ
سے کسی کو فائدہ نہ پہنچا اگر غلہ باہر سے نہ آتا تو بوندی میں سخت مصیبت نازل
ہوئی ہمارا راجہ صاحب نے اجرا سے تمہیرات پر ورش غر با و بھرسائی غلہ میں
کچھ کوشش نہ کی اگرچہ اقرار کیا مگر اسکا ایفاء نہ ہوکا مثل دیگر شہروں کے بوندی
میں ایسی کسب قدر غلہ تقسیم ہوا اور راج نے اپنے فائدہ کی نظر سے مطالبہ جمع ملو
کر کہا۔

ریاست بوندی سے حکام انگریزی کے مساللات باضابطہ کا میجو بجز اسکے کہ اونکو
صبر و ضبط کا امتحان کیا جاوے اور کسی طرح مفید نہیں ہے۔ افسران سرشتہ متعلق
بہ علاقہ غیر کیواسطے عمدہ ترین اور نہایت ضروری لیاقتیں حلیم و ضبط ہیں پیر
جو صاحب اپنے ان اوصاف کا امتحان کرنا چاہیں اس ریاست سے متعلق

[illegible]

کے اور اس سے زیادہ تو ہجرت مذہبی و عقاید دینداری کا کوئی شخص پابند نہیں ہے مذہبی لوگوں کا اعتقاد اور قدیم الوضع ہندو ہونے پر عوام الناس اور اسے خوش بین کل کار و بار میں دیانت دار اور محکوموں کے ساتھ تحمل و رضا جو ہونے سے رعایا اور کا ادب کرتی ہے بسبب انصاف و عدم طرفداری و یکسان شفقت کے جو اہلکاران و خانگی ملازموں سے عمل میں لاتے ہیں اور بسبب اس آزادی کے جو انکو بجا مطالبہ سے پامیز و منصف آقا کے تحت میں حاصل ہے کل ملازم اس کے مزاج و ثنا خوان ہیں۔ مگر میجر برٹن صاحب یہ لکھنا بھول گئے کہ ہمارا راجہ صاحب بدرجہ غایت وہی ہیں کسی کا اعتبار نہیں کرتے تا بحدیہ اپنے صاحبزادہ و وزیر ریاست و صاحب پولیٹیکل ایجنٹ میں سے کسی پر اعتبار نہیں ہے اس سبب سے اجراء کار میں بہت توقف و ہرج ہوتا ہے :

عند الملاقات ہمارا راجہ صاحب بہت خوش دلی سے بحث کرتے ہیں اس پولیٹیکل ایجنٹ کو دھوکا ہوتا ہے کہ اگر تحریر سے کام نہ نکلے گا تو تقریر سے مطلب براری کرینگے مگر جب رئیس کل تقریر کے جواب میں یہی کہتا ہے کہ ہمارا حال جو اب ہے وہی بہتر ہے تو ادنیٰ امید بدل بہ مایوسی ہوتی ہے خلاصہ یہ کہ تعلقات سرکار انگریزی و راج بوندی کے از بس دقیق و دشوار ہیں سرکار کی خواہش ترقی کا خاموشی مگر استقلال سے مقابلہ ہوتا ہے سرکار مجبور ہے کہ کاہلی و لاپرواہی میں کیونکر مدد کر سکے :

زر معاوضہ مجوزہ عدالت پنجو نگار ہار و تی کے ایصال میں بہت مشکل ہوئی مگر اسکا سبب یہ نہ تھا کہ ہمارا راجہ صاحب زر و اجب الادا کے دینے میں کچھ

۱۷۹۹ء۔ انتظام ریاست خواہ بڑا یا پہلا جیسا ہے ہمارا وراجہ صاحب کی
 ذات خاص سے ہے بجز بوتدی کے ایسی ریاست کوئی نہیں ہے جس میں رئیس کی
 نظر کل ریاست پر ہو اب تک ہمارا وراجہ صاحب ہر کام کی نگرانی خود کرتے ہیں
 مگر آئندہ کو ضعیفی یا کاہلی سے نکر سکیں تو بڑی مشکل ہوگی صاحبان پولیشکل انجین
 نے اونکا حال بہت لکھا ہے البتہ وئے انگریزی خیال و افعال کے مخالف ہیں
 اور مشیت مزاجی سے انگریزوں کے مقصود کو یقین نہیں کرتے تاہم اون
 سے بہتر تو کیا اونکی برابر بھی کوئی رئیس ہونا مشکل ہے رعایا خوش ہے اور
 ہندوستانیوں کے نزدیک اونکی برابر کوئی رئیس نیکنام نہیں ہے
 شہدائے۔ اگرچہ یہ ریاست علاقہ انگریزی سے دور اور علیحدہ ہے مگر وہاں
 کے حالات دریافت ہوتے ہیں اون سے تحقیق ہے کہ اونے اونے رعایا
 کا انصاف یکساں کر کے بقدر سختی سے ہوتا ہے رعایا خوش اور شاکر ہے عدالت
 کا کام اچھا ہوتا ہے مقدمات کی مشلین ہندی میں مرتب ہوتی ہیں اور تجویز
 بنور و تامل کیے جاتے ہیں انصاف اگرچہ بیقاعدہ ہے مگر سب کو حاصل ہوتا ہے
 ایسات کو قرب و جوار کی ریاستوں کے لوگ سب تسلیم کرتے ہیں البتہ خفیض
 چوری و غارتگری کی وارداتوں کی بہت شکایت ہے جو مسافر وہاں ہو کے
 گذرتا ہے وہی نقصان اوٹھا کے تجربہ حاصل کرتا ہے سبب یہ ہے کہ ہمارا
 راجہ صاحب نے چوکیداروں کو موقوف کر دیا ہے یہ لوگ مسافری کی زمین کے
 تھے گاؤں کی حفاظت کے ذمہ درتے اور عنقریب کل چوکیدار قوم سے مٹے تو
 کہتے ہیں کہ اونکی اراضی تنہائی کی ضبطی سے آمدنی ریاست میں سوا لاکھ روپے

قید ہے کہ بلا منظوری رئیس و خلاف معمولی کچھ خرچ نہیں ہوتا قرضہ کچھ نہیں ہوتا اور
 ہمارا وراجہ صاحب کا اس قدر اعتبار ہے کہ او کو چھ روپیہ فی صدی سالانہ سود
 پر قرضہ یہ آسانی مل سکتا ہے :

اس دربار سے سابق میں کل تدبیرون میں خلاف و درزی ہوتی تھی وہ رفع ہو گئی
 اب ہرنیک صلاح کو بخوشی قبول کرتے ہیں ہمارا وراجہ صاحب مدت دراز سے
 حکمران ہیں اور اس غرض میں او کو بخوبی تجربہ ہوا ہے مثل دیگر ریاستوں کے
 یہاں ہی ترقی ہوتی ہے اگرچہ یہ ترقی نامعلوم ہے مگر ہمارا وراجہ صاحب اس
 سے بخبر نہیں ہیں اور یہ ہی جانتے ہیں کہ سلطنت انگریزی کے سبب سے ہوئی
 ہے جو بطور صدا و خیال باطل و ذامت کے ہر جدید و بدعت کے مخالف رہے ہیں
 کہ یہ امر ایسے رائے و تجربہ کار حاکم سے عجیب ہے :

سال ۱۸۶۳ میں اسٹریٹس میں اصلاح ہوئی محصول راہداری جو سابقہ کارخانہ
 میں تھوڑا شرح چھوڑا نہ سے چھ روپیہ تک لیا جاتا تھا اب منجملہ پانچ مقامات ذیل
 بوندی نندہ لاگت کے پانچ کھوڑے کرور کے صرف ایک تھا
 پر لیا جاتا ہے کہ وہاں چوکیاں مقرر ہو گئی ہیں اور سال تمام پر سرداران غوث
 کا جنکو اتحقاق ایشیال محصول حاصل تھا حساب کیا جاتا ہے اس بند و بست پر
 سودا گروں اور سافروں کو بہت آرام و نایارہ ہو گیا ہے :

اگرچہ انتظام راج میں کچھ اسلوبی نہیں ہوئی ہوگا رہا اسٹریٹس اور سرکار انگریزی کے
 روابط حسب اطمینان ہیں ہمارا وراجہ صاحب کے مزاج سے مخالفت سابقہ
 جاتی رہی ہے بلکہ اپنی خواہش سے صلاح لیتے ہیں اور اوپر عمل کرنے کا ارادہ

ریسون سے ہر ایک کے حصہ کا خرچ طلب کیا تو مہاراجہ صاحب نے اپنے
 حصہ کا روپیہ ادا کر دیا اور ٹونک و دیولی کی سڑک کا حصہ واقع راج بوندی
 تیار کرانیکا اقرار کیا اسپر جو لوگ مہاراجہ صاحب کے مزاج و طریقہ سے
 واقف ہیں انکو بہت تعجب ہوا ۛ

۱۸۴۶ء میں مہاراجہ صاحب نے سڑک کوٹہ و بوندی کے ویران مقامات
 پر چھان مسافروں کو بہت تکلیف تھی باوڑی و تالاب و سابقہ خانہ باریہ
 کرانیکا کہیں سے آمد رفت آسان اور خواص کو آسائش ہو گئی ۛ

۱۸۴۶ء میں مہاراجہ صاحب شہزادہ پرنس آف ویلز کے استقبال
 کے لئے اسٹیشن شریک ہونے کے واسطے اگرہ تشریف لیگئے اور وہاں کی سہولت
 اور آسائش کے قیاس الہ آباد و ناگودہو کے بتایا ۛ ۲۰ اپریل بوندی میں داخل
 ہوئے ۛ

۱۸۵۰ء میں غازی پور کی وادیاں علاقہ بوندی میں ہوئی
 اسکا مجرم ضلع اجمیر پر پہنچا والا گرفتار و سزایاب ہوا۔ دوسری وادیاں
 موضع دھنگاریہ کے قریب ویران مقام پر ہوئی اوسمیں دو آدمی مارے گئے
 اور باچ زخمی ہوئے اور مال تین سو چار سو روپے قمارت ہوا اس کے مجرموں
 کا کچھ بہتہ نہ لگا بتایا ۛ مارچ ۱۸۵۱ء میں مجرم کوٹہ و غازی پور واقع ہوئی
 اس کے دو مجرم کہ علاقہ میواڑ میں بطور زائد بدویش رہتے تھے گرفتار ہوئے
 بعد ثبوت جرم ان کے واسطے سات سات برس و سزا کی سزا تجویز ہوئی اور
 انہیں کی نسبت بتایا ۛ اکتوبر ۱۸۵۱ء میں موضع تیرتہ علاقہ راج چپو

[illegible]

نہو لیکن اب تک کوئی امر ظہور میں نہ آیا ہے میجر والٹر صاحب قائم مقام
 ایجنٹ گورنر جنرل فروری میں دو دفعہ بوندی میں ہو کر گزرے
 دوسری دفعہ ہمارا راجہ صاحب نے صرف خانگی ملاقات کی کہ بیمار
 سے دربار کرنے کی طاقت نہ تھی *

حد فاصل ہے اور مکندزہ کا گہناٹا وکن اور شمالی ہندوستان کی
 بڑی گزرگاہ ہے سر زمین نہایت زرخیز اور بہت مریض ہے مگر آب و ہوا
 از بس خراب ہے کہ شروع موسم گرما سے سخت گرمی پڑتی ہے اور موسم برسات
 میں بیماریوں کا بہت زور رہتا ہے۔

کوٹہ دارالریاست دریاے جمیل کے کنارہ راست پر کہ یہاں اوسکا
 کشتیوں سے عبور ہوتا ہے واقع ہے شہر سے مشرق میں ایک وسیع تالاب ہے
 اور اوسکے کنارہ پر بہت سر درخت سیرگاہ ہے شہر کے گرد مضبوط فصیل
 اوسمیں جا بجا برجین اور ہر طرف اوسکے خشک خندق ہے دریا کی تفصیل
 اسکے کنارہ سے متوازی اور بہت قریب ہے جنوبی کنارہ پر شہر سے
 تیرہ گز ہی کے اندر محل ہے اوسمیں چھتری اور مینارین بہت ہیں شمال
 کی طرف آئینہ چرخ بجائے خود ایک قلعہ ہے کہ دریا کے طرفین کا ملک اوسکے
 تحت میں ہے شہر سے سترائی چیل کے اندر جزیرہ میں ریکیں کی بو بٹار
 موسم گرما کا چل چل ہے شہر بہت بڑا ہے اوسمیں ہنود کے مندر بہت ہیں
 اور چند مسجدیں ہیں بانسٹھندگان شہر دولت مند اور مرفہ الحال ہیں تجارت
 درآمد و برآمد مال و کارخانہ تجارت اہل حرفہ بہت ہیں آب و ہوا خراب ہے
 کہ موسم برسات میں ہر سال چار سے آٹھ گز ہی شہر سرخ بلر شمالی ۲۵
 درجہ ۱۰ دقیقہ طول بلد مشرقی ۷۵ درجہ ۵۵ دقیقہ پر واقع ہے۔

کیفیت	طول بلد مشرقی		عرض بلد شمالی		نام
	درجہ	دقیقہ	درجہ	دقیقہ	
جاتی ہے کہ قلعہ میں اوسیا طرف سے رسائی ہے علاؤ الدین پٹھان پادشاہ دہلی نے کہ ۹۵ سے ۱۲۱ سال تک حکمران رہا اس قلعہ کو فتح کیا تھا :					
بارہ کوڑے سے ۲۴ میل مشرق میں	۳۳	۷۶	۷	۲۵	
ہائستون کوڑے سے ۴۰ میل مشرق میں :	۲۹	۷۶	۷	۲۵	
برود کوڑے سے ۲۰ میل شمال مشرق میں :	۲۸	۷۶	۲۱	۲۵	
ہینسرویل کوڑے سے ۲۲ میل جنوب مغرب	۳۷	۷۵	۲۹	۲۲	
دیرہ کوڑے سے ۱۱ میل جنوب میں :	۵۶	۷۵	۰	۲۵	
گراہچہ دریا سے آہو کے کنارہ چپ سے تین میل کوڑے سے ۲۰ میل	۱۰	۷۶	۲۰	۲۲	
جنوب مشرق :					
کنارہ چپ دریا کے پار پٹی پر نقشہ جاگیر دار ماتحت کوڑے کے کہ اس کا محل اب دریا میں	۱۷	۷۶	۲۶	۲۵	کٹولی

۶: حقیقہ نامہ

نمبر پنجم ۶۶ ۶۷ ۶۸ ۶۹ ۷۰

۷۱ ۷۲ ۷۳ ۷۴ ۷۵

۷۶ ۷۷ ۷۸ ۷۹ ۸۰

۸۱ ۸۲ ۸۳ ۸۴ ۸۵

۸۶ ۸۷ ۸۸ ۸۹ ۹۰

۹۱ ۹۲ ۹۳ ۹۴ ۹۵

۹۶ ۹۷ ۹۸ ۹۹ ۱۰۰

۱۰۱ ۱۰۲ ۱۰۳ ۱۰۴ ۱۰۵

۱۰۶ ۱۰۷ ۱۰۸ ۱۰۹ ۱۱۰

۱۱۱ ۱۱۲ ۱۱۳ ۱۱۴ ۱۱۵

۱۱۶ ۱۱۷ ۱۱۸ ۱۱۹ ۱۲۰

۱۲۱ ۱۲۲ ۱۲۳ ۱۲۴ ۱۲۵

۱۲۶ ۱۲۷ ۱۲۸ ۱۲۹ ۱۳۰

۱۳۱ ۱۳۲ ۱۳۳ ۱۳۴ ۱۳۵

۱۳۶ ۱۳۷ ۱۳۸ ۱۳۹ ۱۴۰

۱۴۱ ۱۴۲ ۱۴۳ ۱۴۴ ۱۴۵

۱۴۶ ۱۴۷ ۱۴۸ ۱۴۹ ۱۵۰

۱۵۱ ۱۵۲ ۱۵۳ ۱۵۴ ۱۵۵

۱۵۶ ۱۵۷ ۱۵۸ ۱۵۹ ۱۶۰

۱۶۱ ۱۶۲ ۱۶۳ ۱۶۴ ۱۶۵

۱۶۶ ۱۶۷ ۱۶۸ ۱۶۹ ۱۷۰

۱۷۱ ۱۷۲ ۱۷۳ ۱۷۴ ۱۷۵

۱۷۶ ۱۷۷ ۱۷۸ ۱۷۹ ۱۸۰

سبقت

کیفیت	عرض بلد شمالی		طول بلد شرقی		نام
	درجہ	دقیقہ	درجہ	دقیقہ	
ساںگود.....	۲۴	۵۵	۷۶	۲۰	کوٹہ سے ۳۳ میل جنوب مشرق مین پٹ -
سلطان پور.....	۲۵	۱۹	۷۶	۲۰	کنارہ راست دریاے چمبل سے ۱۸ میل جنوب مشرق میں اور کوٹہ سے ۳۱ میل شمال مشرق میں پٹ

علاقہ تھا۔ ان حدود کے اندر تین سو ساٹھ دیہات جنگی عمدہ زمین چندنیوں سے سیراب ہوتی ہے واقعہ ہی پادشاہ کی عنایت اور اپنے اقتدار سے ماہوشیہ نے ملک عطیہ شاہی میں بہت اضافہ کیا اور وقت انتقال سمیت ۱۶۸۵ء میں اوسکی عملداری مالوہ و ہاڈوتی کے سرحدی پہاڑ تک ہو گئی تھی اوسکے پاسخ بیٹون کی اولاد کوٹہ کے مقدم جاگیر دار اور ماوہانی لقب سے مشہور ہوئی کہ بمقابلہ بوندی کے ہاڈون کے جب کبھی دونوں ریاستوں کے مہنام آدمی جمع ہوتے ہیں اونکا اس لقب سے تمیز ہوتا ہے۔ اخلاف مذکورہ کی یہہ تفصیل ہے۔

مکنڈ سنگھ جو کوٹہ میں حکمران ہوا :

موت میں سنگھ جسکو پولا پتہ ملا :

چوہدری سنگھ جسکو کوٹہ ملا اور وہ راگڑہ ریلا ون پر قابض ہوا :

کپتانی رام جسکو کوٹہ ملا اور اوس نے پادشاہ سے دیہہ اور کوٹہ بلا تعارف غیرے حاصل کیا :

کشور سنگھ جسکو نانگو د ملا :

گناٹہ کپتانی کے شمالی ہندوستان اور مالوہ کی بڑی گزرگاہ اور فوج انگریز

حکوم برگرڈ پر مونس صاحب کی شکست اور فرار سے مشہور ہے مکنڈ سنگھ

کے نام سے نامزد ہوا ہے مکنڈ سنگھ نے اکثر مضبوط و مشہور مکانات تعمیر کرائے

اور آنتہ کے محل اور بیٹہ اوسی کے بنائے ہوئے ہیں :

راجہ مکنڈ سنگھ نے حاکم جاینز کی خیر خواہی میں مثل خالص راجپوتوں کے

بیم سنگہ ولد کبھی رام کو یلہ والہ سندن نشین ہوا مگر وہ ایسا احمق تھا کہ بچہ درویش
لے آو سکو خارج کر کے پھر کو یلہ میں بھیج دیا اور اوس کی اولاد اب تک ہان
موجود ہے :

کشور سنگہ جو صرف رحمت یزدانی سے جانبر ہوا تھا وارث ریاست ہوا جب
اورنگ زیب تخت نشین ہو گیا اوس نے پھر دکن میں جا کے اوسکی فتح کیو سٹے
اپنا اور اپنے برادر وں کا خون پکیرا بیجا پور کے محاصرہ میں اوس نے
بہت ناموری پیدا کی اور آخر کار وقت داخلہ آرکٹ گڑھ عرف آرکٹ کے
سمٹ میں مارا گیا وہ راجپوتوں کا عمدہ نمونہ تھا اوسکے جسم پر پچاس زخم
شمار میں آئے تھے اوسکے تین اخلاف بشن سنگہ و رام سنگہ و ہرناتھ سنگہ
تھے سب سے بڑا بشن سنگہ باپ کے ساتھ دکن کو جانے میں انکار کرنے
سے محروم الریاست ہو گیا تھا مگر اوسکو انتہ کی جاگیر اور شاہی محل مل گئے
تھے اوسکا بیٹا پرتی سنگہ ہوا اور اجیت سنگہ خلف پرتی سنگہ سردار انتہ
کے تین اخلاف چتر سال و گمان سنگہ و راج سنگہ ہوئے :

رام سنگہ جو باپ کے مارے جانے پر اوسکے ساتھ تھا ہر طرح وارث ہوا اور
اوس زمانہ کی اکل جنگ و جدل شاہی اور اقتدار مرہٹوں کے انسداد میں
کسی سے کمتر ہو سکے نہ راجستھانی نشینی بہت زرع ہوا تو وہ شہزادہ اعظم صوبہ

دکن کی طرف ہو کے شہزادہ ششم سے برسر پناہ آیا اور سہ فرشتہ میں میلان
جاچنو پر مارا گیا اس شہور معرکہ میں جس نے نزع تخت نشینی کو فیصلہ کیا پھر
کوٹہ بوندی والہ کے مخالف فریق کا شریک ہوا اور سخت خونخواری سے پاؤں

منگول ویرود پر قبضہ کیا۔ ہاڑوتی کی جنوبی سرحد پر اوچلہ یعنی صداٹ نسل کے
 بہیلون کے قطعات ناہموارین سے اپنا موروثی ملک پہلے لیا تھا اور منوہر
 مین کہ اب کوٹہ کا نہایت جنوبی تہانہ ہے اونکی دارالحکومت تھی اور چکر سین
 نامی اڈکاراجہ تھا اسکے پاس پانسو سوار اور آٹھ سو کماندار حاضر رہتے تھے
 اور بہیلون کی کل اقوام میواڑ سے لیکر بلند سرزمین کی انتہا تک اوسکی اطاعت
 کرتے تھے اس قدیم نسل کو جو اپنی سادہ روئی سے ہر ایک تقدیری انقلاب
 میں راجہ پھوج والی دہار کے زمانہ سے راجہ بہیم سنگ والی کوٹہ کے عہد تک
 قائم و ثابت قدم رہے تھے بہیم سنگ نے بیدخل کیا اور تلاش کر کے ایک ایک
 کو مار دیا اور انکے ملک کو اپنی ریاست میں شامل کیا۔ بہیلوٹھ فتح کرنے پر
 وہ انکے قطعات اراضی نرسنگ گڈہ اور راجگڈہ باٹن کے اومت سرداروں
 کو جنکے قصبات بودباش تھلی واقع علاقہ خاص کوٹہ میں تھے دئے گئے اور اس
 ذریعہ سے ان خود اختیار سرداروں پر کوٹہ کا دعویٰ خراج معروف ٹانکہ
 قائم ہوا۔ اہمدران حال کل سرداروں نے کوٹہ کی سرپرستی کو اوسیکی طرح
 شرائط سے جنکے بموجب سرکار انگریزی نے راجپوتانہ کو اپنے ظل حمایت میں
 لیا ہے صرف اس تفاوت سے کہ کوٹہ سے خلعت حاصل کرنے کے بغیر کوئی
 اومت سردار سندنشین نہیں ہو سکتا تھا قبول کیا ہاڑوتی کی حد کو ہستان
 سے آنصوب تک پہل گئی اور اگر بہیم سنگ زندہ رہتا تو وہ اور بھی زیادہ کرتا
 اوتارسی و دیگر وپراوہ و مالک مقبوضہ چند راتان پر بھی قبضہ ہو گیا تھا
 مگر اوسکے مرنے سے پہر جاتے رہے اور اپنے بزرگون کی طرح وہ بھی سرانجام

مع سواران یعنی راجہ بہیم سنگہ اور راجہ گج سنگہ کے مار گئے سوار اور پیادے
 جو گر گئے تھے مخلوط ہو کے بہاگے خلی خان نے تقاب کر کے اونکو خوب مارا
 اس موقع پر ہاڈون کا دو چند نقصان ہوا کہ رئیس مارا گیا اور کل دیویج تھا
 کی مورت طلالی جو ہر ہم میں رئیس کے ساتھ جاتی ہے اور جو وقت بخول بنا کے اور
 پہاڑ اور ہٹا کے حملہ کرتے ہیں جے برج ناہتہ کی پکارے ہیں گم ہو گئی کہ مدت
 بعد جب وہ دستیاب ہو کے کوٹہ کو بھی گئی تو ہر ایک ہاڈا خوش ہوا۔ اس طرح
 پندرہ برس راج کر کے ۱۷۷۶ء مطابق ۱۱۷۸ھ میں بہیم سنگہ مر گیا اور اپنے
 محقر عہد میں اس نے ریاست کو ایسا مستحکم کیا کہ کبھی جنبش نہ کہائی ہے
 کوٹہ اور بوندی کے درمیان دہلیور کے میدان پر برسر پیکار ہونے سے
 عداوت ہو گئی وہ بوندی کے حق میں بہت مضبوطی راؤ مدہ سنگہ والی
 بوندی کی شکستہ حالی اور بیدخلی کو غنیمت سمجھ کر راجہ بہیم سنگہ نے بوندی پر
 حملہ کیا اور کل باباں ریاست داری لوٹ لیا تقارہ رنگہ یعنی ناقوس جنگ
 اور وہ زعفرانی چہنڈہ جوشا بھان نے راؤرتن کو عطا کیا تھا اور جبکہ گرد
 ہزار دن ہاڈون نے کمال فخر و جوا نردی سے جانیں دین سب کوٹہ والوں
 کے ہاتھ آ گئے کہ میدان جنگ اور جلوس کی ساریوں پر اون کے استمال
 میں آتے ہیں ۛ

شوکت گزشتہ کے ان نشانات کو از سر نو حاصل کرنے کی واسطے بار بار فریب و
 دہوکہ دی ہوئی ہے ایک دفعہ دروازہ شہر و قلعہ کوٹہ کی مصنوعی کلید بنا کے
 پرہ والوں کو بطع زہر ملا لیا تھا مگر عین وقت میں کہ جب کام ہونے والا تھا منجھوٹ

ایسے ہی زخم ہونگے اور راجپوت رئیس کیواسطے مناسب مقام یہی ہے کہ اپنے سرداروں کی افسری پر رہے ۛ

کوٹہ کے رئیسوں میں سے چننزاری منصب اہل راجہ بہیم سنگ کو ملا اور اسی طرح اس خاندان میں ہماراؤ کا خطاب بھی اوسے کو ہوا یہ خطاب پادشاہ فرما کر دیا وقت نے نہیں دیا تھا مگر راجپوتوں کے قومیہ سرگروہ ہمارا نا صاحب والی ہوا نے دیا تھا گو پی تاہم سے پیشتر کہ اوسکی اولاد ہاڑوٹی کے بڑے سردار ہیں اور نکالقب آب جی تھا مگر جب اندر سال اودے پور گیا اوس نے اپنے اور اپنے بہائیوں کیواسطے ہمارا راجہ کا خطاب حاصل کیا اور وقت سے دوم درجہ کے سردار یعنی کوٹہ کے ماہانی آپ جی کہلاتے ہیں۔ راجہ بہیم سنگ کے تین اخلاٹ ارجن سنگ شیا م سنگ اور درجن سال تھے ۛ ہماراؤ ارجن سنگ نے ظالم سنگ جہال کے بزرگ ماہو سنگ کی ہمیشہ سے شادی کی مگر چار برس حکومت کر کے لا ولد مر گیا اوسکے مرنے پر سند نشینی کی بابت نزاع ہوا اور سرداران ریاست علیحدہ فریقوں میں منقسم ہو گئے اور پور کے میدان میں باہم بہت کشت و خون ہوا کہ خود شیا م سنگ مارا گیا درجن سال جو بچا اوسکو بہائی کے مرثیہ کا ایسا غم ہوا کہ اوسکی نش پر بہت رویا اور اپنی جاہلانہ حرص پرست کی اور پیہ پی کہا کہ اگر بہ زندہ ہو جاوے تو میں کل ملک بخوشی چھوڑ دوں مگر اب کیا ہو سکتا تھا اس خانگی نفاق سے رام پورہ و بہان پورہ و کالاپٹی کے محالات جو پادشاہ نے قدیم رئیسوں سے چھین کر راجہ بہیم سنگ کو دئے تھے ہاڑوٹی کے ہاتھ سے نکل گئے کہ اودنہیں رئیسوں

محاصرہ کیا تین جیسے تک ہر طرح جدوجہد کیا مگر کچھ پیش نہ کیا اگر دنواح شہر کے
درختوں کو قطع اور باغات کو تلف کر کے مجبور برخواست ہوئے جی آپا سیندیہ
حاکم فوج کا ایک ہاتھ توپ کے گولہ سے اوڑھ کر وہیں رہا :

بہت سنگہ جہاں راجپوت تلہدار نے درجن سال کو جو امر دی اور مشورہ سے
ہر طرح مدد دی اسی کے ذریعہ سے نابہر گڑھ کے شامل ریاست کو ٹھہرنے کی
تدبیر عمل میں آئی تھی اور اسی کے اعتبار سے صلح و مصالحت ہوئی جیسے
کوٹہ کو مجبور اپنی قوم کے خلاف سرہٹون کا مددگار ہونا پڑا ان دونوں قلعوں
کے درمیان یعنی سمت ۱۹ کے بعد اور سمت ۱۸ سے پہلے ظالم سنگہ پیدا ہوا یہ
شخص ایسا نامور ہوا کہ اس وقت سے پیچھے کے پاڈون کی کل تاریخ اسی
کے اعمال نامہ میں داخل ہے :

جب ایسری سنگہ کوٹہ سے پس پا ہو کے چلا گیا بہادر درجن سال نے جلاوطن
امید سنگہ کو اپنے باپ کی گدی حاصل کرنے میں مدد دی مگر بغیر امداد ہلکا اسکام
کا انصرام غیر ممکن تھا سمت ۱۸ مطابق سمت ۱۹ میں جب امید سنگہ کو بوندی ٹوٹی
کوٹہ کو مجبور سرہٹون کا خراج گزار ہونا پڑا :

درجن سال نے چند مقامات اپنے ملک میں شامل کئے کپچیون سے پھول بڑہ دی
اور قلعہ گوگور پر حملہ کیا بلہدر نے اس کے خلاف روسار رام پورہ و شیوپور
و بوندی سے ساز کر کے اس کا خوب مقابلہ کیا کوٹہ کا جھنڈہ کپچیون کے ہاتھ
پڑنے سے بہادر امید سنگہ والی بوندی نے بچا لیا چوہانوں کی دونوں
شاخوں کے درمیان سمت ۱۸ میں لڑائی ہوئی اور تین برس بعد درجن سال

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

[illegible]

خلف درجن سال قرار دیا اس کو دشینی کیوجہ سے سب نے چتر سال کو کوٹ کے
 ہاڈون کا مالک قبول کیا مگر جہا لقلعدار نے بذریعہ اپنے اقتدار کے اس عذر سے
 کہ باپ کو بیٹے کا محکم ہو تا خلافت واعدہ دینا ہے انحراف کر کے اجیت سنگہ کو مستند
 کرنا چاہا اس میں یہ مشکل ہوئی کہ ضعیف العمر سردار نے کہ اٹنی برس سے بھی گزر گیا
 تھا اپنے قلعہ واقع کالی سندھ کو چھوڑ کے ترددات ریاست داری میں نہیں
 پسند کیا مگر آخر کار جہالا کے کہنے سے اس نے منظور کیا اور مستند نشین ہو کے
 ڈہائی برس تک حکومت کی اجیت سنگہ کے تین اخلاف چتر سال و گمان سنگہ و راج
 تھے اس کے مرنے پر چتر سال ہاڈون کا ہار او ہوا مگر اس کی مستند نشینی سے پیشتر
 ہمت سنگہ جہالا مر گیا تھا اور اس کا بھتیجا ظالم سنگہ فوجدار ہو گیا تھا :

اسی زمانہ میں بعد خود کشی ایسری سنگہ کے جیپور میں ماوہو سنگہ راجہ ہوا تھا اور
 بجائے اسکے کہ اپنے مقدم کے حال سے تہنہ ہوتا وہی دعویٰ جو ایسری سنگہ
 کی وفات کا باعث ہوا تھا یعنی ہاڈون سے خرچ لینے کا پیش کیا اور اس غرض
 سے اپنی کل فوج مستین کی یہ بمعکہ راجپوتوں کے درمیان تھا جے پور والے
 اس دلیل سے کہ سپہ سالاری شاہنشاہ میں کوٹ کی فوج ہماری محکوم تھی
 سرپرست ہوا چاہتے تھے اور کوٹ والے بحیثیت رئیس امیر و نکو اپنا ہمسر سمجھتے
 تھے :

سمر ۱۸۱۷ء مطابق ۱۲۵۷ھ میں رئیس امیر نے ہاڈون سے اقبال خرچ گذاری
 کرانے کے واسطے اپنے بہائی بیٹوں کو جمع کیا شاہ ابدالی کے حملہ سے مرہٹے شکستہ
 بال ہو کے دعویٰ سلطنت سے باز رہے تھے اور راجپوت خود اختیار ہو گئے تھے

ملہا راؤ بلکرا اپنی بقیہ فوج سے اسی نواح میں مقیم تھا مگر شکست پانی پت سے
ایسا پست ہمت ہو گیا تھا کہ فریقین میں سے کسی کے شریک ہونے کی جرأت نہ کر سکا
ظالم سنگہ نے جا کر اوس سے التجا کی کہ اگر تم لو نہیں سکتے ہو تو صرف مجھے پور کی فوج
کے گرد پہرے لشکر کو لٹو اوسے یہ اشارہ کافی تھا فوراً پہونچا غارتگری لشکر کی
خبر پہونچتے ہی کوٹہ والوں نے جوش و خروش سے حملہ کیا اور جے پور کی فوج
ششدر ہو کے ہاگلی ہاڈون کی تلوار سے اون کے تعاقب میں خون کی
رو بہاؤ سی پڑی

سرداران باپہڑی و ایسروہ و واکمہ و بارول و اچرول اور آمیر کے کل
اوت اور اوت کوٹہ کے پانچ ہزار ہاڈون کو پشت دیکر ہاگے بوندی والے
اگر جمع ہوئے تھے مگر شریک جنگ نہ ہونے سے اپنے کو ٹریون کو خراج سے
بچانے کا عمدہ موقع کہو بیٹھے مغرورون میں اکثر لوگ قید ہوئے آمیر کا پھرنگ
ہاڈون کے ہاتھ آیا کہ اوت کے بہاٹ نے بٹوارہ کی فتح اور ظالم سنگہ کی تشریف
میں یہ کبرت کہا پڑی

جنگ بٹوارہ جیت تارہ ظالم سنگہ جہالا
رنگ ایک رنگ چڑ ہارنگ پھرنگ کا

یعنی جنگ بٹوارہ میں ظالم سنگہ جہالا کے ستارہ نے عروج پایا رنگ یعنی سید
جنگ میں آمیر کے پھرنگ پر ایک خون کارنگ چڑ ہا پڑی
جنگ بٹوارہ سے دعویٰ خراج کا یکبارہ کی فیصلہ کر دیا کہ اس وقت سے کچھو یون
نے کبھی نام نہیں لیا ہے اس فتح کی یادگار میں ہاڈو اہر سال دسہرہ کے اجتماع

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

بجز اسکے کہ تختِ تموریہ کے محاذی دست بستہ کھڑا ہے اور کچھ منصب نہ کہتا
اور اخیر میں وہ شخص جو رینٹ بخشِ تخت تھا حکامِ انگریزی کا محتاج و دستِ نگر
رہ گیا الغرض اس شخص کی مدتِ حیات کا مفصل حال لکھنا تو غیر ممکن ہے مگر اوسکی
عہدہ تدبیرات کی مجمل کیفیت جسکی نظیر صفحاتِ تاریخ میں شاید بدستواری مل سکے
احاطہ تحریر میں لانی ضرور ہے ۛ

ظالم سنگہ کے بزرگ بلو و ضلع جہالا و اڑ قسمت جزیرہ جمنا شارستہ کے سردار
تھے جس زمانہ میں بدریہ پشی نزعِ سلطنت فیما بین پسران اورنگ زیب شاہ
کی مخالف فوجیں ہر طرف کو پھرتی تھیں اوس خاندان کا چھوٹا لڑکا بہاؤ سنگ
چند کس ہمراہیوں سے یہ تلاشِ معاش اس ملک میں آیا جب راجہ بہیم سنگ
اپنی حکومت کے عین عروج پر تھا مادہ ہو سنگہ خلفِ بہاؤ سنگہ کو ٹھکوا یا جہالا قوم
کی ابتداء سے معزز ہونے کی یہی دلیل ہے کہ اوسوقت تک اوسکے ساتھ پچیس
سوار تھے تاہم رئیس نے اوسکے ساتھ رشتہ داری کرنے میں اپنی بسبکی نہ سمجھی
اور اپنے بیٹے ارجن سنگہ کی اوسکی دختر سے شادی کی تو بڑے دنوں بعد
اوسکو عہدہ فوجداری اور نانذرتہ کی جاگیر ملی کہ فوجدار کی حکومت صرف
فوج پر ہی نہیں ہے بلکہ قلعہ اور محل مسکن رئیس پر ہی ہے رشتہ داری
کے سبب سے اوسکی حکومت بہت پایدار ہوئی کہ خاندان رئیس کے اطفال
مامون کہنے لگے اور صرف اسی ایک رشتہ داری کی وجہ سے بمقتضا عادت
پشتین تک ماما صاحب کہلاتا رہا اوسکا بیٹا مدرن سنگہ بجائے اوسکے فوجدار
ہوا اور مدرن سنگہ کے ہمت سنگہ اور پرتھی سنگہ دو اخلاف ہوئے ۛ

شکست فاش دیکے جے پور کے دعویٰ سر پرستی کو جس میں ہر ایک کچھوا یہ سننے دل حال
سے جہد کامل کیا تھا برائے دوام فسخ در و کیا اور راج کوٹہ میں اپنے استحقاق
حکومت کو بنا استحکم پر قائم کیا

مگر گمان سنگھ کی سند نشینی سے تھوڑے دنوں بعد ظالم سنگھ اپنے آقا کی
عشق بازی میں شریک بلکہ رقیب ہونے سے معقوب ہو کے عہدہ فوجداری سے
معزول ہوا اور اس تصور کی کچھ تلافی نہ کی کہ عرصہ قلیل میں ناندتہ کی جاگیر بھی
ضبط ہو گئی یہ جاگیر کہ پہر بھی جہالا کے قبضہ میں آگئی اصل میں کوٹہ والوں کی
وہ جایداد تھی جس پر زمانہ ماتحتی بوندی بطور شاخ کہتر خاندان ہاڑا اوپر قابض
تھے اپنی سورتی جاگیر کو دیدیئے سے ثابت ہے کہ روسا کوٹہ جہالا کی غایت
درجہ قدر و منزلت کرتے تھے۔ اب یہ جاگیر اور عہدہ دونوں اوس سے علیحدہ
ہو کے رئیس کے مامون بہو پت سنگھ بانگروت کو دئے گئے اس تجویز سے
نوجوان جہالا کو پہر اپنا عزت و رتبہ حاصل کرنے کی امید نہ رہی اور مقام ذلت
سے کنارہ کر کے دوسری جگہ تلاش معاش کا ارادہ کیا آسیرین تو اس کے واسطے
پہاٹک بند تھا مارواڑ میں اوسکے عالی حوصلہ تدبیرون کے اجراء کی گنجائش
نہ تھی البتہ میواڑ قریب تھی اور وہاں اوس کی کاہم قوم سردار رانا اور سی کے
صاحبوں میں حکمران تھا یعنی دیواڑہ کا سردار کہ راج میواڑ کے سولہ سرداروں
میں سے ہے اوس فریق کا سرگروہ تھا جس نے اپنے آقا کو سند نشین کیا تھا
پس وہ چاہتا تھا کہ جو اقتدار اس ذریعہ سے حاصل ہوا ہے اوس میں کمی عاید نہو
اس غرض سے اوس نے رئیس کی حفاظت کیواسطے پر دیسی محافظ نوکر رکھے تھے

قید میں پھنس گیا ظالم سنگہ ایسا بیوقوف نہ تھا کہ آفت زدہ ریاست کا شریک رہتا
 اوس نے اودسے پور کورخ بھی نہ کیا اور پنڈت لالہ جی بیلال کو جو آئینہ
 ہمیشہ اوسکی خوش نصیبی میں وفاداری سے شریک رہا ساتھ لیکے سیدہ کوٹہ کو
 روانہ ہوا اب جو طوفان راجپوتانہ میں برپا ہونیوالا تھا اوسکو ظالم سنگہ نے
 بنظر دور بین دیکھ لیا اور جس حالت میں راج میواڑ کی ابتری انتظام سے
 امید کامیابی نہ تھی سمجھ لیا کہ کوٹہ کو اوسکے تلام سے بہ آسانی بچا لیا جائے گا
 مگر راجہ گمان سنگہ نے اپنے رقیب کی خطانہ معاف کی تھی اور نہ اوسکی طبیعت سے
 سہو ہوئی تھی اوس نے ظالم سنگہ کو رکھنا منظور نہ کیا ظالم سنگہ نے اوس کی
 ناراضگی سے دل شکستہ نہو کر اور اپنی خوش چلنی پر اعتبار کامل کر کے بوجہ
 پڑا رہنا قبول کیا۔ اور اوسکی ہی تدبیر کارگر ہوئی یعنی فقط اوسکا قصور
 معاف نہوا بلکہ نوکر بھی ہو گیا۔

اسی اثنا میں مرہٹے جنونی سرحد پر آپہنچے اور قلعہ بجائینی کا محاصرہ کیا
 سانوت شاخ کے چار سو ہاڑا نے بہ سخت حکومت اپنے سردار مادہو سنگہ کے
 اونکا مقابلہ کیا۔ مداخلت قلعہ میں مرہٹوں کے متواتر حملے نا کارگر ہوئے بجز
 ماتھی کے جسکے سر سے دروازہ کھولنا چاہتے تھے مرہٹوں کے پاس قلعہ شکنی
 کا کوئی ذریعہ نہ تھا اکثر موقعوں پر ماتھی کے سر سے قلعہ کے دروازے
 توڑے گئے ہیں اور یہاں بھی اگر ہاڑا سردار نے بلا تامل حربہ کر کے گشت و خو
 نہ کیا ہوتا تو یہی عمل مفید پڑتا جنجر سے مسلح ہو کے مادہو سنگہ بیک ناگاہ
 دیوار سے ماتھی کی پشت پر کودا سوار کو مار کر متواتر حربوں سے ماتھی کو بھی

اختیارات کلی حاصل کر کے گیا اور جاتے ہی صلح کر لی مرہٹہ حاکم چھ لاکھ روپیہ
 لیکے کوٹہ کے ملک سے علیحدہ ہو گیا رئیس خوش ہو گیا اور ظالم سنگھ کو قدیم جاگیر اور عہدہ
 فوجداری پر بحال کر دیا اور اوٹھین ایام میں سخت بیمار ہوا جب اوسکی زیست
 کی امید نہ رہی اوس نے کل سرداران کو جمع کر کے اپنے بیٹے امید سنگھ کو کہ بھرم
 دس سال تہا ظالم سنگھ کی گود میں بڑھایا اور اس طرح ریاست و تاباں ریاست
 کو اوسکی حفاظت میں سپرد کیا :

سمرٹ ۱۸۲۱ء مطابق ۱۲۷۱ء میں امید سنگھ راجہ ہوا اوسکی سند نشینی پر راجپوتوں
 کی قدیم رسم ٹیکہ دوڑا اور خاندان نرور سے کیلواڑہ کی فتح کرنے کی ادھولی
 اور اس سے ثابت ہوا کہ منظم ریاست صرف اپنے عہدہ حفاظت پر قناعت
 نہ کر کے بڑے بڑے جوہر دکھلا دینگا :

جو اختیار اس طرح حاصل ہوا تھا اوسکا سمجھنے کے بغیر قائم رہنا ممکن نہ تھا اور
 نہ اس قدر مدت تک کہ انسان کی معمولی حد حیات سے زیادہ ہے علاوہ فہائش
 و نیک تدبیری کے زبردست طریقہ کے بغیر اقتدار و حکومت بحال رہ سکتے تھے
 تاہم اگر ظالم سنگھ کے پرخطر حالات اور متواتر جہات پر غور کیا جاتا ہے تو اوسکے
 ظالمانہ حرکات جس قدر ایسی صورتوں سے ملک گیری کرنے میں ہوتے ہیں اور
 سے بہت کم ہوتے ہیں :

الغرض یہ ایسا عقیل دور اندیش اور زبردست شخص تھا کہ جس زمانہ میں
 گردش ایام سے ہر ایک ریاست مورد تباہی و بربادی ہوتی جاتی تھی اور
 کل ملک میں آتش فساد مشتعل تھی اوس نے اپنی ریاست کو کل خطرات سے

اونکی تدبیرات کے عمل میں لانی کا موقع ملا۔ مگر ان لوگوں کو متفق ہونے سے عرصہ
 نہ گذرا تھا کہ مہاراجہ سر وپ سنگھ دہا بہائی کے ہاتھ سے قتل ہوا قاتل نکالا گیا
 اور بانکروت بہاگ گیا ان واقعات کے جلد جلد یکے بعد دیگرے ظہور میں آنے
 سے یکبارگی سب کو غوت ہو گیا دہا بہائی کو اغوا کرنا اس سے مہاراجہ کو سزا
 دلوانا اور پہرہ پاؤں جرم اوکو خارج کرنا تینوں حرکات ایسے مسلسل اور
 دلاوری و فتنہ انگیزی کا نتیجہ نظر آئیں کہ کسی کو اپنے اسن و عافیت کا اطمینان
 نہ رہا اس فعل قبیح کے ارتکاب کیواسطے مہاراجہ اور دہا بہائی کے درمیان
 کوئی سابقہ خصومت نہ تھی تاہم اس نے یروزر وشن برج بلاس کے
 باغ میں حمل کیا اور پیش قبض کے ایک حربہ سے اسکی حیات کو اختتام پہنچا
 سب سے زیادہ منتظم نے مرکب جرم کو سخت سست کہا اور فوراً گرفتار کر کے
 اول قید کیا اور بعد چند سے ہاڈوتی سے خارج کیا اگرچہ ان ساختات کا اہتمام
 نہایت ہنروری سے ہوا تھا مگر خلائق سے مخفی نہ رہا اور خدا جانے صحیح ہے یا
 غلط عوام الناس ظالم سنگھ کو ہی مہاراجہ کے قتل کا ملزم قرار دیتے ہیں دہا بہائی
 بحالت جلا وطنی جے پور میں دلت سے مرا اور ظالم سنگھ نے اگر وہ واقع میں اس
 فعل کا مجرم تھا تو دہا بہائی کو بلا تعین معاش مطلق العنان کرنے میں بخوبی ثابت
 کیا کہ وہ نوع بشر کے حالات اور کراہیت سے واقف تھا اگر وہ ایک قتل کے
 قصاص میں دوسرے کو قتل کر کے صرف اپنے سینہ میں اس راز کو مخفی رکھتا
 تو خلائق کا اشتباہ اور یہی زیادہ ہوتا پس اپنی شرکت جرم کے تشہیر کیواسطے اور
 کو صرف خارج کر دینے سے اس نے مقبل جرم کا اعتبار کہو کر بدگوئی کو بے اثر

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰

آنے کی تو اجازت دی مگر اپنے آقا اور وطن کو چھوڑ جانے کی وجہ سے حرام سمجھتا رہا اور ان سے علانیہ کہہ دیا کہ تم اپنی جاگیروں کو اردنا چھوڑ گئے ہو کہ ضبط ہو کے داخل خالصہ ہوئے ہیں تنکواؤ کا استحقاق و اگداشت نہیں ہے مگر بنظرِ رحم و عنین سے نصف تنکو دیا جاتا ہے ۛ

ظالم تنگہ کے منتظم ریاست ہونے میں جو گروہ اول مرتبہ آمادہ فساد ہوا اور سپر وہ اس طرح غالب آیا سرداروں کا مجمع فقط عاجز نہوا بلکہ اوسکے تازیانہ حکومت سے مغلوب ہو گیا اور اس فتنہ انگیز فریق کو جو ان ریاستوں میں اکثر پُر ضرر اقدار حاصل کر لیتا ہے تنگ و پست حوصلہ کرنے میں کسی موقع پر کوتاہی نہ کی راجپوتوں کی مخصوص ناعاقبت اندیشی سے اوسکو ان کے ذلیل و تباہ کرنے کا خوب موقع مل گیا اور موقع ہی ایسا ملا کہ کسیو شکایت و نصیحت و ناواجبیت کی گنجائش نہوئی ۛ

دوسرا فساد اس سے زیادہ خطرناک تھا اسمین دیوشنگ سردار آہتون جبکہ قبضہ میں ساٹھ ہزار روپیہ سالانہ آمدنی کی جاگیر تھی سرگروہ تھا اوس نے اپنے قلعہ کو بہت مضبوطی سے آراستہ کیا اور مکمل بدخواہ سردار جو راج کی پُر ضرر حکومت سے کھٹنا چاہتے تھے اوسکے شامل ہوئے منتظم بخونی جانتا تھا کہ یہ لوگ بہت زبردست ہیں اور اوسکے مقابلہ کیواسطے ریاست کی طاقت غیر کفایتی ہے مگر موسیٰ مدد کی اعانت سے اس فساد کا بھی بجز اسکے کہ اوس کی اقتدار و حکومت میں اضافہ ہوا و کچھ نتیجہ نہوا زوال سلطنت مغلیہ پر ملک کی کیفیت راجپوتانہ کی ریاستوں کے حق میں بہت مضر و مخالف

[illegible]

شاخ میں شادی ہوئی اور اس سے باد ہو سنگ پیدا ہوا اور سوقت سے اس کو میواڑ کے پریشان حال ریاست کے معاملات سے زیادہ تعلق ہو گیا اور باوجود کوٹہ کے متواتر ترددات کے جو خاص پیش نظر تھے وہاں کے حالات سے غافل نہ رہا بلکہ سن ۱۸۵۷ء مطابق ۱۲۸۱ھ میں تو یہ کیفیت ہوئی کہ میواڑ کے انتظام کو کوٹہ کے کاروبار سے زیادہ ضروری سمجھتا تھا اور وہاں کی تدبیروں کے عملدرآمد میں کوٹہ کی آمدنی کو صرف کرتا تھا کہ اس طرح ریاست کوٹہ نہایت مفلس وزیر بار ہو گئی :

اس عرصہ میں کئی دفعہ اسکے قتل کا اقدام ہوا مگر ہر مرتبہ وہ اپنی ہوشیاری سے بچ گیا سن ۱۸۵۷ء مطابق ۱۲۸۱ھ میں بہادر سنگ سردار موہن سین نے کہ در ہزار روپیہ سالانہ آمدنی کا جاگیردار تھا ہر ایک سردار و خاندان کو جسے منتظم کی بلاخیز و بیچ کن تدبیروں سے ضرر پہونچا تھا اپنے شامل کر کے پھر فساد کیا اور اس کا سامان ایسی رازداری سے ہوا کہ خود ظالم سنگ کو وقت ارتکاب سے تھوڑی دیر پیشتر خبر ہونے پائی اور ان کا ارادہ تھا کہ ظالم سنگ اور اسکے اہل قبیلہ اور بڈت لالہ جی اور اسکے دوست و مشیر کو یکبارگی جب یہ لوگ کچھری کو جاویں قتل کریں عین اس وقت کہ وہ دربار کو روانہ ہو چکا تھا راز فاش ہوا اور اسکے دوست کی پایگاہ یعنی دستہ سواران کہ ہمیشہ تیار رہتے تھے فوراً طلب ہو کے جمعیت محافطان میں اصناف ہوا اور مخالفوں پر جس وقت سے اپنی کامیابی کے ناز ان تھے حملہ ہو کر بعض کو قتل کیا اور بعض کو گرفتار اور باقی ماندہ مفقود ہوئے بہادر سنگ سرگروہ مفسدان بہاگنے والوں میں تھا کہ جیل پر پہونچ کر یاد دہان

خطرناک حملہ محل کے اندر عورتوں نے کیا تھا کہ اوسمیں اگر ایک بہادر عورت اوسکی خوش وضعی کے لحاظ سے حمایت نہ کرتی تو باوصف جنگ آوری و نبرد آزمائی کے اوسکا جانبر ہونا غیر ممکن ہوتا ایک روز برادران رئیس میں سے ایک کی والدہ نے منتظم کو محل میں طلب کیا جسوقت وہ جا کر منتظر تھا کہ پس پردہ سے کوئی مجھ سے گفتگو کرے یا ایک اوسکو تلوار و خنجر سے مسلح راجپوتیوں کے مجمع نے گھیر لیا چونکہ یہ اوسکے زور و ہمت سے بخوبی آگاہ تھا فوراً ہوش جاتے رہے اور امید نہایت قطع ہوئی مگر خوش نصیبی سے اوسہوں نے اوسکے صرف مارنے پر قناعت نہ کر کے اول کل اعمال سابقہ کی نسبت سوالات پوچھنے شروع کئے کہ اسی اشارہ میں اوسکا محافظ فرستہ یعنی رانی کی ایک کینز کہ زبردست اور دلاور عورت تھی ہوش غضب سے دوڑ کر آئی اور اوسکی حماقت پر کہ یہاں کیوں آیا تھا کمال خفگی سے گالیاں دیکے اوسے مجمع سے نکال دیا

ایسے ہی اقدام بارہا شکار میں اور غسل کرتے ہوئے واقع ہوئے مگر ہر ایک سے اوسکے دشمنوں کو وہی نقصان پہونچا مگر باوجود ان متواتر و غابازیوں کے جسے ہر ایک آدمی کی عقل گمراہ ہو جاتی اوس نے اشتباہ نامعقول سے کبھی کسیکو متحمس نہ کیا اور اگرچہ بنظر حفظ جان نفس آہنی کے اندر سوتا تھا مگر کبھی بزدلی و آشفتگی کہ اکثر باعث خونریزی ہوتی ہے ظاہر نہ کی عقاب کی سی آنکھوں سے خلل اندازان حکومت کو فوراً پہچان لیتا اور اوسکی چستی و چالاکی سے بدخواہ ہمیشہ خالیف و لرزان رہتے تھے

اپنی ذات خاص کی مستعدی اور بہترین عملہ پولیس اور تنخواہ معقول حملہ ملازمان

[illegible]

کسی قدر زراعت کی مگر اس طرح کتب تک کارروائی ہو سکتی انجام کار گانو ویران
ہو گئی اور زمین غیر مزروعہ پڑی رہی مجبور منتظم کو خود کوڑے کا زمنیدار آغظم
ہونا پڑا

اپنی اور رعایا کی خوش نصیبی سے اوسکو بلحاظ دوستی و احسانتہی خاندان
انگلیہ کے چکا سرگروہ بالاراؤ ورنیو لاسیو اڑمین قید تھا اوسکی رہائی کی
تدبیر میں خود رانا صاحب سے نا اتفاقی پیدا ہوئی اور مجبور معاطات میو اڑ
مین اقتدار حاصل کرنے کی وہ امید کہ رت دراز سے تھی چوڑنی پڑی اسوقت
اوسکو آگاہی ہوئی اس موہوم امید پر اپنے ملک کو بالکل تباہ و برباد کر دیا
ہے فوراً اوسکے دفعیہ کی تدبیر سوچی اور اوسپر عمل کیا

سمت ۱۸۵۶ میں موہمین کا فساد ہوا اوسوقت تک منتظم قلعہ میں رہتا تھا اور
وہاں بیٹھا ہوا ملک کی حکومت کرتا تھا مگر سمت ۱۸۵۶ مطابق ۱۸۵۷ میں جب وہ
بالاراؤ کی رہائی کے بعد واپس آیا اور سرکار انگریزی کی فتح نے مرہٹوں کا
اتفاق فتح کر کے اونکی افواج کو متفرق و منتشر کیا کہ بالوضع نقصان ملک مفتوح
سرکار کے جوانب ملک میں پہیل کر غارتگری کرنے لگیں منتظم نے ایک جگہ بالا استقلال
مقیم رہنے کو خلاف مصلحت سمجھ کے موقع جنگ و جدل سے قریب تر آئے کہ قصد
کیا اسمین اوسکے دو مطلب تھے اور ہر ایک نقل مکان کیواسطے بہت ضرور
تھا اول انتظام نا لگداری کی ترمیم کرنا دوسرے اپنے قیام کیواسطے یہاں موقع
تجزیہ کرنا جہاں سے ان غارت گردن کی حملہ آوری بہت آسانی ہو چکیہ مقابلہ
کر سکے اگرچہ لوگ اوسکے باطنی ارادہ سے آگاہ تھے اونکی رائے میں بلاشبہ

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰

وہاں رہنے لگا اور کل احکام مقام چھاوئی سے جاری ہوئے گئے :
 موقع چھاوئی کا نہایت مناسب تجویز ہوا کہ دکن کی طرف سے ہاڑوٹی کی دونوں
 گذرگاہیں وہاں سے عنقریب برابر فاصلہ پر ہیں اور نہایت سرکش بہیلوں
 کی آبادی بھی لگی ہوئی ہے اور قلعہ جات شیرگڑھ و گاگرون جنگواوس نے بہت
 مضبوط کیا اور گاگرون میں خزانہ و جنگی سامان فراہم کئے چھاوئی سے قریب ہیں
 اور حسب قاعدہ مروجہ یورپ بہ آراستگی اسلحہ و قواعد و تقریر افسران بلقنب
 کپتان عمدہ فوج بہرتی کی کہ اسکی راج پلٹن نے ہر ایک شایستہ فوج کے برابر
 بہادرانہ خدمات انجام دین دشمن کے مقابلہ کیواسطے ہر لمحہ تیار و مستعد رہتی
 تھی الغرض اس تبدل سے وہ مجھے جو شہر کی بود و باش میں بالضرور مارج
 کارروائی ہوتے ہیں رفع ہو گئے :

اسوقت تک ظالم سنگہ جنگ و جدل و کشت و خون میں مصروف رہنے کی وجہ سے
 طریقہ مالگذاری و انتظام جایدارضی کو کسی اور رائگہڑھ سے بہتر نہیں سمجھتا تھا
 اور لاٹ و بٹائی پر حبسین باعتبار رقبہ اراضی و مقدار پیداوار لگان بذریعہ اجناس
 وزن یا پیمائش سے لیجاتی ہے اسکا عمل تھا مگر اسکو اس شہر کی خرابیاں کہ
 عاملوں کی طرف سے ظلم و زیادہ ستانی اور کاشتکاروں کی طرف سے قریب
 و دہو کہ وہی ہونے کی بہت گنجائش تھی اور ہر طرح سے سرکار کا نقصان اور
 بیٹیل کا فائدہ ہوتا تھا بہت جلد معلوم ہو گئیں چونکہ جبندی و تحصیل ہر وہیم
 میں بجز اس موروثی وکیل کے دیانت و راست بازی کے کوئی امر مانع زیادہ
 ستانی نہوسکتا تھا جب یہہ حاکم و محکوم کا حریص مگر لا بدی متوسط عامل سے ساز

صرف اس عہدہ کی سبالی سے ظالم سنگہ نے دس لاکھ روپیہ وصول کر کے اپنے خالی خزانہ میں داخل کئے رعیت کو امید بہودی ہوئی کیونکہ با وضعت سخت جمعندی ہو گیا کی حد مقرر ہونے کے تشدد و زیادہ ستانی کا انسداد ہو گیا علاوہ اسکے اور ملک اپنی اپنی زمین کے تردد کا اس سے بھی فکر ہوا کہ تین لگان نقد کے ساتھ انکو حکم سنایا گیا کہ آفات ارضی و سماوی سے مطالبہ جمع میں کسی طرح کی نہوگی اور جو زمین بے تردد رہیگی اسکو پٹیل دوسرے شخص کو کاشت کیواسطے دیدیگا اور اگر کوئی کاشت نہ کرے گا تو منتظم ریاست کی خاص کاشت میں داخل ہو جاوے گی اور کمی جمع کے واسطے پٹیل ذمہ ور قرار دئے گئے ہ

اسوقت تک پٹیلوں کو لوٹنے کی عام اجازت تھی سرکار میں سالانہ یا سہ سالہ مضامین معرفت پٹیلی براٹر داخل کر دیتے اور رعایا پر حسب دلخواہ ظلم کرتے اب یہہ دستور موقوف ہوا اور ہدایت ہوئی کہ رعایا پر تشدد کرنے کے بغیر سرکار سے ایثار تہہ کرینگے تو عزت و توقیر ہوگی اس طرح پٹیل کہ دیہات کے وکیل اور رعایا کے محافظ تھے سرکاری اہلکار ہو گئے اور اسوجہ سے کہ انکی کوشش پر ریاست کی بہودی منحصر تھی منتظم نے بھی انکی رضا جوئی میں اپنا فائدہ سمجھا پٹیلوں کو طلائی کرے اور گڑہ بیان بطور خلعت سرفرازی ملین اور ہر ایک اپنے علاقہ کو گیا ہ

ظالم سنگہ نے ان پٹیلوں سے چار ہدایت ہوشیار اور تجربہ کار شخص منتخب کر کے انکی چہایت حضور می مستر کی ابتداء میں انکو صرف مالگنداری کا کام تھا مگر بہت جلد پولیس کی خدمت میں مغرض ہوئیں اور اخیر میں کل معاملات ریاست میں اوس نے

تیاری پیداوار فصل کے اوسکے اہل قبیلہ کو کہانا اور کپڑا دیتا ہے فصل پر حساب
 طے ہوتا ہے اوسکی دو صورتیں ہیں یا تو زر نقد مع سود مقررہ ادا کیا جاتا ہے یا
 پیداوار فصل میں بوہرہ کا حصہ بٹھرتا ہے کہ اس صورت میں بوہرہ کا شتکار کے
 اتفاقہ نقصانوں مثل خشکی یا زلزلہ زدگی وغیرہ کا بھی شریک ہوتا ہے ظالم سرکاروں
 کی عملداری میں جہان رعیت ضروریات آئندہ کیواسطے کچھ ذخیرہ جمع نہیں کر سکتی
 ہے ایسے شخص کا ہونا نہایت ضرور ہے طریقین سے دیانت داری لازم آتی
 ہے کیونکہ اگر بوہرہ سختی و زیادہ سستانی کرے تو وہ اسامی کہو بیٹھیکا اور اگر کاشتکار
 بے ایمانی کرے تو وہ چاہا دسور وٹی کو ضبطی سے بچانیکے ذریعہ سے محروم ہوتا
 الغرض اس زردار متوسط کی بہت قدر و منزلت ہوتی ہے اور زمیندار اوسکو
 اپنا مالک و مرنی سمجھتے ہیں اور ہر ایک زمیندار کا ایک بوہرہ ہوتا ہے
 جب بجائے لاٹ بٹائی کے بیگھوتی یعنی جمع فی بیگھ کا طریقہ جاری ہوا یہ کیفیت
 تھی اب پیشلوں کو بغیر اسکے کہ بوہرہ سے ساز کرین یا اوسکو بالکل خارج کرین تحصیل
 زر نقد کے سوائے اور کچھ کام نہ رہا اور ان دونوں صورتوں میں منتظم کے
 جزو رس اعتراض کا خوف تھا اسواسطے انہوں نے اوسکے بیدخل کرنے کی
 یہ تدبیر نکالی کہ جو وقت فصل پک کے تیار ہوئی اور کاشتکار نے کاٹنے کی اجازت
 چاہی اوس سے کہا کہ اول زر لگان ادا کر دے اوس نے بوہرہ سے التجا کی مگر
 اوسکو پہلے سے سنا دیا تھا کہ جس شخص کے ذمہ سرکاری مطالبہ ہوا اوسکو روپیہ
 قرض مت دے اوس نے خوف زدہ ہو کے کاشتکار کی دستگیری سے انکار کیا
 اب بچر اسکے کہ جزو پیداوار کو دولت مند پیشل کے پاس رہن رکھے کشتود کار کی کوئی

رہی اگرچہ ممکن نہ تھا کہ کل مجمع کی بے اعتباری ٹھنسنے سے اونکی عزت و اقتدار میں فرق نہ آوے جس سرشت کو ظالم سنگ نے بہت ہنرمندی سے جاری کیا تھا اوکو اس طرح بالکل ابتری ہو جانے پر اوس نے اپنی خاص کاشت کے اضافہ میں اپنی بیدار طبیعت کو زیادہ کوشش و توجہ سے مصروف کیا ہے

اس مقام پر راجپوتانہ کے ایصال لگان سرکاری کے طریقوں کا حال بیان کیا جاتا ہے سب سے قدیم عمل بٹائی ہے کہ جس زمانہ میں سکھ زری جاری ہوا اوس سے پیشتر سے مروج تھا مگر بٹائی صرف اجناس غلہ کی ہوتی ہے نیشکر و مخلوج و سوز و پوست و آل و کسوم و اد رک و ہلدی و دیگر اجناس رنگ و مصاحہ و پیداوار باغ کی جمع نقد لیجاتی ہے مگر یہ جمع حاکم کی ضروریات و انصاف کے موافق طبعی اور مختلف ہوتی ہتی میواڑ و ہاڑوتی میں نیشکر کا لگان پانچ روپیہ سے دس روپیہ فی بیگہ تک ہے اور مخلوج و پوست و سن و اجناس روغنی یعنی تل و سرسوں وغیرہ کا تین روپیہ سے پانچ روپیہ تک اور باقی ماندہ اجناس کا دو روپیہ سے چار روپیہ تک ہے مگر جب انصاف الہی سے پیداوار بہ افراط ہوتی ہے ظلم و طمع سے مطالبہ زیادہ ہو جاتا یعنی نیشکر پر فی بیگہ ستر روپیہ تک لگان لیجاتی ہتی اس طرح کاشتکار کی محنت بند ہو جاتی اور خدا کی رحمت سے کچھ فائدہ نہ پہنچتا ہے بٹائی اجناس فصلوں اور اونکی مختلف اجناس کے بموجب بطرز مختلف ہوتی ہے فصل ربیع میں جب گندم و جو و موٹھ و مونگ و تل وغیرہ ہوتے ہیں سرکاری حصہ ایک چارم یا ایک ثلث یا دو خمس یا نصف لیا جاتا ہے اور ایک ثلث و دو خمس کا زیادہ رواج ہے علاوہ اسکے گانوکے کاریگر و مزدور وغیرہ بھی اپنی خدمتوں کے

[illegible]

کرتا ہے اور کوئی اسکی گرفت نکر سکے مگر رعایا کو نت کو بہتر سمجھتی ہے اسوجہ سے
 کہ وہ جلد ہو جاتی ہے اور مطالبہ قایم ہوتے ہی وہ سرکاری دست اندازی سے
 بری ہو جاتا ہے لائے میں فریب و چالاک کی زیادہ گنجائش ہوتی ہے کسی قدر لاؤنی
 میں کم ہوتا ہے کسی قدر جھاڑتے وقت نکالتے ہیں اور گا ہٹہ میں اگرچہ مویشیوں
 کے منہ کے چھینکا لگاتے ہیں مگر اپنا یا اپنے اہل قبیلہ کا منہ بند نہیں کرتے پھر
 اگر حصہ سرکاری کی قیمت مقرر نہ کر دیا جاسے اور غلہ زمیندار کی سپردگی میں
 رہے تو کہتے ہیں جو ہے ہی ضرور نقصان کرینگے اگرچہ دونوں صورتوں میں
 جو وقت سے بال بکیتی ہے حفاظت کی واسطے سختہ مقرر ہوتا ہے مگر نقصان کے اندر
 میں کیسی حفاظت کا اگر نہیں ہوتی کیونکہ جو وقت سے غلہ میں غذائت پیدا ہوتی
 ہے کاشتکار اور اس کے سب گہر کے آدمی اوسے اپنی شکم سیر کر رہے ہیں
 شخہ کی تنخواہ کسی قدر گانو سے اور کسی قدر سرکار سے ہوتی ہے اور وہ زیادہ تر
 کاشتکار کی عایت کرتا ہے اس طرح سرکاری حصہ مقرر ہونے سے پیشتر چارم بلکہ
 ایک ثلث پیداوار جاتا رہتا ہے تاہم پٹیلی انتظام کرنے سے پیشتر منتظم کا عمل
 لاڈ پر تھا کہ اس سبب سے تشدد و ضبطی و بیع جاہلاد وغیرہ انواع مصیبتیں نازل
 ہو کے زمیندار کو تباہ کرتی تھیں :

اب ظالم شخہ کے نظم و نسق خود کاشتکار کے ذریعہ سے وہ راجو تانہ میں مشہور
 ہوا مفصل حال لکھا جاتا ہے۔ ظاہر میں سیاح جسکو ہاڑوئی کی کثرت زراعت غلہ
 کے اندر راستہ ہی بمشکل ملتا ہے اس سرشتہ سے حسین بجز رونق و ترقی کے
 اور کچھ نظر نہیں آتا بہت خوش ہوتا ہے اور اس فریبندہ دولت کے اصل سبب

پیدا ہوا تھا کیونکہ منتظم کی نگرانی علیحدہ ہوتی ہے جب اختیار حکومت اوسکے بیٹے کو کہ
 باپ کی سی عقل و ہوشیاری نہیں رکھتا تھا منتقل ہوا اس شے کی ناپایداری
 اور خلاف تدبیری یکبارگی ظہور میں آگئی بہادر ماڈاس و سوارون کی جاگیر ضبط
 ہو کے اور ماڈوٹی کی زراعت پیشہ رعایا ظلم و تشدد سے ویران ہو کے منتظم کا
 یہ اقتدار قائم ہوا تھا جو اراضی پشتین سے راشت میں چلی آتی تھی اور زمیندار
 کے ناممکن الانتقال حقیقت تھی قانون و رسم و رواج ملک کے خلاف ہر موقع پر
 ضبط ہوتی اور یہ بھی کہتے ہیں کہ جس زمین کی قربت یا عجمگی کے سبب سے
 طمع ہوتی اوسکے حاصل کرنے کا ہر طرح حیلہ تلاش کرتا کہ اس طرح صدر ماڈومی
 اپنے موروثی حق سے محروم ہوئے۔ زمیندارون کی آباد جھونپڑیاں جو کونسی مانہ
 میں ماڈوٹی کی رونق تھیں بالکل غایب ہو گئیں اور بجائے اونسے منتظم کا اور
 یعنی کارخانہ اگر رعایا کی زمین پر نہ بنایا جاتا تو زیادہ خوشنما ہوتا جاگزین ہوا
 اور جب دریافت کیا جاتا ہے کہ اس کثرت کاشت اراضی کے مقابلہ میں کاشتکار
 کتنے ہیں اور اس مصنوعی شے سے اونسکو کس قدر منفعت ہوتی ہے اور معلوم ہوتا
 کہ زمیندار مالک اراضی جو کسی زمانہ میں موروثی حق کا دعویٰ کرتا تھا اپنی ہی زمین
 پر مزدورون کی طرح محنت کرتا ہے تو سراسر ظلم و بے انصافی نظر آتی ہے۔
 راجپوتانہ میں وطن کی محبت اور زمین پر قابض رہنے کی خواہش اس کثرت
 سے ہے کہ جب تک زیست کی امید ہوتی ہے زمیندار اپنے یا پوتے کو نہیں چھوڑتا
 ہے اور پردیس میں عیش و نشاط کرنے سے اپنے وطن میں غلام ہونے کے شکم پروری
 کرنے کو بہتر سمجھتے ہیں مگر اس ظلم سے بچ کر جانے کو جگہ کہاں تھی ملک پر آفت

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰

کرتے تھے جس زمین پر سات سے دس ہن تک گہیون اور پانچ سے سات ہن تک
 باجرہ وغیرہ نہیں ہوتا وہ ناقص سمجھی جاتی ہے مگر بلحاظ موسمی خرابیوں کے کم سے
 کم اندازہ کیا جاوے تو چار ہن فی ہیکہ کے حساب سے کہ اگر چار ساکاو و چند ہی
 کچھ زیادہ نہیں ہے بتیس لاکھ ہن غلہ پیدا ہوتا تھا اور باجرہ سے گہیون ٹوٹا
 تھا اچھے سمت میں اوسط نرخ فی منی وزنی بارہ من بارہ روپیہ ہوتا ہے اور
 جولائی سنہ ۱۸۵۷ء میں باوجودیکہ پہلے سال خشکی ہوئی اور سخت آئندہ کی امید اچھی
 تھی اٹھارہ روپیہ منی کا نرخ تھا اور یہی ملک ہلاڑی کا اوسط نرخ مقبور
 ہو سکتا ہے لیکن اگر اچھے سمت کے نرخ فی من ایک روپیہ سے حساب کیا جاوے
 تو کل پیداوار کی قیمت بتیس لاکھ روپیہ ہوتی ہے
 اس بتیس لاکھ من سے تخمیناً گیارہ لاکھ یعنی قریب ایک ثلث حسب تفصیل ذیل خرچ
 ہوتا تھا :

لکھ لکھ

خرچ مویشی و ملازمان تبادر نرگوان سفقات
 و مرمت آلات و حفاظی
 کہیت

لکھ لکھ

لکھ لکھ

لکھ لکھ

اگرچہ خود منظم کے بیان سے ایک سال میں پانچ ہزار بیل مر گئے تھے مگر اوسط درجہ
 ہر سال چار ہزار بیل خریدنے کی ضرورت ہوتی تھی۔ اس صورت میں اگر کچھ ضرورت

رحیم جینیون کا تو یہ قول ہے کہ مصیبت زدگی خلیاق میں انتفاع حاصل کرنے کی نیت سے غلہ پہرا جاوے تو اس سے دولت تو پیدا ہوگی مگر سود مند نہوگی ہ دفتر کے حسابوں سے زمانہ بد نظمی میں کوٹہ کی جنس کہ ٹہانی سے وصول ہوتی تھی پھر لاکھ روپیہ سالانہ تھی اور ملک کا رقبہ دو ٹلٹ غیر مزر و عہ بنجر تھا ظالم سنگہ کے انتظام میں دو ٹلٹ مزر و عہ ہو کے صرف ایک ٹلٹ بنجر رہ گیا ہ

سمبر ۱۸۶۵ء مطابق ۱۹۱۱ء میں منتظم نے زراعت پیشہ رعایا کی مظلومی پر قناعت نکر کے علاقہ راج میں برآمد غلہ پر جدید محصول جاری کیا یہ محصول ڈیڑھ روپیہ فی سنی تھا اور لٹھہ کہلاتا تھا جس قدر خلاف انصاف تھا اوس قدر اس سے رعایا کو اذیت پہونچی اگرچہ ابتدا میں مزاع پر لگا تھا مگر بالواسطت خرچ کر نیوالوں کے ذمہ عاید ہوا ذکاتی جو مثل منتظم سنگدل تھا اوس کے اجراء سے ایسا خوش ہوا کہ اوس نے اپنی آقا کو ایزادی محصول کی صلاح دی کہ اوس کے بموجب زمیندار اور مشتری دونوں کے ذمہ عاید ہو گیا آمدنی راج میں دس لاکھ روپیہ کا اضافہ ہوا مگر اسپر ہی گویا یہ محصول رعایا کو بمقابلہ منتظم کے تجارت سے باز رکھنے کی واسطے کافی نہ تھا خرچ کے واسطے خوردہ فروشوں کے پاس پہونچنے سے پیشتر چار پانچ لٹھہ یعنی محصول اور لگنے لگے اور باوجود کثرت پیداوار رعایا کو ٹہ فاقہ کشی کرنے لگی سرداران ریاست یا وزراء رئیس میں سے کوئی اس محصول سے معاف نہ تھا سب ذکاتی سے تنگ تھے اور اوس کے خود سراحکام کا کہیں مرنے نہیں ہو سکتا تھا جب سرکار انگریزی سے تعلق ہوا یہ ظلم انتہا درجہ کو پہونچ گیا تھا ذکاتی اس محصول کا بڑا حمایتی تھا اگر منتظم اس سے چند لاکھ روپیہ طلب کرتا وہ بجز نہ جو حکم کے اور کچھ جواب نہ دیتا تھا

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰

کیا ہو گا کیسا عمدہ حافظہ تھا کہ ہر ایک کہتی کے غلہ کی مقدار باوجودیکہ انہیں اکثر سالہا سال کی تھیں اور سکوز بانی یاد نہ رہتی تھی اگر کسی میں خفیف غلطی بھی ہوتی تو فوراً گرفت کر لیتا اور ہر فصل کے تردد و در آمد برآمد مال کا انتظام بذات خود کرتا اور وسیع ملک میں اپنی کاشت کے ہر ایک کہیت پر ایسی نظر رکھتا کہ اگر کوئی گوشہ غیر مزرعہ رہ جاتا تو اس کے حوالہ دار پر فوراً آفت آتی :

تاہم یہ عظیم الشان شیخو نظم و نسق زیاست کا کہ صرف اسی کے اختیار سے انصرام پاتا تھا ایک جزو و تہا کل کار و بار اندرونی و بیرونی اوسیکی علی التواتر نگرانی پر منحصر تھی بیس ہزار فوج کی بہرتی و آراستگی و ضبط و حکومت میں رکھنا اور قلعہات و کوٹھیاں سامان جنگی کی درستی و صفائی و مضبوطی کا کام اتنا تھا کہ ایک آدمی اوس سے بمشکل عہدہ برا ہو سکتا۔ اٹالیاں پولیس کی روزانہ رپورٹوں کا سماعت کرتا کہ علاوہ عریض حکام پرگنات کے سات سو منجر دم دم کی خبر ہو جاتی تھی اور اوسکی اطلاع کے بغیر ہاڑوتی میں ہوا بھی نہیں گذر کر سکتی تھی اتنا بڑا کام تھا کہ اوسط درجہ کا ہوشیار آدمی اوس سے سرگردان ہو جاتا۔ مگر جب خیال کیا جاتا ہے کہ ان سب کاموں کے سواے ظالم سنگہ سوداگر اور بیوپاری ہی تھا مال تجارت کا درآمد و برآمد کرتا تھا پر دیسی کارگیر و ن کو نوکر رکھنے کے کارخانجات میں الذل و واقسام کے اسباب تیار کرتا تھا باغات میں ہر قسم کے میوہ جات و ترکاریاں پیدا کرتا تھا اور حسب قول اپنے جس کام میں روپیہ کے سناڑھے سولہ آنہ ہوتے اور نہیں محنت و کوشش سے کہی کو تا ہی ذکر تا تو اس کے مقابل میں کون ہو سکتا ہے۔ اوقات فرصت کو مطالعہ کتب حکمت و اخلاق و سماعت حالات تاریخی

اگرچہ مذہبی رسمیات کا بہت معتقد اور اپنے ملک کے توجہات کا بہت پابند تھا مگر کسی کے خاندان یا قوم کی فضیلت کو تدبیرات ریاست داری میں ہرگز بخل نہیں ہونے دیتا کوئی تجرم خواہ برہمن ہو یا بہاٹ سزا سے نہیں بچ سکتا اور ان اقوام کے لوگ جو تجارت کرتے محصول سے معاف نہیں رہتے ۛ

جب اول اوسکو اختیار ہوا مشرق میں ریاست کی سرحد کیلواڑہ تک تھی اوس نے ریاست کو مالوہ کی بلند سرزمین کے کنارہ تک بڑھایا قلعہ واقع سرحد جواول مرہٹوں سے بہ تقرر لگان لیا تھا اخیر میں بندہ ریعہ عہد نامہ اوسکا مملوکہ ہو گیا شروع میں خزانہ خالی تھا اور ریاست بتیس لاکھ کے قرضہ سے زیر بار تھی فیہ حفاظت چند شکستہ گڑھیاں اور بہادر مگر سرکش جاگیرداروں کی فوج تھی اب اوس نے زر کثیر خرچ کر کے قلعہات کو نہایت آراستہ و مضبوط کر لیا ہے اور انکی فصیلوں پر صد ہا توپیں چڑھا دی ہیں بجائے چار ہزار ہا توپوں کے ہیں ہزار توپاوردان فوج کہ پلٹھون میں مقسم ہے اور سو توپوں کا عمدہ توپخانہ اور علاوہ جاگیرداروں کے ہزار سوار ہرتی کر کے ہر طرح درست و مستعد کئے ہیں ۛ

مگر یہ رفاہ عام نہیں ہے نہ یہ وہ عظمت ہے جس کے واسطے راجہ گائنگ نے کبھی ارادہ کیا ہو کہ میرے وارث و سرداران و رعایا کو حاصل ہو اوس نے ہرگز نہ چاہا ہو گا کہ نامور ہاٹواصل مالکان ملک کے دیہات ضبط ہو سکے پر دیسی سپاہیوں کی پس ہزار فوج رکھی جاوے اور اقوام تربیت یافتہ کے خیالات کے بموجب اس حکمرانی کو ہی اچھا نہیں کہہ سکتے جو زمین عموماً کثیر خرچ رکھنے کی واسطے انتہا درجہ کے

مستوا تر انقلاب اور غدر و فساد کا تھا کہ فوجیں تلافی ہوئیں ریاستیں برباد ہوئیں
اور قحط اور وبا نے خلافت کی مصیبتوں کو چار پچند کیا تاہم منتظم نے پچیس برس سے
بیاسی برس کی عمر تک براہ دانائی و ہوشیاری و اعتدال و دوراندیشی اپنے
جہاز کو ہر ایک شورش و تلاطم سے محفوظ رکھا اس صورت میں امن ہو جانے پر حسب
خلافت اور اسکی حمایت و دستگیری کی محتاج نہ رہی بلکہ گذشتہ آفات کو بھول گئی
اور اس نے اپنے اسی طریقہ حکومت کو چھوڑا تو عجب نہیں ہے :

بڑے رئیسوں سے غارتگر جا کون تک راجپوتانہ میں کوئی دربار ایسا نہ تھا جہاں
اسکی صلاح نہ لی گئی ہو اور اسکی رائے کے بموجب عمل نہوا ہو ہر ایک میں اسکی
وکیل رہتے تھے اور جو کام کرنا منظور ہوتا اسکی ایسے دلائل پیش کرتا کہ کوئی رد
نہ کر سکتا نوع بشر کی ضعیفی و غرور و ضروریات وغیرہ سے اپنا مطلب حاصل کرتا اور
حسب موقع رئیس مسند نشین سے لیکر پٹاروں کے افسر تک کا باپ یا چچا یا بہائی
بن جاتا اور اکثر کہا کرتا کہ جو ضرورتیں مجھ کو پیش آتی ہیں اسکی کوئی واقف نہیں
ہے اور جب کوئی اس سے کہتا کہ اس عجز و انکسار سے گفتگو کرنا آپکی عمر اور رتبہ
کے شایان نہیں ہے تو جواب دیتا کہ خدا تمہاری عمر و راز کرے میری یہ عادت بڑی
ہے اخیر دس سال میں اس نے ہلکے کو فساد سے باز رکھنے کیواسطے امیر خان سے
موافقت کر لی تھی اور اس درجہ کی گویا وہ اسکی زور کی کم وزنی کیواسطے
پاسنگ ہو گیا تھا اور جب خوف کا زمانہ گزر گیا تو اس نے تر کی غلام کا بھی شکریہ
ادا کیا اور اسکو اجر کامل دیا :

اگرچہ بڑا تہ تذخا و رز پر دست اور مغرور تھا مگر وقت ضرورت پر انتہا درجہ کی

نہ ملاوین میں سامان رسد مہیا کر دوں گا فصیل شہر کے نیچے اپنی پلٹنوں کا ویرہ کرادو
 اونکے اور دشمن کے درمیان اپنی فوج ڈال کر فوج مخالفہ کے حملہ کا صدرہ اپنے سر پر لوٹگا
 کرنل ہونسن صاحب نے یہ امر قبول نہ کر کے بوندی اور جیپور کے علاقہ کو کوچ کیا اور مصیبت
 زندگی کی غم آلودہ خبر لیکر تنہا لارٹولیک صاحب کی خدمت میں پہنچے اور جیسا کہ اکثر
 ہوتا ہے اور ون کو ملزم کر کے اپنی غلطی کی بدنامی سے بچنا چاہا یعنی ظالم شک کو براہ
 بے ایمانی و بسا زشت غنیمت سرکاری پریشان و گاؤں فوج کے شہرین نہ آنے دینے کی
 جہمت لگائی کہ اس سبب سے مدت تک بہادر و خوش تدبیر منتظم معتبور راجا چونکہ اوسے
 آدمی اور روپیہ سے ایسے وقت میں مدد دی تھی کہ جب تک اوسکا کچھ مطلب نہ تھا
 اس سے زیادہ بے انصافی اور ناقدر دانی کہی نہ ہوتی ہے اور آخر کار جب شائد
 میں اوسکی مدد کے بغیر سرکار انگریزی کا کام نہ چلا تب اس احسان فراموشی کے پڑھنے
 نتائج ظہور میں آئے انگریزی فوج کی اس شہر پر سفروری میں جب ریاست کوٹ
 اور منتظم کی افواج نے انگریزی فوج کو تا وقتیکہ وہ درہ بگنڈہ رہے صحیح و سالم
 نکل گئی دشمنوں کی زد سے بچانے میں جو تندرہا و جانفشانی کی اور اس ذریعہ سے
 جو خیر اندیشی ظہور میں آئی اوسکو کسی نے بیان نہ کیا کہ اب تک بہت کم معلوم ہے اگر
 کوئی بد تاوید کلام کرنل ہونسن صاحب اس بات کو یقین نہ کرے تو اوسکو لازم ہے کہ سرور
 کویلہ کی چہتری یعنی نزارہ کو جا کر دیکھے کہ اوس نے اصل ہاڈون کی طرح دریای اتجار
 کے کنارہ پر مرہٹوں کی فوج کا انتظار کیا اور مفرد ون کا تقابرو کرنے کیواسطے
 کہ بغیر اسکے اونکو ہندوستان کے دوسرے کنارہ تک دم لینے کی فرصت نہ تھی اپنی
 جان تصدق کی اور جب سرکار انگریزی نے شائد میں غارتگر افواج کو شکست دینے

[illegible]

کانا تہا صرف ایک آنکھ کی شہادت سے صلح کی شرائط مقرر کیں اور چچا بھتیجے ہو کے خوشی و خورمی سے ملاقات کو ختم کیا مگر اوس بحالت میں کشتیان بند ہی تھیں اور مسلح آدمی تیار تھے کہ اگر کسی طرح کی دغا ہو تو او انکو فوراً دریا میں غرق کر دیں بلکہ کو ضرورت شدید ہوتی اس واسطے بغرض رفع شرتین لاکھ روپیہ دیا گیا تاہم او نے دس لاکھ روپیہ وصول کرنے کی خواہش کبھی نہ چھوڑی کہ انجام کار حقیقتی ہو تا بھی کا کا ظالم سنگہ کے تمسک کو بار بار یاد کرتا تھا :

یہ تو ظاہر ہے کہ اوسکی ہمدردیت کیواسطے اسی ریاست کے انتظام کا کام بغیر اسکے کہ ملحق السرحدر یا ستون میں دست اندازی کرے کافی تھا تاہم اوس نے کوٹہ کی غفلت بڑھانے کیواسطے جنوبی سرحد پر چند پرگنات ہمارا جہگان سیندھیہ و ہلکے سے ٹھیکہ لئے ہمارا جہ سیندھیہ سے پہنچ محال اور ہمارا جہ ہلکے سے دیگ و پراوہ وغیرہ متعین جمع لئے تھے کہ جب سرکار انگریزی کو بذریعہ فتح حاصل ہوئے سرکار نے ظالم سنگہ کو دیدئے ان دونوں زبردست حکام سے موافقت کرنے پر قناعت نہ کر کے اوس نے اونکے وزیر دن سے بھی ساز کر رکھا تھا کہ دم دم کی خبر اسکے پاس پہنچاتے تھے اور بمنزید احتیاط بہت لیسٹ مرہٹہ پنڈتوں کو اپنے دربار میں نوکر رکھا تھا کہ اونکے ربط و تعلق کے سبب سے مرہٹوں کی کوئی تدبیر اوس سے مخفی نہ رہتی اور میرخان و ظالم سنگہ کے باہم ایسا ربط و ضبط تھا کہ اوسکو سامان رسد اور جنگی ارباب کوٹہ سے ملتا تھا اور جب اوسکی فوج باغی ہو کے پیش آفتاب میں اوسکو توپ سے باندھ دیئے کہ ایسا متواتر ہوتا رہتا تھا تو عند الفرار اوسکو کوٹہ میں پناہ ملتی یا آوا تنخواہ کیواسطے روپیہ دیکے رفع شر کیا جاتا ظالم سنگہ نے شیر گڑھ کا قلعہ میرخان کے

کار آمد نہ ہوئی حفاظت ملک میں ہمیشہ فتح مندر رہا مگر جب کسی دوسرے پر حملہ کیا مگر شکست
 فرمایا وہی نقصان تر کے کچھ نتیجہ حاصل نہوا۔ میواڑ میں اوسکی تدبیر بالکل پیش
 نہ گئی اور کوٹہ اتنا زیر بار ہو گیا کہ سبکدوش ہونا غیر ممکن ہے اسی طرح اور
 گوڑوں کی دار الحکومت شیو پور کو لینا چاہا مگر شکست فاش کہانی اگر انہیں سے
 کسی جگہ پر کامیاب ہو کے وہ کوٹہ کی ترقی کر سکتا تو اوسکا حوصلہ اور بھی بڑھتا
 ایک دفعہ شروع جوانی میں اوسکو راجہ پرتاب سنگ والی جے پور نے اپنے راج کا وزیر
 مقرر کرنے کیواسطے بلایا تھا نہ معلوم اگر وہ جاتا تو اوسکے اور جے پور کے حق میں
 بہتر ہوتا یا کیا؟

اب ظالم سنگ کے خانگی طریقہ پر خیال کیا جاتا ہے اور کوٹہ کا براے نام رئیس راجہ
 امید سنگ جسکی تہذیب میں رکھا تھا کہ منظم و محافظ کی قید سرپرستی سے کبھی رہائی
 نہ پاوے یاد آتا ہے ستر برس کی عمر میں ہی امید سنگ ویسا ہی نابالغ و بے اختیار
 تھا جیسا اوسوقت تھا جب اوسکے باپ نے ظالم سنگ کی گود میں بٹھایا تھا مگر ظالم
 نے پچاس برس کے عرصہ میں اپنے آقا کے ساتھ بہت عمدہ طریقہ جاری رکھا
 بزرگی عمر و عہدگی رویہ اور خطاب نانا صاحب سے اوسکے اختیار و حکومت میں
 بہت اضافہ ہوا تھا اور رئیس کا مزاج ایسا تھا کہ اوس نے کبھی منظم کے اختیار
 سے نکلنے کی خواہش نہ کی اور یہ خوبی منظم کو بہت پسند تھی اگرچہ ہر ایک کام میں
 اپنی تجویز سے عمل کرتا مگر اول اوسکی اجازت حاصل کر لیتا۔ ہمارا وہی نہایت مختار
 تہذیب آدمی تھا اور راجپوتوں کی اکثر جلی خویان رکھتا تھا شکار کا بہت شوق
 تھا اور گھوڑے کی سواری اور بندوبست سے نشانہ لگانے میں کل ریاست میں

بمشکل تمام واپس آئے دیا ایک روز ظالم شنگ اپنے خانگی مندر واقع قلعہ میں پوجا کرتا تھا کہ اسی اثنائے میں مہاراؤ کے اخلاف صغیرہ کہ اسکی موجودگی سے بے خبر تھے درشن کرنے کو چلے آئے سردی کا موسم تھا اور زمین تر ہو رہی تھی ظالم شنگ نے فوراً اپنی رضائی اوتار کر صاحبزادوں کیواسطے پچھا دی جب وہ دشن کر کے چلے گئے خدمتگار نے اس خیال سے کہ اب یہ رضائی منتظم کے اوڑھنے کے لائق نہیں رہی اوٹھانا چاہا ظالم شنگ نے بہت جلد اس کے ہاتھ سے چھین کے اوڑھ لی اور کہنے لگا کہ صاحبزادگان آقا و نعمت کے قدموں کی خاک لگنے سے اب میرے کام کی ہوئی ہے ایسی ہی بہت روایتیں ہیں کہ وہ اپنے آقا کی ہر ایک چیز کا بہت ادب کرتا تھا اور اسی حسن نیتی سے اس کے اختیار و حکومت میں روز بروز ترقی ہوئی تھی مگر جس شخص کی خواہش حکومت کا حد و پیمان نہیں اس سے اس راسخ الاعتقاد کی کاظہور میں آنا باعث تعجب تھا اختیار مالکانہ کو جس قدر اس نے اپنے ہاتھ میں لیا دوسرے نے نہ لیا ہو گا اور اسپر ہی اس کے برابر کوئی اپنے آقا سے عجز و اطاعت کے شاید پیش نہ آیا ہو گا۔

اپنے ملازموں کے ساتھ ظالم شنگ اس عمدگی سے پیش آتا تھا کہ ہر ایک اس کا خیر خواہ تھا اور کوئی ضبط و حکومت سے باہر نہیں ہو سکتا باوجودیکہ وہ ہر طرح سے اسکی حاجت روائی کرتا تھا بلکہ بہت التفات سے اس کے آرام و آسائش کا سامان جیسا کرتا مگر اسکو انسان کی حرص و ہوا کی کیفیت بخوبی معلوم تھی کیونکہ خود اختیار نہیں ہونے دیتا اور جس حالت میں اسکی اور اس کے رشتہ دار و متوسلون کی خاطر خواہ پرورش کرتا اور شادی و غمی و تہوار و ن پرز و بخشی سے خوش رکھتا ہمدردانہ حال

وہاں سے آئے گی موت نہان نہان

موت نہان نہان سے آئے گی موت نہان نہان
موت نہان نہان سے آئے گی موت نہان نہان
موت نہان نہان سے آئے گی موت نہان نہان
موت نہان نہان سے آئے گی موت نہان نہان
موت نہان نہان سے آئے گی موت نہان نہان
موت نہان نہان سے آئے گی موت نہان نہان
موت نہان نہان سے آئے گی موت نہان نہان
موت نہان نہان سے آئے گی موت نہان نہان
موت نہان نہان سے آئے گی موت نہان نہان
موت نہان نہان سے آئے گی موت نہان نہان

تاریخ زمانہ حال

۱۸۱۷ء میں مارکوئیس آف ہیسٹنگس صاحب گورنر جنرل ہندوستان بنے گروہ غارتگران کے شرکار اعظم یعنی پنڈارون سے وہ لڑائی کرنیکا اشتہار دیا جو سابقاً بڑے رئیسوں کی مغلوبی و شکستہ حالی سے التواریں رہی تھی اور یہ ہی شہر کیا کہ اس مہم اعظم میں کہ عافیت و امن رعایا کی واسطے کی گئی ہے جو کوئی سرکار کا شریک حال ہوگا دشمن متصور ہوگا اور کسی کا یہ عذر کہ میں فریقین میں سے کسی کی طرف ہوں التفات و پذیرائی کے لائق ہوگا۔ راجپوتانہ کے رئیسوں کو کہ استحکام و استقلال حکومت میں مثل سرکار انگریزی اونکا بھی فائدہ تھا ہدایت ہوئی کہ سرکار سے اتفاق و یگانگت جسمین دشمنوں پر حملہ کرنے اور حملہ آور دشمن کا مقابلہ کرنے میں احدیت فوائد پیدا کریں اور اس طرح افواج غارتگران کے خوف و خطر سے نجات پائیں اور بالوصف اس کے سرکار کی اطاعت کریں اور آمدنی ملک میں سے کسی قدر خرارج دیا کریں و انشتمند ظالم شک نے اس اتفاق کے فوائد اور جلد تر کرنیکے عمدہ نتائج کو فوراً سمجھ لیا اور سب سے پیشتر کوٹہ کے وکیل نے آکے بہ انضباط عہد نامہ فیما بین سرکار انگریزی و ریاست کوٹہ وہ کام شروع کیا جس کے ذریعہ سے تھوڑے دنوں میں سلطنت انگلستان کا کل راجپوتانہ سے تعلق ہو گیا اس زمانہ میں کل ہندوستان سلیم ہوا تھا و لاکھ آدمی تجویز ہو کے مقامات مختلفہ پر عذر و غارتگری کو ہمیشہ کی واسطے موقوف کر نیکو دورہ کرنے لگے چونکہ اول معرکہ ممالک ملحق السرحہ ہاڈوتی میں واقع ہوئی و لا تھا ظالم شک کے پاس ایک صاحب ایجنٹ کا متعین ہونا ضرور متصور ہوا

[illegible]

اضافہ ملک کی طرح سے نہیں کیجاتی ہے اور اسکے بشرہ سے اندرونی تبسم نظر آتا تھا۔
 کل تقریر و ن پراوسکا قول یہی تھا مہاراجہ صاحب بلاشبہ جو آپ فرماتے ہیں یہی
 آپکا یقین ہے مگر ٹوٹے خاتمہ کی بات یہی یاد رکھو کہ اب وہ دن دور نہیں ہے
 جب کل ہندوستان میں ایک سکہ جاری ہو جائیگا یہ حال خدا کا ہے اگر انکی
 حیات دس برس اور وفا کرتی تو پچھتم خود اپنے قول کی صداقت دیکھ لیتا کیونکہ اگرچہ
 راجپوتانہ میں سے کوئی ملک بذریعہ فتح یا ضبطی کے ممالک انگریزی میں شامل ہوا مگر
 سرشتہ ضبط و اقتدار انگریزی کل ملک میں اس درجہ پر قائم و تسلط ہو جانے سے
 کہ خود صاحبان انگریز کے بھی خواب و خیال میں نہ تھا خاتمہ کی صداقت آیا
 جس شخص نے ترقی اقبال انگریزی کی تاریخ کو حرف بحرف بخور پڑھا تھا اور لارڈ کلاؤڈ
 صاحب کی فتح پلاسی سے لیکر لارڈ لیک صاحب کے محاربہ ہندوستان برتر ملک
 سب معاملات اور اسکے حافظہ میں تازہ تھے اور اسکے دل پر جو یقین تھا اور سکودلیل و
 حجت سے رفع کرنا یہودہ تھا۔ اور اس کل تجربہ سے اور سکون ثابت ہو گیا تھا کہ ملک
 یورپ سے ہی جو حاکم آئے ہیں علما و علما راجپوتوں کے عقیدہ اعظم کو کہ جس طرح مگر
 ہو ملک لینا چاہیے واجب التعمیل سمجھتے ہیں اور چار قواعد۔ شام۔ دان۔ بید۔
 دھڑ پر کہ حسب قول شاستر انہیں کے ذریعہ سے ملک حاصل ہوتے ہیں اور وہی
 نظم و نسق ریاست میں بڑے رہتا ہیں اور نکا ہی کامل عمل ہے پس جس حالت میں
 حکام انگریزی نے بغرض حصول مطلب اپنی تدبیرات کو خالی از غرض و طمع ظاہر کیا
 اور اس نے امداد و اعانت کی تو سبب اسکا یہ نہ تھا کہ اس نے اس کے
 قول کو یاد رکھ لیا ہو مگر اس نے اول فواید کو جو اس اتفاق و احدیت سے ریاست

تعلق کرنے میں ایک طرح کی کراہیت تھی۔ مگر علاوہ دیگر وجوہات ثبوت ضرورت
 استحکام احدیت سرکار انگریزی کے وہ اس امر کے اظہار سے بھی باز نہ رہ سکا کہ
 جس اختیار و حکومت کو پچاس برس کی محنت و کوشش سے حاصل کیا ہے وہ
 سرکار انگریزی کی دستگیری کے بغیر قائم رہنا محال ہے اور اب جھک کر سرکار کی
 اطاعت کرنے کے سوا اور کچھ چارہ نہیں ہے۔ الغرض اس نے امن و طمانیت
 کے واسطے یہ طریقہ اختیار کیا تھا کیونکہ تقاضا ر عمر سے وہ عنقریب مرنیوالا تھا
 پس بجائے اسکے کہ نفاق و غیر اطمینانی کی حالت میں چوڑ جاوے اس تدبیر سے
 عہدہ و اختیار اولاد کو ملنے کی زیادہ امید تھی۔ مگر جب غارتگریوں سے لڑائی
 طول پکڑ گئی اور پیشوا و ہونسلہ و ہلکر و سنبھہ کے مستقل تر سرکاروں نے
 سرکار سے علیحدگی اختیار کی حکام انگریزی سختی معقول دلائل سے اسکو اپنے شامل
 رکھنے میں کوشش کی صاحب ایجنٹ نے اسکو مطلع کیا کہ جو برگناٹ ہمارا جہلگیر
 کی طرف سے آپ کے پاس ہیں بذریعہ فتح سرکار میں آویں گے اور چونکہ سرکار کو وسط
 ہند میں اپنے ملک کا اضافہ کرنا منظور نہیں ہے اختتام جنگ پر اپنے رفقاء کی
 حسن خدمت کو سہونکری کی کہ اس فہمائش سے کسی طرح کا شک تھا وہ بھی رفع ہو گیا
 اور جب پنڈارون کا گروہ اعظم بالکل شکست ہو گیا تو دریافت ہوا کہ اون کے
 سرغنوں کے اہل قبایل اس کے ملک میں مخفی تھے اس بالواسطہ مدد سے حکام نے
 اونکو محروس کر لیا اور غارتگریوں کی طاقت ٹوٹ گئی ان عمدہ خدمتوں کے جلد
 میں چارون برگناٹ جو بلکہ کی طرف سے اس کے قبضہ میں تھے اسکو عطا ہوئے مگر
 جب اس کے نام کی سند دی گئی تو اس نے لینے سے انکار کر کے اپنے آقا یعنی ہمارے

لڑائی ختم ہوئی اور حکام فوج موقع جنگ سے ظالم سنگہ کی خیر خواہی کے بہت مشکور
 اور اسکے اوصاف کے مدح و ثنا خوان ہو کے واپس گئے اور صاحب الجنت
 جو زمانہ ہم میں اسکے ساتھ رہے تھے بطور ذریعہ رسل و رسائل آئندہ
 متعین ہوئے ہ

نومبر ۱۹ء میں مہاراجہ امیر سنگہ صاحب کا انتقال ہوا اور دعوی داران سندھ نشینی
 کے خیال و اعمال سے ایسے سانحات برروے کار آئے کہ اگر سرکار انگریز کی
 طرف سے جسکی اطاعت وقت مناسب پر اختیار کر لی جتی اعانت و دستگیری نہوتی
 تو باوصف لاثانی ذہانت و ہوشیاری کے منتظم کا اون سے نجات پانا غیر ممکن
 ہو جاتا۔ تاریخ ۲۶۔ دسمبر ۱۹ء دہلی میں باہتمام و کلاء منتظم عہد نامہ فیما بین
 انگریزی و مہاراجہ امیر سنگہ صاحب مندرجہ نقشہ نمبر ۲ فصل سیوم باب اول
 و قالیچ راجپوتانہ منضبط ہو کے بعد تصدیق فریقین متعہد جنوری ۱۹۰۱ء میں ہر
 فریق کو دیا گیا تھا اور اس عہد نامہ پر مہاراجہ صاحب اور منتظم دونوں کی مہر
 ہوئی تھیں مگر منتظم کے اختیارات حکومت کی کفالت منحصر بوقت آئندہ رہ کر اس
 درج نہوتی تھی بلکہ اسکا نام بھی صرف ابتدائی فقرہ میں بطور معتد ملازم مہاراجہ
 امیر سنگہ صاحب کے جسکی طرف سے اصل میں عہد نامہ منضبط ہوا درج تھا مگر پھر
 مشکاف صاحب ریزٹرنٹ نے بہت متعجب ہو کے اپنی رپورٹ میں لکھا مجھ کو یقین
 تھا کہ شرط کفالت درج عہد نامہ ہونے کی درخواست کیجاوے گی بلکہ میں اپنی طرف
 سے اسکی منظوری کیواسطے تیار تھا۔ مگر یہ فرودگذاشت سہوا نہوا تھا بلکہ منتظم نے
 اسوجہ سے کہ عرصہ پچاس سال تک استعمال اختیارات مالکانہ کر کے بمنزلہ اصلی حکام

بمقام دہلی مورخہ ۲۰ فروری ۱۸۵۷ء

دستخط سی ٹی مشکاف صاحب - ہمارا اور راجہ امیر سنگہ صاحب بہادر - راج رانا
ظالم سنگہ - ہمارا راجہ شیو دان سنگہ - پھول چند - جیون رام -
ان شرائط کو جتاہ نواب گورنر جنرل صاحب نے بمقام لکھنؤ بتا دیا ہے - مارچ ۱۸۵۷ء
تصدیق کیا فقط

یہ حال بطور تہید و اتعات آئندہ بنظر آگہی ملکہا گیا ہے اور اب اون اشخاص کی
مختصر کیفیت لکھی جاتی ہے جنہیں اس عمل پر آمد سے اختلاف واقع ہوا ہے
ہمارا و امیر سنگہ صاحب کے تین صاحبزادے کشور سنگہ - بشن سنگہ - پر تہی
تھے - ولیعہد کشور سنگہ صاحب بصر پیتالیس سال ہاڈون کو بہت عزیز تھا - اوسکے
مزاج و بشرہ میں بہت حلیم و نرمی تھی مگر تنہائی میں تربیت پانے سے اوسکو بچا
کار و بار دنیوی کے مذہبی مسئلوں اور شاستر کے حالات سے زیادہ واقف نہ تھی
خاندان کے حالات اوس سے مخفی نہ تھے اور بزرگوں کی شجاعت و ناموری
کے یاد سے ویسے ہی جہات کے انصرام کی بہت وجہیت رکھتا تھا مگر طبیعت کے
قدرتی میلان اور تربیت سے وہ اپنے باپ کے طریقہ پر چلنے اور اپنے اور ریا
کے کاموں کو نانا صاحب یعنی منتظم کے اختیار مطلق میں چھوڑنے کے لائق تھا
بشن سنگہ اوس سے تین برس چھوٹا ہی سلیم الطبع اور ہوشیار و جودبار تھا اور
اوسکو منتظم سے بہت محبت تھی

پر تہی سنگہ کی عمر تیس برس سے کم تھی یہ شخص قوم ہاڈا کا عمدہ نمونہ تھا اور راجپوتوں
کے خاص شغل یعنی جنگ آوری کا بہت شوق رکھتا تھا اوسکی رائے میں ریاست کی

ظاہر کرنے کی کسکو مجال تھی الغرض وہ اس طریقہ سے رہنے لگا کہ اس سے سب
 مراض ہو گئے اوسکے باغات و گہوڑے و کشتیان اس فضول خروچی سے آراستہ
 تھے کہ پسران رئیس کو اونسکے دیکھتے سے حسد ہوتا تھا اور ادلی اس کثرت سے
 رکھتا تھا کہ خود رئیس کے ہمراہی اوسکے مقابلہ میں گرد تھے اور باپ کی اس عاقبت
 اندیش نصیحت پر کہ بچے سو برس پورے ہو جاوینگے (یعنی میں مر جاؤنگا) تب
 یہ انتظام جسکی درستی میں عمر صرف ہوئی ہے کیا رگی ذرہم برہم ہو جاوینگا۔
 اوسکو مطلق خیال نہ تھا :

گوردھن داس بعرستائیس سال بہادر و لائق و چست و چالاک تھا اوسکا تیراؤ
 اپنے آقا کے خاندان سے بہائی کے طریقہ سے بالکل خلاص تھا صاحبزادگان پسر
 مرحوم خصوص ولیعہ و دبیر تھی شگہ سے کہ اونکا اور اوسکا مزاج یکساں تھا
 اوسکی بہت موافقت و دوستی تھی اور باپ نے بھی کہ بڑے باپے کی اولاد ہونے
 کے سبب سے بڑے بیٹے کی نسبت زیادہ محبت رکھتا تھا اوسکو عہدہ پردہائی
 یعنی انتظام غلہ ریاست پر مقرر کیا تھا اس ذریعہ سے اوسکے پاس روپیہ بکثرت
 تھا اور اس روپیہ سے اوسکے بہائی کی وراثت مقبولہ میں خلل واقع ہوا بہائیوں
 میں باہم سخت نفاق تھا اور مادہ ہو شگہ نے بارہا گوردھن داس کی بہک و دولت
 کی تھی بلکہ ایک دفعہ پرہ میں قید کر دیا تھا کہ اس سبب سے اوسکو عداوت قلبی ہو گئی
 ظالم شگہ میں صرف یہی عیب تھا کہ اس نے بیٹوں کی تربیت پر کچھ توجہ نہ دی
 کی بد مزاجی اور سرکش بیڑہتی رہی کہ اوسکے عمر بہر کے طریقہ پر چلنے کے لائق یا جیسا
 اونکو ہونا چاہیے تھا اوینہ سے کوئی نہوا اس غلطی سے اوسکو بہت پشیمانی ہوئی

وعافیت آپکے اختیار میں ہے ہمارا وصاحب مرحوم کے خلف اکبر کشورنگ کو مستند
کر دیا ہے اور بنظر دوستی آپکی خدمت میں اطلاع دی ہے

جسوقت یہ خط پہنچا صاحب پولیٹیکل ایجنٹ مار واٹر سے میواتر کو جاتے تھے اوہوں
نے فوراً گورنمنٹ کو اطلاع دیے استدعا ہدایت کی اور چند روزہ اوہیں
مقام کر کے کوڑہ کو روانہ ہوئے کہ مخالف فریقوں کی عداوت سے انقلاب خلل انداز
انتظام مکتولہ پیدا ہونیوالا تھا اوسکو ملاحظہ کریں دیان پہونچکا اوہوں نے دیکھا
کہ عمر رسیدہ منتظم بہان ہی مکان میں رہنے کی آسائش سے محروم ہے یعنی
مع اپنے بہادر چھتر میوں کے شہر سے ایک میل پر خیمہ میں رہتا ہے اور اوسکا بیٹا
محل میں مقیم ہے رئیس اور اوسکے بہائی بدستور قلعہ میں تھے اور بہ افسری گوردوار
داس ویر تھی سنگہ کے ہمارا کو اپنی تجویز سے موافق کرنے کیواسطے ہر روزہ مشغول
ہوتی تھی اور بش سنگہ کو اس جلسہ سے علیحدہ کر رکھا تھا ہمارا واسید سنگہ صاحب کو
مرے ہوئے دیر نہ ہونے پائی کہ صاحبزادگان منتظم کی دیرینہ عداوت نے عین
دروازوں کے اندر جنگ وجدل ہونے کی صورت پیدا کر دی اور اگرچہ رئیس
کے ارادہ میں یہ تھا کہ اپنے حقوق کو جو مدت سے جاتے رہے تھے جس طرح ممکن
ہو حاصل کرے مگر کمال تعجب ہے بلکہ شاید کسیکو یقین نہ آوے کہ ظالم سنگہ کو ان تجویز
کی بالکل خبر نہ تھی

انتقال آقا کے غم اور ترددات انتظام راج اور ضعف و نقاہت مقضار عمر سے
وہ بیمار ہو گیا اور جو لوگ اوسکے مرنے کے منتظر تھے انکو اپنا مطلب حاصل ہونے
کی امید ہوئی مگر انکی حیرت و مایوسی کے واسطے اوسکو آرام ہو گیا تاہم رئیس اور

[illegible]

بدل دیا تھا اس سے پیشتر جو کسی کی حق تلفی پر کچھ لحاظ و انصاف نہ ہوتا تھا تو سبب
 اس کا یہ تھا کہ کسی کو یہ جبر نہ ور و زبردستی کے حق سہی کی امید نہ تھی مگر اس عہد
 جدید کے شروع ہونے سے ہر ایک شخص اپنے حق کو محفوظ و محفوظ سمجھنے لگا ممکن تھا
 کہ جس رئیس کے اختیارات مالکانہ بذریعہ عہد نامہ موقوف ہو گئے وہ ان کی بازیافتی
 کا دعویٰ نہ کرتا یا سردار اپنی مضبوط جاگیروں کے خواستگار ہوتے یا زمیندار
 یہی اپنی اراضی کو کہ خالص ہو گئی تھی چھوڑا نہ چاہتا اور غیر ریاستوں کے رئیسوں
 کو بھی منتظم کا باوصف اس کی حلم و نرمی کے استقدر یا اختیار ہوتا اسوجہ سے ناگوار
 تھا کہ یہ نظیر پیدا ہو کے مبادا ہماری ریاستوں میں بھی خرابی پیدا ہو جائے
 سب نے ایسے وجوہات سے کہ بجائے مصالحت آمیز کے زیادہ تر معقول اور واجبی
 ہمیں سرکار انگریزی کے حاکمانہ عدل و انصاف و اداری کی درخواست کی
 مگر اتفاقات زمانہ اور احسان مندی شاہانہ سے سرکار کو اس کے خلاف طریقہ اختیار
 کرنا پڑا کہ انگریزی پلٹین بہ اتفاق ملازمان منتظم غاصب حکومت ملک کے جائز و
 مستحق مالک سے برسر مقابلہ ہوئیں۔ واقعی یہ ہندوستان کی حکومت کی مشکل
 ترین معاملات میں سے تھا اور اس اتفاق احدیت کے پرخطر نتائج کا کوئی دیکھنا نہ
 ہو سیا ری سے باز رکھنا ممکن نہ تھا۔

اس میں شک نہیں کہ عہد نامہ کوٹہ کی شرائط تتمہ نے جتنکے ذریعہ سے سرکار نے دوزخ
 سے اس طرح پر عہد کیا کہ دونوں سے اس کا ایفاء غیر ممکن تھا کل ضلالت راجوٹانہ
 کے نزدیک سرکار کے حاکمانہ انصاف کے اعتبار میں خلل پیدا کر دیا کہ دوائے
 شخصوں کو جب تک ایک وقت میں قائم رہنا بمنزلہ معجزہ ہوتا حاکم مقرر کر دیا تھا چونکہ

بلاشبہ ایسی دلیل موقع و کالت پر واجب متصور ہوتی مگر اس لاثانی فتح کی خوشی سے حسین ظالم شاگرد نے بڑی بددلی تہی حکام انگریزی محفوظ تھے اور افراط خوشی میں آئندہ کی خرابی پر نظر نہ کیا لیکن اگر ضرورت گذشتہ واجبیہ کا ذریعہ کامل نہ ہو سکے تو اور بھی دلیل موجود ہے جب تدبیر شاہ کے موجودہ بمقابلہ غارتگران کل مستقل سرکاروں کے ساتھ اتفاق پیدا کرنے کی تجویز کو پختہ کر لیا تو لازم آیا کہ جن لوگوں کے ساتھ عہد و پیمان ہوں ان کی تشخیص کرنے میں عام اور وسیع قاعدہ پر عمل کیا جاوے اور وقت یہ ممکن نہ تھا کہ ہر ریاست کے واجب یا نا واجب قواعد کی باضابطہ و دیر طلب تحقیقات کیجاتی یا کسی ذی اختیار سے اس کے طرز حقیقت و استحقاق جائزہ کی بابت سوال کیا جاتا اور ضرورتاً انہیں شخصوں کو جو اس وقت حاکم فرمان روا تھے مالک و مختار سمجھنا پڑا کہ اسی قاعدہ کا علانیہ اشتہار ہوا اور اسی پر سب نے یکساں عمل کیا اور یہاں تک کہ شرط کو حکام انگریزی دسمبر میں بخوشی تمام قبول کر لیتے مارج میں جب ان کا کل مطالب حاصل ہو چکا اور سکونا منظور کرنا براہ انصاف واجب تھا یا برعکس اس کے تجربہ کار فن ایلیجیری کی تجویز و تصفیہ کے لائق ہے اس واسطے اب اس تدبیر کا نتیجہ بیان کیا جاتا ہے۔

ہمارا وصاحب جدید کے مشیروں نے ان کو شرائط عہد نامہ سے آگاہ کر کے آمادہ کیا کہ ان پر صحیح صحیح عمل کرنے کی درخواست کریں اور منتظم نے جو ہمیشہ رئیس و حاکم کا ادب اور وقار کیا تھا اسی کو بطور ثبوت غیر مستحق اختیارات کے اس کے خلاف پیش کرتے تھے انہوں نے بہت فخر اور داعیہ سے عہد نامہ کی دستوں قلم کا

دیکھی کہ ان دونوں مشیروں کا علیحدہ کرتا ضرور ہے۔

مگر قلعہ پر حملہ کئے بغیر انکی علیحدگی غیر ممکن تھی اور حملہ ہونے پر غالباً رئیس مارا جاتا
اس واسطے یہ تجویز ہوئی کہ صرف محاصرہ کیا جاوے تاکہ تنگ ہو کے بہاگ نکلیں
چنانچہ ایسا ہی ہوا جب مہارائے قلعہ میں کسی طرح گزارہ کی صورت نہ دیکھی اپنی
ملکدہرا اعتبار کر کے پانسو بہادر سواروں کی جمیعت سے جنہیں زیادہ تر ماڈا
تھے کل دیو برج ناہتہ کی ثورت چار جامہ بدر کہنے کے نقارہ بجاتا اور نشان یہر
بکھراتا محاصرہ میں سے نکلا فوج محاصرہ کو مزاحمت یا مقابلہ کی ہدایت نہ تھی کہ
اوسکی سواری بلا تعرض محل گئی بغیر استماع اس خبر کے صاحب پولیٹیکل ایجنٹ منتظم
کے لشکر میں گئے اور دریافت کیا کہ فساد کو ملک میں پہیلنے سے باز رکھنے کی واسطے
کیا تدبیر کرنی چاہئے۔ وٹسن نے بہت پس و پیش سے جواب دیا کہ۔ میں ہی اپنے
مالک کے ساتھ رہوں گا اور چاکری کروں گا اور بجائے اسکے کہ اپنے آثار کا مقابلہ
کر کے روسیاہی کروں ناہتہ دوارہ کو چلا جاؤں گا صاحب ایجنٹ نے جواب میں
کہا کہ آپکے قطعی ارادہ کرنے میں کوئی امر مانع نہیں ہے اور صرف اوسکا ظاہر
کرنا ہی کافی ہو گا مگر جب دیکھا کہ اسکا دل یکسو نہیں اور کسی امر پر آمادہ نہیں
ہوتا تو اس خیال سے کہ پانسو سرکش و فتنہ انگیز لوگوں کے آزاد پھرنے سے فساد
عظیم برپا ہو گا اور یہ وقت ایسا نہیں ہے کہ حسن و قبح کی بحث و تامل میں کوئی
لمحو گذرنے دیا جاوے فوراً جسٹن رئیس کی سواری گئی تھی گھوڑا دوڑایا اور
بمقام زنگ باڑی کو ٹپ سے چھ میل جنوب میں ہے شامل ہوئے اوسکے ہمراہی
اور اسپان سواری فصیل باغ سے باہر ٹہرے ہوئے تھے اور رئیس اور اسکے

44

بٹھایا علیحدہ نہونے دیا اور سند نشین کر کے اسکی ترقی عافیت و بہبود کی خواہش ظاہر کی اور یہ بھی کہا کہ آپکا چلن درویش آپکے شاہانہ رتبہ کے لایق ہونا ضرور ہے اور پرتھی سنگہ اور گوردھن داس کا آپ کے پاس سے بلکہ گوردھن داس کا ملک باڈا والی ہو علیحدہ ہونا واجب ہے۔ یہ حال تو وسط مٹی کا ہے اور جون میں بطور مجرم ریاست مشہور خارج کر کے دہلی کو بھیجا گیا رئیس اور اس کے خاندان کے ہر ایک شخص کی معاش وافر مقرر ہو کے منتظم اور رئیس کے درمیان حسب ضابطہ صلح ہوئی ۛ

اس دربار کا اجتماع تہوار کے طور پر ہوا اور عوام کو از خود خوشی ہوئی جس واسطے سے منتظم اور اسکا بیٹا محل میں آئے ہر گلی و کوچہ پر ابنوہ کثیر نے جمع ہو کے بہ آواز بلند مبارکباد دی واجب التعظیم ظالم سنگہ مثل بزرگوں کے اگر موجود ہوا اور رئیس اور اس کے بہائی نے مثل نافرمان بچوں کے استدعا سے معافی کی اور جھک کر اس کے قدم چومنے چاہے ظالم سنگہ نے اونکو اس عاجزی سے باز رکھ کے خود اپنے آقا کے قدم پکڑ لئے ہمارا وصاحب نے بہت ادب و محبت ظاہر کی اور ظالم سنگہ نے اظہار وفاداری و تعظیم کیا اور طرفین سے صفائی اور رفع کدورت ہوئی ۛ

اس صلح کے بعد بتاریخ ۱۔ اگست سن ۱۸۵۷ ہمارا وصاحب کے حسب ضابطہ سند نشینی کی رسم ادا ہوئی پرنس کے بعد صاحب پولیٹیکل ایجنٹ نے رئیس کی پیشانی پر ٹھیکہ کیا اور مالا و سر بیچ و بیچ بند و غیرہ زیور پہنا کر کمرے تلوار باندھ کر اسکو قوت تو پختہ سے سلامی ہوئی ہمارا وصاحب نے بہ اظہار اطاعت و شکریہ

اونکو نوکتر کہا چاہے تو اونکو بلا مواخذہ حساب کارگزاری سابقہ کی آزادی اور
 جہان چارمین و مان رہنے کی اجازت ہو جاوے ہمارا و صاحب اور ماد ہوسنگ
 کے دستخط ہو جانے کے بعد حسب درخواست ظالم سنگ صاحب ایجنٹ نے بھی بطور
 کفالت تعمیل کے اپنے دستخط ثبت کئے اس سے ثابت ہے کہ اخیر وقت تک منتظم اپنے
 آثار کی بزرگی و سرپرستی کو تسلیم کرتا تھا اور اپنے بیٹے کے طریقہ سے خایف تھا
 دوسرا کام یہ تھا کہ اپنے تمام عمر کی عادت اور رواج ملک کے خلاف و منطینی
 مصادرہ کا لینا علاقہ ریاست کوٹہ کے اندر بالکل موقوف کر دیا ایسے رواج کا
 کہ کل راجپوتانہ میں بکمال مضبوطی و قدامت جاری ہے اور اپنے ہی ذاتی ارادہ
 سے موقوف کرنا منتظم کی تیزی ذہانت اور خواہش رضا جوئی سرکار محافظ کی
 ثبوت کامل ہے اوسکو بخوبی معلوم تھا کہ اپنی رعایا کے ساتھ انصاف و سلوک
 سے پیش آنے کے برابر سرکار انگریزی کے خوش کر نیکا کوئی ذریعہ نہیں ہے پس نظر
 حصول اون فوائد کے جو اس مطالبہ کی معافی سے خود اوسکے اور ریاست کے
 حق میں پیدا ہونیوالی ہتی و نیز بغرض حصول تحسین و آفرین سرکار انگریزی کے
 اوس نے اخذ مصادرہ کو اس تاکید سے موقوف کیا کہ علاقہ راج کے ہر ایک
 قصبہ میں پتھر نصب کر کے اون پر اس مکر وہ رواج کے از سر نو جاری کرے والے
 کو سورج و چاند و گن و سور کی قسمیں اور عاقبت میں گنہگار اور دوزخی ہونے
 کی بددعا کندہ کرادین ۛ

اس نزاع و فساد کے انجام میں سب سے زیادہ سمجھی منتظم کے پسر کینرک زادیر ہوئی
 کہ وہ بروز روشن دیس سے نکالا گیا گوردین داس اور اوسکی والدہ سخی منتظم کو

[illegible]

ہر ایک مقام بلکہ دریا سے چمبل کے طرفین کا ملک دبے ہوئے تھے چوبیس چوبیس
 پونڈ کے گولون کی دو توپیں چڑھا کے قلعہ پر گولہ اندازی شروع کی اس آتش نشانی
 کے وقت مہاراجہ صاحب اور اسکے بھائی پرہتی سنگہ بذریعہ کشتی عبور وریا کر
 بوندی کو چلے گئے بشن سنگہ بھائیوں سے علیحدہ ہو کے منتظم کے پاس آگیا رئیس
 بوندی کو سرکار سے ہدایت ہوئی کہ رئیس مفرور کے ساتھ مہمان نوازی سے
 پیش آنے کی تو مخالفت نہیں ہے مگر وہ منتظم سے لڑنے کیواسطے بوندی میں فوج
 جمع کرو گے تو تم سے سخت باز پرس ہوگی اور ہمدان حال نیچ کی فوج انگریزی
 کے صاحب کینڈٹ کو لکھا گیا کہ جابوہ اور بوندی کے درمیان فوج کی جمعیت
 مقرر کر کے راستہ کا انتظام کر دیں اور اگر گوردھن واس مہاراجہ صاحب کے شامل
 ہونیکا ارادہ کرے تو اسکو زندہ یا مردہ جس طرح ممکن ہو گرفتار کریں مگر باوصف
 اس حسن تدبیری و خوش انتظامی کے وہ اس سرزمین کے ناہموار اور پھیلا
 راستہ سے صاف نکل گیا مگر جب دیکھا کہ رئیس بوندی اپنے ارادہ پر ثابت قدم
 ہے تو مارواڑ کو چلا گیا اور وہاں بھی پناہ نہ ملی تب بھڑاسکے کہ دہلی میں جا کے
 قید ہو جاوے چارہ نہ دیکھا۔ مگر شاید اسکا جانا مشورت سے ہوا ہو کیونکہ
 اس کے دہلی کو روانہ ہوتے ہی مہاراجہ صاحب نے بوندی سے بندرا بن کی جابرا
 کیواسطے کوچ کیا اور یہ امید ہوئی کہ شاید اپنے کل دیویر جناہتہ کے خاص ملک
 میں بودو باش خیر کے بقیہ عمر کو امن و عافیت سے بسر کریں اور نکا بوندی کو جانا
 بسبب کمی فاصلہ درمیان کوٹ و بوندی اور قربت خاندان دونوں یسوں کی عواطف
 کے نزدیک کچھ بڑی بات نہ تھی کیونکہ خانگی تفاق کی وجہ سے اکثر قرب و جوار کی

مذکور کو متوسط کر دیا سپر اوہنون نے زیادہ فوج جمع کر کے ہاڈوتی کو کوچ کیا اور
 اٹھارہ راستہ جس رئیس کے علاقہ میں ہو کر گئے اسی سے کہتے گئے کہ حسبِ نظری
 سرکار انگریزی اپنے اختیارات مالکانہ کو کہ مدت سے موقوف تھے حاصل کرنے کے
 واسطے جاتے ہیں اور اب کاران مذکور کے چراسی و خزانچی دہلی کا گماشتہ کہ
 رئیس کو زرِ مطلوبہ دیتا تھا موجود ہونے سے ہر ایک کو ان کے کلام کا یقین آ گیا
 اور اس قریب میں آ کے خلائق کو ادنیٰ کامیابی کی خواہش کامل پیدا ہوئی جس قدر
 بڑھے فوج زیادہ ہوتی گئی اور اختتام موسم بارش سلسلہ پر لب دریای چپل
 پہنچنے تین ہزار آدمیوں سے عبور دریا کر کے ایسے مضمون سے احکام طبع جاری
 کئے کہ ہر ایک راجپوت نے یقین کر کے تعمیل کی یعنی حسبِ شرائط عہد نامہ داد خواہ
 ہونے کی اطلاع دیکے بحوالہ حقوق قدیمی اپنے شامل ہونے کے خواستگار ہوئے
 کہ ریاست کے ہر ایک ہاڈوانے بدل منظور کیا۔ ان کے طریقہ سے راجپوتوں کے
 عقاید و فاداری کا حال بخوبی منکشف ہوا کہ تنظیم کے قریب ترین رشتہ دار اور
 پرورش یافتہ ملازم اس سے علیحدہ ہو کے موروثی و حقدار رئیس کے جس کو
 بعض نے کبھی دیکھا بھی نہ تھا اور نہ جانتے تھے شامل ہو گئے عرصہ تک طرفین
 سے سوال و جواب در دو کہ ہوتی رہی ایک مہینے بعد ہمارا و کشورنگ صاحب
 نے بمقام میانہ بمتی اسوج بدی پنچپن مطابق ۱۴ ستمبر خط مندرجہ ذیل مضمون
 شرائط صفائی کرنل ٹوڈ صاحب کی خدمت میں بھیجا :

سے تحریر ہوں :

۴ میرے اور اس کے حفظ جان کی واسطے یہ تعارف سرکار انگریزی ضمانت لیلی

جاوے :

۵ پر تہی سنگہ کے واسطے جاگیر مقرر کروں گا کہ وہ وہاں رہے گا اور پر تہی سنگہ اور بشن سنگہ کے ہمراہیوں کا عملہ میرا مقرر کیا ہوا ہوگا اس طرح اپنے یکجہدی اور ہمعوم لوگوں کے واسطے جاگیر مقرر کروں گا اور وہ حسب دستور قدیم میرے پاس رہیں گے :

۶ میری اردلی خاص تین ہزار آدمیوں کی اور باپالال میرے پاس رہیں گے :

۷ ملک کی آمدنی کشن بہنڈار یعنی خزانہ صدرین رہیگی اور وہاں سے خرچ ہوگا :

۸ قلعہ داروں کو مین مقرر کروں گا اور فوج میری تخت حکومت میں رہیگی منتظم کو اختیار ہے کہ اہلکاران ریاست سے اپنے احکام کی تعمیل کرے مگر میری صلاح و منظوری کے ذریعہ سے :

یہ شرطیں چاہتا ہوں اور وہ راج ریت یعنی قواعد حکومت کے بموجب ہیں فقط

اس خط کے پہنچنے ہی روز افزون بد نظمی کے انسداد کا کوئی ذریعہ نہ رہا اور جو تجویز انواع خیالات سے اب تک موقوف رکھی گئی تھی کرنی لازم آئی ہے منتظم کی آزمودہ کار و مجرب فوج کا کچھ ہر وسہ نہ تھا کہ اس نے خود قبول کر لیا اس اقبال سے اس کی طرز حکومت اور عوام کی خواہش معدلت کے کیا اچھے ثبوت

لوگوں کی اردلی کا اپنے ساتھ رکھنا حسب مرضی اپنی جاگیروں کا دینا خود قیام کا
حاکم ہونا اور اپنی طرف سے قلعہ داروں کا مقر کرنا چاہا کہ یہ امور شریطہ دار
سے صریح برخلاف تھے اور اولاد ظالم شک کے بہ اختیارات نظم و نسق ریاست عہد
منتظمی پر مقرر ہونے کی نسبت یہ درخواست کی کہ میری مرضی پر منحصر ہے کہ اس
صورت میں اس کا عہدہ جو بذریعہ عہد نامہ مکفول ہو چکا تھا محض ناپایدار وغیر
معین رہ جاتا ہے

جب تحقیق ہو گیا کہ کوئی تدبیر رئیس کو بد صلاح اور فتنہ انگیز مشروروں کے اغوا
سے کہ شبانہ روزی جمع ہو کے اپنے اور اپنے بزرگوں کی مظلومی کی شکایتیں
کیا کرتے تھے باز رکھنے کی واسطے کارگر نہیں ہو سکتی تھے تو فوج جو عہد نامہ پر حکماً
غلام رہ کر آئے کی واسطے بلائی گئی تھی بہ اتفاق فوج منتظم روانہ ہوئی جسوقت
مستوفی فوجین کالی سندھ کے کنارہ پر پہنچیں اور مخالفوں کے درمیان صرف ندی
رہ گئی کثرت بارش سے ایسی طغیانی ہوئی کہ چند روز تک عبور نہ ہو سکا اس عرصہ
میں پہرہ کوشش ہوئی کہ استحکام دوستی یا صرف دور اندیشی سے اپنے اوپر
تباہی لانے سے باز رہیں مگر کچھ سود مند نہ ہوئی اور ٹکڑوں وان اور ٹپا نظر آتا تھا
تاہم کسی قدر محبت اور کسی قدر مایوسی سے اس کو قریب تر بلایا سرکار انگریزی
سے انتہا درجہ کا عجز و انکار کرتے تھے اور صاحب ایجنٹ کی دوستی اور خیر طلبی
کو بدل تسلیم کرتے تھے مگر ہر ایک صلاح و تاکید کا جواب صرف یہی تھا۔ عزت کے
بغیر زندگی کیا ہے۔ اختیار و حکومت کے بغیر مالک کیا ہوتا ہے۔ اپنے بزرگوں
کی موروثی حکومت کو حاصل کرنا یا مرنا ضرور ہے

اور بتظر حفظ یکسانیت عملدرآمد حسب درخواست اس کے ایک انگریز افسر اسکی فوج پر متعین ہوا۔

بتاریخ یکم اکتوبر علی الصباح حملہ کیا واسطے فوج کا کوچ ہوا منتظم کی فوج میں آٹھ ہینڈ پیاڈگان بتیس توپین اور چودہ رسالہ جات سواران معروف پایگاہ تھے۔ انہیں سے پانچ پلٹین چودہ توپین اور دس رسالہ جات ہرادل بنے اور باقیہ مع خود منتظم کے پانسو قدم کے فاصلہ پر پیچھے رہے اور انگریزی فوج جسیں دوسبک پلٹین چہ رسالہ سواران اور ایک سبک اسپہی تو سچا نہ تھے فوج منتظم کے دست راست پر صفا آرا ہوئے وسیع میدان جیسر فوج تیار ہوئی ایک نندی کی طرف کسی قدر ڈالواں تھا اور نندی سے دو عسری طرف کھڑی باندی تھی نندی سے پار تھوڑی دور بلند زمین پر ہمارا ڈ صاحب کا لشکر تھا خیموں کو کھڑا چوڑا دھون نے ہی نندی کے کنارہ پر فوج کو تیار کیا راج پلٹن مع سیف افسر کے کہ اپنے قدیم آقا سے باغی ہو گئے تھے بجانب چپ تھے ہمارا ڈ صاحب مع پانصد سواران قوم ہاڈا بجانب راست تھے اور درمیان میں ابتر سپاہ کا ابنوہ کثیر تھا جب تک فوج متفق نے دشمن سے دوسو گز کے فاصلہ پر اپنے واسطے مناسب موقع پسند کر لیا کچھ مقابلہ ہوا اور نہ کوئی پہاگا اس وقفہ کو غنیمت سمجھ کر صاحب ایجنٹ نے کمانڈر افسر صاحب سے فوج کو ہٹوایا اور گمراہ رئیس اور اونکے وفادار ہمراہیوں کو آفت سے بچانے میں ایک دفعہ پہرہ کو شش کی فوج سے آگے نصف فاصلہ تک بڑھ کر شرائط مذکورہ سابقہ پر صلح کرنے کیواسطے کہا اور ہمارا ڈ صاحب کو لیجا کر اونکے بزرگوں کی گدی پر بیٹھا

[illegible]

کامل پر ہنر کر کے اسوقت میں ہی اپنے ارادہ پر ثبات قدم رہے اور فوج جلا آور
 بڑی تو ایک مقام پر جمع ہو کے استقلال سے اور سکا انتظار کیا بہاگنے سے متنفر تو
 اور دعویٰ چھوڑ نیکو غرور متقاضی ہوا اور ہر فوج کی افسری پر ایک صاحب
 انگریز تھے ان افسروں اور محکوم فوج کو تجربہ تھا کہ جہاں حملہ کیا دشمن بہاگا مگر
 وہ بہاگنے والے پٹارے تھے راجپوت نہ تھے۔ یہہ گروہ دیوار کی طرح بے حس و حرکت
 کھڑا رہا اور مکے حریہ سے رسالہ جات نے معاودت کی دونوں جوان افسر لفٹنٹ
 کلارک صاحب و لفٹنٹ ریڈ صاحب کہیت رہے اور لفٹنٹ کرنل برج صاحب
 مجروح شدید ہو کے بمشکل جانبر ہوئے اپنے ارادہ کے موافق ہمارا وصاحب
 نے حملہ پھرنے سے مطمئن ہو کے آہستہ آہستہ چلنا شروع کیا اور جب تک
 تو بچانہ نے پہنچنے کو روٹھ اور گراپ کے گولے ڈالنے شروع کئے تیز زوری اختیار
 نہ کی اور جب تین دیگر رسالہ جات حملہ کیا واسطے تیار ہو کے آئے وہ سب مٹکا کے
 کہیت میں چھپ کے غایب ہو گئے ہمارا وصاحب کے بہائی پر تھی شکر نے خاندان
 بہادری اور سکونت یاد دہتی کی مایوسی سے اوسے میدان میں جان دی قریب
 پچیس سواروں سے واپس آ کے دوبارہ لڑنے لگا جب فوج کی صف آگے گزری
 تو باجرہ کے کہیت میں زندہ مگر مجروح شدید پایا اوسکو میانہ میں ڈاکٹر بحفاظت
 سواران سکندر صاحب لشکر میں لائے اور بہت احتیاط سے علاج کیا مگر فائدہ مند
 نہ ہوا دوسرے روز مر گیا مرنے دم تک ہمت اور بہادری نگہی اپنی مصیبت
 کا الزام صرف تصدیق پر رکھا اور کہا کہ اب بھگوان زندگی کی خواہش نہیں ہے میری
 روح اوس درخت پر کہ خیمہ کے قریب ہے رکھ کر بزرگوں کی سر زمین کو بکیتی

بیس گولیاں جاتی تھیں تاہم اونکی دراز بند و تون کی یہ کیفیت تھی کہ جس وقت چلتے تھے دو چار آدمی مر جاتے تھے اور اپنی حفاظت کا اونہون نے کچھ ایسا بندوبست کر رکھا تھا کہ فوج کی گولیاں اونپر مطلق کارگر نہوئیں آخر کار دو بارہ لونڈکی توپین لگائی گئیں اور گولہ پڑنے لگا تاہم اونہون نے کچھ پردہ اونکی اور بدستور ایک بندوق بہرنا اور دوسرا چلاتا رہا جب توپون کی مار سے بھی اونہون نے موج نہ چھوڑا اور فوج کے آدمی متواتر مرتے رہے یہ تجویز قرار پائی کہ کل فوج کا دو آدمیوں سے لڑنا یہودہ ہے توپ و بندوق چلانا بندکر کے یا تو صرف دو آدمی اون سے دست بدست مقابلہ کریں ورنہ فوج اپنے راستہ سے چلی جاوے یہ حکم سننے ہی دو روپیلے فوج سے علیحدہ ہو کر پہاڑی برچڑھے انکے ہاتھ ہی دو تون جو انر دک دس بیٹنوں اور بیس توپون سے مزاحم و سدا رہا ہوئے تھے مارے گئے یہ لوگ ہاڈا تھے ظالم شگہ کے ظلم سے اونکی معاش جاتی رہی تھی اس انتقام میں اونہون نے مجمع کثیر کو مار کے اپنی جانین تلف کیں :

ہاڈوتی کے جاگیر داروں نے مہاراجا صاحب کے ساتھ وہ وفاداری جسکو سوام دہرم کہتے ہیں اور راجپوتوں کا مقدم وصف وہی ہے ثابت کی اور ہمدان حال تنظیم کی سختی حکومت کی بھی بخوبی تصدیق پہونچ گئی تاہم یکہ مہاراجہ نے جسے عہد نامہ منضبط کرایا تھا اور جسکو ظالم شگہ کی عنایت سے استحقاق موروثی سے بھی زیادہ جاگیر ملی تھی ظالم شگہ سے منحرف اور رئیس کا خیر خواہ ہونے سے باز نہ رہ سکا کہ اس کے بیٹوں میں سے ایک جرح شدید ہوا :

مہاراجا صاحب پارتھو ندی پر پہونچے اور تیر کے ندی کا مجبور کیا دوسرے کنارہ پر

کی تعمیل کی ہے علاوہ بران کا غذات مذکورہ میں باقاعدہ عہد نامہ جات و خطوط
 اقراری برآمد ہوئے اور ان سے منشی و خزانچی کی چالاکی بخوبی ثابت ہوئی کہ بعد
 تحقیقات دونوں اپنے اپنے عہدوں سے معزول ہوئے اس فریب و چالاکي
 کے ظاہر ہوتے ہی اپنے دعویٰ کی بے بنیادی سے آگاہ ہو کے احکام سرکاری
 کو تسلیم کرنا منظور کیا اور ہر منتظم کو ہدایت ہوئی کہ ہمارا وصاحب کے کل ہمراہیوں
 کا قصور معاف کر کے انکو اپنی اپنی جاگیروں میں بلا خوف و تامل آجائیں گاہے
 جاری کرے کہ ایک ہفتہ کے اندر بالکل اس ہو گیا اور سرداروں نے اپنے گھر
 پر بعافیت پہنچ کے سرکار کی رحم و برہماری کے عوض دعا، خیر دی ہمارا وصاحب
 اس وجہ سے کہ حرص و ہوا دنیوی کی یاس و شکست پر انسان کی تشفی و
 اشک شونی صرف مذہبی خیالات و عبادت معبود سے ہوتی ہے سندر نامہ دروازہ
 واقع میواڑ کو چلے گئے اور جن لوگوں نے بطمع زر و براہ خود غرضی مکر و فریب
 سے انکو گمراہ کیا تھا چوڑ چوڑ کے غایب ہو گئے اب انکی چشم باطن ابلی اور
 حقیقت واقعی پیش نظر ہوئی منشا و عبارت عہد نامہ کے خلاف ورزی کی سخت
 چوڑ دی۔ صاحب پولیس کل ایجنٹ نے بصلاح و رضا مندی منتظم ایک خط متفرق
 اور شرائط کے جسکے بموجب ہمارا وصاحب کو ٹہن واپس آنا ممکن تھا انکے
 پاس بھیجا ہمارا وصاحب نے انکو منظور کر لیا تب صاحب ایجنٹ نے بتصدیق
 منتظم عہد نامہ سدرجہ ذیل منضبط کرایا:

اور گوردھن داس - سیف علی - ہمارا بھوت سنگھ - قاضی مرزا محمد علی و شیخ حبیب علی میرے رفیق و بد صلاح کار سب آپ کے حکم سے چلے گئے ہیں شخص خاص مذکورہ بالا و دیگر اشخاص موجب گمراہی سے میں کسی طرح کی خط و کتابت و آمد و رفت نہ رکھوں گا بجز اون لوگوں کے جو میری حفاظت جسمانی کی واسطے مقرر کئے جائیں میں کوئی سپاہ اون سے مختلف قسم کی یا تعداد میں زیادہ نہ رکھوں گا اور جو لوگ منتظم کے مخالف ہیں انکو اپنے دربار میں نہ آئے و نہ ان سے کچھ واسطہ رکھوں گا

فردا اول زرمصارف جو منتظم ریاست کوٹہ ہمارا و کشور سنگھ صاحب اور ان کے اہل قبیلہ اور عہدہ کی واسطے ماہ بدی ۱۱۷۷ مطابق ۱۱ - جنوری ۱۸۲۲ء سے ہر مہینہ کے وسط پر ادا کرتا رہوں گا - اس رقم کی تفصیل صحیح نہیں ہے مگر ماہوار سکے جاری
 بمقامہ لاہور
 اصل میں اس طرح لکھی ہے

یک لکھہ لکھہ لکھہ لاہور

مندی سری برج ناہیتی	خیرات خانہ	رسوئی خرچ	خرچ زمانہ
لکھہ لا	لکھہ لا	صحہ اعا	لکھہ لا
۹۹	۹۹	۹۹	۹۹
نہ پور راٹیان	پوشاک	دست خرچ	شاگرد پیشہ خدمت گزاران
لکھہ لا	لکھہ لا	لکھہ لا	لکھہ لا

مستطاب و مستطاب

التم

بسم الله الرحمن الرحيم
الحمد لله الذي جعل القرآن الكريم
موسمًا من موسمي القرآن الكريم
موسمًا من موسمي القرآن الكريم

مستطاب و مستطاب

التم

١٠

١٠

١٠

بسم الله الرحمن الرحيم

بسم الله الرحمن الرحيم

بسم الله الرحمن الرحيم

١٠

١٠

١٠

١٠

١٠

١٠

بسم الله الرحمن الرحيم

بسم الله الرحمن الرحيم
الحمد لله الذي جعل القرآن الكريم
موسمًا من موسمي القرآن الكريم
موسمًا من موسمي القرآن الكريم

١٠

١٠

١٠

بسم الله الرحمن الرحيم

بسم الله الرحمن الرحيم

بسم الله الرحمن الرحيم

١٠

١٠

١٠

١٠

١٠

١٠

١٠

١٠

اس عہد نامہ کے ذریعہ سے صاحب ایجنٹ نے ہمارا وصاحب اور منتظم کے درجہ و مراتب کا قاعدہ مقرر کر کے ان کے اختیارات کی حدین مقرر کر دیں تاکہ آئندہ کو انہیں اختیارات کی بابت بحث و تفاق پیدا نہ ہو مقصود اعظم یہ تھا کہ ہمارا وصاحب کے حفظ مراتب و آسائش و عافیت کا سامان وافر ہیا کیا جاوے چنانچہ وہ اس افراط سے ہوا کہ ان کے والد یا کوٹہ کے کسی اور رئیس کو حاصل نہ ہوا تھا اور کل آمدنی کا بیسواں حصہ ہونے کی وجہ سے حیثیت ریاست سے بھی زیادہ تھا واقعی یہ رقم ہمارا نا صاحب والی میواڑ سرگروہ مقبولہ قوم راجپوت کے خانگی مصارف سے زیادہ ہے مگر البتہ بمقابلہ محدود و وسعت آمدنی ملک میواڑ کے کوٹہ کی روز افزون و مالا مال جمع میں اس کی زیادہ گنجائش ہے ۔

مراتب ضروری طے ہونے کے بعد لازم آیا کہ گمراہ رئیس کو باور کرایا جاوے کہ جس قدر حفظ شرائط عہد نامہ میں جسکے سبب سے اس پر آفت آئی تھی کوشش کیگی اوسے قدر اوسکی امن و عافیت کو محفوظ رکھنے میں کیجاوے گی واقعات گذشتہ کے خیال سے براہ واجب اوسکو اپنی جان کا خطرہ تھا اور ناہتہ دو سے واپسی کے وقت یہی جب متواتر جہد و فہائش سے اوسکی بے اعتباری کیسے قدر رفع ہو گئی تھی اوسکے دلیں شک پیدا کرنے کیواسطے ایک صورت پیدا ہوئی ایک عضو شکستہ شخص اوسکا بہائی بشن سنگہ بنکے آیا اور بیان کیا کہ خلف منتظم کے حکم سے مجروح ہوا ہوں اوسکو بہاؤر بشن سنگہ کی صورت میں کیسے قدر مشاہدت ہوئی کہ سبب اسے فریب پیش کیا اور اگرچہ سبب کار سازی بہت جلد ظاہر ہو گئی مگر اس سے بھی اوسکے دل پر اس قدر بدگمانی پیدا ہوئی کہ متواتر کوششوں کے بغیر

نابالغ کیواسطے معقول معاش مقرر ہوئی بشن سنگہ کی خلات ورزی کے سبب اس کے
 اور مہاراج صاحب کے درمیان کدورت ہو گئی تھی اسواسطے اسکو بہ اضافہ کجگیر
 انتہ کے قدیم مسکن کو کہ دارالریاست سے بیس میل مشرق میں ہے بھیجا گیا۔
 اس انتظام کے بعد سختگی واستحکام روابط منسلکہ حال کیواسطے صاحب ایجنٹ نے
 ایک جینے اور قیام کیا اور اس عرصہ میں مہاراج صاحب اور یاد ہو سنگہ کی بھی
 صلح کرائی دونوں نے موافقت واتفاق آئندہ کے قول و قرار میں ہاتھ ملائے
 اور مہاراج صاحب صفائی وصدق دلی سے کل نزاع و فساد کا الزام اپنے ذمہ
 لیکے جس شخص کو اپنی مصیبتوں کا بانی تصور کیا تھا اس سے بغلیگیر ہوئے اس صلح
 کے بعد کپتان ٹوڈ صاحب پولیٹیکل ایجنٹ نے اقرار نامہ مندرجہ ذیل شہر حفظ مرزا
 و موابج مہاراج صاحب اور ان کے وارثان کے ہاں ہو سنگہ سے تحریر کرایا۔

اقرار نامہ یہ ہو سنگہ خلف راج رانا ظالم سنگہ منتظم کوٹہ

متضمن جفظم مراتب و موابج مہاراج و کشورنگہ حنا

و وارثان بہ تعارف کپتان ٹوڈ صاحب پولیٹیکل ایجنٹ

محلات و سیرگاہ و باغات اندرون و بیرون شہر کوٹہ و امیر گنج و رنگ باڑی۔ و
 چکپورہ و مکندرہ و باغات معروف برج رام جی و گوپال نواس و برج بلاسر
 مہاراج صاحب کے قبضہ میں رہینگے ان کے انتظام میں منتظم ریاست کی کچھ

بخشش و خیرات وغیرہ مثل دان - پن - برسی - باندہ اونکے ہی اختیار و تہا سے ہونگے پ

جب مہاراجہ صاحب ہوا خوری یا شکار یا صرف سواری کے واسطے جاوینگے ریاست کی فوج و لوازمہ جلوس جس طرح اہتک جاتے رہے پن بدستور اونکو ساتھ جاوینگے پ

سو سوار اور دو سو پیادہ خاص چوکی مندرجہ فرد نمبر اول بالکل مہاراجہ صاحب کے تحت حکومت میں رہینگے اور ہر کسی کی مداخلت نہ ہوگی اونکے اور اپنے قبایل و خانگی عمل و خدمتی ملازموں کے جنکا فرد مذکور میں ذکر ہے مہاراجہ صاحب کلی مالک رہینگے پ

چونکہ بابو لال خلیفہ پرہی سنگد اور اونکے قیدیہ اور ملازمان پرہی سنگد کیواسطے اٹھارہ ہزار روپیہ سالانہ یعنی ڈیڑھ ہزار روپیہ ماہوار مقرر ہوا ہے وہ ہی مثل مواجب مہاراجہ صاحب کے وقت معینہ پر ادا ہوتا رہیگا اور اونکی اول شادی کے مصارف منظم بہ تعدد و مناسب ادا کریگا پ

سپاہی و مقصدی جو منتظم کے پاس سے نوکری چھوڑ کر یا موقوف ہو کر آویں اونکو مہاراجہ صاحب بطور ملازم یا اور کسی طرح اپنے پاس نہ رکھینگے اور اس سطر مہاراجہ صاحب کے مستغنی و موقوف شدہ ملازموں کو منتظم اپنے پاس نہ رکھیگا پ

ایک شخص سرکار انگریزی کا معتمد ایجنٹ مہاراجہ صاحب کے پاس رہیگا او سکی معرفت مہاراجہ صاحب اور منتظم کے درمیان گفت و شنود و خط و کتابت ہوگی

اس تصفیہ کے بعد منتظم چھاؤنی کو گیا اور ملک کا دورہ کر کے اوس ابتری و بد نظمی
 کے انداد میں جو اس شورش و فساد کے سبب سے اوسکی مدت العمر کی محنت
 و تدبیرات کے ماحصل یعنی رونق و ترقی ریاست میں خلل انداز ہوئے تھے
 مصروف ہوا اور چستی و استقلال طبیعت اور قوت و مانع سے فی الفور ہر ایک خرابی
 کو رفع کیا کہ چند ہفتہ کے بعد اوس نقیض و نا اتفاقی کا جس نے ہاڈوقی کی سر زمین
 کو سیلاب خون سے مغروق کر نیکا خطرہ پیدا کیا تھا نام و نشان نہ رہا ہمارا و حصا
 اس اطمینان استقلال اور فارغ البالی سے از سر نو مسند نشین ہوئے کہ اون کو
 انضباط عہد نامہ سے پیشتر بھی حاصل نہ تھا سردار اپنی جاگیر و ن پر بے کم و کاست
 قابض ہو گئے منتظم کے گھر کہیتی یعنی زراعت خود کاشت اوسی افراط پیدا وار
 سے ہونے لگی تجارت بخونی جاری ہوئی اور عوام الناس جو انقلاب زمانہ کو دیکھ
 کے متحیر و پریشان تھے اوسکے انجام بخیر سے مطمئن ہو گئے ان واقعات کے بعد
 منتظم پانچ برس زندہ رہا اوسکی قوی روح نے کہ نبض حیات کی اخیر حرکت تک
 تازہ دم اور محنت طلب رہی قفس غضری کو کہ اوسکی بود و باش کیواسطے
 از بس ضعیف و ناپایدار تھا خستہ و بوسیدہ کر دیا تاہم اوس نے اپنی جرات و
 ہمت و حسن و حرکت سے دم واپسین تک نظم و نسق ریاست میں کیسی طرح تفاق
 نہ آنے دیا

اس شخص کی لیاقت و علو و صلگی و باتدبیری کی مفصل کیفیت کو احاطہ تحریر میں
 لانا بہت دشوار ہے اوسکے اعمال و افعال کی تجویزین کہ کمال بیدار مغزی
 سے متواتر پیدا ہوتی تھیں قبل عمل درآمد خداوند تعالیٰ کے سوا کسی پر ظاہر نہیں

474

انتقام کے حرکات کو ایسے حیلہ و پردہ داری سے کرتا تھا کہ اونکی بدی و خرابی کو کوئی بہ آسانی نہیں سمجھ سکتا اور اسکا اس مقولہ پر عمل تھا کہ نوع بشر ظاہر پرست ہے پس ظاہری آراستگی سے حتی الامکان عقاید عوام میں ہرگز خلل انداز نہوتا۔ مثلاً ہاڈاسر دارون کی جاگیر میں ضبط کین تو اونکی ویران و افتادہ زمین کو کثرت زراعت سے ایسا مالا مال کر دیا کہ اضافہ پیداوار کی عام خوشی میں ضبطی کا بیج کہ صرف مستعد و شخصوں کو تھا سہو ہو گیا اور کاہلی و محنت شعاری کا تقاضا علانیہ ثابت کر کے اپنی نیکنامی کو مقدم رکھا اور جس حالت میں اس نے ریاست کے کل اختیار و حکومت کو قبض و تصرف میں لیا رئیس بے اختیار کو اس شوکت و تجل کے سامان سے رکھا کہ اونکے مستعد مومن کو کبھی خود اختیار کی کے زمانہ میں ہی حاصل نہوا تھا اور اسکے ہر ایک فعل سے ثابت ہے کہ اسکو طبیعت انسانی کے میلان و ضروریات کا بڑا علم تھا اور جس قسم کے لوگوں سے اتفاق معاملت ہوتا اونکی عادات و اخلاق کو سمجھنے میں بڑا ملکہ رکھتا تھا مکار و پیر فن پرست کو حسن تدبیری سے محو کیا سرکش و سیتہ زور راجپوتوں کو آشتی و خاطر داری سے مستعد بنایا اور با علم و عالی دماغ انگریزوں سے جو باشندہ ممالک ایشیا کو کسی لایق نہیں سمجھتے تھیں و آفرین حاصل کی۔ مذہبی و دنیوی معاملات میں وہ اپنے ملک کے غرور و تعصب کا بدرجہ غایت پابند تھا تاہم جب ضرورت ہو تو اون سے اس ترکیب و تدبیر سے انحراف کرتا کہ بحرحال اون شخصوں کے جو شانہ روزی نگرانی سے ہیجڑ نہ رہتے کسی پر ظاہر نہ آنے دیتا مگر جو چشم باطن سے نگران رہتے اور تلو نظر نہ آتا تھا کہ اجتماع الصمدین کا کیا عمدہ نمونہ ہے فیاض

سے صرف ایک نظر دیکھ کے انسان کا کلیجہ کہا جاتی ہیں کہ اس سبب سے حسب قول
 ابو الفضل ملک سندھ میں اوٹکو جگر خور کہتے ہیں اور علاقہ کوٹہ میں یہ وہم اس
 انتہا درجہ کا ہے کہ ہر ایک بوڑھی عورت کو ڈاکن سمجھنے لگتے ہیں ہا
 خطرات کا بلی سے آگاہ ہو کے باوصف گزرے پچاسٹی سال عمر کے وہ کہی بیچار
 نہیں رہتا تھا اور اس اعتقاد سے کہ راجپوت کا تخت گنہوڑے کا چار جا مہ ہے کہ
 چشم وضع جسمانی سے بسواری اسب شکار کا تعاقب کرنے کے لائق نہ رہتا ہی
 میانہ بین سوار ہو کے ہزار ہا آدمیوں کی جمیعت سے شکار کیواسطے جاتا تھا اور
 اس ذریعہ سے اپنے سرداروں اور ثوابین کے ساتھ بے تکلفی و اختلاط سے
 صحبت پیدا کرتا تھا جنگل میں جہاں دل چاہتا ہزاروں آدمیوں کے حلقے کے
 درمیان بیٹھ جاتا آرد و شکر و مصالحات وغیرہ سامان باورچخانہ کے شتر پر بار
 ہمارہ رہتے جہاں قیام ہوتا وہیں تکلف سے دعوت ہوتی باوجود کثرت مردان
 اور شغل خورد و نوش کے کار ریاست ہی اسی وقت میں ہوتا رہتا تھا غیر ریاست
 کے وکیل حاضر ہو کے معاملات طے کرتے تھے تجارت کی تدریر میں ہوتی تھیں شت
 زراعت کا بندوبست ہوتا تھا فوج کی آراستگی و نگرانی ہوتی تھی پولیس کی پوز
 پیش ہوتی تھیں بلکہ عین اوسوقت جب اطراف سے گولیاں چلتی تھیں منتظم درخت
 پھیل کے سایہ میں بیٹھ کر مقررات عدالت فیصلہ کرتا دیکھتے وقت ان سب کاموں
 کو انجام دیکے شب کو بچھن پوچھن میں مصروف رہتا اور کہتا مستغرض ہر حالت میں
 اس کے سب کام جاری رہتے تھے کہی کسی کام میں تعجل نہیں کرتا اور نہ کہی اسکی
 طبیعت منتشر و پریشان ہوتی جب ضعف بصارت کے سبب سے دستخط کرنے کے قابل نہ

بل سکتا تھا شالبافی کی صنعت دیکھنے کی واسطے کشمیر جانے کی ضرورت نہیں تھی واما
پشیمند کوٹ میں آتا تھا اور کشمیری کاریگر ظالم سنگہ کی پیشی میں کام کرتے تھے ابتدا میں
سیسہ کی کان جاری کی تھی مگر جب دیکھا کہ اس کام میں روپیہ کے ساڑھے سولہ
آنہ نہیں ہوتے تو بیفایدہ سمجھ کے چھوڑ دیا تلوار اور آتشی ہتھیاروں کی تیزی
اوسکے کارخانہ کا بڑا نام تھا وہاں کی بندوقین بوندی کی بندوقوت ہر طرح
عمدہ تر تیار ہوتی تھیں :

اوسکے پہلوانوں کا اکھاڑہ ایک ہی حالت میں ناموری و بدنامی کا باعث تھا
کشتی کے فن اور طاقت میں کوٹہ کے جیٹھی یعنی پہلوان کل راجپوتانہ میں فائق تھے
غیر ریاست کا کوئی ایسا پہلوان نہ آیا جسکو کوٹہ میں آسمان نہ دکھایا گیا ہو ابتدا
زمانہ میں ظالم سنگہ کو صرف جسمانی کشتی کا تماشہ دیکھنے پر قناعت نہ تھی بلکہ جیٹھوں
کو بالکل یعنی آہنی ناخنوں سے لڑواتا کہ مجروح شدید ہو جاتے تھے مگر امید سنگہ
بوندی والہ نے اس وحشیانہ دل لگی کو موقوف کرایا ایک دفعہ دوار کا کی جاترا
سے معاودت کرنے پر اوسکا کوٹہ میں گزر ہوا ظالم سنگہ کے اکھاڑہ میں جا کر دیکھا
کہ دو شخص اس مہلک ہتھیار سے لڑنے کی واسطے تیار ہیں اوسکو دیکھتے ہی خیز
لڑائی ملتی رہی اور اوس نے ظالم سنگہ کو بہت لعن طعن کی کہ جس روپیہ سے
راجپوتوں کی پرورش ہوئی چاہئے اوسکو اس بیفایدہ بلکہ پُر ضرر فضولی میں
خرچ کرنا لازم نہیں ہے :

لیکن اگر اوس نے کل پہلوانوں کا حوصلہ پست کر کے اپنی شہ زوری نہ دکھائی
ہوتی تو شاید صرف نصیحت پر کچھ عمل نہوتا اوس نے اپنی ڈال زمین پر رکھ کے

۱۸۲۹ء میں ہمارا وکٹور سنگھ صاحب نے یہی انتقال کیا اور ان کے صاحبزادے
 ہمارا وکٹورام سنگھ صاحب مسند نشین ہوئے اس سے قلیل عرصہ کے بعد باد ہو سنگھ
 یہی مر گیا اور اس کے بیٹے مدن سنگھ کو اس کا عہدہ اور خطاب ملے اس منتظم اور
 ہمارا وکٹور صاحب کے درمیان کبھی اتفاق نہ ہوا ۱۸۳۷ء میں ان کی عداوت نے ایسا
 طول کھینچا کہ بیدخلی منتظم کی واسطے فساد عظیم برپا ہونیکا احتمال ہوا اور ان کے تعلقاً
 باہمی کو فسخ کر کے نوعدیکر بندوبست کرنا لازم آیا کہ ۱۸۳۸ء میں حسب منظور
 ہمارا وکٹور صاحب عہد نامہ ۱۸۳۸ء کی شرط تہمتہ منسوخ ہوئی اور بجائے عہدہ
 موروثی منتظم کل ریاست کے وارثان نظام سنگھ کی واسطے ریاست کو ٹیپ میں سے
 سترہ ہر گزات بارہ لاکھ روپیہ سالانہ جمع کے بنام نہاد خود اختیار ریاست جہاں
 مدن سنگھ کو دئے گئے اس بندوبست پر عہد نامہ جدید مندرجہ ذیل منضبط ہوا:

عہد نامہ فیما بین سرکارانگریزی و ہمارا وکٹورام سنگھ

صاحب والی کوٹہ

قلم ۱ راج رانا مدن سنگھ نے انتظام امور ریاست کوٹہ کو جسکی سرکارانگریزی
 قلم تہمتہ عہد نامہ پہلی کے بموجب راج رانا ناظم سنگھ اور اس کے وارث و جانشینوں
 کو قیصل ہوئی تھی استیفاء دیا اس سبب سے ہمارا وکٹورام سنگھ صاحب منظور
 کرتے ہیں کہ قلم مذکورہ منسوخ کیجاوے

قلم ۲ حسب منظوری سرکارانگریزی ہمارا وکٹور صاحب راج رانا مدن سنگھ اور

و در این کتاب که در میان ماست و در میان ماست و در میان ماست
و در این کتاب که در میان ماست و در میان ماست و در میان ماست
و در این کتاب که در میان ماست و در میان ماست و در میان ماست
و در این کتاب که در میان ماست و در میان ماست و در میان ماست

و در این کتاب که در میان ماست و در میان ماست و در میان ماست
و در این کتاب که در میان ماست و در میان ماست و در میان ماست
و در این کتاب که در میان ماست و در میان ماست و در میان ماست
و در این کتاب که در میان ماست و در میان ماست و در میان ماست

و در این کتاب که در میان ماست و در میان ماست و در میان ماست
و در این کتاب که در میان ماست و در میان ماست و در میان ماست
و در این کتاب که در میان ماست و در میان ماست و در میان ماست
و در این کتاب که در میان ماست و در میان ماست و در میان ماست

قلم ۸ عہد نامہ متضمن شرائط بالا فیما بین سرکار انگریزی و مہار او رام سنگھ صاحب
والی کوٹ ایک طرف سے بہرہ و دستخط کپتان جان لڈ لو صاحب پولیٹیکل ایجنٹ و
لفٹنٹ کرنل تاتھینل الویس صاحب ایجنٹ گورنر جنرل راجستان اور دوسری
طرف سے بہرہ و دستخط مہار او رام سنگھ صاحب مرتب ہو کر میعاد دو ماہ میں بعد
تصدیق نواب گورنر جنرل صاحب بہادر باہم مبدل ہو گا
مورخہ مقام کوٹہ ۱۰۔ اپریل ۱۹۳۱ء دستخط و مہر جان لڈ لو صاحب پولیٹیکل
ایجنٹ دستخط و مہر الویس صاحب ایجنٹ گورنر جنرل

فہرست پرگنات جو ریاست کوٹہ سے علیحدہ ہو کے بنام بہادر ریاست جہالاواڑ
بموجب عہد نامہ مندرجہ بالا راج رانا مدن سنگھ بہادر اور ان کے وارث و
جانشینوں کو دئے گئے ہیں

چیت	عسکیت	چوملہ	جہالا ریاست عرف اویر
چے چت	سوکےت	چو مہلا	پاٹن
		پنج پہاڑ اہور دیگ	
		سنگ اشہور پंचपहाड़	
		گنگار	
		گंगार	
ریچون	باکھانی	دلن پور	کوٹہ
ریچون	بارتانی	دلتن پور	کوٹہ

گینش داس کشتن جی	موجی رام موچند	دیچی ششی رام	کنشی رام بوهره ناتھ
عہ مالک	سہ مالک	لکھ لکھ مالک	لکھ مالک
۹	۱۲		
بوهره کا پیشتر	سوہا چند موتی چند	شوہی رام اوہی چند	پرک چند بدورہ کا
مہ مالک	سہ مالک	سہ مالک	سہ مالک
۱۱	۱۲	۱۱	۱۱
بوهرہ سرچند	چکن کالوگر	موہن رام ہرلال	نند رام پیرولال
سہ مالک	سہ مالک	ال مالک	سہ مالک
۱۱		۱۱	۱۱
امید رام بہیرون رام	گوپال داس نال داس	شاہ جیون رام	سوہن مل شیر مل
لکھ مالک	لکھ مالک	لکھ مالک	لکھ مالک
۱۲	۱۲	۱۲	۱۱
موہن لال بدہ	سالکر رام	پچھن گہری گر	بوهرہ داؤد جی خانبجی
سہ مالک	لکھ مالک	لکھ مالک	لکھ مالک
۱۲			
شاہ سنگل جی	شاہ ہمیر بدہ	دو لچند اوتم چند	ماد ہو مکند
سہ مالک	یک لکھ مالک	سہ مالک	ال مالک
۱۵			۱۱ ۹ پائی

تینٹی مندرجہ باب اول اونکو بھی عطا کی اور بجائے باغی کوٹہ کنٹینٹ کی فوج
معروف دیولی آر ریگولر فورس پہرتی ہوئی ۵

۲۶۔ مارچ ۱۹۶۱ء کو شام کی وقت مہارائو رام سنگھ کا بھروسہ چوتھے سال انتقال
ہوا اونکی حالت نزع میں مشہور ہوا کہ اونکی ایک رانی سستی ہو نیوالی ہے
صاحب پولیٹیکل ایجنٹ نے فوراً اسکے انسداد کی تدبیر کی زمانہ محل کے
ریکارڈز کو بند کر کے حکم دیا کہ جب تک ممکن ہو مہارائو صاحب کے انتقال
کی خبر راینون سے نہ کہی جاوے چنانچہ چار گھنٹہ تک اون سے یہ خبر
مخفی رکھی گئی مگر جب معلوم ہو گئی ایک رانی نے اس سختی سے سستی ہو نیوالی
ارادہ کیا کہ قفل توڑ کے دروازہ کھول لیا مگر تا وقتیکہ لعش کو اسن و امان
سے داغ ہو گیا او سکوز نانہ محل سے باہر نہ نکلنے دیا ۵

مہارائو رام سنگھ صاحب کے بعد اونکے خلف مہارائو ستر و سال صاحب وار
ہوئے دوسرے سال کرنل ایڈن صاحب ریجنٹ گورنر جنرل نے اونکو صاحب
سند نشین کیا اور نواب ولیرے صاحب نے اونکی سلاخی حسب دستور
سابق سترہ توپوں کی کر دی ۵

مہارائو ستر و سال صاحب کی سند نشینی پر ریاست قرضہ سے بہت زیر بار
ہتی اور بمقابلہ آمدنی کے خرچ قریب چار لاکھ زیادہ تھا اونہوں نے اول
سال میں ہی منجملہ ۷ لکھ ۷۰۰ روپے مال عامہ کل خرچ کے لئے لکھ لکھ روپے
مال عامہ کی تخفیف کر کے صرف بقدر ۷ لکھ ۷۰۰ روپے خرچ رکھ دیا مگر
چونکہ اوس سال کی آمدنی بقدر ۷ لکھ ۷۰۰ روپے تھی باوجود تخفیف کے

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰

بالکل توجہ نہ ہی دن رات زمانہ میں رہنے لگے کہ وہاں تک کسی کی رسائی نہیں ہوتی اسپر ہی مختار ریاست پر اعتبار نہ تھا اور نہ اسکو کچھ اختیار تھا معاملات ریاست بذات تک التواریخ میں رہتے تھے اور صاحب ایجنٹ کی تحریروں کا مہنون بعد جواب آتا تھا غرض حالات ریاست روز بروز ابتر ہوتے گئے مہاراج صاحب بالکل بے خبر و مضبوط الحواس ہو گئے اور نہ صرف خزانہ جی خاص میں روپیہ جمع کرنے کا فکر بلکہ ریاست کی آمدنی تغلب و فریب سے لٹتی تھی اور خزانہ جیب خاص میں فیصلہ مقدمات عدالت و تقرر اہلکاران کیواسطے رشوت لیجاتی تھی مہاراج صاحب بالکل ایک باندی اور چند خدمتگاران قوم کو جبر و حجام وغیرہ کے اختیار میں ہو گئے پہلوگ ریاست کے کام میں مداخلت و خلل اندازی کرنے لگے اور رئیس کے پاس پہونچنے یا پیغام پہونچانے کا سبب نہ ملنے اور کچھ ذریعہ نہ ملنا

۱۸۷۴ء میں رئیس سابق کے زمانہ کے اہلکاروں کو نکال دیا اس سے نہ کسی کو تعجب ہوا اور نہ افسوس ہوا کیونکہ مدت سے بوجہ غفلت مہاراج صاحب کے بھی لوگ بہ اختیار مطلق کام کرتے تھے اور انہیں کے سبب سے خرابیاں پیدا ہوئی اسکے بعد شکل پیش آئی کہ بجائے ان کے کسی کو مقرر کیا جاوے ریاست میں دیانت دار آدمی کوئی نہ تھا ایک دفعہ مہاراج صاحب نے ایک شخص کو مقرر کیا مگر اسپر اختیار نہ ہوا تو وہ چھوڑ بیٹھا

انتظام راج کیواسطے اس ریاست میں اہلکاران مفصلہ ذیل ہوتے ہیں۔
۱ کارباری یعنی وزیر جو کل شہرجات راج پر نگرانی و اختیار رکھتا ہے

کوٹہ میں ہزار ہر کارون کی جمعیت کہ زیادہ تر برہمن ہیں اور زر و چٹری
 رکھتے ہیں صرف خبر رسانی کے واسطے نہ علاقہ راج کے ہر ایک بڑے گانوں میں
 ایک آدمی متعین رہتا ہے اور قرب و جوار کے چھوٹے دیہات میں بھی
 دورہ کرتا ہے اور انکی معرفت ہر خفیہ و سنگین معاملہ کی اطلاع راج میں ہوتی
 ہے ابتداء میں بعد منتظمی ظالم سنگھ جب ریاست کی آمدنی چار لاکھ رہ گئی
 تھی اور ظلم و تعدی بکثرت ہوتا تھا اس نے ان لوگوں کو متفر کیا تھا کہ اسکی
 عاقلانہ تدبیر سے ریاست مالا مال ہو کے ظل حفاظت سرکار انگریزی میں آئی
 اور چالیس لاکھ کی آمدنی ہو گئی اوسکی ہوشیاری اور متواتر خبر گیری سے
 یہ سرشتہ بہت فائدہ مند تھا مگر اب مثل دیگر شہزادہ جات غفلت و لاپرواہی
 سے اس میں بھی صد ناقص پیدا ہو گئے ہیں تاہم انواع ابتری و خرابیوں پر
 اس سے بڑی روک تھی ان ہر کارون کے ذمہ پولیس کی کوئی خدمت نہیں
 ہے مگر خبر رسانی ایسی کرتے ہیں کہ صاحب پولیٹیکل ایجنٹ کے خفیہ کاموں کی
 متواتر خبر پہنچتی ہے اور اپنی ریاست کے وکیل کے حالات دریافت کرتے
 رہتے ہیں :

۱۸۶۰ء کی رپورٹ میں لکھا ہے کہ کوٹہ میں عدالت واپیل کے ہر قسم کی کچھریاں
 موجود ہیں مگر بعض صرف براے نام ہیں اور باقی ماندہ محض ناکارہ ہیں اول
 تو تعمیل احکام نہیں ہوتی اور جو کوئی کیا جاتا ہے تو کسی صاحب رسوخ سے
 درخواست کرنے پر حکم منسوخ ہو سکتا ہے ہر ایک شخص جو دربار یا زانی یا
 مختار سے تعلق رکھتا ہے عدالت کے اختیار سے باہر ہے زبردستوں کو ختم

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

کے لئے تم کو روکنا چاہتا ہوں کہ تم کو
 علم حاصل ہو کہ جو یہ ہے جو یہ ہے جو یہ ہے
 کے لئے تم کو روکنا چاہتا ہوں کہ تم کو
 علم حاصل ہو کہ جو یہ ہے جو یہ ہے جو یہ ہے

یہ فرمایا کہ میں نے اپنے آپ کو اس کے لئے وقف کر دیا ہے اور اس کے لئے اپنے آپ کو وقف کر دیا ہے

اوسکے چار سال کے انتظام میں صرف ایک لاکھ روپیہ قرض لیا گیا نہر سال ریاست کی آمدنی سے اپنے اہلکار کی جیب خاص کیواسطے ذر کثیر دیتا تھا اور اپنے شاہانہ مصارف کیواسطے خود بہت روپیہ پیدا کرتا تھا رعایا پر نہایت سخت تھا مطالبہ راج کیواسطے اومکو اور اونکو گہر کوفس و سخت کر دیتا خانگی طریقہ میں بذات خود ایک رئیس تھا دور دور کے تیرتوں پر اوسکی خیرات جاری تھی اور اوسکی بڑی نیکنامی تھی اوسکی وفات سے مہاراج صاحب کو بہت نقصان پہونچا اور عرصہ تک کوئی اوسکے عہدہ پر مقرر نہوا کوٹہ میں ایسی لیاقت کا کوئی آدمی نہ تھا دو آدمی متفق ہو کے اوسکا کام کرتے تھے :

ایسی ریاست میں اگر جرایم سنگین کثرت سے ہوں تو عجب تہین ہے ایجنسی سے تاکید ہوئی تب کچھ تھا نہ جات ریاست میں مقرر ہوئے مگر اس سے ارتکاب جرایم میں کچھ کمی نہوئی کیونکہ تھوڑے عرصہ میں ڈکیتی و غارتگری کی بہت وارداتیں وقوع میں آئیں اور ایک واردات کا ارتکاب جس میں آدمی بھی مارا گیا ایک تھانہ دار کی نسبت ثابت ہوا صاحب پولیٹیکل ایجنٹ نے مہاراج صاحب کو بہت نہالیش کی مگر کچھ کارگر نہوئی کیونکہ مختار کے بغیر اسلونی انتظام کا ہونا غیر ممکن تھا :

سافرن و تاجرین کو ریاست کوٹہ کے برابر کہیں تکلیف نہیں ہوتی ہے ہر مقام پر ہر حیلہ سے کچھ نہ کچھ محصول لیا جاتا ہے انہیں سے بعض حکمی ہیں اور بعض اہلکاران ریاست بطور خود وصول کرتے ہیں دریا سے چمبل پر

جیلخانہ نہایت خراب ہے اوسمیں تین مکانات ازبس ناپاک ہیں قیدی مثل
 حیوانات مجسوس قفس رہتے ہیں اونکے چہرہ سے محتاجگی و مظلومی عیان ہے
 جیلخانہ پر کوئی افسر نہیں ہے جس شہرت کا قیدی ہو وہاں سے ہی اوسکی
 خبر گیری ہوتی ہے اس جیلخانہ کا سال ۱۸۹۹ء میں یہ حال تھا کہ ہر ایک قیدی
 صفائی سے ملبوس تھا ہر ایک کے پاس اوڑھنے کو مکمل تھا اور نام و جرم
 کا ٹکٹ تھا زیادہ تر قیدی محل میں رہتے ہیں قیدیوں کو ایک سا ہوکار
 کے گہرے دو برس سے کہا نا ملتا ہے اور ضرورت ہوتی ہے تو سیاہی اونکے
 ساتھ جا کر بھیک منگلاتا ہے بلکہ کو توالی کے قیدیوں کا گزارہ تو بالکل لگاری
 پر موقوف ہے :

جرائم سنگین متواتر وقوع میں آتے ہیں اونکے انسداد کی کوئی تدبیر نہیں
 ہے اہلکاران راج کی مجرموں سے سازش ہے اگر کسی کو گرفتار کرتے ہیں تو
 صرف اسی غرض سے کہ اون سے روپیہ لیکر رہا کر دیں اس ملک میں سارق
 و غارتگر امن و امان سے رہتے ہیں بلکہ دیگر ممالک کے مینہ سالانہ دورہ کر کے
 روزمرہ ڈکیتی و غارتگری و نقب زنی کرتے ہیں :

ریاست من ۱۸۹۳ء دیہات ہیں انہیں سے چہارم جاگیر و مذہبی و غیر عطیات
 میں ہیں زمین زرخیز و سیراب و جمع نرم ہے مگر محاصل سوائی سے جو ہر ایک
 اہلکار حسب خواہش اپنے وصول کرتا ہے کاشتکار زیر بار اور سخت مصیبت
 میں ہیں ہر گانوا و رقصہ کے ہر کوچہ میں خبر کا ہر کارہ رہتا ہے اور اسکا یہ
 کام ہے کہ ہر ایک خفیہ امر کی خبر پا لکی خانہ میں پہونچا وے پا لکی خانہ کے ظلم کے

قصور سہو ہو جاتا ہے پہر آجاتے ہیں افسری شہتہ جات و دیگر عہدوں کے عوض یہی رشوت کا یہی حال ہے +

سرکار انگریزی کا فوج خرچ و خراج بمشکل وصول ہوتا ہے دسمبر کا واجب الطلب مئی میں وصول ہوا اور جون کا شروع دسمبر میں دسمبر کے خراج کی بابت مئی میں ہندوی دی اوسکار و پیہ اگست میں وصول ہوا +

برور عرصہ چھ سال مہاراؤ صاحب نے بالعوض قرضہ تعدادی چالیس لاکھ کے چار لاکھ کی آمدنی کا ملک دس برس کی واسطے سا ہو کارون کو علیحدہ کر دیا تھا کہ بجز دیہات عوض قرضہ آٹھ لاکھ ادا شدہ کے بدستور رہے اور اب مئی میں قرضہ تعدادی ساڑھے چھ لاکھ کے عوض دیہات جمعہ ڈیڑھ لاکھ سالانہ اور نکالے گئے مگر یہ امر تقاضا شد یر سا ہو کاران پر ہوا ہے کہ جب اوہون نے دیگر قرضہ دینے سے بالکل انکار کیا علاوہ اس کے سا ہو کارون کا دس لاکھ روپیہ اور ہے کہ اوسکا اب تک کچھ بندوبست نہیں ہوا ہے اور قرضہ متفرقات اوسکے علاوہ بکثرت ہے +

سایر کاٹھیکہ ہے اور کوئی شرح محاصل مقرر نہیں ہے اسواسطے ٹھیکہ دار جو چاہتا ہے وصول کرتا ہے ساہ گنیش لال دیوان کے مرنے کے بعد پندرہ مہینے کے عرصہ میں پانچ مختار مقرر ہوئے اول بیاس دیہی لال مقرر ہوا اور جلد استیفا دیدیا اوسکے بعد دو ایکار کتر درجہ کے مقرر ہوئے اوہون نے ستمبر تک کام چلایا آخر موقوف ہوئے اور بجائے اوسکے ایک بلدیونشی دیوان آدمی مقرر ہوا جنوری میں منگل پر وہت نے ایک لاکھ پچاس ہزار

[illegible]

ہوتا ہے اس سے سرکار انگریزی کی کارروائی میں خلل واقع ہوتا ہے تحریرات کا جواب توقف سے آتا ہے بلکہ نہیں آتا اور اکثر تحریروں میں غلط اور خلاف واقعہ آتی ہیں خود مہاراج صاحب کی نیت درست ہے مگر ان پر بدصلاح کار غالب آ رہے ہیں صاحب ایجنٹ کی صلاح سے ہر ایک کام پر آمادہ ہو جاتے ہیں اور اقرار واثق کرتے ہیں مگر پھر بالکل مخالف مضمون کا خریطہ بھیجتے ہیں جب پوچھا جاتا ہے تو کہتے ہیں کہ ہم کو اس خریطہ کی اطلاع نہیں ہے واپس کر دو مگر یہ اتنی ہی صرف جہاراج صاحب کے سبب سے نہیں ہے بچاس برس سے چلی آتی ہے البتہ اس میں زیادہ ہو گئی ہے صاحب ایجنٹ نے عرصہ تک کوٹہ میں رہ کے گوشہ نشین کی کہ مہاراج صاحب ایماندار مختار مقرر کریں کہ صرف ابھی ایک صورت سے اسلوبی کار ممکن ہے اگرچہ مہاراج صاحب کمال محبت سے پیش آئے مگر اس باب میں بجز اقرار باطل کے اور کچھ حاصل نہواہ

۱۸۵۷ء میں ریاست کے عہدوں پر زیادہ سے زیادہ نذرانہ دینے والوں کو مقرر کرنے اور ان کو قید کر کے بہ اخذ مصاویرہ پھر بحال کرنے کا طریقہ بدستور جاری رہا اس سلسلہ عزل و نصب متواترہ سے ریاست کو بہت کم فائدہ ہوتا ہے کیونکہ رئیس اور پتار اور اہلکار تھوڑی رشوت سے رضامند ہو جاتے ہیں ایک اہلکار کو پابجولان قید کر کے لاکھ روپیہ طلب ہوا مگر صرف دس ہزار روپے خرچ کرنے سے پتار اوسکا راعی ہو گیا اور اس سینہ زوری سے کوشش کی کہ قید سے چھوڑانے کے سوا اسے اس کو نایب کا مقرر کر دیا جائے مختاری پر منگل پر بہت دشمنی بلدیو مامور رہے منگل پر بہت محض نالایق

ہر ایک شہر ریاست کے قبضہ میں اس کے خرچ کے لائق آمدنی کا ملک
موجود ہے مگر بددیانتی اور فضولی اس قدر جاری ہے کہ ششماہی گزرتے
ہی روپیہ کی نہایت ضرورت و تنگی ہو جاتی ہے روپیہ حاصل کرنے کے واسطے
سال آئندہ کی آمدنی کی رسیدات دیجاتی ہیں رعایا سے بھرتی اور
ساہوکاروں سے بہ تقرر سود گران بطور قرضہ لیا جاتا ہے اور کامدار اور
ساہوکار بڑی بے ایمانی کرتے ہیں۔ ریاست کا جس قدر قرضہ تحقیق ہے پچاس
لاکھ روپیہ کے قریب ہے اوس میں سے بیس لاکھ کے عوض پانچ لاکھ روپیہ کا
ملک بشرایط مختلفہ علیحدہ ہو رہا ہے :

جرائم سنگین بکثرت وقوع میں آتے ہیں اور سزا نہ ہونے کے سبب سے غارتگر
وسارق ملک میں امن سے رہتے ہیں اکثر مقدمات کی رویداد سے تحقیق ہوا
کہ راج کے اہلکاران مفسلات اوشکے شریک ہیں ایک چوکی پولیس کے جمعدار
وسپاہیان نے سڑک پر مسافروں کو لوٹ لیا باوجودیکہ شناخت ہوئی اور
جرم ثابت ہوا دربار سے کچھ سزا نہ دی محکمہ ایجنسی کی متواتر تاکید سے مرزا
اکبر علی بیگ جو سابقاً ریاست قرولی میں ممتاز عہدہ پر مامور تھا افسرانہ
ڈکیتی مقرر ہوا اور اسکو حکم ہوا کہ پولیس کا انتظام اچھی طرح کرے تہا نجات
مقرر ہوئے اور کچھ کارروائی شروع ہوئی مگر صاحب لکھنٹ گورنر جنرل کا
دورہ ہونے کے بعد جنوری میں مرزا مع عیلا کے موقوف ہو گیا اور عیلا کو تہا
سے تنخواہ نہ ملی اس کے بعد مارچ میں ایک شخص نامزد ہوا مگر روپیہ نکلنے کے سبب
سے کوٹہ سے نہ جاسکا پھر کوئی افسر مقرر ہوا کو تو ایون میں تحصیل زر کی ایسی

ایسی عملداری میں رعایا کا مظلوم و ستم رسیدہ ہونا عجب نہیں ہے راج سے کمال تاکید ہے کہ کوئی ایجنسی میں مستغیث نہ ہو چونکہ ایجنسی میں جانے سے لوگوں کو سراسر بربادی نظر آتی ہے کوئی اوسط قدم نہیں رکھتا ہے مگر جب صاحب پولیٹیکل ایجنٹ کو ٹرین گئے قریب سو پٹیل اور زمینداروں نے کہ نہایت تنگ تھے استغاثہ کیا کہ محاصل روز افزوں اور انواع ظلم و تعدی کا تحمل نہیں کر سکتے آپ سماعت کریں چنانچہ حسب ایام صاحب پولیٹیکل ایجنٹ ہمارا صاحب نے اون کی حقرسی کا اقرار کیا مگر اوس کے ایفاد کی امید

نہ تھی پتہ
ستمبر ۱۸۸۷ تک منشی بلدیو و منگل پر دہست بہ اتفاق کام کرتے رہے اس دہرہ حکومت سے خواہ مخواہ نتائج بد پیدا ہونے والے تھے ایک دوسرے کے برخلاف ضرر رسان تدبیریں کرتا تھا سال تمام کی آمدنی پیشتر سے قسطن میں دیدی تھی کچھ عرصہ تک قرضہ اور بالائی آمدنی سے کام چلتا رہا مگر آخر کار سا ہو کاروں نے کسی قدر بوجہ راج کی بد عہدی کے اور کسی قدر آمدنی موجودہ منتقل ہو جانے سے روپیہ دینے میں انکار کیا فوج و عملوں کی تنخواہ بہت چڑھ گئی اور پر دہست بڑھا ہوا منشی نے بلا شرکت غیر سے روپیہ کا بند و بست شروع کیا اور اہلکاران و باشندگان شہر کو قید کر کے بغرض حصول زر انواع تکلیفیں پہونچائیں اور سب سے مصادروہ لیا مگر اس ظلم و تعدی سے جو چھل ہوا قطرہ تاب آہنی تھا دسمبر میں منشی نے ہمارا وصاحب سے چند شرطیں پیش کر کے کہا کہ بغیر اون کے میں کام نہیں کر سکتا۔ شرائط یہ ہیں۔

श्रीगणेशाय नमः

نیچ کی کارروائی صرف کوٹہ کے قلعہ سے ہوئی اور چھاوئی کے نرخ کی نسبت یہ بھی ثابت ہوا کہ جس حالت میں بقال کوٹہ سے بیس سیر کا غلہ خریدتے نیچ میں پانچ سیر کا فروخت کرتے تھے پس جو منافع راج کوٹہ نے سرکاری سپاہ کیواسطے منظور کیا تھا اصل میں بقالوں کو پہونچا حالانکہ یہ تعارف راج غلہ دوانے کی تجویز صرف سپاہ کی خاطر سے ہوئی تھی ورنہ بقالوں کو ہرگز نکلتا ہمدردان حال یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ اب کوٹہ میں غلہ اوس کثرت سے پیدا نہیں ہوتا جس قدر پیشتر ہوتا تھا بچا سے غلہ کے پوست و محلوچ کی کثرت بہت ہونے لگی ہے سوائے اسکے وہاں سے صرف نیچ کو نہیں جاتا ہے بلکہ دیگر مقامات کو بھی جاتا ہے ۱۸۶۶ء میں تاسیخ روانگی غلہ سے چند روز پیشتر مہاراج صاحب کا انتقال ہو گیا تھا ہندوستانی ریاست میں اگر مثل دیگر کاروبار روانگی غلہ ہی ملتوی رہی تو عجیب نہیں تاہم عسائلاسن غلہ بمعافی محصول روانہ ہوا ہے

آئندہ کیواسطے مہاراج صاحب کی یہ مرضی ہوئی کہ بقال بطور خوش خریدیشل دیگر خریداران بازار سے لیجا یا کریں اونکو بہ تعین مقدار غلہ معافی محصول کا راج سے پروانہ ملجاوے اور نرخ مروجہ پر اوس مقدار تک خریدنے میں اون سے کسی طرح مزاحمت نہ کیجاوے اون سے رسید لیکے اوسکی نقل چکا چھاوئی کی اطلاع کیواسطے بھیجاوے تاکہ بقال چالاکی نہ کر سکیں مہاراج صاحب نے انگریزی فوج کیواسطے بشرط موجودگی جس قدر غلہ بہم پہونچ سکے دنیا منظور کیا اور یہ تجویز ہوئی کہ بہ تعین تعداد رئیس کی منظور سی لیکے خریداروں کے

تجارت غلہ جاری کرنے سے گورنمنٹ نے مہاراجہ صاحب کا شکریہ ادا کیا کہ ولایت میں یہ شکریہ واجب تھا اور انہوں نے اپنے قواید اور منشاء کے خلاف تجارت جاری کی تھی راجپوتانہ میں کوٹہ کی ریاست غلہ کا کوٹھیا ہے اور کوٹہ کی برابر کوئی ریاست قدیم رسم کی پابند نہیں ہے اور قدیم سے رواج ہے کہ ملکین سے غلہ کو نکلنے ندین۔ پس ایسے قحط اور مصیبت کے زمانہ میں اور باوجودیکہ پورے سراسر نقصان تھا اور کچھ فائدہ نہ تھا جلسہ اجمیر میں فی الفور طریقہ اجراء تجارت پر عمل کرنا نہایت پسندیدہ اور موجب تحسین و آفرین ہوا۔ اول شکایت ہوئی کہ کوٹہ کے لوگ اس منظوری پر عمل نہیں کرتے ہیں مگر جب کوٹہ میں صاحب پولیسنگر ایجنٹ نے مہاراجہ صاحب سے کہا کہ احکام تاکید ہی کی ضرورت ہے تو مہاراجہ صاحب نے دربار عام میں کل ساہوکاران کوٹہ کو جمع کر کے اشتهار مندرجہ

ذیل سنایا :
اشہار راج کوٹہ در باب تجارت غلہ مورخہ ۸ فروری ۱۸۶۹ء
 جملہ شہہ و ساہوکاران و عیالان و تاجران غلہ کو واضح ہو کہ

اول۔ جلسہ اجمیر میں باہ و سمبر گزشتہ قرار پایا ہے کہ کل راجپوتانہ میں تجارت غلہ جاری ہو اور ہر محصول معینہ کے کہ ہر ریاست میں ایک مقام پر لیا جائے کہ سیطرہ کی ممانعت نہ ہو اب سنا گیا ہے کہ باجیان غلہ کو دربار کی خفگی کا خوف ہے اس سے مشتریان کو خرید میں دقت ہوتی ہے :

دوم۔ اب ملکوال تشریک کے ساتھ مطلع کیا جاتا ہے کہ مہاراجہ صاحب نے حسب صلاح سرکار انگریزی قاعدہ آزادی تجارت کو قبول کیا ہے اور چاہتے ہیں کہ

کسی قدر سا ہو کارون کے ہاں سے تقسیم ہوتا تاہم بہت تکلیف رہی قبرستان
متعلق ایجنسی کی مرمت ہوئی اور شہر میں ہو کے محل کو بچتہ سڑک بنوائی گئی
دیہات میں تکلیف کم رہی جو دیہات ٹھیکہ میں یا مریوں قرضہ ہیں اون میں
ٹھیکہ دار و قرضخواہوں نے اپنی منفعت کی غرض سے رعایا کی بہت دستگیری
کی دیہات خالصہ میں کچھ معافی ومنہائی نہ ہوئی جمع کامل لیگی اور اسکے
علاوہ دس روپیہ فیصد ہی بابت خرچ تشریف بری ہمارا وصاحب
در بار ثواب گورنر جنرل صاحب میں کہ ⁴⁴ سال سے لگا ہے اور ہر سال
ایا جاتا ہے وصول ہوا ہے

تحرط چند ان سخت نہ تھا مگر بیماری شدت سے ہوئی جون و جولائی میں
بھیضہ بہت رہا موسم سرما میں بخار کی کثرت ہوئی باوصف خوبصورتی
موقع کے کوٹہ خرابی آب و ہوا میں مشہور ہے کسی قدر آبادی بہت گنجان
ہے اور انتظام صفائی مطلق نہیں ہے شروع سال میں لاکھ آدمیوں کی
آبادی تھی اون میں سے پندرہ ہزار بھیضہ و بخار سے مر گئے اور پر دیسی
لوگ اس حساب سے باہر میں مفصلات میں و باہر کم ہوئی ہے
در بار سے قیود تجارت غلہ کی موقوفی کا اقرار و اشتہار ہوا تھا اسکا بالکل اکیلا
ہوا صرف علاقہ اجازت ہوئی تھی مگر خفیہ غیر ملک کو غلہ بہرتی کرتے اور
پر دیسیوں کو فروخت کرنے کی بدستور موافقت ہے تحقیقات سے معلوم ہوا
کہ جو مخالفت پیشتر سے ہے اسکی منسوخی مطلق ہوئی صاحب ایجنسی گورنر
جنرل نے تاکید کی تو پہرا قرار رفع امتناع ہوا مگر ہر کچھ عمل نہوا ہے

ہزاراجہ گروار ہزاراجہ بہلون ہزاراجہ انترودہ
 سالہ ۱۲۱۱ الہ ۱۲۱۱ الہ ۱۲۱۱

یہ سب سردار ہزاراجہ کہلاتے ہیں مگر صرف اندر گڈہ و کہتولی کی جاگیریں
 بڑی ہیں اندر گڈہ کی تین لاکھ روپیہ سالانہ کی آمدنی ہے اور کہتولی
 کی ستر ہزار کی ۛ

فرارہ کا سردار اپنے یکجہی و سرپرست سردار کہتولی کی قید میں مر گیا
 اوپر اشتباہ ہوا کہ عہدہ مارا ہے بہ تقرر کمیشن سرداران کوٹڑی اور ایک
 انگریز افسر کی تحقیقات ہوئی اگرچہ ہزاراجہ کہتولی جرم قتل سے بری ہوا
 مگر سردار فرارہ پڑاوسکی جانب سے سختی و تشدد ہونا ثابت ہو کے ریاست
 کہتولی پر ہزار روپیہ جرمانہ تجویز ہوا اور جاگیر فرارہ کہتولی کے تحت سے
 علیحدہ کر کے کوٹہ سے متعلق کی گئی ۛ

جنوری ۱۹۱۱ء میں ہمارا و صاحب کوٹہ نے سرداران اندر گڈہ و کہتولی
 و بہلون و انترودہ کی نسبت عدم ادائے خراج کی شکایت کر کے صاحب
 پرنسپل ایجنٹ سے درخواست کی کہ سخت تدبیروں کے بغیر خراج وصول
 کرا دیا جاوے صاحب نے سرداران اندر گڈہ و کہتولی کو طلب کیا اور انہوں
 نے فوراً آ کے خراج مذکورہ کے واجب ہونے اور اپنی مستعدی ادائے
 سے اقبال کر کے یہہ عذر کیا کہ ہم کو راج سے جے پور کی رسیدین دلوائی
 جاوین ۛ

[illegible]

طرز استقبال کوٹہ میں اختلاف اسے ہونے کی وجہ سے چند سال سے
 دارالریاست میں نہ آیا تھا تا بحمدیکہ ۱۸۶۶ء میں ہمارا وصاحب مرحوم کے
 انتقال پر تعزیت کی ملاقات بھی نہ کی تھی ہمارا وصاحب نے صاحب ایجنٹ
 سے کہا کہ اگر اندر گڑھ والہ نہ آوے گا تو دیگر سردار بھی راج کی حکومت کو
 نمائندگان اور نتائج بد پیدا ہونگے اس واسطے آپ ثالث ہونگے اس کو طلب
 کرین صاحب پولیٹکل ایجنٹ اور مہاراجہ اندر گڑھ کی کمال موافقت تھی
 انہوں نے سوچا کہ بذات خود کہوگا تو ضرور عمل کریں گے اس واسطے اندر گڑھ
 میں گئے اور ان سے فی الفور کوٹہ چلنے کی واسطے کہا البتہ ان کو سمجھانا
 اور بیشمار شکایتوں کو رفع کرنا غیر ممکن تھا مگر جب صاحب نے خود ساتھ
 چلنے کا اقرار کیا تب انہوں نے قبول کر لیا کوٹہ میں پہنچ کے ہمارا وصاحب
 سے ملاقات ہوئی مگر کچھ لطف حاصل ہوا ہمارا وصاحب ان کے غرور
 کے شاکی رہے اور مہاراجہ نے شکایت کی کہ میرے ساتھ بد خلقی سے
 پیش آئے اور پانچ امور کی شکایت بخصوصیت کی۔

اول۔ دربار نے ہمارے استحقاق و عزت پر کہ حسب رواج قدیم بھی
 لحاظ نہ کیا۔

دوم۔ جے پور سے زر خراج کی رسیدیں آتی ہیں اس واسطے ہم کو نہیں
 دیتے ہیں۔

سوم۔ ہمارا جے پیلدرہ کے کام میں راج سے دست اندازی
 ہوتی ہے۔

مہاراج صاحب سے کہا گیا تو اوہ ہنوں نے بجز واگداشت پیلہہ خورد کے
 ادن کی سب شکایتوں کے رفع کرنیکا اقرار کیا مگر پہر کچھ نکیا جب بزبانہ منطقی
 ظالم سنگہ ان رئیسوں نے کوٹہ کی اطاعت و ماتحتی قبول کی تھی اوکو کو سے
 بھی جاگیرین ملی تھیں کہ بالوض اوکے نوکری کرتے تھے وہ جاگیرین ضبط ہو گئیں
 اور اوکے قدیم ریاستوں اور دربار کوٹہ کے باہمی روابط کی حدود
 مقرر ہوئیں اس سے ہمیشہ نزاع رہتا ہے دربار کوٹہ زیادتی سے اپنے
 سرداروں کو آمادہ بغاوت کرتا ہے اور سرداروں کو رئیس کا مطلق عتقا
 نہ رہا ہے ستمبر ۱۸۵۸ء میں مہاراجگان گینتہ اور پوشود کے درمیان بمقام پیلہہ
 سخت محاربہ ہوا اور آدمی مارے گئے دربار نے ایک اہلکار مع ایک نشان
 فوج کی تحقیقات کیواسطے متعین کیا کہ مدت تک وہاں رہا مگر کچھ نکیا کوٹہ یوں
 میں باہم نزاع سرحدی پر فساد ہوتا ہے اکثر تنازعوں کا اہلکاران بلج
 نے چند مرتبہ تصفیہ کیا ہے مگر جس فریق کا دربار میں ذریعہ ہوتا ہے وہی
 حسب مزاد اپنے حکم جاری کر کے سنگہائے سرحدی نصب کردہ سابقہ کو
 اوکھڑوا دیتا ہے کہ انجام میں ان فیصلہ جات پر فریقین میں سے کسی کا
 اعتبار نہ رہا مہاراج صاحب سے کہا گیا کہ سرداروں کے نزاع کا فیصلہ
 انگریزی افسر کی تجویز سے ہونا چاہئے تو اوہ ہنوں نے بخوشی قبول کیا بلکہ
 دوسرے سال میں کسی صاحب کے متعین ہونے کی درخواست کی مگر عدم
 فرصتی کے سبب سے کسی کا جانا نہ ہو سکا لہذا سامنے خراج سالانہ
 راج بچ پور کا ساڑھے تین برس لغایت ۱۸۶۲ء تک عدم وصول رہا

مقابلہ اور دفعیہ کی مجبکہ قابلیت نہیں ہے پس میں اپنی ریاست کو آپ کے ہاتھ میں سپرد کرتا ہوں اصلاح انتظام کی واسطے جو تدبیر سرکارانگریزی سے ہوگی اور سکو بخوشی قبول کرونگا :

اکتوبر میں صاحب ایجنٹ گورنر جنرل کوٹہ میں تشریف لائے اور چند مرتبہ مہاراج صاحب سے ملاقات کی اور انہوں نے پہر گورنمنٹ سے امداد و دستگیری کی استدعا کی اور تدبیرات مجوزہ گورنمنٹ کو بخوشی منظور کر لیا اقرار واثق کیا :

اس صورت میں گورنمنٹ نے ممتاز الدولہ نواب حاجی محمد فیض علی خان صاحب بہادر کپٹن ستارہ ہند سابق وزیر جے پور کو عہدہ وزارت راج کوٹہ پر بہ اختیار اعلیٰ مقرر فرمایا فروری ۱۸۸۱ء میں صاحب پولیٹیکل ایجنٹ نے صاحب ایجنٹ گورنر جنرل کے لشکر میں بمقام کشنگڈہ جا کے انتظام ریاست کے باب میں ہدایتیں حاصل کیں اور نواب صاحب سے ملاقات کر کے بحیثیت معقول اونکو وزارت کے کام پر مامور کرنے کے واسطے کوٹہ میں لائے :

اس وقت کوٹہ کا حال نہایت خراب تھا مہاراج صاحب بدصلاح کارون کے اختیار میں تھے اور انہوں نے یہاں تک سوچا یا کہ اس دست اندازی میں گورنمنٹ آپ کو مستند سے خارج کر دیگی اور صلاح دی کہ امداد گورنمنٹ کی درخواست کو مسترد کر لو اقرار سے انحراف کرو اور جس طرح ممکن ہو نواب فیض علی خان کو وزارت پر مقرر ہونے دو بلکہ یہہ بھی کہا کہ آپ کی ایسی

تمام شب اور دوسرے روز صبح کو محل میں بڑا مشورہ ہوا تنگ ظرف و
پست حوصلہ مشیر جو اس وقت تک باختیار تھے احکام گورنمنٹ کو دیکھ کر
ہوش باختہ و مایوس ہو گئے دانشمند اور دور اندیش لوگ جبکہ پیشتر
ذکر ہوا ہے بلائے گئے اونکی صلاح سے خیالات خام رفع ہوئے جس وقت
ہمارا صاحب حسب اقرار ملاقات کے واسطے آئے معلوم ہوا کہ راستی
پر مین نواب صاحب کے ساتھ اخلاق سے پیش آئے اور گورنمنٹ کی
مداخلت کو کہ او نہیں کی درخواست سے ہوئی تھی بہ خوشدلی منظور کیا۔
صاحب پولیٹیکل ایجنٹ نے حسب ضابطہ اطلاع دی کہ کوٹہ کا انتظام
نواب فیض علی خان کو سپرد ہوا ہے کل خیر خواہ لوگوں کو لازم ہے کہ خوشی
سے اونکی اطاعت کریں ہمارا صاحب نے اپنے اہلکاروں کو حکم دیا
کہ نواب صاحب کے پاس حاضر ہو کے اونکے حکم کی تعمیل کریں دوسرے
روز سے سب حسب احکم حاضر ہونے لگے اور خلافت و رزی رفع ہوئی
رئیس کے مشیرون مین سے بدترین لوگ ریاست سے خارج ہوئے اکثر
بخوف گرفتاری وہیں چپ رہے انہوں نے حساب و دیگر کاغذات
ریاست کو چھپائے مین بہت کوشش کی ان مشکلات کی پیشتر سے امید
تھی کہ ضبط و انقضائت سے سب رفع ہو گئیں۔

بتاریخ ۱۱ مارچ حکم صادر ہوا کہ وزیر کیواسطے حد و ریاست کوٹہ کے
اندرون توپوں کی سلامی منظور ہوئی ہے صاحب پولیٹیکل ایجنٹ نے
قلعہ کی توپوں سے ایک سلامی کرائی اور نواب صاحب کی حکومت بالاستقلال

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰

ہر ایک تہانہ میں علاوہ چوکیداران دیہات کے ملک کی نگرانی و خبر گیری
و مسافروں کی حفاظت کے واسطے چوکیات مقرر ہیں کہ اس طرح ۲۵۱۲
کس کی جمعیت سے ۴۳۱ چوکیان ہیں اور تہانہ دار کے پاس انصرام گا
کیواسطے جنگی فوج کے دس سوار اور چودہ سپاہی متعین رہتے ہیں
شہر کی پولیس کا اہتمام کووال کو مفوض ہے اسکی مدد کیواسطے دو شیر
اور ڈھائی سو سپاہی مقرر ہیں ۛ

ناظموں کے حد اختیار سے زاید اور انکے احکام کی اپیل کے مقدمات
کی تحقیقات و فیصلہ کیواسطے دارالریاست میں مال و فوجداری دیوان
کی کچہریاں مقرر ہوئیں فوجداری یعنی حاکم عدالت فوجداری کو چہہ ہینے کی
قید اور پچاس روپیہ تک جرمانہ کا اختیار ہے اور حاکم دیوانی کو کل
مقدمات دیوانی کی سماعت کا اختیار ہے جیلخانہ کا اہتمام فوجدار کو مفوض
ہے اور مقدمات دیوانی میں کاغذ اسٹامپ جاری ہوا ہے سابقہ عدالتوں
میں سبجہ ظلم و تشدد کے اور کچھ ہوتا تھا انتظام جدید ہونے پر ایک ہینے
کے عرصہ میں استغیثوں کی دو ہزار عرضیاں گزرین ۛ
دفتر خزانہ کو اندرون شہر سے برخاست کر کے مناسب تر مقام پر
ایجنسی سے قریب مقرر کیا اور علاوہ خزانہ کے جانچ اور حساب کے
محکمہ جات قائم ہوئے ۛ

اخیر میں عدالت اپیل جس میں پانچ حاکم بین مقرر ہوئے اور فوجداری و
دیوانی عدالتوں کے فیصلہ جات کی اپیل کی سماعت ہونے لگی جس

[illegible][illegible][illegible]

نودہ لاکھ کا پیش ہوا اسکی تحقیقات کے واسطے حسب منشاء وقوعہ دوم چٹھی صاحب سیکرٹری گورنمنٹ ہندوستان نمبری ۱۷۹۳ مورخہ ۱۸ اگست ۱۸۷۷ء میں تین بے تعلق و منصف اشخاص کی کمیٹی مقرر ہوئی اور تا وقت فیصلہ کمیٹی کے قرضخواہوں کو ایصال زر قرضہ میں صبر کرنا پڑا۔

اگر ساہوکاروں کا دعویٰ صرف اصل قرضہ و سود معینہ سے مرکب ہوتا تو اسکے حساب میں کچھ دشواری نہ ہوتی مگر چونکہ وہ سود پر سود لینے اور وصولی رقموں کا سود و حجاز دینے سے انتفاع کثیر حاصل کرنا چاہتا ہے تہہ مصفون کو لازم آیا کہ جس طرح اونکے ساتھ انصاف و واجہیت سے پیش آویں اور سی طرح بیجا مطالبہ کو قبول کر کے راج کا بھی نقصان نہ کریں چنانچہ انہوں نے ریاست مقروض کے شرائط اور طریقہ قرضہ کشی پر لحاظ کر کے بخوبی تحقیقات کی اور منجملہ کل قرضہ متحدہ عویہ تعدادی ۱۷ لاکھ ۱۷۱۱ روپے سالانہ کے ساٹھ لاکھ روپے کے قرضخواہوں کو فی روپیہ نو آنے سات پائی لینے پر راضی کر لیا کہ باون لاکھ کے دعویداروں نے پیش کا صاحب لیجنٹ گورنر جنرل میں جب صاحب موصوف کو ٹہ میں تشریف لائے قبول کر لیا اور باقی ماندہ آٹھ لاکھ والوں کا تصفیہ بعد تشریف بری اونکے مشروط بصمد و حکم منظوری صاحب موصوف ہوا اس سے امید ہوئی کہ کل قرضہ یہ تعداد چالیس لاکھ روپیہ یا کسی قدر کم و بیش رہ جاوے گا اور باوصف اضافہ مصارف ذاتی بہار اور صفا و واگذاشت جاگیرانیاں و ایرادی دیگر مصارف کے بہ اقساط پانچ

چنانچه در این کتاب مذکور است که هر که در این کتاب
 را بخواند و در این کتاب را بخواند و در این کتاب
 را بخواند و در این کتاب را بخواند و در این کتاب
 را بخواند و در این کتاب را بخواند و در این کتاب

در این کتاب	در این کتاب	در این کتاب	در این کتاب
در این کتاب	در این کتاب	در این کتاب	در این کتاب
در این کتاب	در این کتاب	در این کتاب	در این کتاب
در این کتاب	در این کتاب	در این کتاب	در این کتاب
در این کتاب	در این کتاب	در این کتاب	در این کتاب
در این کتاب	در این کتاب	در این کتاب	در این کتاب
در این کتاب	در این کتاب	در این کتاب	در این کتاب
در این کتاب	در این کتاب	در این کتاب	در این کتاب
در این کتاب	در این کتاب	در این کتاب	در این کتاب
در این کتاب	در این کتاب	در این کتاب	در این کتاب

مقرر کی اور خیف بمحاصل جسے راج کا چندان فائدہ نہ تھا اور رعایا کو بہت تکلیف تھی بالکل موقوف ہوئے ۛ

بندوبست مالگزاری میعاد ہی وہ سالہ یاد وازدہ سالہ کرنے کی واسطے منشی نیاز احمد اکشر اسسٹنٹ کمشنر ملک اودہ کے اس راج میں منتقل ہونے کی درخواست ہوئی مگر اونکو وہاں سے علیحدہ ہونے میں توقف ہوا اس سے کام بدیر شروع ہوا تاہم اخیر ۱۸۷۷ء تک دو پرگنات کی پائیش ہو کے کاغذات حقوق تیار ہو گئے امید ہے کہ اس بندوبست سے بجز زمین کا رقبہ کثیر مزروعہ ہو جاوے گا کیونکہ بندوبست سرسری سے اول سال میں بیس ہزار بیگہ جدید اراضی کاشت ہوئی ہے ۛ

تعمیرات سفید عام کے واسطے ۱۸۷۵ء مبلغ تینتیس ہزار روپیہ تجویز ہوا تھا اس خرچ کے سواے شہر میں چند ضروری سڑکیں تیار ہوئیں اور مفصلات کی بڑی گزرگاہ صاف کرا لی گئیں ۛ

۱۸۷۹ء میں صاحب پولیٹکل ایجنٹ کی عنایت سے اس راج کی تعمیرات کا اہتمام مسٹر ہیوس صاحب سول انجینئر کو مفوض ہوا چونکہ صاحب موصوف ہمالا پاٹن کے شہر تعمیرات کا بھی کام کرتے ہیں حسب منظوری صاحب ایجنٹ گورنر جنرل اونکی تنخواہ بحساب تناسبہ دونوں ریاستوں کے ذمہ قرار پائی اندر و گردنواح شہر میں سڑکیں تیار ہوئیں اور سڑک دیولی و جھالا واڑ واقع علاقہ کوٹہ کی تیاری شروع ہوئی ترقی پیداوار ملک کے واسطے نہرو وغیرہ تعمیرات آبپاشی کی تجویز بھی درپیش ہے مگر روپیہ

سید بن ابی طالب علیه السلام در روز شنبه
 در کربلا در روز شنبه در کربلا در روز شنبه
 در کربلا در روز شنبه در کربلا در روز شنبه
 در کربلا در روز شنبه در کربلا در روز شنبه
 در کربلا در روز شنبه در کربلا در روز شنبه

سید بن ابی طالب	۸۱۱۸	۸۷۱۸	۶۵	۱۷۱	
سید بن ابی طالب	۵۷۵	۶۸۵	۷۷	۵۵	۱۷۱
سید بن ابی طالب	۸۵۸۷	۸۱۰۷	۶۵۷	۵۸۵	۱۷۱
سید بن ابی طالب	۱۷۱	۱۷۱	۱۷۱	۱۷۱	۱۷۱

سید بن ابی طالب علیه السلام در روز شنبه
 در کربلا در روز شنبه در کربلا در روز شنبه
 در کربلا در روز شنبه در کربلا در روز شنبه
 در کربلا در روز شنبه در کربلا در روز شنبه
 در کربلا در روز شنبه در کربلا در روز شنبه

کامل انسداد و وقوع جرایم اور گرفتاری و سزا دہی مجربان کا قرار واقعی
 انتظام کیا گیا اور پناہ دہی کا طریقہ بالکل موقوف ہوا کہ اس ذریعہ اور
 رعایا کا اعتبار بجانب سرکار قائم ہونے اور انکی زراعت و تجارت وغیرہ
 یا دیانت پیشوں میں مصروف ہونے سے وقوع جرایم میں بہت کمی ہوئی
 اور حفاظت جان و مال کی طمانیت قائم ہوئی مگر عدالتوں کی کارروائی
 میں ہنوز نقص باقی ہے کہ عدالت دیوانی کی ڈکریاں بدیر و مشکل جاری
 ہوتی ہیں اور فوجداری میں تہا نہ جات سے مقدمات کا چالان عدالت
 کو توقف سے ہوتا ہے تاہم حسب تحریر نواب فیض علی خان صاحب پیشتر کی
 نسبت اب کارروائی بہتر ہے :

باوجودیکہ کوٹہ دولت مند رہنما ہے اور ساہوکار بکثرت ہیں مقدمات دیوانہ
 کم دایر ہوتے ہیں اور نظامتوں کے احکام کا اپیل مطلق نہیں ہوتا سبب
 اسکا یہ ہے کہ ابھی یہاں کے لوگ عدالت کی کارروائی سے واقف اور
 مقدمہ بازی کے عادی نہیں ہیں :

اسپتال و دواخانہ کا اہتمام بہت اچھی طرح ہوتا ہے معالجہ کیواسطے
 مریض بکثرت آتے ہیں کنہیا لال میٹو ڈاکٹر کی کارگزاری تحسین و آفرین کے
 لائق ہے کہ حکام اوس سے بہت خوش ہیں اور ہمیشہ تعریف کرتے ہیں کہ
 اپنے کام کو وقت معینہ پر کرتا ہے اور نوکری میں دل نہا د اور محنتی ہے
 عوام اوس سے بہت خوش ہیں اور شوق سے معالجہ کیواسطے آتے ہیں
 اوسکی کاہلی یا غفلت کی کبھی شکایت نہیں سنی اور صفائی و عمدگی کام کو

اب یہاں کی ضروریات کیواسطے عملہ اسپتال ہر طرح کافی ہے۔
 شہر کوڑا آب و ہوائے مضر تندرستی کیواسطے ہمیشہ سے مشہور ہے اور اسکی
 اصلاح و ترقی میں ہر طرح کوشش ہوئی مگر باشندگان شہر اپنی ناپاک
 عادتوں کے ایسے پائندہ ہیں اور عام قواعد صفائی و حیا داری کے
 اجراء کو اسقدر ظلم و زیادتی سمجھتے ہیں کہ اس کام کا انصرام سہل نہیں
 ہے تاہم عرصہ دو سال میں بہت ترقی ہوئی اور اس سے عمدہ نتائج
 پیدا ہوئے۔

میونسپل کمیٹی کی کوشش و محنت کو صاحب ایجنٹ گورنر جنرل و صاحب
 پولیٹیکل ایجنٹ نے دیکھ کے بہت پسند کیا بازار کے درمیان میں دو گانوں
 کی صف واقع ہونے سے راستہ بہت تنگ تھا اور ہوا خراب ہوتی تھی
 اسکو شکست کرایا گیا کہ بازار بہت کشادہ و ہوا دار ہو گیا۔
 خوشخوار و زہر آلودہ حیوانات کی ہلاکت کیواسطے بھی بہت انعام تقسیم ہوا ہے
 کہ ۱۸۷۵ء میں ۱۷۷۵ کے خرچ سے سولہ درندہ حیوات اور
 ۱۸۷۶ء میں ۱۷۷۵ کے خرچ سے سولہ درندہ حیوات اور
 ۱۸۷۷ء میں ۱۷۷۵ کے خرچ سے سولہ درندہ حیوانات
 مندرجہ ذیل ہلاک ہوئے۔

شیر ۲ ریچھ ۱ بگہیرے ۴ سانپ ۲۲۲۷۹ بچھو گہیرہ ۲۰۲ سیہہ ۳

سابق میں راج کا مدرسہ برائے نام تھا اب انگریزی فارسی ہندی

ایجنسی

بتاریخ یکم ستمبر ۱۹۷۷ء نواب سرفیض علی خان صاحب نے عہدہ وزارت کو استیفا دیا اور کپتان ایبٹ صاحب بطور قائم مقام کام کرتے ہوئے بتاریخ ۱۰ جنوری ۱۹۷۸ء ایجر پولٹ صاحب پولیٹیکل ایجنٹ مقرر ہوئے کوٹہ مین داخل ہوئے اور اپنے عہدہ کا کام شروع کیا اور چند مرتبہ دورہ کر کے پندرہ نظائر اور بعض کوٹہ پولیٹیکل ملاحظہ کیا ہے۔

حسب خواہش دربار محکمہ پنچایت جدید مقرر ہوا اور سمین تین جاگیر دار ہیں اور ایک سرکار انگریزی کا قدیم ولیق ملازم پنڈت رام دیال ہے وہ سترشتہ مال کا افسر ہے اور دیگر سردار صرف اس کے اتفاق سے کام کرتے ہیں اور تین سے کسی کو کسی علیحدہ شہرت کا کام مفوض نہیں ہے بعد اصلاح پنچایت کے عدالت اپیل فوجداری و دیوانی مقرر ہوئی ہے میں محکمہ پنچایت کا ایک سردار عدالت اپیل کا حاکم تھا حکام عدالت کے اختیارات وہی ہیں جو نواب فیض علی خان صاحب نے مقرر کئے تھے پس ان کے دوبارہ لکھنے کی کچھ حاجت نہیں ہے۔

مد آمدنی	۲۵ - فروری ۱۸۶۷ء کفایت ۳۱ - مارچ ۱۸۶۵ء	یکم اگست ۱۸۶۷ء کفایت ۳۱ - جولائی ۱۸۶۵ء	۱۸۶۵ و ۶۶ تخلیہ
امانت	سہ ماہیہ ۱۳	.	.
خراج کوٹریان	۶ - صماہ	۱۵ - سالہ	۱۵ - سالہ
خراج بجاگیرداران	۱۲ - اعاصہ	۱۱ - ماہ	۱۵ - ماہ
باغات	.	۱۵ - ماہ	۱۵ - ماہ
بنی وروندہ	.	۱ - ماہ	۳ - ماہ
بجٹ تنخواہ وادانا	.	۱۳ - سالہ	۱۰ - سالہ
سود و بٹہ	.	۹ - سالہ	۶ - سالہ
میزان	۱۸ - لکھ ۱۸ - لکھ	۱۸ - لکھ ۱۸ - لکھ	۱۸ - لکھ ۱۸ - لکھ
بقایا موجودہ	۲۵ - فروری ۱۸۶۷ء ۳۱ - جولائی ۱۸۶۷ء	۳۱ - جولائی ۱۸۶۵ء ۳۱ - جولائی ۱۸۶۷ء	۳۱ - جولائی ۱۸۶۷ء
	۱۱ - سالہ	۹ - سالہ	۹ - سالہ
میزان کل	۱۸ - لکھ ۱۸ - لکھ	۱۵ - لکھ ۱۵ - لکھ	۹ - لکھ ۹ - لکھ

مردمصارف	۲۵- زوری ۱۸۶۵ انجمن تجارت ۳۱ جولائی ۱۸۶۵	۳۱- اگست ۱۸۶۵ انجمن تجارت ۳۱ جولائی ۱۸۶۵	۱۸۶۴ و ۶۵ تجارت	۱۸۶۴ و ۶۵ تجارت
پولیس	الحمد اعلا	شامل عملہ اشرفیام ہوئے	.	.
تنخواہ وزیر	الحمد اعلا	الحمد اعلا	بجائے اپنے کچن کی کچن	.
مواجب رئیس	الحمد اعلا	الحمد اعلا	بجائے لکھہ	بجائے لکھہ
عملہ میوہ پیاپی	الحمد اعلا	الحمد اعلا	.	.
پنشن	الحمد اعلا	الحمد اعلا	.	.
چندہ نوکارج	الحمد اعلا	الحمد اعلا	ص	.
بندوبست الگذا	.	الحمد اعلا	الحمد اعلا	الحمد اعلا
وکلار	.	الحمد اعلا	الحمد اعلا	الحمد اعلا
باغات	.	الحمد اعلا	الحمد اعلا	الحمد اعلا
شفا خانہ	.	الحمد اعلا	الحمد اعلا	الحمد اعلا
مدرسہ	.	الحمد اعلا	الحمد اعلا	الحمد اعلا
سود و بڑ	.	الحمد اعلا	الحمد اعلا	الحمد اعلا

کتابخانه	۷/۱۱	۱۱/۱۱	۱۱/۱۱	۱۱/۱۱
کتابخانه	.	.	۷/۱۱	۱۱/۱۱
کتابخانه	.	۱۱/۱۱	۱۱/۱۱	۱۱/۱۱
کتابخانه	۱۱/۱۱	۱۱/۱۱	۱۱/۱۱	۱۱/۱۱

تیسری فصل

جہالاواڑ

جہالاواڑ کی ریاست عرض بلد شمالی ۲۲ درجہ ۴ دقیقہ اور ۲۲ درجہ ۲۴ دقیقہ
اور طول بلد شرقی ۷۴ درجہ ۳۴ دقیقہ اور ۷۴ درجہ ۵۸ دقیقہ کے درمیان
واقع ہے اس کے شمال میں کوہ مکنڈرہ جنوب و جنوب مغرب میں سفولی
مالوہ مشرق میں ممالک مہاراجہ صاحب سیندھیہ مغرب میں ممالک
مہاراجہ صاحب ہلکریہ قریب دو ہزار پانسو مربع میل کا رقبہ ۲۲۴۰۰۰
باشندوں کی آبادی اور تخمیناً پندرہ لاکھ روپیہ سالانہ ریاست کی
آمدنی ہے اوسمیں سے انٹی ہزار روپیہ خراج سرکارانگریزی داخل
ہوتا ہے ۶

دارالحکومت جہالراپاٹن بقول کرنل ایڈن صاحب
روٹی و خوش وضعی میں کل راجپوتانہ میں صرف جے پور سے دوم درجہ
پر اور اوسے کے نقشہ پر آباد ہے ساہوکاروں کی بہت آبادی ہے
اور تجارت بہت ہوتی ہے اس شہر کو راج رانا ظالم سنگہ صاحب نے
جنگے مفصل حالات کوٹہ کی تاریخ میں لکھے گئے ہیں آباد کیا تھا واقعات تاریخ
کے سوائے اونکی خوش لیاقتی اور مخلوہ صلگی اس شہر کی عمدگی سے ثابت
ہے شہر کا موقع عرض بلد شمالی ۲۲ درجہ ۳۲ دقیقہ طول بلد شرقی ۷۴ درجہ
۱۳ دقیقہ پر ہے ۶

بہا و سنگہ مع چند ہمراہیوں کے پسران اور تنگ زیب کی مخالف فوجوں میں
 طالع آزمائی کرنے کیواسطے اپنے باپ کے گھر سے نکلے اور ان کے بیٹے ماوہو سنگہ
 جس زمانہ میں راجہ بہیم سنگہ حشمت و جلال سے حکمران تھا کو ٹہ میں آئے
 اگرچہ ان کے ساتھ صرف پچیس سوار تھے مگر ان کے شرف خاندان
 کا یہی ثبوت ہے کہ رئیس کو ٹہ نے ان کی ہمیشہ کے ساتھ اپنے پسر جن
 کی شادی کرنے میں کچھ پس و پیش نہ کیا تھوڑے عرصہ میں ان کو ناندہ
 کی جاگیر اور فوجداری کا عہدہ ملا کہ اس میں نہ فقط کل فوج کی افسری
 بلکہ رئیس کے قلعہ اور محاصرہ کی حکومت بھی شامل تھی اور رشتہ داری
 کی وجہ سے ان کے اس عہدہ کو اور بھی فروغ ہوا کہ خاندان رئیس
 کے اطفال ان کو مانا کہنے لگے اور عادتاً یہ لقب ان کو اب تک چلا آتا ہے
 مدن سنگہ بجائے اپنے باپ کے فوجدار ہوئے اور وقت سے عہدہ
 موروثی ہو گیا مدن سنگہ کی جگہ پر بہت سنگہ مقرر ہوئے اور انہوں نے
 چند معرکوں میں خدمات نمایاں انجام دیں مرہٹوں اور جے پور کی متفقہ
 افواج کا کوٹہ کی طرف سے مقابلہ کیا اور وہ عہد نامہ منضبط کیا جس کے
 بموجب ریاست مرہٹوں کی خراج گزار ہوئی اور قدیم خاندان کو از نو
 مستند حاصل کر نیا موقع ملا اور ان کے بیٹے راج رانا ظالم سنگہ صاحب ہوئے
 جنکی جہات اور عالی تدبیری کی مفصل کیفیت کوٹہ کی تاریخ میں لکھی گئی ہے
 اور بطرح ان کی اولاد کی ہمارا وصاحب والی کوٹہ سے نا اتفاقی ہو کے
 ۱۳۸۱ء میں ریاست جہالا اور کوٹہ سے علیحدہ ہوئی وہ حال ہی اوی

اونکے وارث و جانشینوں کی ہمیشہ دوستی و یگانگت و احدیت فواید رہیگی
قلم ۵ سرکار انگریزی راج رانا مدن سنگھ صاحب کی ریاست کو اپنی
 ظل حفاظت میں لینے کا عہد کرتی ہے :

قلم ۶ راج رانا صاحب اور اونکے وارث و جانشین سرکار انگریزی
 سے باتفاق ماتحتی کا رہند رہیں گے اور سرکار کی سرپرستی کو تسلیم کریں گے
 اور کسی دیگر رئیس یا ریاست سے تعلق نہ رکھنے کا عہد کرتے ہیں اور کسی
 ریاست سے نزاع ہونے پر حسب فیصلہ سرکار انگریزی کا رہند ہونے کا
 اقرار کرتے ہیں :

قلم ۷ راج رانا صاحب اور اونکے وارث و جانشین کسی رئیس
 یا ریاست سے بلا منظوری سرکار انگریزی ہر پیمانہ کرہ نیکے مگر اونکے معمولی املاک
 شوقیہ دوست و رشتہ داروں سے جاری رہیں گے :

قلم ۸ عند الطلب سرکار انگریزی راج رانا مدن سنگھ صاحب کی
 ریاست کی فوج حسب حیثیت حاضر کیجاویگی :

قلم ۹ راج رانا صاحب اور اونکے وارث و جانشین بہ اختیار کلی اپنے
 ملک کے مالک رہیں گے اور سرکار انگریزی کا انتظام فوجداری و دیوانی
 اونکے ملک میں داخل نہ کیا جاوے گا :

قلم ۱۰ اس علیحدگی و انتقال پر گناہات پر مطالبہ قرضخواہان کا جو بندوبست
 ہوا ہے اس کی شرائط کا راج رانا صاحب اور اونکے وارث و جانشین
 ایفا کریں گے اور اس علیحدگی سے دیگر معاملات برآمد ہون اور میں

۱۲۹۴ قمری

15

104

۱۸۴۵ء میں ہماراج رانا مدن سنگھ صاحب کا انتقال ہوا اور ان کے
خلف ہماراج رانا پر تھی سنگھ صاحب سند نشین ہوئے اور انہوں نے
کے غور میں صاحبان انگریز کو جو ان کے ملک میں پناہ پذیر ہوئے بحفاظت
اپنے پاس رکھ کے اور خیر و عافیت سے مقامات امن پر پہنچا کے
سرکار انگریزی کی بڑی خیر خواہی کی اسکے جلد زمین سرکار سے انکو
تحسین و آفرین ہوئی اور ان کے اخلاق و خوش انتظامی و خیر خواہی بجا
سرکار انگریزی کے جلد صاحبان ایجنٹ گورنر جنرل و پولیٹیکل ایجنٹ ہمیشہ
مداح و شاخوان رہے ہیں :

چنانچہ کپتان بروس صاحب نے لکھا ہے کہ کبھی صورتوں سے جہاں لاڈ
ہاؤ وائی کی دیگر ریاستوں سے بہتر ہے ہماراج رانا صاحب سرکار انگریزی
کی صلاح پر عمل کرنے میں اس قدر رضا مند و مستعد ہیں جس قدر رئیس
بوندی مخالفت میں انکی خیر خواہی بجانب سرکار اور کارروائی معاملات
ہر طرح اطمینان کے لائق ہے البتہ فضول خرچ اور مقروض ہیں مگر جلد
بند و بست کر دینا اقرار کرتے ہیں مگر اس قرضہ کی کسی شکایت نہیں ہے
بجائے حال کوٹہ کے کہ وہاں رئیس پر کسی کا مطلق اعتبار نہیں ہماراج
رانا صاحب کا سب سا ہو کار اعتبار کرتے ہیں دو سال گزشتہ میں
جو صلاحین انکو دی گئی ہیں ان میں سے کوئی ایسی نہیں ہے جس پر عمل
ہوا ہو۔ انگریزی چھاؤنی کو جانیوالے غلہ کا محصول بلا تامل معاف کر دیا
بمقام تیار سی سڑک ریل اسکے واسطے زمین دینا فوراً منظور کر لیا۔

ساتھ ہو گئی ہے مگر اونکو دو صاحبزادوں کے متواتر انتقال سے سخت متاثر
 پہونچا ہے کہ کوئی صلیبی اولاد نہیں رہی پر گناات متعلقہ جو محلہ علاقہ جہالا
 میں کہ جنوب و جنوب مغرب میں مغربی مالوہ کے درمیان واقع ہے ہمارا
 رانا صاحب کا انتظام پولیس ایسا عمدہ ہے کہ ایجنسی وسط ہند سے اولوں کی
 تعریف ہو کے نواب گورنر جنرل صاحب نے تحسین و آفرین کی ستمبر ۱۹۶۷ء میں
 ہمارا راج رانا صاحب مدت کے بعد جاترا سے واپس آئے اسوجہ سے کہ
 خود کام کرتے ہیں اونکی غیر حاضری میں کچھ ہرج واقع ہوا اگرچہ کچھ عجیب
 لیاقت نہیں رکھتے اور نہ انتظام عمدہ ترین ہے تاہم مثل اولوں یا ستون
 کے جہان کل اختیار خوشامدی و خود غرض لوگوں کو ہوتا ہے خراب و
 ابتر نہیں ہے اونکی تدبیرات فراخ و عاقلانہ ہیں اور سرکار انگریزی کو
 خوش رکھنا چاہتے ہیں اس سے کام یہ اسلوبی و آسانی ہوتا ہے :
 ۱۸۹۹ء کے قحط میں جہالا واٹر قحط زدہ ریاستوں میں نہ تھا اس ملک
 میں زیادہ فائدہ پیدا نہیں ہوتا ہے بہترین فصلوں میں صرف ملک کے خرچ
 کے لائیو پیدا ہوتا ہے اور اس سال میں اس سے بھی کم ہوا مگر ابتداء
 سے ہر ترقی غلہ کی تدبیر مناسب ہوئی تھی کہ اس سبب سے نرخ میں بہت کم
 گرانی ہوئی اپنے فائدہ کے واسطے ریاست سے ایصال جمع کا انتوار ہوا اور
 سڑک وغیرہ چند تعمیرات آراستگی شہر کی جاری رہیں اگرچہ اونکا اجراء قحط
 کی وجہ سے ہوا تھا تاہم غریبوں کی بہت دستگیری ہوئی خوش نصیبی سے
 جہالا واٹر راج پوتانہ کی صیبتوں سے محفوظ رہی کاشت افیون سے اس

جاری ہونے پر یقین ہے مقرر ہوگی :

کوٹہ کا قلعہ گاگرون کہ جہالا واٹر کی چھاؤنی سے تین میل کے فاصلہ پر
نظر آتا ہے اس ریاست میں بڑی تکلیف کا باعث ہے افسوس ہے کہ
وقت تقسیم کوٹہ جب ایک ثالث ملک رئیس جہالا واٹر کو دیا گیا یہ قلعہ جو عین
محل جہالا واٹر کے سر پر واقع ہے اس ریاست میں شامل کیوں نہ کیا گیا
اور قلعہ شاہ آباد جو دارالریاست سے بہت دور ہے اور درمیان
میں کوٹہ کا علاقہ ہایل ہے کیوں نہ کیا گیا۔ شاہ آباد سرحد کو الیاء پر عین کوٹہ
کے اندر واقع ہونے سے اگر کوٹہ میں شامل کیا جاتا تو مناسب تھا۔ علاقہ
ریج کے گاگرون کے دوسری ریاست میں ہونے سے بد نظمی بھی ہے کہ
مدعا علیہم مدیون و مجرمان مرتکب واردات سرحد سے گذر کر غیر علاقہ میں
چلے جاتے ہیں اور اختیار راج سے منکر عمل عدالت سے محفوظ ہو جاتے ہیں
اگر کوئی حجت کرے کہ سرحد پر سب جگہ یہی حال ہے تو جواب یہ ہے کہ وہ
عام صورت ہے ہر ایک ریاست کا دارالحکومت علی العموم وسط ریاست
میں واقع ہے وہاں سے کوئی بے آسانی نہیں جاسکتا مگر دارالریاست
سے غیر علاقہ کی سرحد اس قدر قریب ہونے پر مدعا علیہم کا نکل جانا بہت
سہل ہے اس واسطے رئیس جہالا واٹر کو تبادلہ کی بہت خواہش ہے اور
اس تبادلہ میں کسی قدر آمدنی کا نقصان بھی گوارا کر سکتے ہیں مگر کوٹہ
والوں سے امید نہیں کہ تبادلہ پر رضا مند ہوں کیونکہ جہالا واٹر کے
ساتھ جیسا حبرا بڑا دے ہے بدستور چلا آتا ہے گاگرون میں بجز خوبی

صاحبزادوں کے انتقال اور اپنی عمر رسیدگی کے سبب سے مہاراج رانا صاحب نے پسر بتنی لینا چاہا تھا اسکی بابت پیشگاہ گورنمنٹ ہندوستان میں عرصہ تک بحث رہی آخر کار ۱۹۴۷ء میں حکم منظوری گورنمنٹ صادر ہوئے ہی سبب مشکلات رفع ہو گئیں اور مہاراج رانا صاحب نے بروز واقعہ کاٹھیاواڑ کے خاندان سے جسکی اولاد میں سے خود دین لڑکا بتنی لیا مگر دو برس تک کو دینے کی رسمیات تہنیت ادا نہ ہوئیں اور نہ صاحبزادے کا نام رکھا گیا البتہ اونکی تعلیم و تربیت میں ابتداء سے بہت کوشش ہوئی ۱۹۵۷ء میں مہاراج رانا صاحب نے دختر رئیس ٹونا واڑہ سے شادی کی باوصف ان خوبیوں کے لکھا ہے کہ جو شخص نظم و نسق امور ریاست میں مہاراج رانا صاحب کا مددگار رہے اسکا رنوخ پیشہ کار خیرین مستقل نہیں ہوتا ہے یعنی اسکی جانب سے اکثر حرکات خلاف واجبت ظہور میں آتی ہیں ؟

ریاست کی آمدنی بارہ چودہ لاکھ کی مشہور ہے مگر اصل میں بیس لاکھ روپیہ سالانہ کی نشست ہے اکثر دیہات ریاست کا ٹھیکہ بیعاد پانچ سال ہو گیا ہے ٹھیکہ دینے میں مقدم حق زمینداران دیہہ کا سمجھا گیا ہے مگر جہان زمینداروں نے منظور نہیں کیا غیر لوگوں کو دیا ہے ٹھیکہ کے بندوبست سے ریاست کی آمدنی میں ڈیڑھ لاکھ روپیہ سالانہ کا اضافہ ہوا ہے کسیدر مہاراج رانا صاحب کی فیاضی اور کثرت مصارف ذاتی سے اور کسیدر اس سبب سے کہ وقت سندنشینی سے ریاست میں انواع مشکلات

آخر ۱۹۷۲ء میں پرتھیا نامی پھیل غارتگر فٹار ہوا اسی کے ہمقومون
 میں سے چند شخصوں نے اسکو نشہ کرا کے بیہوش کر دیا اور گرفتار کر کے
 سرکار میں پہنچا دیا تین سال پیشتر وہ اضلاع واقع سرحد کو بھی جہالا
 و کوٹہ میں تاخت و تاراج کرتا تھا مگر حال میں اسکی شہرت کم ہو گئی تھی
 تاریخ ۲۷ دسمبر ۱۹۷۲ء موضع اٹلی کا دول قریب شہر جہالراپٹن میں داتا
 غارتگری ڈاک مالیت سمیت ملا علی شاہ وقوع میں آئی اور اسکی تحقیقات
 محکمہ پنچو کلا ہاڑوٹی میں ہو کے مدعی کو قیمت مال مغرورہ ریاست جہالا
 سے دلانی تجویز ہوئی اور اپیل میں محکمہ پنچو کلا راجستان آلو سے علاوہ
 بجالی فیصلہ عدالت تحت کی ریاست پر سولہ سو روپیہ جرمانہ ہوا +

سابقہ راج میں کوئی عدالت اپیل نہ تھی مقدمات اپیل ابتدائی عدالتوں میں
 دایر ہوتے تھے رپورٹ ۱۹۷۲ء میں صاحب پولیٹیکل ایجنٹ نے اسکی ضابطگی
 کی شکایت کی تو دوسرے سال محکمہ اپیل مقرر ہوا مگر باوجودیکہ اسکا اول
 حاکم وزیر ریاست تھا اس کے تقرر سے بجز نام کے کچھ حاصل نہوا الغرض
 عدالت کی کارروائی قابل اطمینان نہیں ہے خصوص پولیس کا انتظام
 بہت خراب ہے کہ ٹوکیٹی کی وارداتیں بہت ہوتی ہیں ریاست کی مختلف
 سے کہ غیر علاقہ جات کی سرحدیں بہت ملی ہیں ارتکاب جرایم میں بہت آسانی
 ہے اور دشمنوں کو جو بغرض دادخواہی ریاست سے باغی ہو گئے
 ہیں ان وارداتوں کا مجرم بتاتے ہیں کہ ان میں سے ایک گوالیار
 میں گرفتار ہو گیا ہے +

چھاو نی ریسٹن کی بود و باش کے لایق ہو جاویگی :

جہاں پاٹن و کوٹہ کی سڑک سرحد جہالا و اڑٹھک کہ بیس میل کے فاصلہ پر ہے آمد رفت کے لایق تیار ہو گئی ہے :

۱۸۹۹ء سے شہر جہالا پاٹن میں انگریزی ڈاکخانہ ہے چھاو نی میں جہان مہاراج رانا صاحب اور اہالیان ریاست رہتے ہیں ڈاکخانہ مقرر ہونے کی درخواست ہوئی چھاو نی پاٹن سے چار میل ہے اور روز بروز شہر ہوتا جاتا ہے اس قدر فاصلہ پر چٹھیات بھیجا از بس باعث تکلیف ہے اور ڈاکخانہ کی آمدنی میں بھی کمی ہوتی ہے اگرچہ چھاو نی میں چٹھیات ڈالنے کا صندوق رہتا ہے مگر اس سے کارروائی خاطر خواہ نہیں ہوتی اس واسطے شاخ ڈاکخانہ مقرر ہونا ضرور ہے :

۱۸۹۹ء میں مہاراج رانا صاحب نے چھاپہ خانہ جاری کر کے اس میں ہندی اخبار چھپوانا تجویز کیا اور دوسرے سال مدرسہ مقرر کر کے اوس میں انگریزی و فارسی و ہندی کی تعلیم شروع کی ابتداء میں مدرسہ سنے بہت ترقی پائی طالب علم بکثرت داخل ہوئے کہ اونہیں اکثر مہاراج رانا صاحب کے رشتہ دار تھے دوسرے سال انگریزی مدرسہ کے عرصہ تک غیر حاضر رہنے سے مدرسہ کے کام میں بہت ہرج ہوا تو مہاراج رانا صاحب نے ایک بنگالی کو نوکر رکھ کر مدرسہ کا اہتمام اس کے سپرد کیا مگر اس سے کچھ اصلاح نہ ہوئی کیونکہ مدرسہ کا حال روز بروز ابتر ہوتا گیا کہ اخیر میں صرف برائے نام رہ گیا :

کہ اس حل کے نتیجہ کا انتظار کیا جاوے اجرا سے کاروبار انتظام کیواسطے
 محکمہ پنچایت جبین وزیر اور اول سردار اور رئیس مرحوم کے معتقد مشیر
 میں سے تین شخص داخل تھے مقرر ہوا اور اسکی آمداد و نگرانی کے
 واسطے دسمبر تک صاحب پولیٹیکل ایجنٹ نے اپنا قیام پاٹن میں رکھا
 عملہ ایجنسی کو غیر معمولی کام کے اضافہ سے عدم فرصتی رہی دسمبر میں علاقہ
 جو محلہ کا دورہ کیا جمع معینہ میں حال میں متواتر اضافہ ہونے کی بہت شکایت
 سنی اور یہ بھی استغاثہ ہوا کہ حکام پر گناہات ایصال جمع میں سختی بہت
 کرتے ہیں چنانچہ سختی حکام پر گناہات رفع کرنے میں جو تدبیر ممکن تھی عمل میں
 آئی رانی صاحبہ کے حاملہ ہونے میں شک واقع ہو کر خبر داری کامل کی گئی
 کہ فریب و چالاک کی بل میں نہ آسکے رانی صاحبہ اور انکے ہمراہیوں کی حجت
 و تکرار سے چند مرتبہ مشکل پیش آئی اسکے سوار سبطرح امن و امان رہا
 فروری ۱۹۵۸ء میں صاحب ایجنٹ گورنر جنرل پاٹن میں تشریف لائے اور
 مارچ میں کپتان ایڈٹ صاحب پولیٹیکل سپرنٹنڈنٹ ریاست مقرر ہوئے
 کہ انتظام ریاست انکے اہتمام سے ہونے لگا اور بڑے معاملات محکمہ
 ایجنسی راجپوتانہ میں پیش آنے لگے مگر اجرا سے کاروبار محکمہ پنچایت کی معرفت ہوتا
 کہ اطلاع حالات و اظہار رائے میں قائم مقام ریاست متصور ہے اہلکاران
 پر گناہات اور فوجداری و دیوانی و اپیل کی عدالتیں اور زمین اختیارات
 سے کام کرتے ہیں جو انکو پیشتر سے حاصل ہیں مگر محکمہ مال ہونے کے
 سبب سے ان میں پیشتر کا کام صاحب پولیٹیکل سپرنٹنڈنٹ کرتے ہیں بجز

سے اجیر کے سو کالج مین داخل ہوئے کہ وہاں تحصیل علم کرتے ہیں اخیر ریل
مین رانی صاحبہ کے محل اور سڈر نشینی ریاست کا معاملہ طے ہوا چونکہ
انتظام ایجنسی کے بعد کپتان ایٹ صاحب پولیٹیکل سپرنٹنڈنٹ کی صرف
ایک رپورٹ بابت ۱۸۷۷ء کے شائع ہوئی ہے اس واسطے اسکا خلا
ذیل میں لکھا جاتا ہے :

خلاصہ رپورٹ کپتان ایٹ صاحب

بتاریخ ۲۲ جون ۱۸۷۷ء مہاراج رانا ظالم سنگھ صاحب (جبکا نام قبل
سڈر نشینی بخت سنگھ تھا) سڈر نشین ہوئے اور ایک چھینے قیام کر کے
تحصیل علم کی واسطے سو کالج کو واپس گئے جلسہ اعلان قیصری دہلی مین
یورنیں جمع ہوئے اور مین مہاراج رانا صاحب بھی تھے کالج کی
بود و باش اور اپنی نوشت و خواند و مصروفیت سے مہاراج
رانا صاحب بہت خوش ہیں :

فروری ۱۸۷۷ء مین میجر والٹر صاحب قائم مقام ایجنٹ گورنر جنرل لجنہ
نے اس ریاست کا دورہ کیا شہر جہاں اپان کی سیر کی اور اہلکاران ریاست
اور تکی خدمت مین پیش کیے گئے تھوڑے دنوں پیشتر ریاست کے انتظام
مجوزہ اور مقروضی اور سبیل ادا سے قرضہ کی مفصل رپورٹ ارسال
ہوئی تھینہ جمع و خرچ سال حال و سال آئندہ معطوف رپورٹ ہذا سے
واضح ہوگا کہ ان دو برسوں مین سات لاکھ روپیہ قرضہ مین ادا کیا گیا

فوجدار سابق جسکے زمانہ میں چند ماہ عدالت فوجداری کا کام خراب تھا
اور جسکی سازش ایک دائم الجس قیدی کے جیلخانہ سے مفرور ہونے میں
ثابت ہوئی سطل ہے اور رسالہ احسن علیخان قدیم اہلکار کہ رئیس مرہٹوں
کے زمانہ میں بھی اس کام پر تھا بطور قائم مقام فوجدار مقرر ہوا ہے
اور لالہ سکھرام جدید اہلکار کہ ضابطہ و قواعد فوجداری سے کسی قدر
واقف ہے اس کے شامل کیا گیا ہے ۛ

جس زمانہ میں صاحب پولیٹیکل سپرنٹنڈنٹ علاوہ اپنے کام کے انتظام
کوٹہ کی بھی نگرانی کرتے تھے وہاں اس کے پاس اطلاع پہنچنی کہ تین
قیدی جیلخانہ سے بھاگ گئے ہیں تحقیقات سے دریافت ہوا کہ چند
روز پیشتر ایک دائم الجس قیدی جس کا مرزا مشہور ہوا تھا واقع میں ہا
کیا گیا ہے اس سے داروغہ جس پر اشتباہ پیدا ہوا کہ اس کا
مقدمہ زیر تجویز ہے اور ایک قدیم اہلکار بجائے اس کے کام کرتا ہو
اور مفرور قیدی بھی گرفتار ہو گیا ہے جس میں ۱۳۵ مرد اور
۲۸ عورتیں قید ہیں کہ شرک و سرکاری باغون میں بیرونی مشقت
کرتے ہیں اور کارخانہ میں درمی وغالچہ و دوسوتی پارچہ و لواٹ
و شلیتوں کیواسطے ٹاٹ پٹی اور کاغذ بناتے ہیں جیلخانہ میں سبیل
کے مکان کی بہت ضرورت ہے کہ اس کا خرچ تخمینہ مصارف سالانہ
میں شامل کیا گیا ہے ۛ

انتظام پولیس اب تک خاطر خواہ نہیں ہے مگر اوسمیں بہ تدریج اصلاح

اور زمینداروں کو بھی اونکی خوش انتظامی کا استقدرا اعتبار ہو گیا ہے
 کہ اس سال صرف دو گانو کے زمیندار اپنی پیداوار زراعت کو لیکر مفرور
 ہوئے حالانکہ سالگذشتہ میں بکثرت مفرور ہوئے تھے ۛ
 دارالریاست سے جملہ تحصیلات کو بہتین چوکیات ہر کارہ ہاڈواک مقرر
 کی گئی ہیں کہ اوسمین ہر روزہ کا غذات آتے جاتے ہیں ۛ
 آمدنی سائر کا ٹھیکہ مقرر ہے اوسکی نسبت کوئی امر لکھنے کے لائق نہیں
 ہے ۛ

ریاست کے کارخانجات خود کاشت میں یقین ہے بمقابلہ سالگذشتہ
 کے بقدر ایک ثلث زیادہ آمدنی ہوگی ۛ

پنڈت رگناتھ راو جتھم بنی ورونڈہ نے اپنے سرشتہ کی آمدنی میں
 بہت اضافہ کیا ہے اور اوسکا انتظام تعریف کے لائق ہے ۛ
 جتھم باغات کی بددیانتی ثابت ہوئی اسوجہ سے بجائے اوسکے ایک اور
 شخص کہ اوس سے بہتر کارگزاری کی امید ہے مقرر ہوا ہے ۛ

لالہ بہاری لال قائم مقام سر دفتر ہندی اور لالہ رام دیو سر دفتر فارسی نے
 استقلال و محنت شبانہ روزی سے دو سال میں حسابوں کی مشکلات
 کو حل کیا ہے کہ اوسکا حال انتظام مجوزہ کی رپورٹ میں مفصل درج
 ہو چکا ہے دونوں دفتر میں کام بکثرت ہے مگر افسروں نے اوسکو
 بہت عمدگی سے انجام دیا ۛ

علاوہ باقیات مالگزاری کے دیگر بقایا راج وصول کرنے کیوناسطے ایک

کہ سالگذشتہ کے تجربہ اور ترقی عملہ شہر سے سطر ہیوس صاحب کو
سال آئندہ میں مقدار مصارف میں تخفیف کرنے کی قابلیت حاصل ہوگی
مگر اس میں شک نہیں کہ انتظام سابقہ کی نسبت اس سال کا انتظام بھی بہت
بہتر ہے ۛ

کل خرچ میں سے صرف نصف کے قریب بالکل جدید کاموں میں جنہیں
سے مقدم سڑک کوٹہ مکانات دفتر وار دلی و شاگردیشہ متعلق مکان
سکونت صاحب سپرنٹنڈنٹ و دفتر محکمہ مال و سڑک ہاے اندرون و
گردنواح چھاونی و دفتر و گودام شہر تعمیرات میں صرف ہوا ہے۔
اور باقی ماندہ روپیہ مکانات و سڑک ہاے و بندات وغیرہ موجودہ کی
مرمت و اضافہ و تبدیل ہیئت میں خرچ ہوا ہے کہ اوچین سے مقدم ضا
و تبدیل ہیئت مکان مسکن صاحب سپرنٹنڈنٹ و مکان سکونت صاحب
انجنیر و مرمت و تبدیل ہیئت محل و مرمت تین بندات قریب چھاونی و
سڑک پاٹن و مرمت مسفرقات ہیں ۛ

تین سال آئندہ میں سڑک کوٹہ کی واسطے مبلغ تیس ہزار روپیہ اور واسطے
مرمت دو عمدہ بندات کے کہ آغاز اس سڑک کا ہے جو علاقہ چو محلہ میں
ہو کے بطور شاخ سرکاری سڑک ریل اندور و نیچ کی تیار ہوگی مبلغ
بیس ہزار روپیہ اور جیلخانہ کے اسپتال و مکان دیرہ سپاہیان و
اسطبل کے دس ہزار روپیہ درج ہوئے ہیں اور باقی ماندہ خرچ عمل
و مرمت و تعمیرات تخفیف میں خرچ ہوگا ۛ

[illegible]

نقشہ تخمینہ آمدنی راج چھالاولہ

مد آمدنی	سمبر ۱۹۳۲	سمبر ۱۹۳۳
بقایاے سال گذشتہ	یک لکھ لاکھ و سی ہزار روپے	یک لکھ لاکھ و سی ہزار روپے
بقایاے دیہات جو وصول ہوئی	ایک لکھ لاکھ و سی ہزار روپے	۱۸
آمدنی پرگنات	یک لکھ لاکھ و سی ہزار روپے	۱۸
سایر	ایک لکھ لاکھ و سی ہزار روپے	۱۱
مستغزقات	ایک لکھ لاکھ و سی ہزار روپے	۱۳
میسران	یک لکھ لاکھ و سی ہزار روپے	۴

مد مصارف	سنة ۱۹۳۲	سنة ۱۹۳۲
عمه پرگنات و غیره	یک لکبه سنة	یک لکبه سنة
رسم برسی	مهمه سنة	
باغات	سنة سنة	سنة سنة
کارخانه جات خود کاشت لاج	اعنه سنة	اعنه سنة
وکلار	لکبه سنة	لکبه سنة
شسته تعمیرات	مهمه سنة	یک لکبه
در بار و پلی و دیگر مصارف سفر	لکبه سنة	
رسم جهات نان	اعنه سنة	اعنه سنة
بطه	ماعه سنة	لکبه
العام و بخشش شادی و غمی	مهمه سنة	مهمه سنة

انسان	له ۶۴۰ سجده ۱۰۰۰	له ۶۴۰ سجده ۱۰۰۰
به ابریه ۵۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰	له ۶۴۰ سجده ۱۰۰۰	له ۶۴۰ سجده ۱۰۰۰
سجده ۱۰۰۰	سجده ۱۰۰۰	سجده ۱۰۰۰
سجده ۱۰۰۰	سجده ۱۰۰۰	سجده ۱۰۰۰
دا انجیل ۱۰۰۰	سجده ۱۰۰۰	سجده ۱۰۰۰
سجده ۱۰۰۰	له ۶۴۰ سجده ۱۰۰۰	سجده ۱۰۰۰
سجده ۱۰۰۰	له ۶۴۰ سجده ۱۰۰۰	سجده ۱۰۰۰
سجده ۱۰۰۰	له ۶۴۰ سجده ۱۰۰۰	سجده ۱۰۰۰
سجده ۱۰۰۰	له ۶۴۰ سجده ۱۰۰۰	سجده ۱۰۰۰
سجده ۱۰۰۰	له ۶۴۰ سجده ۱۰۰۰	سجده ۱۰۰۰

چوتھی فصل

ٹونک

ریاست ٹونک میں چہ متفرق پرگنات ٹونک و رام پورہ و نیماہیڑہ و سرتوئج و چیرہ و پیراؤہ واقع راجپوتانہ و وسط ہند داخل ہیں اس سبب سے اس کے موقع و احاطہ حدود کی کیفیت مثل دیگر ریاستوں کے تحریر میں نہیں آ سکتی :

ٹونک و رام پورہ کہ باہم ملحق السرحد مگر بیس میل کے فاصلہ پر ہیں راج جے پور کے اندر شہر جے پور سے جنوب میں بجانب بوندی واقع ہیں نیماہیڑہ جنوب مغرب میں ۱۶۰ میل ہے اور سروئج جنوب مشرق میں ۱۴۰ میل ہے نیماہیڑہ کے گرد علاقہ میواڑ و جاود و نیچ ہے سروئج کے گرد ممالک جہا راجہ صاحب سیندھیہ واقع مشرقی مالوہ و پھوپال و بیٹوہ ندی و ضلع ساگر ہیں نیماہیڑہ اور سروئج کے درمیان دونوں سے اتنی میل کے فاصلہ پر سیراؤہ ہے اس کے اطراف میں علاقہ جات جہا راجہ صاحبان سیندھیہ و ہلک و راج جہالا و اڑہیں اور چیرہ ٹونک و سروئج کے درمیان واقع ہے اور جہالا و اڑہ کو راج گوالیار کے ماتحت کہی جی ریاستوں سے علیحدہ

کرتا ہے :
اگرچہ ہر پرگنہ کی کیفیت علیحدہ ہے مگر سب سیراب ہیں اور بانی بہت اچھا ہے اس ریاست میں بناس و پارہتی و وندیان ہیں بناس

سنگ	۶۱۸۰۲۹	۶۶۶	۱۱۸۸	سنگ
سنگ	۱۰۸۸۱	۶۱۵	۶۶۶	سنگ
سنگ	۶۶۶۰۰	۶۸۸	۱۸۱	سنگ
سنگ	۶۶۶۵۹	۶۶۶	۶۶۶	سنگ
سنگ	۶۶۶۵۸	۱۸۱	۶۶۶	سنگ
سنگ	۱۸۸۶۱	۶۶۶	۶۶۶	سنگ
سنگ	۱۱۸۸۸۸	۶۸۸	۶۶۶	سنگ
سنگ	۱۸۸۸۸۸	۶۶۶	۶۶۶	سنگ

سنگ

سنگ

یہ مردم شماری نواب وزیر الدولہ صاحب نے ۱۲۴۶ھ میں عالمون کی معرفت کرائی تھی اگرچہ بہت صحیح نہیں تھے مگر تخمیناً تعداد قریب بصورت معلوم ہوتی ہے اس وقت سے بجز سروجن کے کسی پرگنہ کی آبادی میں ظاہر اکی ویشی نہیں ہوئی ہے مگر سروجن میں کئی سال کے قحط اور ریاست کے ظلم و تشدد سے ۱۲۹۰۹ باشندوں کی آبادی کم ہو گئی اکثر باشندگان سروجن علاقہ بہوپال میں جہاں بیگم صاحبہ کی عاقلانہ حکومت سے رعایا کے ساتھ رعایت ہوتی ہی چلی گئی ہیں شہر سروجن تو مدت سے تنزل پر ہے کہ کسی زمانہ میں اوسمیں شہر کی حمام جاری تھا اور پچاس ہزار گہر بتلاتے ہیں سو یہ تو شاید سبالتہ ہو مگر پچاس ہزار باشندوں کی آبادی ضرور تھی پیشتر اس شہر میں کارخانجات صنعت بہت تھے اور بڑی تجارت ہوتی تھی مگر اب اوسکا جزو اعظم ویران ہے اور ہزار باخالی مکانات اور کھنڈرات اوسکے سابقہ عظمت کی شہادت دیتے ہیں سابق میں سروجن میں فوج شاہی رہتی تھی اور شاہنشاہ بھی خود آتے تھے ہزار بار وہ یہ خرچ ہوتا تھا اور قرب و جوار کا غلہ آنے سے بہت روٹی رہتی تھی اب بخلاف اوس کے جمع سنگین مقرر ہوئے کل روپیہ ہر سال ٹونک کو جائے نوکری و پیشہ جات بند ہو گئے اجناس مصروف گران ہو گئی اس واسطے باشندے وطن چھوڑ کے ساگر و بہوپال کو چلے گئے :

پس بدتر نہائی ۱۲۹۰۹ باشندگان سروجن کی ریاست میں کل آبادی تعداد ۲۷۵۱۰ باشندوں کی ہے :

کوٹ کے نام سے مشہور ہے بعد ازاں ماہ سدی ۵ سنہ ۱۳۳۳ء کو علاؤ الدین خلجی نے مادہ پور و جیتوڑ فتح کئے تب اس گائو کی دوبارہ آبادی ہوئی سنہ ۱۸۰۶ء میں ٹونک نواب امیر خان صاحب کے قبضہ میں آیا اور ہونے شہر سے ایک میل جنوب میں اپنی بود و باش اور ریاست کے کارخانجات و دفتروں کے واسطے عمدہ و عالی شان مکانات تعمیر کرائے۔

رام پورہ قصبہ رام پورہ عرض بلد شمالی ۲۵ درجہ ۵۸ دقیقہ طول بلد مشرقی ۷۶ درجہ ۱۴ دقیقہ پر ہے پورے ۶۰ میل جنوب مشرق میں اگر سے ۱۴۵ میل مغرب میں واقع ہے اس قصبہ کے گرد بہت مضبوط شہر بنا ہوا ہے کہ بعض مقامات پر اس کا عرض ۱۴ فٹ ہے اور جہاں کم سے کم ہو وہاں بھی بیس فٹ ہے بتاریخ ۱۵ مئی سنہ ۱۸۵۷ء انگریزی فوج محکوم کرنل ڈون جٹا نے حملہ کر کے اس قصبہ کو فتح کیا تھا فوج حملہ آور مع ایک بارہ پونڈ کی توپ کے بزور بڑھی ہوئی چلی گئی اور اس کے ذریعہ سے تینوں دروازے کہ قلعہ کے راستہ میں ایک بعد دوسرے کے آتے ہیں کھل گئے دشمن کی ایک ہزار جمیعت میں سے چالیس پچاس آدمی مار گئے اور بہ تعداد کثیر مجروح ہوئے اور چار سو آدمیوں کو عند الفراز ایک میدان میں انگریزی فوج نے قاتل کر کے گرفتار کیا اور مارا بعد ازاں عہد نامہ ۱۸۵۷ء کے بموجب سرکار انگریزی نے رام پورہ مہاراجہ ہلکر کو واپس دیدیا اور سنہ ۱۸۵۷ء میں جب جنگ مہد پور کے ذریعہ سے ممالک مہاراجہ ہلکر سرکار انگریزی کے قبضہ میں آئے بشمول دیگر پرگنات عطیہ سال گذشتہ نواب امیر خاں صاحب کو عطا کر

१५०

اس قصبہ کو دیکھ کے کہا ہے کہ یہاں شہر کے گرد عمدہ سنگیں فصیل ہے اور قصبہ بہت بڑا ہے اور مالوہ بہت درستان کی سڑک اعظم پر واقع ہوئے ہے تجارت بکثرت ہوتی ہے علاقہ نیماہیڑہ کی زمین سیاہ اور چکنی ہے افیون بکثرت کاشت ہوتی ہے اکثر مقامات پر زمین دوز پہاڑ ہیں۔ اسلئے درجہ کی زمین پر فی ایکڑ تیس روپیہ سے زیادہ جمع سرکاری لچائی

پیرا وہ

پرگنہ پیرا وہ کی زمین و پیداوار و مطالبہ سرکاری کی کیفیت نیماہیڑہ کے حال سے بہت مشابہ ہے قصبہ پیرا وہ عرض بلد شمالی ۲۴ درجہ ۹ دقیقہ طول بلد شرقی ۷۷ درجہ ۴ دقیقہ پر لب سڑک اوجین و کوٹہ اوجین سے ۶۹ میل شمال میں کوٹہ سے ۷۲ میل جنوب میں واقع ہے :

سروج

پرگنہ سروج واقع مالوہ کی زمین سب سے بہتر ہے اور اس کا رقبہ دیگر پرگنوں سے زیادہ ہے اس واسطے وہ ریاست میں بہترین محال سمجھا جاتا ہے اس پرگنہ میں چوٹی چوٹی ندیاں دوازدہ ماہ جاری رہتی ہیں اور کثرت زراعت و سرورختی انہ و مہوہ والی و بڑ و پیل و غیرہ سے زمین بہت خوشما معلوم ہوتی ہے جنوب و مغرب کی سرحد پر پہاڑی زمین اور بن ہے آٹھوس وغیرہ عمدہ قسم کی لکڑی ہوتی ہے اس پرگنہ کی بلندی سطح سمندر سے

کو دیا تھا :

۱۹۱۱ء میں نواب امیر خان صاحب نے ناگپور پر یورش کا ارادہ کیا اور
سرکار انگریزی سے یہ افسری کرنل کلوز صاحب سرمنج پر فوج کشی ہوئی
۱۹۱۱ء میں سرکار نے بشمول دیگر پرگنات کے نواب صاحب کو دیدیا

چہرہ

پرگنہ چہرہ کے شمالی اور متوسط حصہ ہموار و زرخیز و مزرعہ ہیں
زمین سیاہ و چکنی ہے مگر اول درجہ کی نہیں ہے جنوب میں زمین
پھاڑی اور نالوں سے پھٹی ہوئی ہے چہرہ کی لکڑی بکشت ہوتی ہے
اور ہاراجہ صاحب سیندھ کے علاقہ قریب چہرہ میں درخت تیندویر
میں آبوس ہوتا ہے بہت ہیں :

تصہ چہرہ عرض بلد شمالی ۲۴ درجہ ۳۷ دقیقہ طول بلد مشرقی ۷۴ درجہ ۱۵
دقیقہ پراثنا راستہ نصیر آباد و ساگر نصیر آباد سے ۱۹۷ میل جنوب مشرق
میں اور ساگر سے ۱۵۲ میل شمال مشرق میں واقع ہے :

تاریخ

نواب صاحب والی ٹونک قوم سے پٹھان ہیں شاہنشاہ محمد شاہ غازی
کے عہد میں نواب امیر خان صاحب کے دادا طالع خان اپنے وطن موضع
جو کہ علاقہ بونیر سے ہندوستان میں آئے اور علی محمد خان روہیلہ

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰

ہمراہینوں کی دفع الوقتی کرتے تھے :

اس نوکری میں نواب امیر خان صاحب نے بیاباگانہ دلیری ثابت کر کے بہت شہرت حاصل کی مگر اوچین سے ایک رئیس سے نا اتفاقی پیدا ہو گئی اس واسطے اس نوکری کو بھی استیفاء دیا اور بالارام انگلیہ مرہٹہ کے پاس کہ حسب ایام مراد محمد وزیر پھوپال انتظام ملک کرتا تھا نوکر ہوئے اور انکو فتح گڑھ کا قلعہ اور نواب نوح محمد کی ذات خاص کی حفاظت سپرد ہوئی مگر مراد محمد کے انتقال اور مرہٹوں کی واپسی سے اونکا تعلق فتح گڑھ سے چھوٹ گیا چھپے تک کوشش کی کہ وزیر خان وزیر جدید کے پاس نوکر ہو جائیں اور نوکر بھی ہو گئے مگر اوسکے نزدیک اونکا طریقہ پرشر وقتہ انگیز ثابت ہوا اس واسطے اوس نے موقوف کر دئے :

عین اسی زمانہ یعنی ۱۱۹۹ھ میں مہاراجہ جسونت راؤ ہلکر کانیرا قبال کامل عروج پر تھا اس واسطے نواب امیر خان صاحب اونکے پاس گئے اونہوں نے بڑی تعظیم و تواضع سے رکھا اور بجائے تالیدار کے دوست سمجھتے رہے اور وقت سے جب تک ۱۲۰۰ھ میں مہاراجہ جسونت راؤ ہندوستان سے معاودہ فرمائی دونوں شامل حال رہے مہاراجہ جسونت راؤ حاکم و مالک تھے مگر نواب صاحب بھی بجز اونکے کسی دوسرے کے ماتحت نہ تھے اور فوج کے اول افسر سمجھے جاتے تھے جسکو چاہتے موقوف کرتے اور جسکو چاہتے بحال رکھتے مگر اس با اختیار کی کے ساتھ ذلت بھی بہت تھی بے زری و تہمدستی کے سبب سے پھر ورت ادا سے تنخواہ فوج اکثر

کر کے اونکو اپنی طرف کر لیا اور جے پور پر سخت مصیبت نازل ہوئی لوٹ
اور کشت و خون سے دونوں ریاستیں تباہ و برباد ہو گئیں اور شاہوگر
کے قتل اور سوائی سنگھ وزیر سابق جو وہ پور و بانی فساد کی ہلاکت
کے ساتھ اونکا تعلق نواب امیر خاٹ صاحب سے فسخ ہو گیا :

راجپوتانہ کی تباہی و بربادی کو خاتمہ پر پہونچا کر سنہ ۱۸۵۱ء میں نواب امیر خان
صاحب نے سر ہٹے خاندان فرمان روا سے ناگپور پر توجہ کی اونکا ارادہ
تھا کہ بجائے بہوئسہ کے اپنے خاندان کی حکومت قائم کریں مگر جب انگریزی
فوج اونکی دارالحکومت سروجنج پر گئی مجبوراً وہیں سے دست بردار
ہو کے واپس آئے پھر ران حال سنہ ۱۸۵۲ء میں غفور خان نے کمال تاکید
سے اونکو جہا راجہ ہلکر کے لشکر میں طلب کیا وہاں کی ضروریات کا بندوبست
کر کے ایک دفعہ پھر بھی راجپوتانہ اور مالوہ کی لوٹ سے اپنے ہمراہیوں کو لا مارا
کرنے کے واسطے آئے اور جب تک سرکار انگریزی کو جنگ پٹدارہ کی فتح کے
بعد اس ملک کا بندوبست کرنے کی فرصت ملی خلافت کو نواب امیر خان صاحب
کی فوج کے پر ضرر وجود سے نجات ملی :

سنہ ۱۸۵۱ء میں افواج انگریزی مالوہ کو گئی تب نواب امیر خاٹ صاحب سے
کہ قلعہ مادپور راج پورہ علاقہ جے پور کے محاصرہ میں مصروف تھے کہا گیا کہ
سرکار انگریزی کی خلل حمایت میں آجاوین مگر شرط یہ ہے کہ اپنی فوج کو
کم کر کے بہ تعداد معینہ رکھ لین تو پین قیٹا سرکار کو دیدین آپ کی جاگیرین جو
اصل میں جہا راجہ ہلکر نے دی ہیں بہ استحقاق مالکانہ مکفول ہو گئی مگر

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰

ہیں حکمت عملی سے ایک شیر کو جو بندگان خدا کو ناحق و نار و آتش و تلک کرتا تھا ریاست داری کے قفس میں بند کیا ہے اگر منظور نہ ہو تو اسکو پر آزاد کر دیجئے اور تماشہ دیکھئے کہ کیسی پر ضرر ستا چ پیدا ہوتے ہیں :

اسوقت سے نواب امیر خاں صاحب نے خارتگری چھوڑ دی اور انتظام و ترقی ملک اور مسافروں کی واسطے مکانات تعمیر کرائے میں مصروف ہوئی اور اسپر بھی قناعت ترک کر کے اپنی عمر کے واقعات کی کتاب لکھی اور جس قدر ضعیف ہوتے گئے زیادہ متدین اور تقہ ہوتے گئے اخیر میں یہ کیفیت ہوئی کہ جو کوئی اونکی پستی کی پوشش قرآن شریف کی تلاوت اور مولویوں کی صحبت دیکھتا اسکو بمشکل یقین آتا کہ یہ وہی نواب صاحب ہیں جنہوں نے جیور و جوہ پور کی خونریزی کر کے راجپوتانہ کو تباہ و بامال کیا تھا :

نواب امیر خاں صاحب بڑے کثیر الاولاد تھے اونکے پسران و دختران کی تفصیل یہ ہے ۔

دختران

پسران

۲	۱	۲	۱
نواب محمد وزیر مخدوم حافظ محمد عبداللہ خاں حکم علی بی زوجہ کریم خان	نواب محمد وزیر مخدوم حافظ محمد عبداللہ خاں حکم علی بی زوجہ کریم خان	نواب محمد وزیر مخدوم حافظ محمد عبداللہ خاں حکم علی بی زوجہ کریم خان	نواب محمد وزیر مخدوم حافظ محمد عبداللہ خاں حکم علی بی زوجہ کریم خان
جوسند نشین ہوئے جکے ایک پسر ہوا	ایک پسر و ایک دختر تین پسر چار دختر	ایک پسر و ایک دختر تین پسر چار دختر	ایک پسر و ایک دختر تین پسر چار دختر
۳	۴	۳	۴
عبدالکریم خان جمال خان	گلشن بیگم زوجہ نادر شاہ فاطمہ بیگم زوجہ غلام قادر خان	گلشن بیگم زوجہ نادر شاہ فاطمہ بیگم زوجہ غلام قادر خان	گلشن بیگم زوجہ نادر شاہ فاطمہ بیگم زوجہ غلام قادر خان
دو پسر چار دختر	تین پسر تین دختر	ایک پسر ایک نواسی	پانچ پسر دو دختر

نرخچہ لال - محمد عمر خان رامپوری - شہید تفضل حسین خان - شہید ارشاد
حسین خان خیر آبادی کہ یکے بعد دیگرے عہدہ وکالت پر مقرر ہوئے -
صاحب محمد خان - محمد خان - اکبر محمد خان - محمد منور خان - داؤد خان
ہمت خان - تاج محمد خان امدادریاست ؟

نواب امیر خان صاحب فراخ دل و منسا رو بامروت و بے تکلف تھے
اور راجپوتانہ کے قدیم رئیسوں سے جو اپنے درجہ اور رتبہ کے بہت نازاں
ہوتے ہیں ان کا طریقہ بالکل مختلف تھا ؟

۱۷۳۷ء میں نواب امیر خان صاحب کا انتقال ہوا اور
ان کے خلف اکبر نواب وزیر محمد خان صاحب عرفت وزیر الدولہ بنائے ان کے
سند نشین ہوئے ۱۷۵۷ء کے غدر میں انہوں نے سرکار انگریزی کی
بڑی خیر خواہی کی اور اسکے جلد و سے میں حسب شرح محمدی اولاد
صلبی بنونے پر ریاست وراثت با استحقاق کو ملنے کی سند حاصل کی
نواب وزیر الدولہ صاحب شریعت کے سخت پابند تھے ان کے عہد میں
ہندو رعایا پر ظلم تھا مندروں کی تعمیر و مرمت مطلق منع تھی کوئی شاہی
وغنی کی ظاہری رسمیں ادا نہیں کر سکتا تھا اشیاء منشی کی خرید و فروخت
و استعمال پر سزا ہوتی تھی اس مذہبی تعصب کا ایک بڑا ثبوت یہ ہے
کہ جب حالت میں ہندو کی ہر ریاست میں علی قدر وسعت صد ہا و ہزار
مسلمان نوکر ہیں تو تک کی کل ریاست میں شاید دس بیس ہندو ہندو
ملازم ہوں مگر نوعد گیر نواب صاحب بڑے عادل و فیاض درجیم تھے

آتش خورشید و نور تابان باطن خورشید و نور تابان
نور خورشید و نور تابان باطن خورشید و نور تابان
نور خورشید و نور تابان باطن خورشید و نور تابان

جواب کیجئے

[illegible]

دختران

پسران

فیض محمد خان	۳	محمد علی خان جو مندر نشین	۴	سکینہ بیگم زوجہ حفظ آفتاب بیگم زوجہ محمد خان
ایک پسر تین دختر	۵	عبد اللہ خان	۶	خیر خان
تین پسر و دو دختر	۷	ایک پسر	۸	دو پسر چار دختر
عبد الرحمن خان	۹	دو پوتی و نواسی	۱۰	چھ پوتہ و نواسہ

نورجہاں بیگم زوجہ عبداللہ زہرہ بیگم زوجہ
خان یک دختر عبداللہ خان یک پسر

ولایتی بیگم زوجہ وزیر محمد خان
مریم بیگم زوجہ محمد
خان
ایک پسر ایک دختر

نواب وزیر الدولہ صاحب کے عہد میں اہلکار و سردار مفصلہ ذیل تھے۔
افسر منشی خانہ سید حمید الدین خان و مولوی علی احمد و امین محمد کے
بعد دیگرے ۶

نایب مولانا سید حمید علی و منشی ظہور الدین و صاحبزادہ احمد ریاض
و دیوان شہبہ ہوتا تھے و حاجی شمس الدین احمد کے بعد دیگرے ۴
اہلکاران صاحبزادہ وزیر محمد خان و سید عبد الرحمن و سید زین الدین

[illegible]

بھی قیام ہوئے کہ ان کے زمانہ میں رعایا کو سیدر آزادی حاصل تھی
 انہوں نے وہ بھی موقوف کر دی اگرچہ انتظام چندان اچھا نہ تھا مگر سرکار
 انگریزی کے احکام کی تعمیل بڑی کوشش سے اور صاحبان انگریز کی
 تعظیم و تواضع بہت شوق و تکلف سے کرتے تھے آراستگی فوج پرادن کی
 بہت توجہ تھی ٹونک کی فوج میں کل آنصوب دریاے سندھ کے پٹھان
 واقعات ہیں اور خود نواب صاحب بھی بونیر نسل میں سے ہیں کہ اس
 قوم کے لوگوں نے ہم اہلکد میں انگریزی فوج کا مقابلہ کیا تھا فوج
 تعداد میں زیادہ تھی اور پرگنات میں متفرق رہتی تھی مگر دارالریاست
 کی فوج پوشش و قواعد سے آراستہ تھی اگرچہ انکی قواعد صحیح نہ تھی
 مگر اوس سے مستعدی ظاہر تھی اور ہر ہفتہ قواعد ہوتی تھی *
 ۱۸۴۵ء کے موسم سرما میں نواب صاحب اور ان کے خراج گزار ٹھاکر لاوہ
 کے درمیان فساد ہوا اوس میں بنظر حفظ عافیت عوام سرکار انگریزی کو مدد
 کرنی لازم آئی *

ٹھاکر رئیس زبردست تھا جب سے ریاست قائم ہوئی دربار کے ساتھ سرکشی
 اور خود سری سے پیش آتا تھا رئیس کے لاوہ میں جانے پر بہ تعداد معینہ
 نذرانہ دیتا تھا مگر اوس نے دارالریاست میں حاضر ہونے کے کبھی نوکری
 انکی نواب محمد علیخان صاحب کی سند نشینی پر اوس سے نذرانہ زاید از تولد
 معینہ طلب ہوا اوس نے حسب دستور معمولی نذرانہ پیش کر کے اوس سے
 زیادہ دینے میں عذر کیا عدم اواسے نذرانہ اور وقت سند نشینی حاضر

[illegible]

مجاہد یاد مذکورہ کو ضبط کر لیا :

اس زمانہ میں دہلیت سنگھ ٹہاکر لاوہ کے کاروبار کو اوسکا چچا ریوت سنگھ کہ زبردست آدمی تھا اور پیشتر راج الور کے سواروں میں نوکر رہا تھا انجام دیتا تھا اوسکی صلاح سے ۱۷۴۵ء کے درمیان ٹہاکر دہلیت سنگھ اکثر ٹہاکر میں نوکری کرنے کیواسطے آتا تھا وہاں سبکو معلوم تھا کہ اگرچہ خود ٹہاکر کمزور اور ناتحریر کار ہے مگر اوسکا چچا مختار ہے جب تک چچا زندہ ہے ٹہاکر کو غلو کرنا محال ہے اسواسطے اوسکو مارنا چاہئے :

اس غرض سے ۱۷۴۶ء میں نواب محمد علی خان صاحب نے خلعت دیئے کیواسطے ٹہاکر کو ٹہاکر میں بلایا کہ وہ حسب احکام مع اپنے چچا اور چند دیگر ہمراہیوں کے حاضر ہوا ریوت سنگھ کی بہت خاطر داری کی اور وزیر نے اوس سے یہ بھی کہا کہ جو زمین ضبط ہو گئی ہے واکزشتہ کیجاوے گی اس سے ٹہاکر کو کمال خوشی ہوئی :

یکم اگست کو رات کے نویسے خلعت کی صلاح کیواسطے کہ دوسرے روز ملنے والا تھا ریوت سنگھ کو طلب کیا وہ مع اپنے بیٹے اور دو کامدار اور چودہ ہمراہیوں کے وزیر کے مکان پر گیا۔ ریوت سنگھ اور اوسکا بیٹا اور دونوں کامدار سیدھے بالا خانہ پر گئے اور جاتے ہی قتل ہو گئے اور ہمراہیوں میں سے تیرہ آدمیوں کو سپاہیوں نے باہر مار ڈالا صرف ایک آدمی جسکی پگڑی سے ملازم ریاست ہوشیارپور کا پتہ چکا تھا گاہک پھر ان حال مکان دیرہ ٹہاکر کا محاصرہ ہو گیا تھا ٹہاکر نے تین روز تک بہوک پیاس کی تکلیف

۱۰
 ۱۱
 ۱۲
 ۱۳
 ۱۴
 ۱۵
 ۱۶
 ۱۷
 ۱۸
 ۱۹
 ۲۰
 ۲۱
 ۲۲
 ۲۳
 ۲۴
 ۲۵
 ۲۶
 ۲۷
 ۲۸
 ۲۹
 ۳۰
 ۳۱
 ۳۲
 ۳۳
 ۳۴
 ۳۵
 ۳۶
 ۳۷
 ۳۸
 ۳۹
 ۴۰
 ۴۱
 ۴۲
 ۴۳
 ۴۴
 ۴۵
 ۴۶
 ۴۷
 ۴۸
 ۴۹
 ۵۰
 ۵۱
 ۵۲
 ۵۳
 ۵۴
 ۵۵
 ۵۶
 ۵۷
 ۵۸
 ۵۹
 ۶۰
 ۶۱
 ۶۲
 ۶۳
 ۶۴
 ۶۵
 ۶۶
 ۶۷
 ۶۸
 ۶۹
 ۷۰
 ۷۱
 ۷۲
 ۷۳
 ۷۴
 ۷۵
 ۷۶
 ۷۷
 ۷۸
 ۷۹
 ۸۰
 ۸۱
 ۸۲
 ۸۳
 ۸۴
 ۸۵
 ۸۶
 ۸۷
 ۸۸
 ۸۹
 ۹۰
 ۹۱
 ۹۲
 ۹۳
 ۹۴
 ۹۵
 ۹۶
 ۹۷
 ۹۸
 ۹۹
 ۱۰۰

اس حکم سے نواب صاحب کو بذریعہ خریطہ نواب گورنر جنرل صاحب اطلاع دیکھی اور بذریعہ اشتہار عام ریاست کے امراء و ملازمین و رعایا کو مطلع کیا صاحبزادہ عباد اللہ خان نے عذر کیا کہ مجھے تنہا کام نہ ہو سکیگا اس واسطے اس کے تحت میں امراء مندرجہ ذیل -

صاحبزادہ عبید اللہ خان برادر نواب محمد علی خان صاحب

صاحبزادہ وزیر محمد خان خسر نواب براہیم علی خان صاحب

صاحبزادہ احمد یار خان داماد نواب امیر خان صاحب

محمد ظہور علی معزز و قدیم ملازم ریاست کہ پچیس سال بیشتر غلاقہ انگریزی میں صدر امین تہا تعین کر کے محکمہ پنچایت مقرر کیا اور نگرانی انتظام کیواسطے ایک صاحب اسسٹنٹ مامور ہوئے :

جنوری ۱۸۶۱ء میں نواب محمدا براہیم خان صاحب مسند نشین ہوئے اور نواب محمد علی خان صاحب کو بتقر بنشین ساٹھ ہزار روپیہ سالانہ بنارس میں رہنے کی اجازت ہوئی کہ بلا اطلاع سرکار انگریزی اس نواح سے اکہین نہ جاوین اور اذمکا وزیر حکیم سرور شاہ قلعہ چنار میں قید ہوا مگر اس کو آمد رفت کی کسی قدر آزادی ہے اور اس کے پاس خدمتگار بھی رہتے ہیں :

شیخ الفاضل محمد رفیع

۱۲
۱۱
عبدالحق خان محمد رفیع خان

۱۰
۹
عبدالحق خان محمد رفیع خان

۸
۷
عبدالحق خان محمد رفیع خان
۵
۴
عبدالحق خان محمد رفیع خان

۳
۲
عبدالحق خان محمد رفیع خان
عبدالحق خان محمد رفیع خان

۱
۲
عبدالحق خان محمد رفیع خان
عبدالحق خان محمد رفیع خان

عبدالحق خان محمد رفیع خان

عبدالحق خان محمد رفیع خان

عبدالحق خان محمد رفیع خان

اس انقلاب کیوقت نواب امیر خان صاحب مرحوم کی زندہ اولاد میں
مرد و عورت

۶۹ ۶۹

جلد ۱۵۲ شخص بدین تفصیل موجود تھے۔

پسر	دختر	پوتہ و نواسہ	پوتی و نواسی	پڑوتہ و پسران نواسہ
۴	۵	۲۲	۲۹	۲۴
پڑوتی و دختران نواسی				

۲۲

نواب محمد علی خان صاحب معزول کا مقصود اعظم صرف اضافہ آمدنی یا ست
تھا اس کام کو سب سے مقدم سمجھتے تھے جس حالت میں رعایا سخت مطالبہ
و مصادرہ سے تنگ تھی نواب صاحب کے خیال میں سمار ہا تھا کہ چنرگانوٹ
آباد کرنے یا بازار تعمیر کرنے سے ترقی ریاست ظہور پذیر ہونے والی ہے
سال گذشتہ سے بیشتر کل قدیم مختار و اہلکار علیحدہ کر کے بجائے ان کے اہلکار
جدید مقرر کئے تھے مفصلات کے اہلکاروں کو مستواتر بدلتے تھے ان کا کارگزاری
و طمانیت بحالی عہدہ آمدنی سوائی کی افزونی پر منحصر تھی جاگیردار و کاشتکاروں
سے روپیہ وصول کرنے کی ہر ایک تدبیر کرتے تھے اور سختی اس قدر تھی کہ اگر
ایک سال وہی حال رہتا تو دونوں پر گنتہ بالکل تباہ ہو جاتے سر و بیج کے
اکثر جاگیردار مفلس قلاش ہو گئے تھے :

شہر ٹونک میں نصیر الدین نامی کو قوال نہایت ظلم و تشدد کرتا تھا اس کے ظلم

[illegible]

تین سبکدوش عہد نواب وزیر الدولہ صاحب آمدنی و خرچ ریاست کی نگرانی ہوئی
تمام ہوتی تھی مصارف میں بہت تخفیف ہوئی قرضہ ریاست کم ہو گیا تعمیرات
سفید عام و آرایش شہر کا اونکو بہت شوق تھا اونکے حکم سے شہر کے ایک حصہ
میں خوشنما سکنات تعمیر ہوئے ہیں ہر ایک دولت مند باشندہ شہر سے اوس میں کیا
نقشہ و قطع کا مکان تیار کرایا گیا ہے دو مسجدیں تعمیر ہوئی ہیں شہر کی سچے طرح
تیار ہوئی اور گردنواح میں باغ لگانے کی لوگوں کو تحریک دی گئی چنانچہ یہی
حال ۱۸۶۹ء کی رپورٹ میں کپتان بروس صاحب نے لکھا تھا کہ نواب علی خان
صاحب واقع میں اپنے ملک کے ترقی خواہ تھے اور پرگنات میں دورہ کرنے سے
اونہوں نے بہت مستعدی ثابت کی تھی کہ کل راجپوتانہ کیواسطے سفید ہوتی
اور خصوص ٹونک کے متفرق الاجزاء ریاست کی نگرانی اوسکے بغیر ناممکن
تھی مگر خیالات مذہبی میں از حد تنگ چشم اور تحصیل زر میں بہت طامع و
حرص تھے کہ ان دو قباحتوں سے جو فائدہ اونکی خوش انتظامی سے ہوتا
مبدل یہ نقصان ہو گیا بنظر مفاد خود رعایا کار و پیہ خرچ کر کے ترقیان
کرتے تھے اور تعرض مذہبی سے اونکی ہندو رعایا تنگ و ناجار تھی اس میں
دامان کے زمانہ میں کون یا دور کر سکتا ہے کہ نواب صاحب مخرج اپنے علاقہ
میں سندرون کی مرمت و سفیدی ہی نہیں ہونے دیتے تھے مگر واقع میں
یہ حال تھا :

نواب ابراہیم علی خان صاحب وقت سند نشینی عمر بیس سال مگر محض ناخواندہ
اور فضول خرچ تھے ریاست پر تیرہ لاکھ کا قرضہ تھا خزانہ میں ایک روپیہ

[illegible]

وہ رئیس سے خالیف تھا تو البصاحب نے پڑھنے لکھنے میں مشق کی تاریخ و
جغرافیہ سے واقفیت پیدا کی اور حساب بھی سیکھنا انصرام کار ریاست میں
شریک ہونے لگے معاملات عظیم پیش ہونے پر اجلاس پنچایت میں صاحب
ایجنٹ کے شامل ہوتے تھے اور اپنی رائے کا اظہار کرتے تھے صاحبزادہ
وزیر محمد خان حاکم فوجداری اور محمود خان حاکم دیوانی ان کے روبرو
مقررات پیش کرتے تھے اور نواب صاحب ان کی صلاح سے فیصلہ کرتے
تھے ۴

نواب محمد علی خان صاحب کے اخراج اور نواب ابراہیم علی خان صاحب کی
سند نشینی پر پنچایت سرداران مقرر ہوئی اس کی تفصیل پیشتر لکھی
گئی ہے تقرر سرداران پنچایت اس سے بہتر ہونا ممکن نہ تھا اگرچہ شرکا
پنچایت بند و ستائین کی عام نقصان خالی نہ تھی مگر سب نے بالاتفاق
اجراء کار میں کوشش کی اور صاحبزادہ عباد اللہ خان کی اطاعت اور
صاحب اسسٹنٹ کی ہدایتوں پر عمل برابر کرتے رہے اگرچہ صاحبزادہ
عباد اللہ خان کے مزاج میں کسی قدر نرمی تھی مگر بالیان ریاست اسکا
سب سے زیادہ ادب کرتے تھے اور وجہ اسکی صرف یہ نہ تھی کہ وہ نواب
امیر خان صاحب کے موجودہ بیٹوں میں سب سے بڑا تھا بلکہ اسکی
ذاتی خوبیوں کی وجہ سے بھی اسکو بزرگ و واجب التعظیم سمجھتے تھے
وہ تیس سال سے ٹونک کا عامل تھا اسکی برابر محبوب العوام اہلکارند
ریاست میں ملنا مشکل تھا وہ کوئی خاص کام نہ کرتا تھا مگر کل کار و بار کا

محکمہ پنچایت نے بطور مشیران ریاست اونیز بحیثیت کارکنان ایسی خدمتوں
 کو اچھی طرح انجام دیا اگرچہ یہ امید نہیں ہو سکتی تھی کہ شرکار پنچایت جو
 خاطر خواہ معاش رکھتے ہیں اور نواب صاحب کے رشتہ دار ہیں تنخواہ دار
 ملازموں کی طرح دل لگا کر محنت کریں مگر زبردستی و نامی آدمیوں کے
 شریک انتظام ہونے سے اس نقص کا عوض کافی ہو گیا۔ مثل دیگر
 ہندوستانی ریاستوں کے رشوت کی داد سستہ جاری تھی اور سخت
 تدبیروں کے بغیر جہین ہر ایک اہلکار ریاست کا موقوفہ کرنا لازم آتا
 اور اسکا انسداد غیر ممکن تھا دیانت دار بھی کامل صرف نامعلوم نہ تھی بلکہ
 ہر ایک شخص کہ رویہ میں اسکا اسکان مشتبہ تھا یکم جنوری ۱۹۱۸ء
 کو صاحب ایجنٹ گورنر جنرل نے نواب ابراہیم علی خان صاحب کو دربار
 عام میں اختیار انتظام ریاست دیا اور نواب صاحب نے بھر مہاجر
 حافظ عباد اللہ خان کے کل اہالیان پنچایت کو اجراءے کار ریاست میں
 مدد دینے کے واسطے بدستور سجال رکھا اس تجویز سے اطمینان کی صورت
 ہو گئی کیونکہ یہ خوف تھا کہ اختیار پاکر نواب صاحب دیوانی اور دیگر
 معزز عہدوں پر اپنی صحبت کے لوگوں کو مقرر کرینگے۔ صاحب زادہ
 عبید اللہ خان عموی نواب صاحب جیسے نواب صاحب خراج کے زمانہ
 میں ہی کام کیا تھا دیوانی پر مقرر ہوا علاوہ اسکے ایجنسی کے زمانہ کا سب
 انتظام بدستور رہا حافظ عباد اللہ خان بہت ہوشیار و جفاکش ہے
 اور غالب ہے کہ وقت پاکر ریاست میں زبردستی نہ ہوگا مگر اسکی

رکھیں تو عمر و تجربہ حاصل کر کے اچھے رئیس ہونگے۔
 مئی ۱۸۸۷ء میں نواب صاحب نے اپنے صاحب ایجنٹ اور جے پور کے صاحب
 ایجنٹ کی موجودگی کو مناسب موقع سمجھ کے جے پور و چاونی دیوولی کے
 درمیان ٹونک میں گذرتے ہوئے سڑک تعمیر کرائیگی تجویز کی اور اس شرط
 پر کہ روسا جے پور و بوندی بھی اپنے اپنے علاقہ میں تعمیر کرا دیں خراج
 تیار می سڑک دینا منظور کیا اور اسی مضمون کا خط لکھ دیا بعد ازاں
 ہمارا جے پور نے بھی منظور کر لیا یہ سڑک اٹھائیس کوس علاقہ
 جیپور میں چار کوس علاقہ بوندی میں اور بارہ کوس علاقہ ٹونک
 میں ہے۔

نواب وزیر الدولہ صاحب کی سند نشینی کے وقت سے جسکو چالیس برس
 کا عرصہ گذرا علاقہ ریاست میں ہنود کے مندروں کی مرمت ممنوع
 تھی مگر اب حسب صلاح پولیٹیکل ایجنٹ بنظر رضا جوئی ہندو رعایا کے حکم
 سابقہ منسوخ ہوئے ہنود کو اجازت ہوئی کہ مندروں کی مرمت کریں
 مکانات متعلقہ مندروں۔ ان پورنا۔ جنکو برمانہ حکومت نواب صاحب مجروح
 یہ قبضہ ریاست لیکے باروت کا کوٹھیاں بنا لیا تھا خالی کر کے مندر والوں
 کو واپس دیدیا اکتوبر میں نواب صاحب جناب نواب گورنر جنرل صاحب
 بہادر کشور ہند کے دربار اجیر میں شریک ہوئے اور تقریبوں کا سچ کے
 چندہ میں پچیس ہزار روپیہ دینے کا اقرار کر کے افسوس ظاہر کیا کہ زیر کاری
 کے سبب سے ریاست میں اس سے زیادہ دینے کی وسعت نہیں ہے۔

بسم الله الرحمن الرحيم
الحمد لله الذي هدانا لهذا
ما كنا لنهتدي لولا أن هدانا الله

والصلاة والسلام على
سيدنا محمد وآله الطيبين
الطاهرين أجمعين
والسلام على من
آتاه الله الدين
والله اعلم
بما نزلنا
وإلى الله
الرجوع

والله اعلم
بما نزلنا
وإلى الله
الرجوع

تہا کہ دوسرا کام اچھی طرح نہیں ہو سکتا تھا محکمہ اپیل برخواست ہوا اور فوجدار
 ردیوانی کی اپیل محکمہ اجلاس خاص میں ہونے لگی اور محکمہ مال علیحدہ مقرر ہوا
 صاحبزادہ وزیر محمد خان کی بیماری کی وجہ سے عدالت فوجداری کا
 کام اچھی طرح نہیں ہوتا تھا اس واسطے اسکے تحت میں ایک اہلکار راجپوت
 منظم مقرر ہوا اور سو وقت سے کام اچھی طرح ہونے لگا اختتام سال پر صاحبزادہ
 مذکور کا انتقال ہو گیا اور اسکا بیٹا بجائے اس کے مقرر ہوا

عدالتوں کی کارروائی کیواسطے کوئی قواعد تحریری نہ تھے صرف رواج کے
 بموجب کام ہوتا تھا اس سال میں قواعد منضبط و جاری ہوئے اور ان کے
 بموجب کام ہونے لگا اور کل اہلکاروں کی خدمت و ذمہ داری اختیار
 کے حدود مقرر ہوئے ہر ایک کی ہدایت کے واسطے مجموعہ قواعد جاری ہوئے
 سب سے بڑی اصلاح یہ ہوئی کہ نواب صاحب کے خاندان کے لوگ اپنے
 مقدمات میں عدالت کا کام بہ اختیار خود کر لیتے تھے اور بہت خرابان پیدا
 ہوتی تھیں اب یہ قاعدہ جاری ہوا کہ مثل عام رعایا کے سے بھی عدالت
 میں دادخواہ ہوا کریں اور اوسی طرح اپنے ذمگی مقدمات میں جواب دی
 کریں

بتاریخ ۱۱ اکتوبر ۱۲۸۵ نواب صاحب کے صاحبزادہ وارث ریاست پیدا
 ہوا بہت خوشی ہوئی اور اسکا نام محمد یونس علیخان رکھا گیا پہلے وہ
 صاحبزادوں کا انتقال ہو گیا تھا اور نحوست ایام سے کچھ عرصہ بعد
 اسکا بھی انتقال ہوا

نواب صاحب کار و بار ریاست پر بہت متوجہ ہیں اپنی رعایا کی بہتر چل
 اور سرکار انگریزی کی خوشنودی کے خواہان ہو کے کام میں بہت کوشش
 کرتے ہیں مزاج میں فضول خرچی ہے مگر اب تخفیف کا ارادہ ہے نواب صاحب
 اور دیوان دونوں ہنود کے مذہبی رسمیات پر رعایتاً چشم پوشی کرتے
 ہیں باوصف تاکید و ہدایت قدیم شرعی لوگوں کے نواب صاحب کی یہہ
 انصاف پسندی تحسین و آفرین کے لائق ہے کہ اوہوں نے چالیس
 برس کی قید امتناع مرمت سندران کو فسخ کر دیا ہے سانہر کا جیل سرکار
 انگریزی میں منتقل ہو جانے سے نمک کی تجارت موقوف ہوئی اور
 راج جے پور میں سائیر کا جدید بند و بست ہوا اس سے اس ریاست
 کی تجارت اور آمدنی سائیر میں کمی عاید ہوئی راج جے پور میں سابقاً
 تھوڑا تھوڑا محصول جا بجا لیا جاتا تھا اب بجائے اس کے صرف سرحد پر
 ایک دفعہ کل محصول لیا جاتا ہے اس بند و بست سے تاجروں کو بہت
 فائدہ ہوا مگر ریاست ٹونک کا نقصان ہوا کیونکہ پرگنہ ٹونک مثل جزیرہ
 کے ہر طرف علاقہ جیپور سے محروس ہے وسط علاقہ میں واقع ہونے سے
 ٹونک شہر ایک سنڈی تھی برآمد مال کی آمد رفت ہارٹوٹی کی طرف تھی اور
 طرف جے پور کا علاقہ تھوڑا سا پڑتا تھا اور خفیف محصول لیا جاتا تھا اب
 درآمد و برآمد دونوں پر کامل محصول لیا جاتا ہے علاوہ برین مخلوج
 و دیگر اجناس پیداوار ملک علاقہ جے پور کے پرگنات و دیہات گردنوں
 سے فروخت کیواسطے آتی تھیں اور سرحد پر قلیل محصول لیا جاتا تھا اب

[illegible]

کی ادا سے سبیل درپیش ہوئی اور سڑک میں مقامات مناسب پر چل و
سوریاں تیار ہوئیں۔

شہزادہ پرنس آف ویلز صاحب کی حصول شفا رکلی پر صاحب ایجنٹ
گورنر جنرل راجپوتانہ نے حسب احکام گورنمنٹ نواب صاحب کے نام خط لکھ
مشترک گزار سی و خوشنودی گورنمنٹ بطور خیر خواہی نواب صاحب
ایام ناسازی طبیعت شہزادہ موصوف میں تحریر کیا سال گذشتہ میں
رپورٹ متضمن حالات انتظام ریاست ارسال ہوئی اس پر خط لکھا
پولیکل ایجنٹ بہ اظہار خوشنودی گورنمنٹ وصول ہونے سے نواب صاحب
کو بہت خوشی ہوئی اور بہ اجتماع دربار جملہ رشتہ داران و ملازمان
بالعرض حصول نتیجہ کارکردگی خود و دستگیری گورنمنٹ ادا سے و فیض
میں شکر یہ ادا کیا۔

جون ۱۸۸۵ء میں دربار ٹونک نے مسٹر جان قلمنگ صاحب سابق ہیڈ کلرک
ایجنسی ہارٹوٹی و ٹونک کو کہ حسب احکام گورنمنٹ نا قابل کار متصور ہو کے
برخواست ہوئے تھے ریاست میں نوکر رکھا اور شہر ٹونک کی صفائی و
سرکاری باغات و مکانات و اراضی واقع دارالریاست کا اہتمام
اونکے سپرد کیا۔

اس سال میں حسب فرمایش کپتان میور صاحب پولیکل ایجنٹ شہر ٹونک
کی مختصر تاریخ تصنیف ہوئی اور نواب صاحب نے مفصل تاریخ کامرتب
کرانا تجویز کر کے یہ کام پیڈرٹ راہن کر کے سپرد کیا۔ غلام احمد خان نے

ہیں باقیماندہ شاکی ہیں کہ ہماری تعظیم و حقرسی واجب نہیں ہوتی ہے
اس سبب سے باہم بہت حسد و عناد ہے اور اس سے اکثر رئیس کے
ساتھ گستاخی و عدول حکمی ہوتی ہے البتہ صاحبزادہ حافظ عباد اللہ
خان سابق سرگروہ پنچایت کو اتہام کار ریاست میں شریک دیوان کرنے
سے اس خرابی کا کب قدر انداز ہو سکتا ہے وہ بزرگ آدمی ہے خانہ
کے سب لوگ اس کا ادب کرتے ہیں اور پہلے عہدہ پر اس نے بہت اچھی
کام کیا تھا اگر ان خرابیوں کا انداز نہ ہو تو ریاست ٹونک میں بہت مشکل
واقع ہوگی :

اکتوبر میں صاحبزادہ ولیعہد کے انتقال سے نواب صاحب کو سخت صدمہ
ہو نچا اس کے انتقال سے ایک دو روز بعد نواب صاحب نے بمقام دیولی
جا کے صاحب ایجنٹ گورنر جنرل سے ملاقات کی اس سے اونکی مستقل مزاجی
صفائی طبیعت و غیر خواہی بجا نب سرکار ذوی الاقتدار ثابت ہوئی کر نیل
پیلی صاحب نے بہت متعجب ہو کے نواب صاحب کا شکریہ ادا کیا محکمات
عدالت فوجداری و دیوانی و اپیل و کچہری مال میں ترتیب دفتر اچھی ہے
اور ضابطہ کارروائی حسب اطمینان ہے مگر حاکم عدالت فوجداری کی سختی
و ظلم کی بہت شکایت ہے یہ شخص اگرچہ اچھی اسناد رکھتا ہے مگر اس قدر
اختیار مفوض ہونے کے لائق نہیں ہے صاحب پولیٹیکل ایجنٹ نے اس کو
کسی دوسرے کام پر بدلنے کی دیوان کو صلاح دی مگر اس پر کچھ عمل
نہوا اس کے اس عہدہ پر رہنے سے رعایا پر بہت ظلم ہوتا ہے :

[illegible]

واقعہ راجپوتانہ و وسط ہند پر مشتمل ہے خواہ مخواہ ہمیشہ دشوار ہوگا اور ہر ایک پر گنتہ کیواسطے علیحدہ عہدہ اور فوج رکھنے سے بالضرور خرچ زیادہ ہوتا ہے حکام کو بہت اختیارات ہیں ان کے اختیار و زیادتیوں پر صرف نواب صاحب کی نگرانی و خبر گیری سے قید ہو سکتی ہے اور وہ نہیں ہے ؟
پر گنتہ ٹوٹک و علی گڑھ عرف رام پورہ کا انتظام دیگر پر گنتہ کے انتظام سے کہ وہ فاصلہ پر ہیں بہت بہتر ہے تاہم سالانہ دورہ سے نواب صاحب بذات خاص نگرانی کر کے اسلونی انتظام میں بہت کوشش کرتے ہیں کہ اسباب میں وہ بھی مثل نواب صاحب سابق کے بہت محنت شعار ہیں عدالت کی کچھریان اکثر ہندوستانی ریاستوں کی کچھریوں سے بہترین قواعد مضبوط کے بموجب کارروائی ہوتی ہے اور ترتیب کاغذات کی بہت خبر گیری ہے ؟

خاندان نواب صاحب کے لوگوں کی خود اختیاری کا حال جو پیشتر لکھا گیا ہے روز بروز کم ہوتا جاتا ہے مگر کثرت مصارف کے سبب سے اون کا ریاست پر بڑا بار ہے اگرچہ نواب صاحب اپنے خاندان میں چوتھی پشت پر ہیں مگر ان کے اہل قبیلہ ڈھائی سو آدمی سے کم نہیں ہیں اور اسی حساب سے روز بروز زیادہ ہوتے جاتے ہیں ان کے قبضہ میں ہے وائے میں سو اچار لاکھ روپیہ یعنی زاید از ایک لاکھ آئندہ فی ریاست سے جائیداد و معاش تھی اور ان کے بعد زیادہ ہو گئی ہے ؟
سرک جے پور و ٹوٹک کا سالانہ خرچ بہت زیادہ ہزار روپیہ ادا ہو گیا

جنوری ۱۸۸۷ء میں نواب صاحب جلالہ اعلان قیصری دہلی میں شریک ہوئے اور نواب صاحب سابق کی بدچلنی کے سبب سے سلامی کم ہو گئی تھی بدستور بحال ہو گئی اور جلسہ میں اونکی تعظیم و تکریم ہوئی اوس سے بہت خوش آئے ÷

سٹرک جے پور و ٹونک شہر سے چار میل یعنی بناس ندی کے شمالی کنارہ تک تیار ہو گئی ریاست ٹونک سے اس سٹرک میں باون ہزار چار سو روپیہ بذریعہ اقساط سالانہ ادا ہو کے خرچ ہوا ہے صرفت بارہ سو روپیہ باقی ہے ÷

انتظام ریاست اچھا نہیں ہے براے نام صاحبزادہ حافظ عباد اللہ خان دیوان ہے اور جہاں تک اوس سے ہو سکا اوس نے اپنا کام اچھی طرح کیا مگر پیری و بیماری کے سبب سے اب وہ اس بار گران کا متحمل نہیں ہو سکتا نواب صاحب نیک نیت اور صلاح پذیر ہیں مگر اوتکے طریقہ میں ضبط و استقلال نہیں اور مرض دیر پالاحت ہونے کے سبب سے انصرام کار کے لائق نہیں ہیں جب فروری ۱۸۸۷ء میں میجر والٹر صاحب ایجنٹ گورنر جنرل اور صاحب پولیٹیکل ایجنٹ ٹونک میں آئے اوہوں نے بہت صاف گفتگو کی نواب صاحب اور دیوان دونوں نے تسلیم کیا کہ عمل انتظام ریاست اچھا نہیں ہے اور ٹونک میں کوئی اس قابل نہیں ہے کہ اسکو عہدہ دیوانی پر مقرر کیا جاوے اس صورت میں نواب صاحب کو فکر ہے کہ کسی نیک چلن و لیسٹ بندہ کو ستانی شخص کو اہتمام کار و بار ریاست

دوکان بند کر کے شہر سے چلے گئے تو البصاحب نے چوبدار بھیج کے دوکان
 کھولنے اور رستہ لیجانے کے واسطے کہا مگر انہوں نے واپسی مال مغرورہ تعداد کی
 دو ہزار روپیہ اور ظالمون کی سزا دی کا دعویٰ کیا تو البصاحب نے انکو
 دیوان کے پاس بھیجا وہ نہیں جاتے تھے مگر دیوان نے بہ زبردستی طلب
 کر لیا اور فیما بین چشم ثانی سے دوکان کھولنے اور رہتہ نکالنے کی ہدایت
 کی مگر احمد خان نے یہ حال سن کر کہلا بھیجا کہ اگر میرے مکان کے قریب رستہ
 نکلے گا تو میں انکو مار ڈالوں گا سو اکیون نے ارادہ کیا کہ اگر ۲۸ مارچ کو
 دادرسی ہو تو دیوولی جا کے صاحب پولیسکل ایجنٹ کی خدمت میں پیشکش
 کریں ۴

۲۔ فروری ۱۹۸۸ء کے اسی اخبار میں لکھا ہے کہ بہا فیض اللہ خان
 وزیر اعظم سابق جو وہ پور کا والد عبداللہ خان ٹونک میں آگیا ہے اسنے
 صاحب پولیسکل ایجنٹ ہاڑوٹی سے ریاست کی شکایت کی تھی اور نظر
 سماعت اپنے پسر فیض اللہ خان کو جو وہ پور میں نوکر کرایا تھا صاحبان
 پولیسکل ایجنٹ ہاڑوٹی جو وہ پور نے تحقیقات کی تو شکایت محض باطل
 ثابت ہوئی تو البصاحب نے صاحب پولیسکل ایجنٹ سے درخواست کی
 کہ عبداللہ خان ریاست سے خارج کیا جاوے اور پرہیز آئے پاوے
 یہ خبر پا کر ٹونک سے جو وہ پور کو بہاگ گیا مگر اسکا اسباب کل ٹونک
 میں رہ گیا اسوقت سے وہ ہر چند چاہتا رہا کہ واپس آوے مگر نہ سکا
 قہرلی کے جلسہ میں عبداللہ خان ہمارا صاحب جو وہ پور کے ساتھ

کہ نواب صاحب نے فوراً منظور کر لیا ایسے معاملات میں نواب صاحب حکام انگریز کی
کی تجویز دن کو بخوشی منظور کرتے ہیں ۛ

فقط ۱۸۴۹ء

جوں میں بارش ہوئی مگر بعد ازاں اساک ہو گیا نواب صاحب نے مع کل
ملازمین و رعایا کے جا کے ٹاز پڑ ہی اور بارش کی دعا مانگی ۱۴ جولائی
کو بارش ہوئی اور ایک دفعہ خوف بفع ہو گیا جولائی کے ساتھ بارش جاتی
رہی اگست خشک گذرا ستمبر میں ہر روز سہ پہر کو ابر جمع ہوتا صبح کو مطلع
ہو جاتا آٹار قحط نمودار ہوئے مسلمان ہر روز دعا مانگنے کو جانے لگے ہندو
نے اپنے دیوتوں کو جان تلف کرنے کی دہکی دی ترخ اجناس گران ہوا
بائس میں بیچ نکلا بقالون کو خوشی ہوئی بیڑیوں سے غلہ فروخت کر نیکارادہ
کیا ارزانی غلہ کی تاکید کی گئی مگر کارگر ہوائی غلہ بالکل مخفی ہو گیا لوگ کہنے لگے
ابھی سے یہ حال ہے تو عین قحط میں کیا ہو گا سب نے غلہ جمع کرنا شروع
کیا چہاں موجودگی غلہ کی خبر پہنچی ہزار ہا آدمی جمع ہو گئے ایک دوسرے
پر گرنے لگے زیر دست لیجاتے زیر دست تکیے رہتے عوام بقالون سے
ناراض ہوئے کہ بچپس تیس کا خرید ہے وس بارہ سیر کا بیچتے ہیں اسپر ہی
صبر نہیں ہر طرف گرائی غلہ کی شکایت تھی جا بجا لوگ حکام سے درخواست
کرتے تھے پوخ ارزان کرو ۛ

ستمبر میں دریافت ہوا کہ ٹوٹک میں غلہ کا ذخیرہ بہت کم ہے سا ہو کاروں نے

444

پر گناہ گرد و نواح میں پہنچا گیا۔ اکثر اوقات غلہ بلا ہمارے ہی محافظان آیا
اور اگرچہ چند مرتبہ خفیف چوریان ہوئیں مگر کوئی کہیں غلہ کی لٹی نہیں
بہ امن مہاراجہ صاحب جیسوڑ کی خوش انتظامی سے رہا، ہر کہ اس کے
علاقہ میں ہو کے سڑک گزری سب سے اگر غارتگری کی ایک بھی واروات
ہوتی ہے تو ہزار ہا من غلہ کی آمد بند ہو جاتی ہے۔

اگرہ کے ساہوکاروں نے بڑی بے ایمانی کی وہاں خریداروں کا بڑا
ہجوم تھا اسپر بھی ایذا دہاری کے فائدہ پر قناعت نہ کر کے ایسا راقب راہ میں
بد عہدی کی اور کل راجپوتانہ میں بدنامی حاصل کی ہندوستانیوں
عام قاعدہ ہے کہ بیعت لینے پر نرخ پختہ ہو جاتا ہے مگر انہوں نے بیعت
لینے کے بعد نرخ گرا کر انہوں نے غلہ دینے میں انکار کیا ہے۔

۱۔ اکتوبر کو گھوٹون آٹھ سیر اور دیگر غلہ دس سیر لکھتا تھا ٹوٹک کی کلینوں
میں ہزار ہا محتاج پرتے تھے نو سو روپیہ ماہوار کا چندہ جمع کر کے خیر خواہ
جاری کیا ٹوٹک کے شریف مسلمانوں نے بہت بخل کیا اس میں جو خرچ
زیادہ ہوا ریاست دیا گیا بوڑھے و ضعیف لوگوں کو جو کام کرنے کے
لائق نہ تھے آدھ سیر ڈیڑھ پاؤ غلہ دیا جاتا تھا کہ زندہ رکھنے کو کافی ہو
اور اس غرض سے کہ مزدوری کر کے اور پیدا
کرین ان سے کچھ کام نہیں لیا جاتا تھا جو تک خیرات خانہ کا
کام جاری رہا اور دس گیارہ ہزار روپیہ خرچ ہوا۔ ریاست سے
پردیسی محتاجوں کے واسطے لکھنؤ صواب اور دیا گیا کہ ان کو بچتہ کہاں تقسیم

سے لکھہ لکھہ صمان ہوئی تھی اور اسکی قیمت اس زمانہ کے نرخ سے سو لکھ روپیہ ہوا اس سال میں ایک لاکھ صمان غلہ قیمتی ہے لکھہ صمان روپیہ پیدا ہوا پس چار لاکھ لکھہ صمان غلہ معمولی نرخ سے لکھہ صمان کا کم پیدا ہوا

مولیشی صرف تیس فیصدی بچے کہاں اس غلہ کا ایک نرخ یعنی دس سیر تھا تیس دیہات قرب و جوار ٹونک میں مولیشیوں کا شمار کرایا تو ثابت ہوا کہ

یون میں موجود تھے مرگئے قریب المرگ تھے باقی رہے

۱۲۷۱ ۶۲۷۹ ۱۳۲۲ ۲۱۱۳

پرگنات ٹونک و رام پورہ میں ۱۰۰۲۳۰ مولیشی تھے انہیں سے ۲۹۲۰۰ ضایع ہوئی کہ بحساب اوسط دس روپیہ فی راس محکمہ احصاء عام کا نقصان ہوا کہ مولیشی اور پیداوار کا کل نقصان بہ تعداد ہے لکھہ لکھہ

عامہ ہوا انکوں کا نرخ جو لکھہ صمان کا رہتا تھا عسہ کا ہو گیا اس سے

پیسہ کی کم قدری ظاہر ہے اور یہ ہی ثابت ہوا کہ تانبہ کی فقط خریداری

موقوف ہوئی بلکہ ظروف مسی کہہ لوگوں نے بکثرت فروخت کئے تھے

سابقہ ۱۲۷۱ء اور ۱۲۷۲ء و ۱۲۷۳ء میں بھی اس ملک میں قحط ہو

ہا اور ۱۲۷۴ء و ۱۲۷۵ء و ۱۲۷۶ء و ۱۲۷۷ء میں گرائی

نرخ رہی اسوقت ٹونک میں ایک سیٹھ تھا جسکی عمر ۱۲۳ء میں دس

برس کی تھی اس نے تینوں قحط دیکھے تھے اسکا بیان ہے کہ ۱۲۳ء

میں کمی بارش سے غلہ پیدا ہوا تھا اور ہریانہ کے لوگ بکثرت آئے تھے

بہت گزارہ ہوا باشندگان اطراف اپنے اور موسیثیوں کی خوراک
 غلنے کے سبب بے بہان ہو کر گزرتے تھے اور موسیثیوں کو فروخت
 کرتے تھے گاؤ کی ارزانی ہو گئی بیل ایک ایک رعبیہ میں ملتا تھا اکتوبر
 تک گوشت ستائیس سیر کا بکتار ہا اور گوشت کا بازار بہت گرم رہا
 اس قیمت پر قصاب بہ آسانی خرید سکتے تھے مگر چارہ کی قلت سے رکھنا
 غیر ممکن تھا اس واسطے فوراً ذبح کر ڈالتے تھے ۛ

زمانہ کی سختی صریح عیان ہے کہ ہندو باوجود اس علم کے کہ مسلمان
 کھانے کی واسطے خریدتے ہیں اپنے قبیرک حیوان کو ان کے ہاتھ فروخت
 کرتے تھے تشدد و قحط اور غلبہ گرسنگی کا اصل حال ظاہر ہوئے کیواسطے
 یہی ایک امر ہزار تشریح سے زیادہ ہے ۛ

مگر ٹھک و رام پورہ کے سوار دیگر چارہ پر گناہ میں قحط نہیں ہوا تو تک
 میں کپتان بلیر صاحب اسٹنٹ ایجنٹ گورنر جنرل اور صاحبزادہ
 حافظ عباد اللہ خان کی حسن انتظامی اور داناتی سے ہزار ہا مخلوق
 کی پرورش و دستگیری ہوئی کہ ان کی کارگزاری تحسین و آفرین
 کے لائق ہے ۛ

جمع و خرچ ریاست

آمدنی ریاست دو اقسام مال و سوائی پر منقسم ہے سوائی میں سایر
 اسٹامپ دار الضرب و جرمانہ و نذرانہ و غیرہ داخل ہیں ۛ

VWU

وفوج کو تنخواہ بدستور مادہ ہو پوری سے دی جاتی ہے انکے سوا سے دیگر
 خفیف محاصل بہت ہیں کہ ان سے زر کثیر جمع ہوتا ہے اور عین سے مقلم
 حفاظت ڈاک انگریزی کا خرچ ہے کہ بحساب ڈہائی آنہ فی روپیہ
 جاگیر داروں سے لیا جاتا ہے :

حساب جمع و خرچ بہت ابتری و بیضابطگی سے تیار ہوتا ہے کہ سچہ
 میں آنا مشکل ہے جمع کا حساب فضلی سے اور چھری چھینے سے لکھا
 جاتا ہے اور ملازمین کی تنخواہ انگریزی ہونی سے تقسیم ہوتی ہے
 نواب محمد علی خان صاحب مخرج کو بے اختیاری کی وقت میں لاکھ روپیہ
 کا نقد و مال ملنے کی اجازت ہوئی تھی کہ $\frac{1}{2}$ لاکھ کا مال اور
 ایک لکھ مال نقد موجودہ خزانہ لے گئے اور ایک لاکھ چالیس
 ہزار روپیہ سے پہنچنا تجویز ہو کے بذریعہ اقساط تین ہزار روپیہ
 ماہواری دینا قرار پایا :

آبکاری کا شستر بوجہ منافعت مذہبی اس ریاست میں ہمیشہ سے ممنوع
 رہا ہے کل علاقہ میں کوئی بھٹی نہیں ہے اور نہ کوئی شخص فروخت
 کرنے پاتا ہے جسکی نسبت شراب کا پینا ثابت ہو جاوے اوکو سخت
 سزا ہوتی ہے مگر اس بات کو سب قبول کرتے ہیں کہ اس مخالفت سے
 استعمال اشیاء منشی کا انکے داد بالکل نہوا اطراف سے خفیہ آتی ہیں
 اور جو لوگ بظاہر پیر سزگار ہیں بہت استعمال کرتے ہیں ۱۸۶۱ء
 میں حسب منظور می صاحب ایجنٹ گورنر جنرل اجراء آمدنی آبکاری

نواب صاحب نے مسلمان و ہندو معا فیداران مذہبی کو پانچ ہزار روپیہ
 معاف کیا اور کوٹھی تجارت ریاست کا منافع بہ تعداد چھ ہزار روپیہ
 خیرات میں خرچ کیا کمی محصول راہدار سی ٹونک و علی گڑھ و نیا ہیڑہ
 سے کہ ٹونک و علی گڑھ میں بہرتی نمک سا بنہر کا جدید انتظام ہوا اور
 نیا ہیڑہ میں بوجہ تقرر میزان افیون او دے پور کے نقصان ہوا
 آمدنی ریاست میں سترہ ہزار روپیہ کی کمی عاید ہوئی ۶۳
 ۱۸۶۳ء میں سرکار انگریزی کے قرضہ تعدادی ایک لاکھ روپیہ کی
 آخر قسط پچیس ہزار روپیہ مع سود ادا کر کے بیباقی کی گئی اور نواب
 صاحب محروج کا تین لاکھ روپیہ تمام و کمال ادا ہو کے اٹکا ماہواری
 مشاہرہ بروقت ارسال ہوتا رہا خراج لاوہ کا سمہ شلما ص و صول
 ہو کے سمہ لا لائے باقی رہا راج جے پور میں سکھ ماہو پوری کے
 روپیہ کا بنانا موقوف ہو گیا تو ریاست ٹونک میں اس سکھ کی تیاری
 کیواسطے دارالضرب از سر نو جاری ہوئی اور یکسان سکھ جات کے
 اجراء میں دربار نے حسب فشار گورنمنٹ عمل کر نیکا اقرار کیا ۶۴
 ۱۸۶۴ء میں نواب صاحب نے مصارف ریاست و خاگی خصوصاً
 ذات خاص کی تخفیف سے خرچ میں بہت کمی کی مگر اس کمی سے کچھ
 فائدہ ہوا کہ دوسرے سال مصارف زایدان آمدنی ہونے سے
 روپیہ پر قرض لینا پڑا اور ۱۸۶۴ء میں نواب صاحب کے دہلی جانے
 سے تخمیناً لاکھ روپیہ خرچ پڑا اور بد نظمی کے سبب سے سال گذشتہ کی

رہا اور اس وقت میں ایک لاکھ روپے سامنے اصل و سود میں ادا
ہوا مگر سرکار انگریزی کے تعارف سے دیگر قرضہ لینے کی درخواست
ہوئی ۔

۱۸۵۳ء میں مبلغ دو لاکھ روپے صالہ قرضہ قدیم قرضہ میں ادا ہوا
اور میں سے محض دو صا ہر بوجہ قرضہ سرکاری تعدادی لاکھ روپہ
اجمیر کے خزانہ میں داخل ہوا اور باقی ماندہ ایک لاکھ روپہ
حسب قرار داد کپتان بلیر صاحب ساہوکاروں کو دیا گیا ۔
۱۸۵۵ء میں سودی قرضہ کی اخیر قسط مجوزہ کپتان بلیر صاحب
ادا ہو گئی اور اسکے ساتھ قسط تعدادی ۷ روپہ سالانہ
واجب الطلب نواب صاحب مخرج ادا ہو کے ریاست ایک لاکھ
۷۵ روپے سالانہ مطالبہ سے سبکدوش ہوئی مگر سوا لاکھ روپہ
کا قرضہ قدیم بلا سود باقی رہا اور جو قرضہ نواب صاحب نے اپنی
سند نشینی کے بعد لیا اختتام سال پہلے تعداد پانچ لاکھ روپہ ہو گیا
لیکن بہر حال قرضہ قدیم تعدادی ساڑھے نو لاکھ روپہ
جس پر سود چڑھتا ہوا ادا ہو گیا اور باسٹھ ہزار روپہ نواب صاحب
مخرج کے مصارف کی واسطے بنارس کو جاتا رہا۔ اس سوا چھ لاکھ
روپے کے سواے ریاست کے ذمہ سوا لاکھ روپہ عجب طرح کے
قرضہ کا ہے کہ حساب بقایا رتنخواہ و انعام کی بابت نواب ابرخان
صاحب کے وقت سے چلا آتا ہے کہ جب ریاست میں گنجائش ہوگی

دیہات یا العوض تنخواہ لکھتے ہیں :

دوم دولت مند ٹھیکہ دار بعض مسلمان اور بعض ساہوکار ہیں :

سوم مقدما یا دیہات - پرگنات ٹونک و رام پورہ کے ٹھیکہ دار زیادہ
اول و دوم قسم کے ہیں دیگر پرگنات میں ٹیل اپنے دیہات کے
ٹھیکہ دار ہوتے ہیں :

ٹیلوں کے ساتھ سرکار سے رعایت ہوتی ہے تو ٹیل کاشتکاروں سے
نرمی کرتے ہیں اور ان سے سختی ہوتی ہے تو وہ کاشتکاروں
کو نقصان پہنچانے کے اپنے نقصان کا وقیعہ کرتے ہیں کہ اکثر پرگنات میں
یہی حال ہے دیگر پرگنات کی نسبت ٹونک و رام پورہ کا حال بہتر ہے
ان ٹھیکہ جات کی قدر کا حال عیاں ہے کہ ہر سال ٹھیکہ داروں سے
پیداوار فصل حال کی بابت ضمانت لی جاتی ہے :

۱۸۴۶ و ۴۷ میں پرگنات میں بقایا مالگزار کی حسب تفصیل واجب الطلہ تھی
یک لکھ لکھ سہ سالہ

۱۸ ۴۷ و ۴۸

۱۸ ۴۸ و ۴۹

۱۸ ۴۹ و ۵۰

۱۸ ۵۰ و ۵۱

یک لکھ لکھ سہ سالہ

یک لکھ لکھ سہ سالہ

یک لکھ لکھ سہ سالہ

یک لکھ لکھ سہ سالہ

اس بقایا میں سے چالیس ہزار روپیہ ناممکن الوصول تھا اگر متاف ہو جائے
تو بہتر تھا :

ایک دفعہ مشہور ہوا تھا کہ نواب صاحب مخرج نے اپنی والدہ کا وظیفہ زیادہ
کر دیا ہے مگر یہ بات غلط تھی اصل میں ان کی جاگیر تعدادی ملتی تھی

[illegible]

۱- در این کتاب که در این کتاب
 ۲- در این کتاب که در این کتاب
 ۳- در این کتاب که در این کتاب
 ۴- در این کتاب که در این کتاب
 ۵- در این کتاب که در این کتاب
 ۶- در این کتاب که در این کتاب
 ۷- در این کتاب که در این کتاب
 ۸- در این کتاب که در این کتاب
 ۹- در این کتاب که در این کتاب
 ۱۰- در این کتاب که در این کتاب

[illegible]

זרמי

وہ کہتا ہے کہ میں نے اپنے استاد سے سیکھا ہے کہ

[illegible]

شکر آگرہ سے آتی ہے اور نمک ساہیوڑ سے آکے لاڑوٹی و وسط ہند کو
 جاتا ہے غلہ جے پور سے آتا ہے پرگنات نیماہیرہ پراوہ و چہرہ مین سے
 اقیون بہت جاتی ہے چہرہ سے قریب و سوہٹیان ہر سال اندور
 کو جاتی ہیں اور نیماہیرہ و پراوہ سے اس سے ہی زیادہ جاتی ہے
 کسیقدر اقیون سر و سنج و رام پورہ مین ہی پیدا ہوتی ہے ۛ
 ۱۸۴۹ و ۱۸۵۰ مین مہاراجہ لالہ لکھنؤ نے علاقہ جے پور سے اور لالہ
 سیواڑ سے آئی اور لکھنؤ آکرہ کو بھیجی گئی درآمدنگ کا
 محصول عہد روپیہ ہوا اس نمک مین سے لکھنؤ لالہ لکھنؤ نے
 کو اور مہاراجہ لکھنؤ کوٹہ و جہاں لایاٹن و وسط ہند کو بھیجا گیا
 غلہ آگرہ و ممالک مغربی و شمالی جے پور سے کوٹہ سے سونچ چہرہ وسط ہند
 ال لالہ لکھنؤ لکھنؤ لکھنؤ لکھنؤ
 آیا اس کثرت درآمد غلہ سے قحط کی مقدار عیان ہے ۛ

تاریخ

[illegible]

درآمد

مکمل

۱۳۴۹۹۹۹		۱۳۴۹۹۹۹		۱۳۴۹۹۹۹		۱۳۴۹۹۹۹		۱۳۴۹۹۹۹		۱۳۴۹۹۹۹	
مقدار	قیمت	مقدار	قیمت	مقدار	قیمت	مقدار	قیمت	مقدار	قیمت	مقدار	قیمت
میزان	یک کیلوگرم	کرمانشاه	کرمانشاه	کرمانشاه	کرمانشاه	کرمانشاه	کرمانشاه	کرمانشاه	کرمانشاه	کرمانشاه	کرمانشاه
مستغلات	کرمانشاه	کرمانشاه	کرمانشاه	کرمانشاه	کرمانشاه	کرمانشاه	کرمانشاه	کرمانشاه	کرمانشاه	کرمانشاه	کرمانشاه
خرید مسکن	کرمانشاه	کرمانشاه	کرمانشاه	کرمانشاه	کرمانشاه	کرمانشاه	کرمانشاه	کرمانشاه	کرمانشاه	کرمانشاه	کرمانشاه
انتم	کرمانشاه	کرمانشاه	کرمانشاه	کرمانشاه	کرمانشاه	کرمانشاه	کرمانشاه	کرمانشاه	کرمانشاه	کرمانشاه	کرمانشاه

درآمد

پیشتر لکھا گیا ہے کہ ساہنہر کا بند و بست جدید ہونے اور اوسے پور
 میں میزان افیون مقرر ہونے سے بیس ہزار روپیہ کا نقصان محاصل
 ہوا ہے اوسکے علاوہ راج جے پور میں شرح محصول جدید جاری
 ہونے سے بیس ہزار روپیہ کا اور نقصان ہوا اگر یہ حالات اسطرح
 رہیں تو اس ریاست میں کم سے کم تیس ہزار روپیہ کا نقصان ہر سال
 ہوتا رہے گا راج جے پور کا یہ عمل دستور قدیم کے خلاف ہے اس پر
 سرکار انگریزی کو تو چہہ کرنی لازم ہے ۔

پرگنہ نیماہیرہ و سونو و نصیر آباد کی سڑک پر واقع ہے اور چھاؤنی شیخ
 سے چند میل شمال میں ہے مشرق کی طرف کوٹہ تک مالوہ اور وسط
 ہند کے درمیان پہاڑی زمین ہونے کے سبب سے آمد رفت بند
 ہے اور مغرب میں کوہ اراہلی ہے اس سبب سے زیادہ تر مال نیماہیرہ
 میں ہو کے گذرتا ہے ۱۹۹۹ء میں سے لکھنؤ مال قیمتی کے لکھ
 ۵۰ روپیہ کا نکلا ۔

راجپوتانہ سے نکلا ایک لکھ لاکھ افیون ۵۰ روپیہ کا
 کل ایک لکھ روپیہ کا قیمتی سے لکھ لاکھ ۵۰ روپیہ نکلا ۔

۱۰۰	۶۰۰	۱۰۰
۶۰۰	۶۰۰	۱۰۰
۶۰۰	۶۰۰	۱۰۰
۶۰۰	۶۰۰	۱۰۰
۶۰۰	۶۰۰	۱۰۰
۶۰۰	۶۰۰	۱۰۰

۱۰۰ ۶۰۰ ۱۰۰
 ۶۰۰ ۶۰۰ ۱۰۰
 ۶۰۰ ۶۰۰ ۱۰۰
 ۶۰۰ ۶۰۰ ۱۰۰
 ۶۰۰ ۶۰۰ ۱۰۰
 ۶۰۰ ۶۰۰ ۱۰۰

۱۰۰	۶۰۰	۱۰۰
۶۰۰	۶۰۰	۱۰۰
۶۰۰	۶۰۰	۱۰۰
۶۰۰	۶۰۰	۱۰۰
۶۰۰	۶۰۰	۱۰۰
۶۰۰	۶۰۰	۱۰۰

۱۰۰ ۶۰۰ ۱۰۰
 ۶۰۰ ۶۰۰ ۱۰۰
 ۶۰۰ ۶۰۰ ۱۰۰
 ۶۰۰ ۶۰۰ ۱۰۰
 ۶۰۰ ۶۰۰ ۱۰۰
 ۶۰۰ ۶۰۰ ۱۰۰

۱۰۰

نام بیڑہ	تعداد مردان	خرج سالانہ
پولیس	۵۶۳	۵۶۳
میزان	۳۱۲۵	۳۱۲۵

اس تخفیف میں ۱۱۴ اکس برخواست ہوئے ۵۵ کس کی پنشن ہوئی جو برخواست ہوئے اور عین زیادہ تر دلالتی تھے کہ ان کا برخواست ہونا ضرور تھا تخفیف میں ہر ایک کے حقوق و قدر امت پر بخوبی لحاظ رہا اس سبب سے برخواستگی کی گونا گوار ہوئی سواروں کی تنخواہ ۵۵ اور پیادوں کے ۵۰ مقرر ہوئے ایک رسالہ سواران میں کہ بوٹری گارڈ ڈیٹا ہے تنخواہ سواران کی شرح ۵۵ مقرر ہوئے سواروں کے گھوڑے اچھے نہیں ہیں اور پیادوں کی بند و قیدیں پتھر کھاتھایت خراب اکثر نواب امیر خاندان صاحب کے زمانہ کی ہیں منجملہ توپوں کے چار توپیں ایسی توپخانہ میں ہیں باقی قلعہ میں ہیں سوار و پیادے قواعد اچھی کرتے ہیں اور سب مسلمان ہیں ۔

پرگنہ ٹونک

اس پرگنہ میں پیر وارا اراضی حصہ مفصلہ ذیل پر منقسم ہوتی ہے
سرکار کاشتکار حق پٹیل و پٹواریان میزان
۰۲۶ ۰۲۶

و اما در مورد این که در این کتاب چه آمده است
و در این کتاب چه آمده است و در این کتاب
چه آمده است و در این کتاب چه آمده است

و در این کتاب چه آمده است و در این کتاب
چه آمده است و در این کتاب چه آمده است
و در این کتاب چه آمده است و در این کتاب
چه آمده است و در این کتاب چه آمده است
و در این کتاب چه آمده است و در این کتاب
چه آمده است و در این کتاب چه آمده است
و در این کتاب چه آمده است و در این کتاب
چه آمده است و در این کتاب چه آمده است

و در این کتاب چه آمده است و در این کتاب
چه آمده است و در این کتاب چه آمده است
و در این کتاب چه آمده است و در این کتاب
چه آمده است و در این کتاب چه آمده است

و در این کتاب چه آمده است و در این کتاب
چه آمده است و در این کتاب چه آمده است
و در این کتاب چه آمده است و در این کتاب
چه آمده است و در این کتاب چه آمده است

آپا شی کیواسطے پانچ تالاب اور بیس چاہات تعمیر ہوئے اور علاقہ
غیر سے آکر اکثر کاشتکاروں نے اس علاقہ کی بود و باش اختیار
کی :

علی گنج میں سالانہ میلہ ہوا نواب صاحب نے عوام کو میلہ میں جمع ہونے
کیواسطے بہت ترغیب دی اور جان و مال کی حفاظت کیواسطے فوجدار
کا انتظام کیا قریب دوسو تاجر دیگر ریاستوں سے آئے اور سے لکھہ
لکھہ مال لے کر مال فروخت ہوا دو ہفتہ تک محصول سائر مٹا
رہا اگر یہ محصول لیا جاتا تو بہت زیادہ ہوتا مگر سرحد
راج جے پور پر محصول شدید لئے جانے کے سبب سے پر دیسی ہو داگر
کم آئے اگر بیان ہی محصول معاف نہ ہوتا تو میلہ نہ ہوتا۔ مال تجارت پر
برہمن اور گانو کے چوکیدار پٹواری وغیرہ چنگی لیتے تھے اسکے تاجر
کو بہت شکایت تھی اب اونکو بالخصوص چنگی کے آمدنی سائر سے معاف
دیکے رفع شکایت کی گئی اور جدید چنگی لینے والوں کیواسطے تاجر و کو
ہدایت ہوئی کہ اگر رضا مند ہوں تو دین ورنہ مذہب کا اختیار ہے :

پرگنہ رام پورہ عرف علی گڑھ

پرگنہ رام پورہ میں جنس کی بٹائی صرف بارانی زمین پر ہوتی ہے پانی
کی زمین پر شرح مفصلہ ذیل ہے :
نیشکر عے افیون عے گیہون جو سے ر دیگر اجناس سے

۱۰۰
 ۹۰
 ۸۰
 ۷۰
 ۶۰
 ۵۰
 ۴۰
 ۳۰
 ۲۰
 ۱۰
 ۰

۱۰۰
 ۹۰
 ۸۰
 ۷۰
 ۶۰
 ۵۰
 ۴۰
 ۳۰
 ۲۰
 ۱۰
 ۰

۱۰۰
 ۹۰
 ۸۰
 ۷۰
 ۶۰
 ۵۰
 ۴۰
 ۳۰
 ۲۰
 ۱۰
 ۰

اوسط درجہ کے رہی اوس سال سے ۱۸۶۳ء تک جسے سما
 رہی ان رقموں میں آمدنی سوائی ہی داخل ہے کہ قریب چھ
 ہوتی ہے اگر خیال کیا جاوے کہ گرانی نرخ اجناس سے جمع کم ہوتی
 ہے تو زیادہ ترجع بذریعہ بٹائی وصول ہونے سے ۱۸۶۹ء کے بعد
 جیسا چاہئے تھا جمع میں اضافہ ہوا۔

۱۸۶۳ء میں پیداوار اراضی بارانی حسب تفصیل تقسیم ہوا تھا۔

سرکاری کاشتکار اہلکاران سرکاری دیہات
 للہ سالہ للہ سالہ

کاشتکار محل بٹائی کو پسند کرتے ہیں مگر اپنے حصہ کی قلت کے شاکہ
 میں علی العموم ان کا حصہ ۴۱ فیصد ہی ہے مگر اوس میں سے محاصل
 سوائی دینے کے بعد ۳۹ خالص بچتا ہے رعایتی اشخاص مثل ٹیل
 والہ کار دیہہ و سپاہیان سابق وغیرہ کو البتہ زیادہ حصہ ملتا ہے
 اس سے اوسط زیادہ ہو گیا ہے کاشتکار نصف پیداوار چاہتے
 ہیں اور انکی یہ خواہش بجا نہیں ہے۔

پرگنہ نیماہیڑہ

مال پرگنہ نیماہیڑہ کا رقبہ ۲۰۶۰۰۰ ایکڑ ہے اوس میں ۱۵۹۰۰
 ایکڑ مزدور و ۳۵۰۰۰ ایکڑ بنجر قابل زراعت ۶۵۹۰۰ نا قابل زراعت
 ۱۶۵۰۰ اراضی جاگیر ہے ۱۸۶۳ء کی جمع یک لکھ ۷۵۰۰ نا لکھ تھی

44-38861-10

کی ایجنسی مقرر ہونے سے محصول راہداری میں چہ ہزار روپیہ کا نقصان ہوا سابقاً میواڑ کی کل فیون اثنار راستہ دیولی یہاں ہو جاتی تھی :

شروع سال میں دربار کو اطلاع دی گئی کہ جس حالت میں سرکار انگریزی سونو نصیر آباد و نیچ واو دے پور کے ۳۵ میل سڑکوں واقع علاقہ نیما بیڑہ کا خرچ ادا کرتی ہے ہمدان حال دربار سے متوقع ہے کہ شہ سے اونکی مرمت کیواسطے عطاء دیا کرے دربار نے ان سڑکوں کی تیاری کی بابت شکریا مگر اداسے مطالبہ سے معذور رہا چاہا اسوجہ سے کہ خرچ بہت سنگین ہے اور ایک سڑک سے دربار کو بہت کم فائدہ ہے اور دوسری سے مطلق نہیں ہے چنانچہ نیچ واو دے پور کی سڑک کی تیاری میں دربار بالکل شریک نہوا۔ صاحب ایکریوٹیوہ انجنیر اور انگریز ٹھیکہ دار نے اس سڑک کی تیاری میں بار برداری اور رسد بلا اداسے قیمت و اجرت لیکے اور باشندگان دیہہ سے بزرستی محنت کرا کے ظلم شدید کیا صاحب پولیٹیکل میواڑ نے جوالا لہ بعا و صندلوایا اس نقصان کا عوض کافی نہ تھا گورنمنٹ ہندوستان نے اس حال کی خبر پا کے ٹھیکہ دار کی ظلم کی عدالت ہائی کورٹ بھی میں تحقیقات ہونی کا حکم دیا :

نیما بیڑہ میں سب سے زیادہ شکایت یہ ہے کہ انگریزی فوج اور افسروں کیواسطے گاڑی و دواب بار برداری کی بہمرسانی میں

مولوی محمد حسین نے کہ حرام خور و بد معاش اور شہ لہو کا باغی بنے
اور نوا ایسا صاحب مخروج کے ساتھ گیا ہے اول اوٹکو اپنی پناہ میں کہے
ور داتین کرائین اور پہرا وٹکو لوٹ لیا ہے

ان سب کو بالکل خارج کر دینا یا قید رکھنا تو بہت سہل تھا مگر اس میں ہم
خطرہ تھا کہ وے اپنے برادران سکنا ر علاقہ میواڑ و جاود و نیچ سے
نیما ہیرہ میں غارتگری کر کے انتقام لین پس وہ تدبیر جس سے نہ فقط
نیما ہیرہ کو اونکی سرقت و غارتگری سے بچایا جاوے بلکہ سکنا ر نیما ہیرہ
کو دوسرے علاقہ میں واردات کرنے سے باز رکھا جاوے یہ ہی
کہ اونکی تعداد محدود و معین رہی اور دیانت داری سے معاش
پیدا کر نیکا خاطر خواہ ذریعہ ہم پہونچایا جاوے
چنانچہ ایسا ہی ہوا ہے کہ آئندہ کوئل پرگنہ میں موگہیوں کے صرف دو
گہر رہنے پائینگے ان میں سے تیس چالیس سرکاری ڈاک کی حفاظت کے
واسطے نوکر رکھے گئے ہیں اور باقی ماندہ دیہات کی چوکیداری پر ہیں
تین ہزار تین سو بیگہ زمین معافی میں ملے گی اور غلہ و بھجڑی سالانہ
بقدر اعمہ صامعہ مقرر ہوگا اور اونکے سرگروہوں میں سے تیر
عائل کے پاس عہدہ جمعداری پر رہینگی تاکہ اونکی نگرانی کرتے رہیں
اور عادت غارتگری جو اونکی طبیعت میں مضمر ہو گئی ہے بد عہدی
پر آمادہ نہ کر کے

موگہیہ انسداد واردات کے ذمہ ور ہو گئے ہیں اپنی سکونت کی واسطے

[illegible][illegible]

۱۰۰
۱۰۱
۱۰۲
۱۰۳
۱۰۴

اوسکو گرفتار کر کے اوسی علاقہ میں پہونچا دیا جاوے ان علاقہ جات کے حکام کی نا اتفاقی سے یہاں بتری ہے اسکا علاج یہی ہے کہ تینوں علاقہ والوں کو یکساں رکھی اسباب میں کمال تاکید ہوتی رہی ہے۔

۱۸۷۱ء میں دربار ٹونک سے موگہیوں کی کمال نگرانی ہوئی اونکو ہتھیار لئے گئے اور مردم شماری ہوئی اور صاحب پولیٹیکل ایجنٹ میوٹر نے اپنے مراسلات مورخہ ۱۸-۲۱-۱۹۰۱ء میں جو تدبیرات لکھیں اونکو دربار نے پسند کیا مگر تا وقتیکہ مختلف ریاستوں کے اہلکار اتفاق سے کام نہ کریں ان تدبیروں سے کچھ فائدہ نہیں ہو سکتا اس قوم کی نسبت صاحب پولیٹیکل ایجنٹ میوٹر کے اختیار سزا دہی زیادہ ہو جائے تو بہتر ہے کہ سابقا کبیراڑ کے مینوں کی نسبت صاحب پولیٹیکل ایجنٹ ہاڈوتی کو اختیارات ملنے سے بہت انتظام ہوا تھا۔

۱۸۷۲ء میں قواعد بحریہ کپتان بلیر صاحب پر بخوبی عمل ہوا اور دربار سے کمال تاکید رہی اور شکایتیں ہی کم ہوئیں دو وارداتیں وقوع میں آئیں ایک میں تین آدمی ٹونک کے اور چار میوٹر کے مار گئے اور دوسری میں ٹونک کے تین آدمی مارے گئے موگہیوں کی مردم شماری سے اونکی تعداد۔

مرو طفل ۱۲ سال تک میٹر ان

۱۸۴ ۲۶ ۲۲۲ دریافت ہوئے

چون که در این دنیا هر چه هست
از دست خداست و هر چه نیست
از دست خداست و هر چه نیست
از دست خداست و هر چه نیست
از دست خداست و هر چه نیست

چون که در این دنیا هر چه هست
از دست خداست و هر چه نیست
از دست خداست و هر چه نیست
از دست خداست و هر چه نیست
از دست خداست و هر چه نیست

۱۲

۱۲

نور

نور

۱۲

۱۲

چون که در این دنیا هر چه هست
از دست خداست و هر چه نیست
از دست خداست و هر چه نیست
از دست خداست و هر چه نیست
از دست خداست و هر چه نیست

چون که در این دنیا هر چه هست
از دست خداست و هر چه نیست
از دست خداست و هر چه نیست
از دست خداست و هر چه نیست
از دست خداست و هر چه نیست

چون که در این دنیا هر چه هست
از دست خداست و هر چه نیست
از دست خداست و هر چه نیست
از دست خداست و هر چه نیست
از دست خداست و هر چه نیست

چون که در این دنیا هر چه هست
از دست خداست و هر چه نیست
از دست خداست و هر چه نیست
از دست خداست و هر چه نیست
از دست خداست و هر چه نیست

رہتے ہیں اور ان میں سے نامی بد معاش شتر استیصال ٹہکی و
 انسداد ڈکیتی میں بزمہ حجران لوکر ہو گئے ہیں اور وریار نے باوجود
 اومکے ذمہ مطالبہ سنگین ہے اور ٹکی سپردگی کا تقاضا نہیں کیا ہوا
 ۱۷۵۷ء میں نیجاہیڑہ کا پرگنہ تنازعات سرحدی اور موگہیوں کی
 وجہ سے دربار کے تردد اور نقصان کا باعث رہا شروع سال
 ۱۷۶۱ء موگہیہ تھے اور غین سے ۸۴ خارج ہوئے ۵۴ قید میں ہیں اور
 ۲۲ موجود ہیں موجودین میں سے تین شخص وہ ہیں جنکو دربار نے بطور
 حجر کے شتر استیصال ٹہکی و انسداد ڈکیتی کہ مفوض کئے تھے اور
 باقیمازہ اونکے رشتہ دار ہیں جنکو حسب ایما خاص شتر مذکور
 رہنے کی اجازت ہوئی ہے اہلکاران پرگنہ نے جمعیت شتر مذکور
 متعینہ اس علاقہ کو بہت مدد دی ہے

۱۷۶۵ء میں صاحب پولیٹیکل ایجنٹ نے حسب ہدایت صاحب ایجنٹ
 گورنر جنرل اپنے نیجاہیڑہ میں چائیکو موقع غنیمت سمجھ کے قرب و جوار
 نیچ کے موگہیوں کے انتظام پر ریاست ہائے متعلقہ کو بالائقی آباد
 کرنے میں کوشش کی ہے

سالگذشتہ میں اگرچہ کوئی سنگین واردات وقوع میں نہ آئی
 مگر پیداوار زراعت کی چوری و غارتگری جنہیں باشندگان دیہات
 بندوق سے مارے گئے متواتر ہوتی رہیں ریاست ٹونک سے اس
 قوم کے اخراج میں بہ سختی تمام حمل ہوا اس سبب سے نیجاہیڑہ کا

[illegible][illegible]

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰

در این مکتب که در آن روزگار و آن زمان
که در آن وقت که در آن حال و آن مقام
که در آن وقت که در آن حال و آن مقام
که در آن وقت که در آن حال و آن مقام

کینڈست میں ارسال ہوئی ہے

صاحب پولیٹیکل ایجنٹ نے دیکھا کہ نیا پٹرہ بین چونسٹھ موگہیہ قید ہیں
یہ لوگ متواتر درخواست کر چکے تھے کہ بشرط رہائی ہم پر گتہ کی امن
و عافیت کے ذمہ ور ہو کے ارتکاب جرایم سے باز رہیں گے مگر دربار کو
تجربہ سے ثابت ہو گیا تھا کہ تا وقتیکہ عمل متفق سے دیگر ریاستوں میں
اونکے جرایم کا انسداد کئی نہ کیا جاوے اگر اس ریاست میں واردات
نکریں گے تو یہی دیگر علاقہ جات میں ترکیب جرم ضرور ہونگے اس واسطے
یہی مناسب تصور ہوا کہ اونکو قید رکھا جاوے اور اونکے جرایم
و قوعی علاقہ غیر کا معاوضہ دینے کے عوض اونکے یہاں یون کے انتظام
کا تحمل کیا جاوے ہے

کپتان میور صاحب کی یہ تجویز بطلب رائے صاحب سپرنٹنڈنٹ جنرل
سشتر استیصال ٹہکی و انسداد ڈیکٹی کی خدمت میں بھیجی گئی اور انہوں
نے پسند کر کے پاس ہمد عائد منظور سی پیشگاہ گورنمنٹ ہندوستان میں
ارسال کی وہاں سے پہر حکم یہ ارشاد ارسال رپورٹ مفصل و اظہار
رائے صادر ہوا کہ اب اس معاملہ میں بحیث درپیش ہے اور یہ تجویز
ہے کہ اس انتظام کی نگرانی کیواسطے ایک افسر متعین کیا جاوے اسکے
غیر اس دشوار معاملہ کا طے ہونا غیر ممکن ہے ہے

نواب صاحب کو جو اس حال سے اطلاع دی گئی تو انہوں نے جواب دیا
کہ سرکار سے جو تدبیر کینجاوے اس میں مدد دینے کو ہم بسر و چشم موجود

۴۰۰

[illegible]

وصول ہوا تھا :

۱۸۶۸ء سے ۱۸۶۸ء تک کے کاغذات یہی نہیں ملتے ہیں مگر علی الصومر دو لاکھ روپیہ وصول ہوا بتلاتے ہیں مگر ۱۸۶۸ء میں ایک لکھ سے ۱۵۰۰۰ روپے وصول ہوا ہے آٹھ برس تک کچھ اضافہ ہوا مگر پھر چار برس میں کمی ہوئی کہ آخر کار ۱۸۵۹ء میں ایک لکھ ۱۰۰۰۰۰ روپے وصول ہوا ۱۸۶۸ء میں نواب وزیر الدولہ صاحب مرحوم نے دیوان شمس الدین کو سر و سنج میں بھیجا اس نے بندوبست دو اڑدہ سالہ ہر سال ہزاروں ایک لکھ ۱۰۰۰۰۰ روپے سے ایک لکھ ۱۰۰۰۰۰ روپے تک جمع کا کیا کہ ۱۸۶۹ء میں اس بندوبست کی میعاد کے چار برس باقی تھے اور اس سال کی جمع ایک لکھ ۱۰۰۰۰۰ روپے تھی یہ بندوبست سکس وینچ کے روپیہ سے ہوا تھا کہ وہ شاہی روپیہ سے تیرہ آنہ کا ہوتا ہے مگر ۱۸۶۲ء میں پرگنہ کے پٹیلوں سے بدین شرط کہ بقایا سابقہ توارکھ تین لاکھ روپیہ معاف ہو جائیگی جمع پرگنہ سکس وینچ شاہی سے ادا کر نیا اقرار کرایا محمد شاہی روپیہ سکس وینچ سے چار روپیہ فیصد زیادہ ہوتا ہے اس تدریس سے جمع میں ۱۰۰ فیصدی کا اضافہ ہوا :

مگر یہ رقمیں پرگنہ کی دو صدی گزشتہ میں تنزل پانے کی دلیل کافی نہیں ہیں بمقابلہ پیداوار زراعت کے روپیہ کی قدر پر ہی لحاظ ہونا چاہئے کہ اجناس کا نرخ پیشتر سے اب نصف ہو گیا ہے یہی حال

اکٹوبر میں سرکار نے پچیس ہزار ستر روپے یا تھانہ سابقہ کا غلہ فصل تیار ہونے پر
پنہ جتنہ بہ اضافہ پچیس فیصدی لیا جاتا تھا مگر پھر در عرصہ دو سال
معاذ کر دیا اور بجائے اس کے چار آنہ میں جو کل مصارف کیواسطے کافی
ہے وصول کیا ہے

اس بند و بست میں سب سے زیادہ نقص نا سہواری ہے بعض یہاں
مالا مال ہو گئے ہیں اور بعض تباہ ہو گئے ہیں اگر یہ حال مفصل لکھا جا
تو بڑی طوالت ہوگی

اگر یہ رقبہ مزروعہ مندرجہ دفتر قانوگولی صحیح ہوتا تو سختی بند و بست
کا حال بمقابلہ شرح جمع فی ایکڑ اس بند و بست اور بند و بست علاقہ
انگریزی کے مشرح معلوم ہو جاتا ہے

دفتر پرگتہ کے بموجب کل رقبہ میں سے اٹھارہ فیصدی جاگیر و زمین
منقسم ہے اونٹیس فیصدی ۱۵۲۰۰۰ ایکڑ مزروعہ ہے کہ سال
حال کے بند و بست کی شرح سے زمین مزروعہ پر جمع ایکڑ و پیم
فی ایکڑ ہے

اس حالت میں بند و بست ہر سال افزون کا آئندہ کو جاری رہنا
بہت مشتبہ بلکہ ٹابل اعتراض ہے کیونکہ زمینداروں کی استعداد سے
معلوم نہیں ہوتا کہ وہ چار سال آئندہ میں بیس ہزار روپے زیادہ
دے سکیں گے اس واسطے محکمہ کونسل کو صلاح دیکھی کہ باقی ماندہ میعاد بند و
بستی چار سال میں اسی سال کے بموجب جمع لیجاوے اور اسکے علاوہ

۱۰
 ۱۱
 ۱۲
 ۱۳
 ۱۴
 ۱۵
 ۱۶
 ۱۷
 ۱۸
 ۱۹
 ۲۰
 ۲۱
 ۲۲
 ۲۳
 ۲۴
 ۲۵
 ۲۶
 ۲۷
 ۲۸
 ۲۹
 ۳۰
 ۳۱
 ۳۲
 ۳۳
 ۳۴
 ۳۵
 ۳۶
 ۳۷
 ۳۸
 ۳۹
 ۴۰
 ۴۱
 ۴۲
 ۴۳
 ۴۴
 ۴۵
 ۴۶
 ۴۷
 ۴۸
 ۴۹
 ۵۰
 ۵۱
 ۵۲
 ۵۳
 ۵۴
 ۵۵
 ۵۶
 ۵۷
 ۵۸
 ۵۹
 ۶۰
 ۶۱
 ۶۲
 ۶۳
 ۶۴
 ۶۵
 ۶۶
 ۶۷
 ۶۸
 ۶۹
 ۷۰
 ۷۱
 ۷۲
 ۷۳
 ۷۴
 ۷۵
 ۷۶
 ۷۷
 ۷۸
 ۷۹
 ۸۰
 ۸۱
 ۸۲
 ۸۳
 ۸۴
 ۸۵
 ۸۶
 ۸۷
 ۸۸
 ۸۹
 ۹۰
 ۹۱
 ۹۲
 ۹۳
 ۹۴
 ۹۵
 ۹۶
 ۹۷
 ۹۸
 ۹۹
 ۱۰۰

ہوا اور بجائے سا ہو کارون کے مقدمات دیہات سے بندوبست
ہوا کہ اس سے سب خوش ہو گئے :

بنظر خوش انتظامی پرگنہ کے کہ بیس کوس وسیع ہے کل علاقہ کو پانچ
حصوں میں منقسم کر کے ہر ایک میں بہت تحت عامل ضلعدار مقرر کئے اور
عامل ضلعداروں کی کارروائی کیواسطے قواعد جاری ہوئے :

بنظر از دیاد کاشت اراضی اشتہار جاری ہوا کہ جو کوئی چاہ تیار کر او گنا
او سکوپانچ برس پیداوار زراعت آبپاشی کا محصول معاف رہیگا
اور او سکواس میں عادی کے بعد بھی رعایت سے پٹہ ہوگا اور جو بالکل
غیر مزروعہ جنگل کو کاشت کر گیا او اس سے سرکار دس برس تک کچھ
محصول نہ لیگی :

بدریافت اس امر کے کہ زمینداران و تاجران و پیشہ وران سے محصول
معروف کہوٹ لینے سے تجارت میں بہت خلل واقع ہوتا ہے اسواسطے
اوسکی موقوفی کا اشتہار جاری ہوا :

اس رعایت سے تین ہزار سیگہ زمین ۱۸۷۲ء میں جدید مزروعہ ہوئی
پانچ چاہ اور تین تالاب تعمیر ہوئے اور گیارہ جدید دیہات آباد کرنے
کی درخواست گزری اہالیان مال کی ہدایت کیواسطے قواعد جاری ہوئے
تھے اوپر بخوبی عمل ہوا اکثر دیہات میں جمع بمشکل وصول ہوئی بعض
کے زمیندار مفلس ہیں اور بعض کے زمیندار و کاشتکاروں میں
باہم نا اتفاقی ہے :

بسم الله الرحمن الرحيم
الحمد لله الذي جعل القرآن الكريم
موسمًا من موسمي القرآن الكريم

الحمد لله الذي جعل القرآن الكريم
موسمًا من موسمي القرآن الكريم
الحمد لله الذي جعل القرآن الكريم

الحمد لله الذي جعل القرآن الكريم
موسمًا من موسمي القرآن الكريم
الحمد لله الذي جعل القرآن الكريم

الحمد لله الذي جعل القرآن الكريم
موسمًا من موسمي القرآن الكريم
الحمد لله الذي جعل القرآن الكريم

الحمد لله الذي جعل القرآن الكريم
موسمًا من موسمي القرآن الكريم
الحمد لله الذي جعل القرآن الكريم

الحمد لله الذي جعل القرآن الكريم
موسمًا من موسمي القرآن الكريم
الحمد لله الذي جعل القرآن الكريم

ہے مگر زمین کے اختلاف سے اور ایک ثالث زمین مزووعہ بنام چھوٹ
کے معاف ہے :

آبپاشی و بارانی دونوں قسموں کی زمین پر فی ایکڑ کاشتکاروں
سے ناپہ گانو خرچ لیا جاتا ہے :

چھوٹ

پرگنہ چھپرہ میں بٹائی اخیاس نہیں ہوتی ہے شرح لگان آبپاشی
کی زمین پر سات روپیہ سے نو روپیہ تک ہے علاوہ اسکے چار آنہ
فی ایکڑ بنام تہاد گانو خرچ وصول ہو کے سرکار میں جمع ہوتا ہے اور
گانو خرچ کی واسطے ایک آنہ فی روپیہ مزیدے بران لیا جاتا ہے یہ
شرح بلا امتیاز جنس یکسان ہے مگر جب نیشکر کاشت ہوتی ہے تو سرکار
فضلہ نیشکر کو بطور اپنے حق کے لیتی ہے اور اس فضلہ کا اکثر کاشتکار
کو بحساب فی ہیکٹر دو روپیہ ٹیکہ ہو جاتا ہے۔ بارانی زمین پر چھ
روپیہ سے بارہ آنہ تک مختلف شرح حسب حیثیت زمین ہے علاوہ
اسکے خرچہ مثل زمین آبپاشی لیا جاتا ہے :

اس پرگنہ کا رقبہ ۲۱۸۲۰۰ ایکڑ ہے اس میں سے بیس فیصدی
جاگیر ہے اراضی خالصہ میں سے ۷۱۳۰۰ ایکڑ مزووعہ ہے :

سیاحہ ایکڑ

زمین آبپاشی

انیس سو سالہ ایکڑ نیشکر مروجہ ایکڑ جو موٹے ایکڑ

ملحق ریاستوں کے زمینداروں نے آکے جدید دیہات آباد کئے۔
 ساہوکار رتھم کیواسطے کاشتکاروں کو بکفالت سرکار غلہ دیتی تھی
 یہ دستور موقوف ہوا اور ساہوکاروں کو ہدایت ہوئی کہ بطور
 خود دیکرین اوسکے ایصال میں ریاست سے واجب مدد ملیگی نیز
 ایزادی تجارت شرح محصول اجناس میں تخفیف ہوئی اور غیر علما
 کے ساہوکاروں کو یہاں دوکان کھولنے کی ترغیب دی گئی چنانچہ
 بہت دوکانیں جدید جاری ہوئیں اور پارچہ و غیرہ کی تجارت
 بہت جاری ہو گئی باشندگان شہر کو یہ بھی ہدایت ہوئی کہ نواب
 صاحب مخرج کے زمانہ میں بازار شروع ہوا تھا اوسکو جلد تیار
 کراوین اسکا یہ نتیجہ ہوا کہ ۱۷۷۳ء میں غیر علاقہ کے زمیندار ۲۳۹
 ہل لاکے اس علاقہ میں آباد ہوئے تین جدید دیہات آباد ہوئے
 بارہ سو بیگہ بنجر زمین مزروعہ ہو گئی ۱۷۷۴ء چاہات اور ایک تالاب
 تیار ہوئے زمینداروں نے ساہوکاروں کا زر قرضہ ادا کر دیا
 اور جہاں زمیندار کی طرف سے کوتاہی ہوئی سرکار نے ادا کرایا
 مردم شماری و مولشی شماری میں آدمی ^{۲۹۸۸} نوشتی تحقیق ہوئے
 صفائی قصبہ چیمہ کا بند و بست ہوا بازار میں روشنی جاری ہوئی
 اور چیمہ سے ٹونک کی سڑک پر آسائش مسافریں کیواسطے درخت
 لگائے گئے۔
 ۱۷۷۵ء کے بند و بست جاری پنج سالہ میں جمع بہ اضافہ ^{۲۹۸۸} صافہ

جمع مقرر کی زمیندار اس بند و بست کے شاکی ہوئے کہ جبراً قبول کیا
ہے عامل برخواست ہوا اور جدید عامل نے تحقیقات کی اور قرار پایا
کہ یہ بند و بست منسوخ ہو کے اس کا بند و بست جاری رہے :

اس پرگنہ میں ۱۲۴۱ گانہ ۲۵ جاگیر میں ۹۹ خالصہ میں ہیں۔

۳۴۳۰۰ باشندوں کی آبادی ہے زمین سیاہ اور چکنی ہے نگر

رقبہ کثیر پرگنہ پرست پہاڑیان نامکن الزراعة پہیلی ہوئی ہیں
پانی اچھا ہے مگر سطح زمین سے بہت عمق پر ہے :

جب یہ پرگنہ سلطانہ میں نواب میر خان صاحب کو ملا تھا کل جمع
مع جاگیر ۱۰۰۰۰۰ تھی فی ایکڑ لگان حسب تفصیل تھا۔

سیراب اراضی پر آبیون نیشکر و گندم چاول جو وغیرہ

بارانی زمین پر گندم جوار نخود وغیرہ

۱۷۹۱ء میں عامل نے جمع فی سیکہ دو چند کر دی بہت زمیندار
چھوڑ کے چلے گئے اس سبب سے کل جمع ۱۰۰۰۰۰ رہ گئی ۱۸۱۹ء

میں نواب امیر خاں صاحب نے درگاہ اجمیر شریف میں محتاج مسلمانوں
کی ضیافت کی تھی اس کے خرچ کی بابت فی روپیہ دو آنہ جمع پر اضافہ
ہوا محتاجوں کو صرف ایک دفعہ کہا نا کہ لایا تھا مگر محصول ضیافت ہمیشہ
کیواسطے جاری ہو گیا اور شرح محصول اس تفصیل سے ہو گئی :

پیرا وہ کے ذمہ سا ہو کارون کا ایک لکھ سے تھا دو سو تیس سال افیون
بہت کم ہوئی کہ اس سے قرضہ اور بھی زیادہ ہو گیا کل پرگنہ کا قرضہ چھٹا
جمع پرگنہ کی برابر ہے ۶

۱۸۹۹ء میں منجملہ ۹۹ دیہات خالصہ کے ۱۲ کی میعاد ٹھیکہ منقضی ہوئی تھی
باقی ۷۷ کا بند و بست ضرور ہوا عامل نے بہ اضافہ سات ہزار روپیہ زمینداروں
سے درخواست بند و بست لی مگر بند و بست ہفت سالہ گزشتہ منقضی المیاد
میں پیہ زیر باری ہوئی تھی اراضی مزرعہ میں اضافہ ہوا اور غیر مزرعہ
زیادہ ہو گئی اس سے یہ اضافہ واجب متصور نہوا اختلاف اوسکے تخفیف
جمع مناسب نظر آئی مگر نظریہ باری زیادت تخفیف جمع مناسب نہ تھی
اور یہ بھی ظاہر ہے کہ ٹونک و دیگر ریاستوں میں تخفیف جمع نقصان گزشتہ
اور اضافہ جمع حسن کارگزاری سمجھا جاتا ہے اگر اب تخفیف کیجاوے گی
تو نواب صاحب کے یا اختیار ہونے پر عامل کسی نہ کسی حیلہ سے اضافہ کرے
اس واسطے لازم آیا کہ مبالغہ نہر کاری جس قدر ہے اوسے قدر کہاجاوے
مگر دیگر صورتوں مثل رفع نامساویت شرح لگان و معافی جزوی و کلی
بقایا سابقہ و تخفیف خرچ دیہی و کی شرح سود سا ہو کاران و ترقی
آپناشی بذریعہ تقاوی سے رعایت کیجاوے اس طرح ۶۹ دیہہ میں -
ایک لکھ ۷۷۷ جمع مقرر ہوئی صرف نامہ کی تخفیف ہوئی ۲۳
دیہات میں اے ۷۷۷ کی تخفیف ہوئی اور ۶۶ دیہہ میں اے ۷۷۷
کا اضافہ ہوا اور باقی ماندہ ۱۸ دیہات میں ۷۷۷ لاکھ سے بے

راج سے حکم نہیں ہوا ہے چو کی مقرر نہونے دی اور آخر کار ۱۶۵۹ء میں
 جب خواہش ہمارا جہ صاحب موصوف کپتان ہو پ صاحب سلووم اسٹنٹ
 ایجنٹ گورنر جنرل مجدد تحقیقات کیواسطے مقدمہ سپرد ہوا مگر نوالہ صاحب
 ٹونک نے اعتراض کیا کہ جس مقدمہ کی بیشتر تحقیقات و تجویز ہو چکی ہے اسکی
 از سر نو تحقیقات کرنا واجب نہیں ہے ۛ

مدات آمدنی	۶۴ فصلی	۶۵ فصلی	۶۴ فصلی
قرض کشیده ضایع و روز جزا	یک لکبه	یک لکبه	یک لکبه
آبکاری	.	.	سرماله
میزان	عکس لکبه رأی لکبه	عکس لکبه رأی لکبه	عکس لکبه رأی لکبه

مذات معمار	۴۴ الفصلى	۴۵ الفصلى	۴۶ الفصلى
نواب صاحب مخبر و ج	.	للكشف لال الله	لست
نواب صاحب مال	.	صحة	صحة
زیر مافوضه در بیان مخوزه پنجو کلا	.	عنه مال الله	.
کسرات تبادله زر	.	عنه صه	.
منقرقات	.	در صفة مال الله	احسنه اعانه
دریات بیگمات نواب وزیر الدوله صاحب	.	صحة مال الله	.
صاحب اسستش بخت گورنر جنرل و عمل	.	للحق باعنه	عنه مال الله
محکمہ نجات ریاست	.	.	بر صه
شفا خانجات	.	.	البه صمار
مخواه و کلا	.	.	عنه مال الله

مدرسہ

زمانہ انتظام ایجنسی میں ٹونک میں مدرسہ مقرر ہوا ہے اوسین عزلی
فارسی انگریزی و ناگری پڑھائی جاتی ہے سترہ ماہ لغایت ۳۱ - مئی
۱۸۸۱ء میں الہی سماعی نے خرچ ہوا نواب صاحب بذات خود دل لگا کر
رونق دیتے تھے مگر باوصف توجہ نواب صاحب اور کثرت آبادی مسلمانوں
کے ساتھ ۱۸۸۱ء میں مدرسہ میں صرف پانچ چھ اطفال اہل اسلام تھے سب
یہ کہ اکثر مسجدوں میں دس بیس اطفال خانگی طور پر پڑھتے ہیں اور
مولویوں کی رائے میں مذہبی کتابوں کے سوا کسی علم کا پڑھنا
مخلاف شرع و ممنوع ہے انگریزی پڑھنا تو گناہ ہے مگر عزلی و فارسی میں
بھی علوم ریاضی وغیرہ کا پڑھنا معیوب سمجھتے ہیں ٹونک کے وہابیوں میں
اگر یہ حال ہو تو عجب نہیں ہے ۔
بمقابلہ ہنود کے مسلمان بہت چست و چالاک ہوتے ہیں اوس جیتی و تیزی
کے علاوہ جو مذہب اسلام اور شمالی نسل کے خون سے ہوتی ہے شہر ٹونک
میں ایک طرح کی عظمت ہے کہ نہ اوسکی وسعت سے اور نہ رئیس کی دولت
سے منسوب ہو سکتی ہے اور نہ یہ امر کہ وہ شمالی ہندوستان میں مسلمان
حاکم کا دار الحکومت اور وہابیوں کا جائے قرار ہے جمین قافلہ اور اس کے
بانی سید احمد کی اولاد رہتی ہے اس عظمت کا باعث ہو سکتا ہے تاہم
اوسکی عظمت میں کچھ شک نہیں اور یہ دیسی آدمیوں کی کثرت سے صریح

سوکا سچا جمیرین مکان پور ڈنگ ہوس ریاست ٹونک کی تعمیر کیا اسے تھین
 تعدادی سمعہ عالمہ منظور ہو کے اوسین سے للحمہ روپیہ ۱۸۶۹ء
 میں دیا گیا اور تعمیر پور ڈنگ ہوس شروع ہوئی :

شفا خانہ

۱۸۶۲ء میں بمقام ٹونک شفا خانہ مقرر ہوا تھا بسکوسنگ نیٹو ڈاکٹر شتر
 و محنتی و ہوشیار آدمی ہے مر لیضون سے خوش اخلاق و دجونی کے ساتھ
 پیش آتا ہے اور اپنے کام کو توجہ و دلہی سے انجام دیتا ہے ۱۸۶۱ء میں
 اس شفا خانہ کا خرچ بہ تعداد ۵۰۰۰۰ روپے ہوا تھا :

۱۰۰۰

طا کرے اور بجز محاضری دربار اور نوکری خاص اپنی جاگیر کے ہر طرح کے مطالبہ سے معاف رہیں دربار میں مبلغ ۵۰۰ روپیہ سکے جیوٹر کا خرچ دیتے رہیں اور خود اختیاری سے حکومت کریں کہ متضمن ان شرائط کے راج او دے پورے سے سند جدید ملگئی ہے :

پہرہ گنہ پھولہ

برہت سرکار انگریزی

اونڈر ایبل مسٹر کوئٹزش صاحب نے ۱۸۶۹ء میں پیمائش کرائی تب پہرہ گنہ پھولہ کا رقبہ ۱۸۰ فٹ کی جریب سے لگے لگے ۵۰۰۰ مربع مسواوی ۴۰۰ مربع میل تحقیق ہوا تھا اور زمین سے ساڑھے چھ فیصدی مزرعہ اور ساڑھے تریپن قابل زراعت اور ساڑھے تیس غیر ممکن الزراعت اور ساڑھے نو انعام و معافی وغیرہ میں تھا مگر نقشہ راجپوتانہ کے حساب سے یہ رقبہ صرف چار سو مربع میل رہتا ہوا ہے :

زمین اگرچہ کشادہ و ہموار و بے درخت ہے مگر چکنی سیاہ مٹی اور بالوریت کی آمیزش کے سبب سے بہت زرخیز ہے بجز شمال کے جہاں کھاری اور مانسی ندیاں ہیں کل علاقہ میں پانی بہت عمیق پر ہے اس واسطے زراعت زیادہ تر تالابوں کی آبپاشی پر منحصر ہے کہ ۱۸۶۲ء تالاب اور ۱۸۶۳ء چاہات ہیں موٹھ باجرہ وغیرہ پیداوار خریف

نقشہ خانہ شماری و مردم شماری

پرگنہ بچولیہ		قصبہ بچولیہ		نام سال
انسان	گھر	دوکان	انسان	
۸۹۲۷	۲۹۷۸۹	۳۰	۲۵۹۳	۱۳۰۵۰
۷۳۵۵	۳۵۷۷۱	۲۵۰	۲۳۲۹	۱۰۹۲۷

اس آبادی میں سے ۱۲ فیصدی برہمن ۱۴ فیصدی بھال ۳۷ فیصدی دیگر ہندو اور ۳۳ فیصدی مسلمان ہیں مسلمانوں میں زیادہ ترقی یافتہ خانی ہیں کہ راجپوتوں سے مسلمان ہوئے ہیں اور شیخاواٹی سے آئے ہیں

پرگنہ بچولیہ

تحت راج میواڑ

اس پرگنہ میں ۷۴ دیہات حسب تفصیل ذیل ہیں اور انکی جمعیت لگ بھگ ۷۴۰۰ ہے

خالصہ	جاگیر ورثہ داران	ہین ارتھ	اہلکاران و ملازمان
۷۴۰۰	۷۴۰۰	۷۴۰۰	۷۴۰۰

۷۴ کی خانہ شماری میں گھر ۳۱۵۵ - انسان ۱۷۳۹۹ - دراف

ہوئے تھے مگر قحط اور وبا سے ۷۴۰۵ - انسان ۱۵۵۵۰

رہ گئے ہیں

کل آمدنی بہ تعداد لکھ روپیہ سکے چیتوڑی لکھ روپیہ سکے انگریزی کے

چلتے ہیں گیارہ سسٹہ دارا ضرب شاہپورہ میں تیار ہوتا ہے اور ریاست
کاسکدہ ہے اوسکی اوسط قیمت انگریزی روپیہ سے ۱۰ روپے مگر اوسکا چلن
صرف شاہپورہ اور دو تین دیہات پر گنہ پھولہ میں ہے اور چیتوڑی
شہر چیتوڑ واقع میواڑ میں تیار ہوتا ہے اور علاقہ شاہپورہ کی کل خرید و
فروخت مال انگریزی ودیسی و ہندویات وغیرہ میں چلتا ہے ۛ

اس علاقہ میں بڑی سڑکیں یہ ہیں -

اول بہیلواڑہ سے شاہپورہ ہو کے کیکڑی کو ۛ

دوم شاہپورہ سے جہازپور کو ۛ

سوم ڈہانی میل ٹرک نصیر آباد و سٹو کا اس ریاست میں واقع ہے

کہ یہ قدر شتر محریہ سے اور کسی قدر جاگیر داروں اور رانیوں کے متناء

دست اندازی جاگیرات سے انتظام عدالت اچھا نہیں ہے پر گنہ پھولہ

میں قلعہ داروں کو اپنے تخت کے دیہات میں اختیارات فوجداری و دیو

حاصل ہیں کہ مقدمات فیصل کرتے ہیں اور جنکو زیادہ سنگین سمجھتے ہیں

صدر کو بھیجتے ہیں اونکو کا مدار فیصل کرتا ہے پر گنہ کچولہ کا انتظام ایک

حاکم متعینہ دربار کرتا ہے اوسکا اپیل شاہپورہ میں ہوتا ہے ۛ

میں حسب ہدایت نواب لفٹنٹ گورنر بہادر ممالک مغربی و شمالی فوجداری

و دیوانی کی عدالتیں مقرر ہوئی تھیں اور عدالتوں میں اہلکاران سکنا

علاقہ انگریزی کا عملہ رکھا ہوا مگر ان میں کچھ کام ہوا کا مدار بدستور

خود کرتا رہا ۛ

۱
 ۲
 ۳
 ۴
 ۵
 ۶
 ۷
 ۸
 ۹
 ۱۰
 ۱۱
 ۱۲
 ۱۳
 ۱۴
 ۱۵
 ۱۶
 ۱۷
 ۱۸
 ۱۹
 ۲۰
 ۲۱
 ۲۲
 ۲۳
 ۲۴
 ۲۵
 ۲۶
 ۲۷
 ۲۸
 ۲۹
 ۳۰
 ۳۱
 ۳۲
 ۳۳
 ۳۴
 ۳۵
 ۳۶
 ۳۷
 ۳۸
 ۳۹
 ۴۰
 ۴۱
 ۴۲
 ۴۳
 ۴۴
 ۴۵
 ۴۶
 ۴۷
 ۴۸
 ۴۹
 ۵۰
 ۵۱
 ۵۲
 ۵۳
 ۵۴
 ۵۵
 ۵۶
 ۵۷
 ۵۸
 ۵۹
 ۶۰
 ۶۱
 ۶۲
 ۶۳
 ۶۴
 ۶۵
 ۶۶
 ۶۷
 ۶۸
 ۶۹
 ۷۰
 ۷۱
 ۷۲
 ۷۳
 ۷۴
 ۷۵
 ۷۶
 ۷۷
 ۷۸
 ۷۹
 ۸۰
 ۸۱
 ۸۲
 ۸۳
 ۸۴
 ۸۵
 ۸۶
 ۸۷
 ۸۸
 ۸۹
 ۹۰
 ۹۱
 ۹۲
 ۹۳
 ۹۴
 ۹۵
 ۹۶
 ۹۷
 ۹۸
 ۹۹
 ۱۰۰

سند نشینی راجہ ناہر سنگ صاحب صادر و جاری ہوا اسکے نابالغ و
 ناتجربہ کار ہونے سے لازم آیا کہ جب تک راجہ صاحب سن تیز کو پہنچیں
 انتظام ریاست میں کسکوا و نکا مددگار مقرر کیا جاوے اور ہونے اپنے
 مانا ٹھاکر میگھ سنگ کوٹری والہ علاقہ کشنگڈہ کو پسند کیا اور سرداران ریاست
 نے بھی اوسکو منظور کیا جس زمانہ میں سند نشینی کی بابت بحث تھی
 اس شخص نے اپنے نواسہ کی طرف سے پیروی کی تھی اس واسطے وہ بلحاظ
 تجربہ کاری و رشتہ داری اس کام کی واسطے مناسب متصور ہوا علاوہ
 اسکے وہ مہاراجہ صاحب کشنگڈہ کی نابالغی میں اوس ریاست کے
 انتظام میں شریک رہا تھا کچھ عرصہ تک کام جاری رہا مگر جنوری ۱۸۷۱ء
 میں صاحب پولیٹکل ایجنٹ نے جا کر دیکھا تو بہت اتری تھی خرچ بکثرت
 ہو گیا جن سرداروں نے میگھ سنگ کے تقرر کی درخواست کی تھی ہی
 اوسکی برخاستگی چاہنے لگے اوسکے سبب سے کشنگڈہ کے لوگ ریاست میں
 بہت آگے اس سے اُسکی بہت بدنامی ہوئی تحقیقات سے ثابت ہوا کہ وہ
 انصاف کار ریاست کی واسطے بالکل نالایق ہے اور اسوجہ سے کہ ریاست
 میں کوئی شخص انتظام ریاست کے لائق نہ تھا ایجنسی سے گورنمنٹ کو درخواست
 ہوئی کہ عرصہ تین سال کی واسطے کوئی ہندوستانی لائق و خزانہ شخص
 انتظام ریاست و تعلیم نو جوان رئیس پر منجانب سرکار مقرر کیا جاوے
 اور تا وقت صدور حکم ٹھاکر بدستور ذمہ و راجہ کار رہا اس درخواست
 کے بموجب مئی سال گرام ملازم دیرینہ و تجربہ کار مختاری ریاست پر مقرر

خرچ ہوا :

۱۷۹۲ء میں منشی سالگرام کی خوش انتظامی سے ریاست میں بہت رونق و آسودگی ہوئی اہلکاران ریاست نے ابتداء میں خلاف ورزی و خلل اندازی کی تھی سو رفع ہو گئی اور اس کے انتظام کے فواید سب کو ظاہر ہو گئے راج دہراج صاحب نے تحصیل علم میں ترقی کی اور علاقہ کبیراڑ کا دورہ کیا اور اس کے صاحبزادہ ولید ریاست پیدا ہوا :

۱۷۹۳ء میں راجہ صاحب چارہ میسے تک اودھے پور میں مہارانا صاحب کی خدمت میں حاضر رہے اس سے ان کی نوشتہ خواندین ہرج ہوا تاہم انہوں نے ہندی پڑھنے لکھنے میں استعداد پیدا کی اور اردو پڑھنا بھی شروع کیا ہوش زیادہ ہوا اور ریاست کے کام میں دل لگانے لگے منشی سالگرام نے ان کو کام سے واقف کرنے میں کوشش کی اختتام سال پر راجہ صاحب کی شادی مقصود نہ کرین ہوئی اوس میں روپیہ کا جہیز آیا اور خرچ شادی میں نو ہزار روپیہ کی منظوری ہوئی :

منشی سالگرام کے تقرر کی وقت سے شہر شاہ پورہ میں بہت ترقی ہوئی ٹرکوں کی تعمیر و مرمت ہوئی شہر کا دروازہ صاف و کشادہ ہوا اور صفائی کا بھی انتظام ہوا کہ اس سے سالگرام کا انتظام تحسین و آفرین کے لائق ہے ۔

مہارانا صاحب والی میواڑ کا انتقال ہو جانے سے لاج دہراج صاحب کو نومبر ۱۷۹۳ء میں اودھے پور جانا پڑا اور مارچ ۱۷۹۴ء میں بمقام دہلی نواب و سیراے صاحب کی خدمت میں حاضر ہوئے دہلی سے جاترا کی واسطے

اوسکا کچھ نام نہ رکھا گیا منشی سا لگرا م منتظم ریاست سال بہر بیمار کے
مرگیا اوسکی بیماری و انتقال سے ریاست کو بہت نقصان پہونچا مگر
کار و بار ریاست یہ اسلونی جاری رہے ۛ

۱۸۷۷ء میں راج دہراج صاحب بہت شوق سے تحصیل علم سنسکرت
کرتے رہے اور انگریزی بھی شروع کی استعداد و لیاقت بہت پیدا کی
کچھ ہی میں ہر روزہ چند گھنٹوں کی واسطے جا کے اور مقدمات میں
نذات خاص احکام نافذ کر کے نظم و نسق ریاست میں بہت دل
لگاتے ہیں مزاج سے بہت خلیق و پامروٹ ہیں اور اپنی ریاست
و رعایا کی بہبود میں بہت کوشش کرتے ہیں ۛ

اپریل ۱۸۷۸ء میں بمقام مانڈل گڑھ واقع میواڑ کہ شاہپورہ
سے تچیس میل ہے سخت حادثہ وقوع میں آیا میجر بوڈن صاحب
افسر رجمنٹ ۶۸ پیاوگان جناب ملکہ عالیہ کو کہ مع دو دیگر صاحبان
شکار کی واسطے گئے تھے شیر نے مجروح شدید کیا دیولی کو کہ قریب ترین
چھاوئی تھی خبر پہنچی وہاں سے ڈاکٹر فیرس صاحب متعلق ۹ رجمنٹ
سواران بنگالہ فوراً منگالہ کی واسطے آئے اور انکے بعد ڈاکٹر واکوٹ
صاحب ۶۸ رجمنٹ بھی آ کے شریک علاج ہوئے بنظر حفظ جان یا تو کا
قطع کرنا لازم آیا مگر اس عمل کے بعد ضعف سے اونکا انتقال ہو گیا
اس موقع پر راجہ صاحب شاہپورہ نے بہت درد مندی و مستعدی
سے مدد دی بغور استعمال اس خبر کے ڈاکٹر کو مع ادویات و دیگر

۱۰۰۰۰۰	۱۰۰۰۰۰	۱۰۰۰۰۰	۱۰۰۰۰۰
۱۰۰۰۰۰	۱۰۰۰۰۰	۱۰۰۰۰۰	۱۰۰۰۰۰
۱۰۰۰۰۰	۱۰۰۰۰۰	۱۰۰۰۰۰	۱۰۰۰۰۰
۱۰۰۰۰۰	۱۰۰۰۰۰	۱۰۰۰۰۰	۱۰۰۰۰۰
۱۰۰۰۰۰	۱۰۰۰۰۰	۱۰۰۰۰۰	۱۰۰۰۰۰
۱۰۰۰۰۰	۱۰۰۰۰۰	۱۰۰۰۰۰	۱۰۰۰۰۰

توضیح

۱- این کتاب در بیان فضائل و مناقب ائمه اطهار علیهم السلام و در بیان حقایق و اسرار دینی است
 ۲- این کتاب در بیان فضائل و مناقب ائمه اطهار علیهم السلام و در بیان حقایق و اسرار دینی است
 ۳- این کتاب در بیان فضائل و مناقب ائمه اطهار علیهم السلام و در بیان حقایق و اسرار دینی است
 ۴- این کتاب در بیان فضائل و مناقب ائمه اطهار علیهم السلام و در بیان حقایق و اسرار دینی است
 ۵- این کتاب در بیان فضائل و مناقب ائمه اطهار علیهم السلام و در بیان حقایق و اسرار دینی است
 ۶- این کتاب در بیان فضائل و مناقب ائمه اطهار علیهم السلام و در بیان حقایق و اسرار دینی است
 ۷- این کتاب در بیان فضائل و مناقب ائمه اطهار علیهم السلام و در بیان حقایق و اسرار دینی است
 ۸- این کتاب در بیان فضائل و مناقب ائمه اطهار علیهم السلام و در بیان حقایق و اسرار دینی است
 ۹- این کتاب در بیان فضائل و مناقب ائمه اطهار علیهم السلام و در بیان حقایق و اسرار دینی است
 ۱۰- این کتاب در بیان فضائل و مناقب ائمه اطهار علیهم السلام و در بیان حقایق و اسرار دینی است

بجز مخفی باقیات پر گنہ چھوڑ کی مالکنداری کل وصول ہو گئی اور انتظام تقریباً
 پلواریان جو پندرہ تین سال ہوا تھا بخوبی اجرا پا گیا ہے
 ہر لکھ میں سے ۵۰۰ زر قرضہ میں سے تین سال میں ہر لکھ سے ۱۰۰ سالانہ ادا ہو
 ہو کے لئے باقی رہا اس میں سے ۵۰۰ عطف حسب اقساط سالانہ ادا ہو
 والا تھا صرف ایک رقم سے ۵۰۰ سارے کی بسبب نا اتفاقی یا بھی قرضہ مان
 مشترک صورت ادا ہوئی تین قرضہ ہوں کے قرضہ کا اونگی غیر حاضری کے
 سبب سے کچھ تصفیہ ہوا تھا اونکو مہلت دی گئی کہ اوسکے اندر حاضر ہونے کے
 حساب طے کریں :

۱۸۶۹ء میں راجہ صاحب کے اگرہ جانے سے ضرورتاً خرچ زیادہ ہوا تاہم
 باوصف اداے مبلغ سے ۵۰۰ لاکھ قرضہ کی آمدنی سے کم رہا۔ اختیار کیا
 کے ساتھ راجہ صاحب کو ۵۰۰ لاکھ نقد موجودہ خزانہ مفوض ہوا اور یہ
 تجویز ہوئی کہ اس میں سے جزو اعظم کے نوٹ سرکاری لئے جاوین قرضہ میں
 صرف چار رقمیں غیر قرضہ ہوں کی باقی رہیں مگر وہ زر نقد موجودہ سے
 ہر حال میں کم ہیں کہ اس صورت میں راجہ صاحب کو ریاست بالکل سبکدوشی
 کی حالت میں سپرد ہوئی ہے ۱۸۷۴ء میں ۵۰۰ لاکھ قرضہ میں ادا
 ہوا اور قرضہ منفصلہ بہ تعداد سے ۵۰۰ لاکھ باقی رہا اسکے علاوہ چھ
 رقمیں غیر منفصلہ منحصر بحساب رہیں مہارانا صاحب اودے پور کی دو مرتبہ
 تشریف آوری سے لے کر ۱۸۷۴ء کا خرچ زیادہ ہوا :

مد آمدنی	۱۸ ۴۵۶۴	۱۸ ۴۶۶۵	۱۸ ۴۷۶۶
بقایا موجوده خزان	لحمه ۱۸۴۵۶۴	لحمه ۱۸۴۶۶۵	لحمه ۱۸۴۷۶۶
خفت و بار دلی	.	سینه ۱۸۴۶۶۵	.
میزان	مکیده ۱۸۴۵۶۴	مکیده ۱۸۴۶۶۵	مکیده ۱۸۴۷۶۶

تفصیل مصارف شاپور

مد مصارف	۱۸ ۴۵۶۴	۱۸ ۴۶۶۵	۱۸ ۴۷۶۶
خراج	ص ۱۸۴۵۶۴	ص ۱۸۴۶۶۵	ص ۱۸۴۷۶۶
عمه ابلکاران	لحمه ۱۸۴۵۶۴	لحمه ۱۸۴۶۶۵	لحمه ۱۸۴۷۶۶
فوج و پولیس	ص ۱۸۴۵۶۴	ص ۱۸۴۶۶۵	ص ۱۸۴۷۶۶
خرچ رئیس ریاست	ص ۱۸۴۵۶۴	ص ۱۸۴۶۶۵	ص ۱۸۴۷۶۶
اصطبل و قیل خان	ص ۱۸۴۵۶۴	ص ۱۸۴۶۶۵	ص ۱۸۴۷۶۶
تعمیر تالاب و مکانات	ص ۱۸۴۵۶۴	ص ۱۸۴۶۶۵	ص ۱۸۴۷۶۶
خیرات	لحمه ۱۸۴۵۶۴	لحمه ۱۸۴۶۶۵	لحمه ۱۸۴۷۶۶

قحط ۱۸۶۰ء

قحط سے شاہپورہ میں دیگر ریاستوں کی نسبت زیادہ نقصان ہوا اٹھارہ
 مہینے کے عرصہ میں صرف پہولپہ کے پرگنہ سے ۱۱۰۱۵ آدمی کہ کل آبادی
 کی چارم سے زیادہ ہتی کم ہو گئی انہیں سے چھٹا آدمی نقل وطن کر گیا ہے
 اور سختی امراض بخار و بانی و اسہال کا نتیجہ ظاہر ہے کہ صرف چار ماہ
 ۱۸۶۰ء میں ۵۲۳۳ کس ان امراض سے مرے پروسیسی لوگ جو اس ریاست
 میں مرے ان کی تعداد صحیح معلوم نہیں مگر بہت تھی منجملہ ۹۹۳۷ بولشیان
 موجودہ جولائی ۱۸۶۰ء صرف ۲۴۰۲ باقی رہے ۱۳۱۲ ملک سے نکل گئے
 اور ۵۲۴۰۲ مر گئے اگر فی راس اوسط درجہ دس روپیہ قیمت سمجھی جاوے
 تو کل بقدر ۵۲۴۰۲ روپیہ کا نقصان ہوا ہے ۷

عدالت فوجداری و جیل خانہ

اگرچہ ۱۸۶۲ء میں محکمہ عدالت مقرر ہوئے اس کے اختیارات فوجداری و
 دیوانی محدود ہوئے اور جیل خانہ تعمیر ہوئے اوسمیں قیدیوں کو بحفاظت
 و آسائش رکھنے کی تجویز ہوئی اور تحقیقات مقدمات حسب ضابطہ ہوئے
 مثلیں مرتب ہوتی ہیں مگر علی العموم اس راج میں انتظام فوجداری
 اچھا نہیں ہے مثل دیگر ریاستوں ججر مون کو سزا سے جرمانہ زیادہ ہوتی
 ہے اور قید کم مارچ ۱۸۶۲ء میں بمقام بڑا پہولپہ غارتگری مال قیمتی

گورنمنٹ جنرل نے ایک شریف ہندوستانی سید جعفر حسین کو فیصلہ تصدیق
کیواسطے متعین کیا اور اس نے اوسے سال میں چند مقدمات کا فیصلہ
کر دیا ۔

مدرسہ

مئی ۱۸۶۲ء میں مدرسہ مقرر ہوا ۱۸۶۳ء و ۱۸۶۴ء میں ترقی و زافروں
۱۸۶۴ و ۱۸۶۵ء کی رپورٹ میں لکھا ہے کہ مدرسہ میں ۱۹۸ طالب علم ہیں ناگری
و حساب سکھائے جاتے ہیں انگریزی پڑھنے کی لوگوں کو خواہش ہے
اوسکے واسطے انگریزی مدرس مقرر کرنے کی تجویز درپیش ہے راجہ صاحب
نے چند طلباء مدرسہ کو اوتنے عہدوں پر مقرر کر کے تحصیل علم میں بہت
ترغیب دی ہے اور یہ جدید اہلکار یعنی طلباء مدرسہ قدیم اہلکاروں
کی کارگزاری میں حرف گیری و نکتہ چینی کرتے ہیں اس سے راجہ صاحب
بہت خوش و محظوظ ہوتے ہیں کچھ لوگ ہیں ایک مدرسہ مقرر ہوا ہے ۔
جنوری ۱۸۶۵ء میں باہتمام ایک عمر رسیدہ زنانه مدرسہ مقرر ہوا
اور ہندوستانی اچھیر سے بشاہرہ پندرہ روپیہ ماہوار نوکر ہو کے آئی اول
سال میں بارہ لڑکیاں تین راجپوتنی اور نو بنیانی داخل مدرسہ ہوئیں
اور دوسرے سال میں بیس ہو گئیں ۱۸۶۵ء میں صاحب پولیٹیکل
ایجنٹ نے امتحان لیا تو معلوم ہوا کہ لڑکوں کو تعلیم بہت اچھی طرح ہوتی
ہے اور طالب علم بکثرت پڑھتے ہیں ۔

آٹھواں باب

ہیکانیر

ریاست ہیکانیر کی شمالی حد پر جھٹیانہ کانگریزی ضلع مشرقی پرہریانہ اور شخاواٹی اور جنوب مشرقی پریشخاواٹی جنوبی پرہراج مارواڑ اور مغربی پر جیسلمیر اور پہاڑوں پور کی ریاستیں ہیں یہ ریاست خطوط عرض بلد شمالی ۲۷ درجہ ۲۲ دقیقہ اور ۲۹ درجہ ۵۵ دقیقہ اور طول بلد مشرقی ۷۲ درجہ ۲۲ دقیقہ اور ۷۵ درجہ ۲۲ دقیقہ کے واقع ہے — مشرق و مغرب میں دو سو میل طول اور شمال و جنوب میں ۱۶۰ میل عرض سے اس کا رقبہ ۱۷۶۷۷ مربع میل ہے ۵۳۹۰۰۰ باشندوں کی اور تخمیناً چھ لاکھ روپیہ کی سالانہ آمدنی ہے اگر وسعت ملک پر خیال کیا جاوے تو مارواڑ سے دوم درجہ پر سب ریاستوں سے اول ہی ہے

کرنل ٹوڈ صاحب نے لکھا ہے کہ یورپ کے باشندوں کو اس ملک کا حال بہت کم معلوم ہے ان کے خیال میں ہے کہ یہ سرزمین بالکل جنگل ہے اس سبب سے اوسمیں کوئی شے تفتیش و تحقیقات کے لائق نہیں ہے مگر اوسکے زمانہ قدیم کی کیفیت جو روایتوں سے دریافت ہوتی ہے زمانہ حال سے بالکل مختلف تھی تین صدی گزشتہ میں جب راجپوتوں نے جاٹوں کو بیدخل کر کے اپنا قبضہ کیا ہے اس ملک میں متواتر ابتری

یہہ حال صرف بیکانیر کا نہیں ہے جیسلمیر و دیگر ریاستہائے واقع مشرق
 بیکانیر میں ہی ویسی ہی بد نظمی ہے جیسلمیر کے مالدوت اور چپور کے
 لاڈخانی ہی ویسے ہی سرکش و غارتگر ہیں جیسے بیکانیر کے بدآوت ہیں
 اور مغربی سرحد پر صحرائی و کہوسہ و راجر مثل عرب کے بدوؤں کے بد معاشر
 و بے ایمان ہیں :

اگرچہ جنگل کی حدود میں مارواڑ و جیسلمیر کے ممالک بھی داخل ہیں مگر
 اوسکا جزو اعظم کہ تھلی و باگر کے ناموں سے مشہور ہے بیکانیر کی کل ریاست
 اور شیخاواٹی کے حصہ واقع شمال اراولی پر مشتمل ہے مسٹر انفسٹن
 صاحب کی رائے میں جنگل قصہ کانوڈ واقع سرحد ممالک سرکار انگریزی
 و مقبوضہ حال مہاراجہ صاحب پٹیالہ سے شروع ہوا ہے۔ صاحب موصوف
 نے لکھا ہے کہ دہلی سے کانوڈ تک سو میل کے عرصہ میں ہی زمین اگرچہ
 مزرعہ مگر ریت کی ہے لیکن جب ہم کانوڈ کے قریب پہنچے تب اوس
 جنگل کی علامتیں جسکے ہم کمال شوق سے متلاشی تھے ظاہر ہوئیں جب
 قصبہ مذکور میں پہلے رہ گیارہ ریت کی پہاڑیاں اول چھاڑیوں سے ملو
 اور بعد ازاں بالکل بے برگ مثل موج بحر کی ایک پر دوسری
 اور مثل متحرک برف کے سطح زمین پر نمایان نظر آئیں، ان ٹیلوں کے
 درمیان میں جانوروں کی آمد رفت سے راستہ بن رہا تھا مگر راستہ
 سے علیحدہ اتنا ریت تھا کہ گھوڑہ کا قدم گھٹنے تک غرق ہو جاتا تھا یہ ابتدا
 کا حال ہے اور راستہ سنگھانہ و جھونچھون چورو کو جانے والے تھے

[illegible]

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰

کوئی اپنی پسندیدہ غذا راٹری تیار کرتا ہے کوئی پانی کے قلیل ذخیرہ کی
 جان کی طرح حفاظت کر کے تشنگی رفع کرتا ہے اس ریاست کے عرض کا خط
 کہ طول میں ایک سو اسی میل ہے پوکل سے راجگڑھ کے درمیان واقع
 ہے اور طول شمال و جنوب میں بہتیز سے مہاجن تک ایک سو ساٹھ میل
 ہے سابقاً دو ہزار سات سو و پچاس تھے کہ اوچین سے نصف ویران ہو
 ہیں اس وحشت انگیز سرزمین کی تعداد آبادی کا بغیر کسی حسابی ذریعہ کے
 اندازہ کرنا مشکل ہے قطعہ ملک جو جیت پورہ سے شمال و مشرق میں واقع
 ہے مطلق ویران ہے اور جیت پورہ سے بہتیز تک بھی نہایت قلیل آباد
 ہے اور بیکانیر سے سرحد جیسلمیر تک بھی یہی حال ہے البتہ اندرونی حصہ
 میں کسی قدر آبادی ہے اور وہ مارواڑ کے شمالی حصوں کے برابر ہے
 بارہ قصبہ جات کی آبادی سے جو واقع کارون کی زبانی دریافت
 ہوئی ہے تعداد کلی باشندگان کا اندازہ قریباً بھت کیا جاتا ہے :-

تخمینہ آبادی راج بیکانیر ۵۳۹۲۵۰

۳۹۵۰۰۰ دیہات		۱۲۲۲۵۰ قصبہ جات			
فی دیہہ ایک ہزار	فی دیہہ ۵۰۰	ریہی	بہادران	نوہر	بیکانیر
۱۰۰	۵۰	۴۵۰۰	۱۲۵۰۰	۱۲۵۰۰	۹۰۰۰
۴۵۰۰۰	۹۰۰۰۰	جیت پورہ	مہاجن	چورہ	راجگڑھ
۱۵۰	۵۰	۵۰۰۰	۲۰۰۰	۱۵۰۰۰	۱۵۰۰۰
۱۲۰۰۰۰	۱۰۰۰۰۰	سینتھل	دیسکھ	رتن گڑھ	میداسر
		۱۵۰	۵۰۰۰	۵۰۰۰	۲۵۰۰

اولاد میں ہیں گاؤں کی خرید و فروخت کو معیوب نہیں سمجھتے :

چارن اس ملک کی متبرک قوم ہے راجپوت بہاٹوں کی بہا و رانہ
شاخوانی کی برہمنوں کی شاستر دانی سے زیادہ قدر کرتے ہیں اس سبب
راٹھوروں کے نزدیک چارن واجب التعظیم ہیں اور انکی جاگیر میں
ایک ایک قدم کبت کے جلدو میں گانو دارا ضی معین ہیں :

مالی وٹائی ہر ایک راجپوت کے گھر میں ضرور ہوتے ہیں کوئی گانو
اون سے خالی نہیں ہے اور اکثر وے کہا نا پکانیکا کام کرتے ہیں :

چورہ اور تہاوری غارتگر اقوام ہیں چورہ لکھی جنگل کے
رہنے والے ہیں اور تہاوری جنہیں تہوری بھی کہتے ہیں میواڑ سے
آئے ہیں اکثر سردار قزاقی اور لڑائی کی واسطے ان لوگوں کو نوکر رکھتے ہیں
چنانچہ بیاد ران کے سردار نے کل راجپوتوں کو موقوف کر کے صرف چورہ
اور تہاوریوں کو نوکر رکھ لیا ہے چورہ وفاداری میں بہت مشہور ہیں
اور حفاظت سرحد درباری پر ہمیشہ اونکی نوکری ہوتی ہے اور انکی

محجیب معاش اونکی قدامت وطن داری کی ثبوت ہے کہ ہر ایک مردہ ادا
کی تجہیز و تکفین پر اوںکو چار پیسہ ملتے ہیں۔ تھوڑے لوگ جہوت اور خلف الشیطا
کہلاتے ہیں اور مثل باورہ اور کھنگاروں و دیگر پیشہ ورسار قون
کے کل راجپوتانہ میں پھیلے ہوئے ہیں اونکا فخر ہے کہ دشمن کو مار کے
اوسکا سر یا دستار اوتار لائیں داؤد پوترہ و بیجنوت و نوک و نوکو
واؤدر کے تھلون میں زیادہ ترہیں اونکے پاس اونٹ بہت ہیں کہ

ہوا طما زمان شاہی نے اوسکی یہ خونخوار حرکت دیکھ کے لڑائی سے کنارہ
 کیا اور بہاگ گئے داؤد خان نے کچھی یعنی میدان دریا سے سندھ میں قیام
 کر کے بہ تدریج تہل تک اپنی عملداری قائم کی اوسکے بعد مبارک خان ہوا
 اور مبارک خان کا بیٹا بہاول خان تھا اور بعد ازاں صادق محمد خان
 خلف بہاول خان حاکم ہوا مبارک خان نے حبشیہ کے ضلع کہا وال سے
 بہاٹیوں کو بیدخل کیا تھا اور زاول دیو راج کے آبادکے ہوئے شہر
 دیر اول میں بود و باش اختیار کی اوس زمانہ میں بہاٹیوں کی ایک
 شاخ کہ حبشیہ سے پرور عرصہ دراز علیحدہ ہو گئی تھی آباد تھی اوسکا سردار
 ہی اول کہلاتا تھا جب داؤد پوترون نے اونکو خارج کیا تو پانچ روپے
 یومیہ معاش مقرر کر کے گریاکہ علاقہ بیکانیر میں رہنے لگے بہاول خان
 نے داؤد پوترون کی دارالحکومت کو ایک قدیم شہر واقع جنوبی کنارہ
 دریائے گاڑھا کو منتقل کر کے اپنے نام سے بہاولپور موسوم کیا
 کے قریب فوج قندھار نے پہر حملہ کیا اور بعد محاصرہ کے دیر اول سے
 بہاول خان کو نکال دیا کہ اوس نے بمقام بیکم پور بہاٹیوں کے پاس
 پناہ لی انجام میں مصالحت ہو کے اوس نے ایک مرتبہ پہرا بدالی بادشاہ
 کی اطاعت اختیار کی اور اپنے بیٹے مبارک خان کو بطور اول کے بھیج کر
 زرمطالبا داکیا اور فوج شاہی کو برخواست کرایا مبارک خان تین ہزار
 تک کابل میں رہا آخر کار رہا ہو کے بہاول پور کا خان مقرر ہوا مگر
 جب ملک پر قبضہ کرنے کی واسطے آیا باپ نے گرفتار کر کے کچھر کے قلعہ میں

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰

کوئی گانہ نہ تھا صادق محمد مثل اپنے باپ کے جسکو بچے سنگہ والی مارواڑ
 بہائی کہتا تھا نیکنام نہوا دادو دیو ترون میں باہم بہت نفاق ہے اور
 بہا پٹی جسے وے غارتگری نکرانے کے عوض خراج لیتے رہے ہیں اونے
 بہت متغیر ہیں مدت ہوئی کہ قندہار کا خوف بہا وں پور سے جاتا رہا
 اور وہاں کے رئیس کا سندہ برتر کے امیرون سے اتفاق تھا مگر خبیث
 والی لاہور سے کہ وہاں پر دعویٰ حکمرانی کرتا تھا اسکو خوف تھا
 اس قوم کے لوگ ریاست بیکانیر میں بہت ہیں اس سبب سے اونکی
 مختصر کیفیت اور تاریخ اس مقام پر لکھی گئی ہے :

راجپوت شجاعت و جنگ آوری میں بیکانیر کے راٹھور وں
 کی شہرت مثل کل دیگر اقسام راجپوتوں کے غیر تبدیل رہی ہے اور جس
 حالت میں اونکے برادران سکنا مارواڑ و امیر و میواڑ ساہا سالنگ
 مرہٹوں اور پٹھانوں کی حملہ آوری سے مصیبت اوٹھاتے رہے ہیں بیکانیر
 کے راٹھور بعد نسافت اور مشکلات ملک کے ذریعہ سے ان آفتوں سے
 محفوظ رہے مگر البتہ اونکو خود اپنے آقا کی ظلم و تعدی سے اوسے قدر
 تکلیف اوٹھانی پڑی جنگل کے راٹھور وں میں بمقابلہ دیگر راجپوتوں
 کے تعصب بہت کم ہے کہانا کہاتے وقت یہ نہیں پوچھتے کہ کس نے پکایا
 ہے کسی کے برتن میں پانی یا شراب پینے سے کچھ عذر نہیں ہے اگر اونکو
 قواء سکھائی جاوے تو دنیا کے بہترین سپاہیوں میں سے ہو جاوے
 لیکن وے بہادر و جفاکش وقائع ہیں مگر اس ملک میں آنکے بعد اونکو

و انچه از دست من افتاد است که در این کتاب مذکور است

[illegible]

بسم الله الرحمن الرحيم
الحمد لله الذي هدانا لهذا
ما كنا لنهتدي لولا أن هدانا الله

سر سبز ثانات نہیں جم سکتے ہیں تاہم کل جنگل کو ایسا ویران نہیں کر سکتے ہیں جہاں کسی قسم کی روئیدگی قیام و بالیدگی نہ پاسکے جس ملک کو خداوند تعالیٰ نے ایسا خشک اور ویران بنایا ہے اوس نے ہی بالوضہ ان خرابیوں کے ایسی عہدگی و فضیلت بھی دی ہیں کہ اعلیٰ درجہ کی زمین میں نہیں ہیں مثلاً جنگل کا باجرہ ایسا عہدہ ہوتا ہے کہ ویسا مالوم کی زرخیز زمین پر نہیں ہوتا اور یہاں کے باشندوں کو جب وے نیواڑ و آمیر کے نہایت عمدہ کہانوں میں شریک ہوتے ہیں نہ اونکی ذاتی غویوں سے بلکہ اپنے وطن کی یادگار سے باجرہ کے ہاٹوی یعنی ہاٹویوں کی ہوس باقی رہتی ہے اور اس کثرت سے پیدا ہوتا ہے کہ اچھی فصل میں دو برس کے خرچ کے لایق پس انداز ہو جاتا ہے اس نہ راعت کیواسطے زیادہ پانی کی ضرورت نہیں ہوتی مگر البتہ تھوڑا سا بروقت ہونا ضرور ہے ۛ

باجرہ کے سوائے موٹھے اور تل ہوتے ہیں موٹھے انسان اور حیوان دونوں کے کام آتا ہے اور تلوں کا تیل تزکار یاں پکانے اور جلانے میں خرچ ہوتا ہے گھیون جو اور چنا بھی متفرق قطعات میں ہوتے ہیں مگر یہ بیکانیر کی عام پیداوار نہیں ہیں ۛ

جو زمین گھیون کے لایق ہے اوسپر روئی بھی ہوتی ہے ستمبر اور دسمبر میں پہل آتا ہے روئی جمع کرنے کے بعد شاخیں قلم کر دیتے ہیں جڑیں رہ جاتی ہیں ہر سال درخت مستحکم تر ہو کے اخیر میں اتنا بڑا ہوتا

26

کہوٹے اور سوار و ونون کی تشنگی رفع کرنے کی واسطے کافی ہوتا ہے تر بوز
 کے سوائے اس نسل کے کل سیوہ جات بڑے خر بوزہ سے لیکے سپرہ اور
 چھوٹی گوار تک چند اقسام کے ہوتے ہیں اور یہ بھی سنا ہے کہ موسم
 سرما میں جب اونکی چندان ضرورت نہیں ہوتی زمین میں دفن
 کر دیتے ہیں اور گرما میں بطور غذا اور دافع تشنگی کے اونکو استعمال
 میں لاتے ہیں واقعی اس ملک کا تر بوز نہایت شیرین اور لذیذ اور
 بہت بڑا ہوتا ہے ۔

اس خشک سرزمین میں جہاں خلائیق کی نسبت بالکل بارش پر موقوف
 ہے اور ہر سا توین سال قحط کے خالی رہتے ہیں کسی شے کو جو انسان
 کی حاجت روائی کے کام میں آسکے رایگان نہیں کہوتے ہیں ۔
 تر بوزون کے بیج اور پھوٹ اور بڑا اور ہر ارہ اور سیون کو
 جمع کر کے غریب لوگ باجرہ کے آٹے کے ساتھ روٹوں میں کھاتے ہیں
 اور جنگلی پیر اور کہیر اور کہریل کے پہلون کو فراہم کرتے ہیں اور
 کہچڑہ کی پہلیان کہ قابض و خشک ہیں خشک کر کے پس لیجاتی ہیں
 الغرض جو چیز کھانے میں آسکے ضایع نہونے پاتی ہے ۔

کوئی درخت مخصوص الملک و موافق آب و ہوا نہیں ہے البتہ
 دارالحکومت میں آنب اور املی کے درخت لگائے گئے ہیں مگر کثرت
 سے صرف ببول و سرسبز پیلو و جہال کی جاڑیاں ہیں البتہ سیدہ و سہم
 کو درخت کہتے ہیں کہ وہ اکثر بیس فیٹ بلند ہوتا ہے اور عمارت کے

[illegible]

جنہیں سخت مٹی کے بست و غریض قطعات معروف و بی احترام برسات کا پانی
 جمع ہونے سے بنے ہوئے ہیں انہیں قطعات میں سچی کی جھاڑی پیدا
 ہوتی ہے بہتیاں کہو د کے اونین جھاڑیوں کو ہر دیتے ہیں اور ان میں
 آگ لگا دیتے ہیں جلنے کے بعد تین روز تک ٹھنڈا ہونے دیتے ہیں سچی
 نیچے جھجاتی ہے اور سکون کا لکڑ صاف کر لیتے ہیں راجپوت اور مسلمان اس
 کام میں مصروف رہتے ہیں اور فی روپیہ ایک پیسہ محصول سرکار
 میں دیتے ہیں مار وار کے چارن وغیرہ ہر کے سنڈیوں میں لہجائے
 ہیں اور وہاں سے کل ہندوستان میں پہل جاتی ہے سندھ میں
 اس نمک کی بہت خرید ہے اور بہتر و ٹاٹ و کچھ کو پیرکار وان جاتے
 ہیں۔ ثقیل چیزوں کو پکانے کے وقت قدرے سچی جلد لگا دیتی ہے
 اور ناقص نمک کو میں ملانے سے اس میں تلخی زیادہ ہو جاتی ہے
 آگ کا درخت جسے ہندوستان میں ہمار کہتے ہیں جنگل میں بہت بلند
 اور قوی ہوتا ہے اس کے ریشوں سے مضبوط رستیاں بنائی جاتی
 ہیں کہ پایداری میں مومج سے بہتر ہوتی ہیں اور بیدا و لون کی نہیں
 پر سن بھی ہوتا ہے :

آلات کشا و رزمی سادہ آور زمین کے موافق ہوتے ہیں ہل میں ایک
 چانور خواہ پیل ہو یا اونٹ تنہا جوتا جاتا ہے جوڑی کا ہل صرف سخت
 زمین پر مستعمل ہوتا ہے کہ ایسے مقامات کم ہیں تخمینہ ۱۰ متفرق والوں
 سے زور و زور ہوتی ہے کہ ہر دانہ میں پندرہ بیس گرے پہونٹے ہیں

۱- چنانچه در این کتاب مذکور است که هر کس که در این کتاب
 ۲- این کتاب را بخواند و در این کتاب را بخواند و در این کتاب
 ۳- این کتاب را بخواند و در این کتاب را بخواند و در این کتاب
 ۴- این کتاب را بخواند و در این کتاب را بخواند و در این کتاب
 ۵- این کتاب را بخواند و در این کتاب را بخواند و در این کتاب
 ۶- این کتاب را بخواند و در این کتاب را بخواند و در این کتاب
 ۷- این کتاب را بخواند و در این کتاب را بخواند و در این کتاب
 ۸- این کتاب را بخواند و در این کتاب را بخواند و در این کتاب
 ۹- این کتاب را بخواند و در این کتاب را بخواند و در این کتاب
 ۱۰- این کتاب را بخواند و در این کتاب را بخواند و در این کتاب

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰

مگر جنوبی جیلون کے تک سے دونوں کا نمک کمتر درجہ کا ہوتا ہے۔
 بہت ملک اگرچہ اس ملک میں کسی طرح کی خوبصورتی نہیں ہے
 مگر اکثر باشندے وطنی محبت کی وجہ سے باجرہ کی راہ پر ہی کوشاں
 ملکوں کی نعمتوں سے بہتر سمجھتے ہیں اور ان کے نزدیک زمین کے جیسے بھالہ
 کے سرسبز و شاداب پہاڑ سے فائق ہیں اور انکی بہت چھاڑیوں
 کے مقابلہ میں اوسکی سردرختی و بدو مندی اسچ ہے جن آنکھوں
 کو خشک زمین دیکھنے کی عادت ہے سبزہ سے متنفر ہوتی ہیں اور
 جن ملکوں میں طوفان بادی یعنی آندہ بیان نہیں آتیں یا جن میں ٹیڈل
 کے دل کہ وہ بھی طوفان سے کم نہیں ہیں زمین کو سایہ نہیں
 ڈھک لیتے ہیں اور انکی رائے میں بد نما ہیں کہیں کہیں جہر بہت تیز کی
 پہاڑیاں زمین سے نکلی ہوئی ہیں باشندگان سرحد ناگور جب
 اونکو اپنے ٹیڈوں سے بلند تر پہاڑ دیکھنے کا شوق ہوتا ہے کہ وہ
 اربابی کا کنارہ دیکھ کر خوش ہو جاتے ہیں۔

پیداوار معدنی اس ملک میں معدنی پیداوار کم ہیں اکثر
 مقامات خصوصاً حصیرہ واقع تیرہ کوس شمال مشرق دارالریاست
 میں عمدہ عمارتی پتھر کی کان ہے کہ اوس سے دو ہزار روپیہ سالانہ
 کی آمدنی ہے اور بیرم سر و پیدا سر میں تانبے کی کانیں ہیں بیرم سر
 کی کان سے خرچ کی برابر آمدنی نہیں ہوتی اور پیدا سر میں تیز
 برس تک کام چلنے سے تانبہ نکالنا بند ہو گیا۔

[illegible]

گھوٹنوں کو باندھ کے اس کے جسم کا سورجہ بناتے ہیں اور اسکی پشت پر رکھ کر بند و قین چلاتے ہیں جنگلی میں کوئی جھاڑی ایسی نہیں ہے جو اونٹ کے چارہ میں مستقل نہ ہو سکے۔ سیریکانیر کا اونٹ بیش قیمتی ہوتا ہے اور سطح قیمت سورجہ پیہ ہے اور عمدہ ترین ہزار روپیہ تک کا ہوتا ہے۔

خرگد یا جسکو گورخر بھی کہتے ہیں جنگل کا رہنے والا ہے مگر اسکی کثرت ریاء جنوبی ملک میں دھات کے قریب ہے اور بارہ میرے بانگا سر و بولیاں تک بھی بہت ہوتا ہے۔

عمدہ اقسام کے ہرن اور نیل گاؤ بھی جنگل کے اکثر اضلاع میں بہت ملتے ہیں اور اگرچہ سیران کے راجپوت اسکو کم مارتے ہیں کہ کھانے سے پرہیز ہے مگر جنگل میں گوشت و پوست و وزن کے استعمال سے یہ جانور بہت کارآمد ہے اور دیگر جنگلی حیوانات شیر و لومڑی و خرگوش ہوتے ہیں خصوص لومڑی بہت خوبصورت ہوتی ہے خانگی حیوانات میں گھوڑہ و بیل و گاسے و بھیر و بکری و گدھوں کی کچھ کمی نہیں ہے گدھوں سے بل چلتے ہیں اور جنگل کے گاؤ و مادہ گاؤ مشہور ہیں۔

بھیر و بکریوں کے ریوڑ جنکو یہاں چانگ کہتے ہیں جنگل میں بہت بڑے ہیں کہتے ہیں کہ بکری کا تک سے نصف جیت تک پانی پینے کے بغیر زندہ رہ سکتی ہے ظاہر یہ بات غیر ممکن معلوم ہوتی ہے مگر اس میں شک نہیں کہ جب گھاس بھادرا ہوتی ہے چھ ہفتہ تک پانی سٹلوق نہیں پیتی ہیں

VH O

کی ملاقات ہونے پر ہماروہ کا حال پوچھنا بمنزلہ مزاج پر سی کے سمجھا جاتا ہے وہ اکثر اعضا میں ہوتا ہے اور اس شدت سے درد پیدا کرتا ہے کہ انسان متحمل نہ ہو سکے اور اسکے سبب کی نسبت کریتیا یا پانی میں مادہ حیوانی طے سے ہوتا ہے یا اصل مواد میں خفیف اجزاء غلیظ جذب ہونے سے باشندگان ملک کی زانے متفق نہیں ہے مگر اس کا مقام جلد کے اندر اس سے ملحق ہوتا ہے ابتداء میں ایک دنیل نمودار ہوتا ہے اور پھر بتدریج ورم زیادہ کر کے کل جسم میں سوزش پیدا کرتا ہے اس وقت کمرہ حرکت کرنے لگتا ہے اور اوسمیں اس قدر جان معلوم ہوتی ہے کہ گویا نکلنے کیواسطے جہد کرتا ہے اوسکی حرکت متواتر ہوتی ہے اور شب و روز بد نصیب مریض کو کاٹتا ہے اور روز بروز بڑ بڑکڑیادہ پہلٹتا ہے اوسوقت اوسپر عمل جراحی ہوتا ہے جراح اوسکے سر کو پکڑتا ہے اور سونئی یا شنگ کے گرد لپیٹتا ہے اور چند روز تک مریض کو اذیت پہونچانے کے بغیر نکالتا رہتا ہے اگر کوئی خواب تب میں غافل ہو کے حرکت پہونشی سے ٹوڑ ڈالے تو اس سے دہ چند سوزش اور ورم پیدا ہوتے ہیں اور اگر احتیاط اور ہنرمندی سے کیڑا سالم نکل آوے تو مریض تندرست ہو جاتا ہے

غرض اس مرض سے زیادہ ہر اذیت کوئی نہیں ہو سکتا ہے ۴

ہندوستان کے دیگر امراض میں سے یہاں سیٹلا اور تیجاری بھی بہت ہوتے ہیں سیٹلا میں تو صرف سیٹلا دیہی کی پرستش کرتے ہیں اور تیجاری میں انار کی چھال کا جو شاندرہ زیادہ مستعمل ہوتا ہے اور

ولنگی و میوہ جات پانی سے اجناس ممالک قریب البحر مثل مصالح جات وین
و عریقات و نار جبل و دندان فیل و غیرہ آتے ہیں اس مال میں کس قدر
خاص اسی ملک میں خرچ ہوتا تھا اور زیادہ تر دیگر ممالک کو گذر کے
اوسکے محصول سے بڑی آمدنی ہوتی تھی :

اَوْن جنگل کی بہتر کی اَوْن اس ملک کی صنعت و تجارت کی مقدم
جنس ہے مرد و عورت کی پوشش کا کپڑہ اوس سے تیار ہوتا ہے اور
امیر و غریب سب پہنتے ہیں اور ہر قسم کی تین روپیہ کی موٹی لوئی سے
لیکے تیس روپیہ کے تہان تک بنائی جاتی ہیں یہ تہان لوئی اور ڈو
کے وسط میں ہوتی ہیں اور اَوْن پر سرخ یا اودا حاشیہ ہوتا ہے اور
اسی قسم کے عورتوں کے دوپٹے ہوتے ہیں اوس سے پڑیاں بھی بنائی
جاتی ہیں اور ایسی باریک ہوتی ہیں کہ با و صف چالیس سے اکٹھ فیٹ
طول میں ہونے کے سر پر گران نہیں معلوم ہوتی ہیں بہتر و بکری و
کایون کا گہی بھی تجارت کی جنس ہے :

آہن بیکانیر کے لوگ لوہے کا کام بھی بہت کرتے ہیں اور تلوار و
بندوق و پیش قبض و بہالہ و غیرہ بنانے کے کار خاںجات دارالریاست
اور کل بڑے قصبوں میں ہیں قبضہ شمشیر کہ کوفت طلائی و نقرئی اور
سادہ دونوں طرح کا تیار ہوتا ہے ہندوستان کے ممالک مختلف میں
جا کے بہت قدر پاتا ہے :

یہاں باہمی دانت کے کار گیر نہیں بہت ہیں مگر صرف مستورات کی چوڑیاں

مین جیب بند و لیست ہوا تو پیدا و تون اور کاندھ لو تون نے جنگلی فتوحات
 ممالک مفتوحہ ہیکا سے زیادہ تہین اور سکا اپنے ملک مین قابض ہونا گوارا
 نکلیا صرف کسی قدر زر نقد دینا منظور کر کے اوسکی سرپرستی کو قبول کیا
 دیہات خالصہ زیادہ تر راجگڑھ و ریہی و فوہر و گاربا و رتن گڑھ
 و رائیہا و رچور و کے پرگنات مین ہیں اور انتظام ملک کیواسے ریاست
 حسب نقشہ ذیل منقسم ہے :

نقشہ گیارہ تحصیلات و تیرہ چیرہ چارج بہیکانیر

نام تحصیل	خارج کرک	معافی	میزان	دیہات عطیہ		خالصہ میزان	نام
انوپ گڑھ	۹	۴	۱۵	۲۲	۳۷	۳۷	مندرگڑھ
سردار گڑھ	۰	۴	۴	۲۱	۲۵	۲۵	سارگڑھ
صورت گڑھ	۰	۲	۲	۲۴	۲۶	۲۶	سورگڑھ
بنو مان گڑھ	۰	۱۹	۱۹	۹۱	۱۱۰	۱۱۰	سنومانگڑھ
تیبی	۰	۰	۰	۴۲	۴۲	۴۲	تیبی
چیرہ سیاہ کوٹ	۱۵	۱۰	۹۵	۰	۹۵	۹۵	سپاٹ کوٹ
چیرہ جہان	۴۸	۱	۴۹	۰	۴۹	۴۹	مدا جن
چیرہ شیخ سر	۵۵	۳۹	۹۴	۰	۹۴	۹۴	شیرت سر

خالصہ شمار

تاریخ	نام تحصیل	دریافت عطیه			خالص میزان	
		نزد کدرا	سغاف	میزان		
	چیره کداری	۲۲	۲۱	۴۵	۴۵	۲۵
	چیره حضوریا	۶۲	۱	۶۳		۶۳
	چیره کران	۴۵	۳	۴۸		۴۸
	رتن کده مشهور		۱	۱		۱
	پوگل	۰	۴۴	۴۴		۴۴
	سیران	۱۰۶	۴۶	۱۵۲	۴۶	۱۵۲

نقشہ سرداران اراج بیکانیر مرتبہ کرنل ٹوڈر صاحب

کیفیت	جمعیت		آمدنی	جاسکوت	شاخ	نام سردار
	سوار	پیادہ				
پہچاگیر ستائیس لاکھ نوی ہونیکے عوض راجہ نو نکر کے وار شہر ملی تھی واسین ایک سو چالیس گن فوہین	۱۰۰	۵۰۰۰	لکھ	مہاجن	بنیکہ	پیری سال
بیکانیر کے سردار و فیس اراج	۲۰۰	۵۰۰۰	لکھ	بوکر کو	پنیروت	دہی سنگ
	۲۰	۲۰۰	لکھ	جسانہ	بیکہ	ازب سنگ
	۲۵	۲۰۰	لکھ	بائی	"	پچم سنگ
	۳۰۰	۲۰۰۰	لکھ	ساوہ	پنی رتو	چین سنگ
	۳۰۰	۲۰۰۰	لکھ	راوت سر	راوت	ہمت سنگ
اسخا نڈان کے ۱۲ اکو ٹہے پین	۲۰۰۰	۱۰۰۰	لکھ	بیدا اسر راؤدہ	بیداوت	امید سنگ سیت سنگ
				جہنسر		بہادر سنگ
	۵۰۰	۲۰۰۰	لکھ	تیانڈی	لناوت	سور جل
				کاتر		گمان سنگ
				کچور		اتی سنگ
	۱۲۵	۵۰۰	لکھ	ینباج	"	شیر سنگ

ن

کو

۶

۲

کیفیت	جمیت		آمدنی	جاکمیت	شاخ	نام سرداران
	سوار	پیاده				
	۴۷	۴۰	ال	گر یاله	بها بی	ظالم سنگ
	۲	۳۰	لا	سر چیره	"	سردار سنگ
	۲	۳۲	سوار	رندی	"	کیت سنگ
۲۶ گان و عطیه جو و پور گیاه برسک شامل اس یا ستمین	۵۰۰	۱۵۰۰	له	نو کبه	کرمست	چند سنگ
	۲۵	۲۰۰	صح	با ویه	رو پاوت	ستی دان
	۹	۱۷۰۰	الصا	جنگلو	بها بی	بهوم سنگ
	۱۵۰	۵۰۰	صح	چانسر	"	کیتسی
	۱۵۰	۲۰۰۰	له	سر وده	مدیل	ایسری سنگ
	۱۷	۴۰	الصا	کو و سو	بها بی	پدم سنگ
	۲	۴۰	الصا	نینه	"	کلان سنگ
	۵۷۰۲	۴۷۰۶۲	له	میزان	"	"

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱	۳۲	۳۳	۳۴	۳۵	۳۶	۳۷	۳۸	۳۹	۴۰	۴۱	۴۲	۴۳	۴۴	۴۵	۴۶	۴۷	۴۸	۴۹	۵۰	۵۱	۵۲	۵۳	۵۴	۵۵	۵۶	۵۷	۵۸	۵۹	۶۰	۶۱	۶۲	۶۳	۶۴	۶۵	۶۶	۶۷	۶۸	۶۹	۷۰	۷۱	۷۲	۷۳	۷۴	۷۵	۷۶	۷۷	۷۸	۷۹	۸۰	۸۱	۸۲	۸۳	۸۴	۸۵	۸۶	۸۷	۸۸	۸۹	۹۰	۹۱	۹۲	۹۳	۹۴	۹۵	۹۶	۹۷	۹۸	۹۹	۱۰۰
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱	۳۲	۳۳	۳۴	۳۵	۳۶	۳۷	۳۸	۳۹	۴۰	۴۱	۴۲	۴۳	۴۴	۴۵	۴۶	۴۷	۴۸	۴۹	۵۰	۵۱	۵۲	۵۳	۵۴	۵۵	۵۶	۵۷	۵۸	۵۹	۶۰	۶۱	۶۲	۶۳	۶۴	۶۵	۶۶	۶۷	۶۸	۶۹	۷۰	۷۱	۷۲	۷۳	۷۴	۷۵	۷۶	۷۷	۷۸	۷۹	۸۰	۸۱	۸۲	۸۳	۸۴	۸۵	۸۶	۸۷	۸۸	۸۹	۹۰	۹۱	۹۲	۹۳	۹۴	۹۵	۹۶	۹۷	۹۸	۹۹	۱۰۰

نمبر	نام شاخ	نام جایگ	نام سردار	دیباچہ جایگ			کیفیت
				خز گند	سغانی	میزان	
۱۳	سرگوت	رئیس	کاپہنگ	۰	۱	۱	جمعہ اعلا خراج محتاج
۱۵	کشن گوت	سانکھو	کبنگارنگ	۲۱	۰	۲۱	سمہ
۱۶	"	نیمہ	شیو ناٹہ	۱۱	۰	۱۱	سمہ
۱۷	بیسر جوت	راج پورہ	بجھ سنگ	۱۹	۰	۱۹	سمہ
۱۸	پرتھی جوت	دوریوم ہری	سنگ	۱۷	۰	۱۷	صمہ
۱۹	امہوت	ہر دیس	جہا سنگ	۸	۰	۸	الٹا
۲۰	باگہاوت	میکہا	کپت سنگ	۴	۰	۴	الٹا
۲۱	نارنوت	منگروتر	پرتانگ	۰	۳	۳	۰
۲۲	"	تہانڈی	ڈوگرنگ	۱	۰	۱	لما
۲۳-۲۴	نارنوت	مینڈر	شیو ناٹہ	۲	۰	۲	صالحہ
۲۵	"	کاٹر	راوت سنگ	۱	۰	۱	صالحہ
۲۶	گہر سگرت	گہری	راوت سنگ	۴	۰	۴	الٹا
۲۷	"	گربیسر	گربا سنگ	۳	۰	۳	الٹا
۲۸	کانڈراوت						
۲۹	راولوت	راوت	سردار سنگ	۴۱	۰	۴۱	صمہ
۳۰	"	بیسر	پرتانگ	۱	۰	۱	لما
۳۱	"	سولین	جیت سنگ	۵	۰	۵	الٹا

نمبر	نام شاخ	نام جاگیر	نام دروازا	لغات و دیهات			زر خراج	کیفیت
				خارج	کدام	معاقل	میزان	
۴۶	بجیوت	چار و ستر گیان سنگ	۸	۰	۸	۰	۸	الک
۴۷	"	ملیسیر نخت سنگ	۱۰	۰	۱۰	۰	۱۰	اصه
۴۸	"	کانو ته سوتی سنگ	۰	۰	۰	۰	۰	شامل ملیسیر
۴۹	"	بدابر رو سنگ	۰	۰	۰	۰	۰	شامل ملیسیر
۵۰	"	گنیشل نختا و سنگ	۱	۰	۱	۰	۱	انگله
۵۱	"	نوسریه پن جی	۰	۰	۰	۰	۰	توسیم جدید داخل جارا و
۵۲	"	جوگلیه کشیو سنگ	۱	۰	۱	۰	۱	ماله صه
۵۳	منور واک	ساز و ده پیر سنگ	۶	۰	۶	۰	۶	بمک
۵۴	"	پدیاره کیسری سنگ	۳	۰	۳	۰	۳	انگله
۵۵	"	پشیر سوتی سنگ	۰	۱	۱	۰	۱	انگله
۵۶	"	ککو سنگ	۱	۰	۱	۰	۱	غار
۵۷	مدره اوت	سویا سر یا گیه سنگ	۶	۰	۶	۰	۶	انگله
۵۸	پرتی باجو	مارا سر سوتی سنگ	۱۲	۰	۱۲	۰	۱۲	سنگ
۵۹	کرسیوت	نوکبه سانوت سنگ	۰	۱	۱	۰	۱	انگله
۶۰	"	زایسر سادو سنگ	۲	۰	۲	۰	۲	الک
۶۱	مندلاوت	سار و نر نامر سنگ	۶	۰	۶	۰	۶	انگله
۶۲	روپاوت	پیدا و ده بیم جی	۱	۰	۱	۰	۱	انگله

[illegible]

نمبر	نام شاخ	نام جگہ	نام سردار	مقدار و قیمت			نرخ خرما	کیفیت
				میزان	مقدار	قیمت		
۷۸	گرفت	جیل سر ہنوت سنگ	۶	۰	۶	۶	عاصہ	
۷۹	درخت اجوت	یشہنوک مکندنگ	۳	۰	۳	۳	لاٹھ	
۸۰	جیت سنگ	ماڈر نجیت سنگ	۰	۱	۱	۱	۰	
		راو بریل						
		علاقہ جیل						
۸۱	کشاوت	کھربورہ تخت سنگ	۶	۰	۶	۶	الٹ	
۸۲	"	رانیر پتراب سنگ	۷	۰	۷	۷	الٹ	
۸۳	کچھوایہ	بگڑانہ گنناہ سنگ	۰	۵	۵	۵	۰	
		خلف						
		کیری سنگ						
		جھلا دوا						
۸۴	"	گجرب دیر میہا سنگ	۰	۱	۱	۱	۰	
۸۵	کچھوایہ راجا	بالیری زور اور سنگ	۰	۱	۱	۱	۰	

اس زور اور سنگ خلف
کلاب سنگ کی مہاراجہ
سردار سنگ کی رانی
معروف بڑی راجا
جی تھی اور حکم سنگ
حقیقی زور اور سنگ

نمبر	نام شاخ	نام گیاه	نام سرشاخ	تعداد و قیمت		کیفیت
				خرید	معافی میزان	
۹۲	شیخاوت	سالی	سازو سنگ	۱	۱	
	سادو چیکا					
۹۳	شیخاوت	اوسر	متهو سنگ	۱	۱	
	راو چیکا					
۹۴	"	مالا سر	فتح سنگ	۱	۱	
۹۵	گرد چیکا	آسل	شگل سنگ	۱	۰	ماده
۹۶	"	پونل سر	کبیت سنگ	۱	۰	ماده
۹۷	پوار	جیت سی	سور چل	۳	۲	اعا ماده
۹۸	"	راناسر	گلاب سنگ			
۹۹	"	راجا سر	دول سنگ	۵	۲	لامر
۱۰۰	"	سون	برده سنگ	۲	۰	اعا ماده
		پال سر				
۱۰۱	"	نار سر	اجیت سنگ	۱	۰	مال
۱۰۲	تنور	کلبا سر	کرنی سنگ	۲	۲	
۱۰۳	"	جینو	کلیان سنگ	۱	۱	
		شاسر				
۱۰۴	سیسودیه	گودو	سالی سنگ	۱	۰	اعا

[illegible]

علاقہ راج کی کئی تقسیم سے ظاہر ہے کہ بمجلد ۱۸۱۴ دیہات کے صرف ۲۶۸ مجموعی
 ایک لکھہ سے سما کے خالصہ میں ۱ اور باقی ماندہ ۱۸۷۶ مجموعی لکھہ محض
 بالخصوص عطیات میں ہیں کہ اوچین سے ریاست کو صرف ۱ لکھہ سے
 عام حاصل ہوتا ہے خالصہ میں یہ کمی دیوان و دیگر اہلکاران
 راج کے اقتدار و سازش سے ہوئی ہے کہ لوگوں کو خوش کرنے کی واسطے
 دیہات و لوادے ہیں کہ اسکی چند نظیریں مہاراجہ سردار سنگ صاحب کے
 عہد کی ہیں :

جو بیج سنگ جیسلمیر والہ کو رجن گڑھ چرنگہ ڈونڈ لودوالہ کا ٹولائی رانی جیسلمیر جی کو ملا
 عہد عہد عہد

بیج ہات رانی پوگلیانی جی کو ملا رجن پورہ ہٹا کر گولہ کو انور پورہ شعلی مندر ہٹا کر سنگ
 عہد عہد عہد

سونڈ سر رانی الوریاتی جی کو ملا صورت دیس برتی والہ صاحبہ سردار پورہ و ہا ہائی کو ملا
 عہد عہد عہد

راج پیکانیر میں وسایل آمدنی حسب تحریر کرنل ٹوڈ صاحب چہہ ہیں۔
 خالصہ یعنی مالگزاری اراضی۔ محصول دیوان۔ انگاہ۔ محصول
 سایر و راہداری۔ پشایتی یعنی محصول قلبہ۔ ملبہ۔ چٹانچہ ہر ایک کا
 حال لکھا جاتا ہے :

خالصہ سابقاً اس ذریعہ سے دولاکھ کی آمدنی تھی مگر راجہ کے روز
 افزون توہم اور فضول خرچی سے دو ثلث دیہات مالگزاری منتقل ہو گئی

۱
 ۲
 ۳
 ۴
 ۵
 ۶
 ۷
 ۸
 ۹
 ۱۰
 ۱۱
 ۱۲
 ۱۳
 ۱۴
 ۱۵
 ۱۶
 ۱۷
 ۱۸
 ۱۹
 ۲۰
 ۲۱
 ۲۲
 ۲۳
 ۲۴
 ۲۵
 ۲۶
 ۲۷
 ۲۸
 ۲۹
 ۳۰
 ۳۱
 ۳۲
 ۳۳
 ۳۴
 ۳۵
 ۳۶
 ۳۷
 ۳۸
 ۳۹
 ۴۰
 ۴۱
 ۴۲
 ۴۳
 ۴۴
 ۴۵
 ۴۶
 ۴۷
 ۴۸
 ۴۹
 ۵۰
 ۵۱
 ۵۲
 ۵۳
 ۵۴
 ۵۵
 ۵۶
 ۵۷
 ۵۸
 ۵۹
 ۶۰
 ۶۱
 ۶۲
 ۶۳
 ۶۴
 ۶۵
 ۶۶
 ۶۷
 ۶۸
 ۶۹
 ۷۰
 ۷۱
 ۷۲
 ۷۳
 ۷۴
 ۷۵
 ۷۶
 ۷۷
 ۷۸
 ۷۹
 ۸۰
 ۸۱
 ۸۲
 ۸۳
 ۸۴
 ۸۵
 ۸۶
 ۸۷
 ۸۸
 ۸۹
 ۹۰
 ۹۱
 ۹۲
 ۹۳
 ۹۴
 ۹۵
 ۹۶
 ۹۷
 ۹۸
 ۹۹
 ۱۰۰

کہا جاوے تو زمینا ہے ہر ایک جوان مزد سے چار آنہ لے جاتے ہیں اور
 گاسیل و پیش پر بھی انشرف المخلوقات کے برابر ہے دس بہیریا
 نکر یاں چار انگ کے برابر قابل محصول ایک روپیہ تصور تہین مگر راجہ
 گچ سنگہ نے اوسکو دو چند کر دیا اس ملک میں جسکی رعایا بجائے زرع
 پیشہ کے چوپان پیشہ زیادہ ہے محصول انگ زیادہ تحقیق مستقل ہے
 اور اوسکے ایصال میں بڑی خیرداری کیجاتی ہے اور باوجودیکہ
 وقت اجرا سے اوسمیں بہت کمی و بیشی ہوتی ہے اوس سے دو لاکھ
 روپیہ سالانہ وصول ہوتا ہے :

سنا کہ اس محصول میں کمی و بیشی ہوتی رہتی ہے اور صورت سنگہ
 کے عہد سے بہت کم ہو گیا ہے سابقاً صرف دارالحکومت کا محصول اس
 زمانہ کی کل ریاست کی آمدنی محصول سائر سے زیادہ تھی کہ ایک دفعہ
 دو لاکھ ہو گیا تھا اور اب ایک لاکھ سے کم ہے اس میں سے نصف قصبہ
 راجگڑھ میں کہ راج بیکانیر کی بڑی منڈی ہے وصول ہوتا ہے دیکھو
 کے خون سے پنجاب کی آمد رفت بند ہو گئی ہے اور بد نظمی ریاست
 کے سبب سے اس ریاست کے اندر آنا چھوڑ دیا ہے ملتان بہاولپور
 اور شکارپور کے کاروانوں نے کہ بیکانیر میں ہو کے گزرتے تھے اس
 راستہ کو چھوڑ دیا ہے صرف تحقیق محصول فروختگی یا بہرتی غلہ کا بھی
 کہ فیصدی اس چار روپیہ کے حساب سے لیا جاتا ہے اور اوسط قیمت
 فروخت پر قریب دو فیصدی پڑتا ہے :

[illegible][illegible][illegible][illegible]

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰

بسم الله الرحمن الرحيم
الحمد لله الذي هدانا لهذا هذا كنا لنهتدي لولا أن هدانا الله

لیا جاتا ہے بجز پچاس دیہات واقع اسیا گئی اور ستر دیہات بتی والوں
 کے کہ بشرط حفاظت سرحد معاف ہیں یہ محصول کل علاقہ میں ہر ایک شخص
 سے لیا جاتا ہے مگر زبردست جاگیردار اکثر اس کے اداسے انکار کر دیتے
 ہیں اور اسکی آمدنی ایک لاکھ سے کم ہوتی ہے ان مخصوص وسائل
 کے سوا اسے حاکم فرمانروا سے وقت کی سیری حرص و طمع کیواسطے اضافہ
 آمدنی کی دیگر تدبیریں بھی ہیں کہ اس طرح صورت سنگ اپنی جمع معینہ کو
 دو چند کرنے میں مشہور ہوا ہے :

ڈنڈ و خوشحالی دو الفاظ اگرچہ اصل میں مخالف المعنی مگر اس راج میں
 ہم معنی ہیں لفظ ڈنڈ سے مراد ہے کہ یہ زبردستی لیا جاوے اور خوشحالی
 وہ ہے کہ کوئی رضا و رغبت سے دے مگر اس ملک کی رعایا ہمیشہ دست
 رہتی ہے کہ خدا کرے فرمانروا سے ملک کے گہر میں کبھی کوئی شادی کی تقریب
 نہ ہو ہمیشہ ماتم کر رہے اور اسکو کبھی فتح نصیب نہ ہو ہمیشہ شکست کھانا
 رہے :

لفظ ڈنڈ ہنود کے دھرم شاستر میں بہت مستقل ہے چند ہراٹھ نے سدھ
 راج والی انہلو اڑھ کی تاریخ میں لکھا ہے کہ اس نے سات ڈال مثل
 ڈنڈ ڈھولی و ڈاکن کو اپنے علاقہ سے خارج کیا تھا مگر افسوس ہے کہ اب
 راجپوتانہ کی حکومت کیواسطے کوئی سدھ راج نہیں ہے بجائے سات
 کے اگرچہ وہ ڈال ذریعہ استحصال زر ہوتے تو صورت سنگ اپنے مفاسد
 جاٹوں پر ظلم کرنے کیواسطے سبکدہ لیتا اور برعکس اسکے جاٹ اگر ممکن

کتابخانه عمومی مسجد جامع اصفهان

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

[illegible]

گروہ کا دارالریاست تھا اور یہ جاٹ ایسے زبردست تھے کہ زمانہ عربی
سلطنت میں بادشاہوں کا مقابلہ کیا اور جب اون پر آفت آئی تو گری
کی کہتے ہیں کہ اوسکا نام بہاٹیوں سے جو اسپین سکین گزین ہوئے
کچھ تعلق نہیں رکھتا ہے مگر کسی زبردست رئیس کے برادری یعنی بہاٹ
نے نکلا ہے کہ اوسکو یہ ملک عطا ہو گیا تھا اور اوس نے بطور بانی خانہ
شاعران مشہور ہونے کی غرض سے اپنی ریاست کو پیشہ کے نام سے موسوم
کیا مگر واقعات جیسلمیر میں لکھا ہے کہ بہاٹیوں کی آبادی کی وجہ
سے اس علاقہ کا نام بہٹیر ہوا ہے مارشہیل کے قدیم جغرافیہ کے بموجب
شمالی حصہ کا نام نیر ہے اور جب بہاٹیوں کی چند شاخوں نے مذہب
اسلام اختیار کیا تو تمیز کے واسطے اپنی قوم کے نام سے الف محذوف
کر دیا کہ اسطرح بہٹ اور نیر ملے بہٹیر ہو گیا ہے

جو لوگ وسط ایشیا سے ہندوستان پر حملہ آور ہوئے انکے راستہ میں
واقع ہونے سے بہٹیر نے تاریخ میں بہت شہرت پائی ہے یقین ہے کہ جاٹوں
نے جو دریائے سندھ کی بحری لڑائی میں محمود غزنوی سے برسر مقابلہ
ہوئے تھے مدت پیشتر مثل پنجاب کے جنگل میں ہی بود و باش اختیار
کی تھی اور چونکہ انکا نام چہتیس راج کلون میں درج ہے یقین ہے
کہ محمود سے صد ہا برس پیشتر حکمران تھے شہاب الدین نے ہندوستان
کو فتح کیا اوس سے صرف بارہ برس بعد یعنی ۵۸۰ھ میں اوسکے جانشین
قطب کو چچور شمالی جنگل کے جاٹوں سے بذات خود لڑنا پڑا کہ انہوں نے

Handwritten text in Persian script, likely a manuscript page. The text is dense and appears to be a continuous passage, possibly a letter or a section from a larger work. The script is cursive and characteristic of historical Persian manuscripts.

ضروری مقام اٹھارہ راستہ کی حفاظت پر متعین کیا تھا۔

پیری سال نے سٹائیس برس حکومت کی اور اوسکا بیٹا بہیر و مسند نشین
ہوا اخلاف چغت خان نے شاہ دہلی سے دو لکے بہتیر پر حملہ کیا اور
دو دفعہ بڑے نقصان کے ساتھ نکالے گئے تیسری دفعہ پر حملہ ہوا بہتیر
محاصرہ سے تنگ آگئی بہیر نے صلح کی درخواست سے چادر ہلائی کہا گیا
کہ اسلام قبول کرے یا اپنی دختر یا دشاہ کو دے اوس نے اسلام قبول
کیا اور اوسے روز سے اپنی قوم کا نام بجاسے پہاڑی کے بیٹے رکھا دریا
بہیر و اور راؤ دلچ عرف حیات خان کے جس سے رائے سنگہ راجہ بیکانیر نے
بہتیر چھینی چہ پشپتن گذری ہیں اوس زمانہ سے بیٹے خانوں کا دار الحکومت
فتح آباد ہو گیا۔

حسین خان نیرہ حیات خان نے راجہ سجاون سنگہ سے بہتیر پر فتح کی اور
حسین محمود اور امام محمود کے ایام حکومت میں اونکے قبضہ میں رہی
اور انجام کار صورت سنگہ نے اخیر مرتبہ بہادر خان سے فتح کی۔

سالہ میں جارج تاس صاحب نے تین لاکھ روپیہ لیکر بہتیر کو
چندر وز کے واسطے بہتیر پر قابض کر دیا تھا مگر دوسرے سال بہتیر کو
نے اونکو بہر سیدخل کر دیا تھا ضابطہ خان جو تھینا پچیس دیہات پر قابض
تھا رائیہ میں رہتا تھا رائے سنگہ والی بیکانیر نے رائیہ آباد کر کے اپنی رائی
کے نام سے نامزد کیا تھا بہر اوسکو امان خان نے لے لیا تھا بہتیر خان
مشہور غارتگر تھے اور اونکی جمع جو کسی زمانہ میں تین لاکھ تک ہو گئی تھی

جاوے تو ان مشہور کہنڈرات کی روایتوں کی بخوبی تصدیق کر سکتا ہے
 اگرچہ جو قدیم زمانہ میں کسی پرمار یا جوہیہ یا جاٹ رئیس کے محل کی بنیاد
 تھی جنگل کے قریب یا شہزادہ کے قصبہ میں مسمار مکان کا بقیہ نظر آتی ہو
 ایسی روایتیں مغربی جنگل کی نسبت جاری ہیں اور کسی زمانہ
 کی بڑی دارالحکومت شہر بتلاتے ہیں جنگلی آبادی کا اب نشان بجا بقی
 نہیں ہے اس ملک کے سیاح کو یا وصف کمی اقسام نباتات و حیوانات
 انسان کے اقوام مختلفہ اور بلاد و عمارات زمانہ قدیم کے حالات احاطہ
 تحریر میں لانے کی واسطے کثرت مل سکے ہیں وہ بھی و کہو سنہ و راجہ و صحرائی
 و منگولیکہ و سودا و غیرہ میں سے ہر ایک قوم کے حالات قابل تحقیقات ہیں
 اور انسان کے حالات سے سیری ہو جاوے تو حیوانات پر ہی شیرے
 لیکے جنگلی گدھا و ہرنوں کی قسمیں اور بھیڑیوں کی ریوڑ جو چہ ہفتوں
 تک پانی نہیں پیتے اور انواع جھاڑیاں اور نمک کے سر اور خشک
 قطعات ارض تحقیقات کی واسطے حالات کا ذخیرہ کافی بہم پہونچاتے ہیں
 البتہ سامان عیش و نشاط و تربیت یافتگی بہت کم ملے کہ مکان سکونت
 صرف لکڑیوں کے خس پوش جو نہ پڑے اندر سے مٹی سے لیے ہوئے اور
 اور کھانے کی واسطے بہت سادہ و موٹی غذا ہے
 جن قدیم شہر و نکا مذکور ہوا ان کے نام لکھے جاتے ہیں کہ ان کے دربار سے
 سیاح کو تحقیقات میں بہت مدد مل سکتی ہے۔
 ابھور۔ بنجارہ۔ کانگر۔ رنگ محل۔ سودل۔ جسکو اب دور گذر کہتے ہیں

[illegible]

تعمیر ہوئے شہر ہیئر عرض بلد شمالی ۲۹ درجہ ۳۷ دقیقہ طول بلد مشرقی -
۴۲ درجہ ۲۶ دقیقہ پر واقع ہے ۶

شہر ہیکامیر

ہیکامیر دارالریاست سخت و پہاڑی و بالکل ناقابل زراعت سرزمین پر
واقع ہے باہر سے دیکھنے پر بڑا بارونق شہر معلوم ہوتا ہے اوسکے گرد بڑا
برجوں اور کنگورون کی شہر پناہ ہے ظاہر ایسا عمدہ شہر معلوم ہوتا ہے
کہ جب انفنٹسٹن صاحب گئے تھے اوسکے ہمراہ میون میں بحث ہو گئی کہ یہ شہر
دہلی سے بھی بہتر ہے بایلو صاحب نے ساٹھ ہزار آدمیوں کی آبادی لکھی
ہے اور کرنل ٹوڈ صاحب نے بھی بارہ ہزار گھروں پر فی گھر پانچ آدمیوں
کے حساب سے اسقدر اندازہ کیا ہے مگر بمشکل یقین ہو سکتا ہے کہ ایسے
ویران ملک میں ایک مقام پر اتنے آدمیوں کو ضروریات حیات میسر آسکیں
شہر ہیکامیر عرض بلد شمالی ۲۸ درجہ طول بلد مشرقی ۴۳ درجہ ۲۲ دقیقہ پر
واقع ہے ۶

نام	عرض بلد شمالی		طول بلد شرقی		کیفیت
	درجہ	دقیقہ	درجہ	دقیقہ	
پیشوا	۲۷	۵۰	۷۲	۲۴	مشرقی سرحد ملحق شیخاواٹی پر ہے
پیرم سر	۲۸	۲۰	۷۲	۵۲	سرحد مشرقی ملحق شیخاواٹی پر بیکانیر
چوڑا	۲۸	۱۲	۷۵	۱۰	۱۰۵ میل مشرق میں واقع ہے
					انفٹشن صاحب نے مشن میں دیکھ
					کے کہا ہے کہ یہ قصبہ ڈیڑھ میل کے
					احاطہ میں ہے اگرچہ ریت کے ٹھیلوں
					میں واقع ہے ظاہر میں خوشنما
					مکانات زیادہ تر بچہ ہیں نصیل
					شہر اور مکانات بہت سفید چوٹی کی
					تعمیر کے ہیں کہ بہت خوشنما معلوم ہوتا
					ہیں مگر چونہ نرم ہوتا ہے اور جلد
					بوسیدہ ہو جاتا ہے یہ چونہ جنگل
					کے اکثر مقامات پر ملتا ہے یہاں کا
					سردار راج کے متوسلون میں سے
					ہے کسی زمانہ میں چور و بہت رولت
					پر تھا مگر ۱۸۳۵ء میں بوایلو صاحب
					کے بے وراثتی تجارت میں زوال

نام	عرض بلد شمالی		طول بلد مشرقی		کیفیت
	درجہ	دقیقہ	درجہ	دقیقہ	
کینٹر گٹھ	۲۹	۲۰	۷۳	۲۸	کا محل ہے :
جو گلیو	۲۷	۵۲	۷۲	۳۲	۱۱۹ میل شمال مشرقی بیکانیر سے :
کولہاٹھ	۲۷	۲۸	۷۳	۱	بیکانیر سے بیس میل جنوب مغرب جیسلمیر کے راستہ پر ہے یہاں ایک بڑا پربت تالاب ہے ہر سال بجاہ اکتوبر پورنماہ کو میلہ ہوتا ہے اور ہندو تالاب میں نہاتے ہیں :
مالیر	۲۸	۳۶	۷۲	۲۸	بیکانیر سے ۳۳ میل جنوب مغرب میں جیسلمیر کی طرف ۳۵ میل شاہ شجاع مخرج افغانستان نے بجاہ مصیبت زدگی یہاں آکے پناہ لی اور صاحبان انگریز راجپوتانہ کے نے خشک میوہ کہا نیکو دیا سو شکر گذاری سے قبول کیا :
مجاہین	۲۸	۲۳	۷۳	۵۲	بیکانیر سے ۶۰ میل شمال مشرق میں
منڈسر	۲۷	۵۲	۷۳	۲۳	بیکانیر سے ۳۳ میل مشرق میں راستہ

کیفیت

عرض بلد شمالی طول بلد مشرقی

نام

درجہ دقیقہ درجہ دقیقہ

رتن گڈہ پر واقع ہے چار برجن میں
بیکانیر سے ۱۲۰ میل شمال مشرق میں

راجگڈہ	۲۸	۳۸	۷۵	۲۱
--------	----	----	----	----

لاوت سر	۲۹	۱۸	۷۲	۲۰
---------	----	----	----	----

لاون پٹی	۲۷	۲۰	۷۲	۲۹
----------	----	----	----	----

ریخی	۲۸	۲۱	۷۵	۷
------	----	----	----	---

رتن گڈہ	۲۸	۲	۷۲	۲۳
---------	----	---	----	----

ساندوہ	۲۷	۲۵	۷۲	۱۷
--------	----	----	----	----

لاوت سر	۲۷	۵۲	۷۳	۵۲
---------	----	----	----	----

سوریا گڈہ	۲۷	۲۲	۷۲	۵۲
-----------	----	----	----	----

صورت گڈہ	۲۹	۱۹	۷۲	۲۰
----------	----	----	----	----

السر	۲۷	۵۴	۷۲	۲۲
------	----	----	----	----

اس طرح بیکجا جاٹوں کی آبادی کے قریب آگیا کہ رستے وہاں پستین کر گئے
تھے کیونکہ اونکی مقبوضہ زمینیں اب ریاست بیکانیر کا جزو اعظم ہے مشاہدے
کہ اس قوم کی اس زمانہ سے پیشتر کی کیفیت جب بیکانے وہاں اپنی حکومت
جمانی لکھی جاوے اہل شہر و رونا منور قوم کا کسی قدر حال راج کلون کی
ضمن میں باب اول میں درج ہو چکا ہے زمانہ تو مرس و سائرس سے
لیکے لاہور کے رنجیت سنگھ کے وقت تک یہ قوم جیسی قدیم و شہر ترین
ہوئی ہے ویسی ہی کثیر القرا و بھی تھی اور اسید تھی کہ اگر اوسکا وارث
بھی ویسا ہی عالی ہمت ہوتا تو اپنے قدیم مسکن و وطن ایشیا تک پہنچ جاتا
کیونکہ رنجیت سنگھ نے پشاور لے لیا تھا اور کابل کی بد نظمی اور اونکی بلند
نظری سے اوسکا وہاں و خیل ہوتا ممکن تھا جو تھی صدی میں یوں رہے
جاٹوں کی سلطنت پنجاب میں قائم ہو گئی تھی مگر یہ معلوم نہیں کہ اس
ملک میں کون لوگوں نے کس قدر عرصہ پیشتر اور و باطن اختیار کی تھی مسلمانوں
کی سلطنت کو ہندوستان میں قدم قدم پر جاٹوں سے مقابلہ کرنا پڑا تھا
جس طرح ادھون نے دریائے سندھ کے کنارے پر محمود غزنوی کا راستہ
روکا تھا اور تھمور نے ابتدائی مقامات واقعہ اوکھنڈ و نیز مشرقی بھارت
اونکے استیصال میں عہد کیا مگر لکھا گیا ہے اور بابائے لکھا ہے کہ ۱۲۱۰
ربیع الاول روز جمعہ مطابق ۲۹ - ۵۲۵ھ کو ہم سب لکھنؤ میں
ہوئے ہرم تہ جب ہین ہندوستان میں آیا ہوں جاٹ اور گوجر و
نے ہیل و بہنیں لچائے کیواسطے اپنی پہاڑی اور جنگلی مسکون سے چڑھا

[illegible]

بیکمر کی سلطنت تباہ کیا اونکے سردار کا نام اسی تھا :

جس زمانہ میں راٹھوراؤنپر غالب آئے وہ تیموراؤر بابر کے ہندوستان پر حملہ آور ہونے کے درمیان میں ہوا ہے تیمور جو خاندان جغتائی کا بانی تھا بڑے فخر سے کہتا ہے کہ ٹرنسکو سیانہ و نیز ہندوستان کے جنگلی میدانوں پر بیٹے ہزاروں جاٹوں کو تصدق کیا ہے اس سے یہ نتیجہ پیدا ہوتا ہے کہ ذخیرہ اعظم خلایق یعنی وسط ایشیا سے جو اقوام متواتر نقل و وطن کرتی کہیں دریائے سندھ سے مشرقی ملک کو آئے ہیں اور جن لوگوں نے بیکمر کو اپنا فرمانروا قبول کیا تھا پٹھانوں سے وہاں مقیم تھے اور انکے ملک قبضہ کی وسعت سے اس نتیجہ کی تصدیق ہوتی ہے کیونکہ عنقریب کل ملک جواب ریاست بیکانیر میں داخل ہے جاٹوں کے چہ فریقوں کے قبضہ میں تھا یوٹیہ - گوڈاگرہ - سارن - ایشیاگ - پٹنی وال - جوٹیہ -

بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہ فہرست یا دو بہاٹھیوں کی فروعات کی ہے کہ اس صورت میں بھی اونکی اصلیت جیٹ و یوٹی میں کچھ فرق عاید نہیں ہوتا کیونکہ لوح اگرہ کے جاٹ اپنے آپ کو بیانہ کے یادوں میں سے نکلا ہوا خیال کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہمارا وطن قندھار ہے :

ہر ایک فریق علیحدہ چاؤنی کے نام سے اضلاع پر مشتمل تھا چہ جاٹوں کی چاؤنیوں کے سوار تین بٹا گورہ کہاری پٹہ - موٹیلہ راجپوتوں سے اسی زمانہ میں چہنی تھی جاٹوں کی چہ چاؤنیان وسط اور شمال میں تھیں اور راجپوتوں کی مغرب و جنوب کی حدود پر اونکی تفصیل یہ ہے -

	۷۷۰	۱۰۰	۱۰۰
۶	۱۰۰	۱۰۰	۱۰۰
۷	۱۰۰	۱۰۰	۱۰۰
۸	۱۰۰	۱۰۰	۱۰۰
۹	۱۰۰	۱۰۰	۱۰۰
۱۰	۱۰۰	۱۰۰	۱۰۰
۱۱	۱۰۰	۱۰۰	۱۰۰
۱۲	۱۰۰	۱۰۰	۱۰۰
۱۳	۱۰۰	۱۰۰	۱۰۰
۱۴	۱۰۰	۱۰۰	۱۰۰
۱۵	۱۰۰	۱۰۰	۱۰۰
۱۶	۱۰۰	۱۰۰	۱۰۰
۱۷	۱۰۰	۱۰۰	۱۰۰
۱۸	۱۰۰	۱۰۰	۱۰۰
۱۹	۱۰۰	۱۰۰	۱۰۰
۲۰	۱۰۰	۱۰۰	۱۰۰

اوس زمانہ میں ایسی جلد ریاست بنجاتی تھی کہ اپنی قدیم ریاست مندور
 سے آنے کے بعد چند سال میں بیکام ۲۴ کاٹو کا مالک ہو گیا اور چونکہ افسران
 جہاؤنی بنے اور سکوا ز خوار اپنا مالک قبول کر لیا تو اب یہ استحقاق اوس کا فتح سے
 مستحکم تر تھا۔ مگر اس میں نو برس کے عوضہ میں اون میں نصف دیات
 ویران ہو گئے ہیں بلکہ صورت سنگد کے زمانہ میں نصف بھی رہے تھے۔
 اس ملک کے جاٹ اور جوہیہ کہ شمالی جنگل میں گالڑ ہاندی تک پہلے ہوئے
 تھے جو بیان پیش تھے اونسے مویشی دولت تھے کہ بکثرت رکھتے تھے جو فاضل
 ہوتے اور نکو فروخت کر دیتے اور گہی اون سار سوت برہمنوں کی معرفت
 دسا ورون کو بھیج کر اونسے عوض غلہ وغیرہ دیگر ضروری اشیاء منگاتے تھے
 جاٹوں کی قدیم سادگی رفع ہو کے راجپوتوں کے محکوم ہونے اور ریاست
 بیکانیر کے قائم ہونے میں چند ہوجبات متفق ہو گئے تھے۔ اول یہ کہ اگرچہ
 بنیاد کے موہلون پر غالب آنے سے بیکانیر کی فتح آسان ہو گئی تھی تاہم اگر
 جہاٹوں میں وہ نا اتفاقی جس نے دنیا کی اکثر سلطنتوں کو تباہ کر دیا ہو
 نہ ہوتے تو وہ اس طرح بالکل کشت و خون ہونے کے بغیر ملک حاصل نہ کر لیتا
 مگر جہاٹوں کے چند زبردست فرقوں میں سے جوہیہ اور گودارہ کے باہم بہت
 نا اتفاقی تھی کہ اس سبب سے دونوں نے بیکانیر کی حکومت کو بخوشی قبول
 کیا دوسرے اونہوں نے دیکھا کہ بیکانیر کی فوج جس نے موہلون کو مغلوب
 کیا تھا بہت سرکش و ظالم ہے بغیر اسکے کہ کسی ایسے ہی زبردست کی حمایت
 میں آجاوین اون سے عہدہ برائی غیر ممکن ہے۔ تیسرے اونکی بہت بھٹی

NYO

عطا حکومت کی بین تم ہے بہ اقرار صلاح عہد کرتا ہوں کہ میں اور میری اولاد
ہندو نہیں ہونے پر شیخ سرورانیہ کے سرداروں کی اولاد سے ٹیکا کرنا یا کرنگے
اور جب تک ٹیکا ہنوکا گدی خالی سمجھی جاوے گی :

اس جو بیان پیشہ گروہ کے اس طرح انتقال اطاعت کرنے سے شوق آزادی
جو اوکسس اور جگزاڑیس کے کنارہ ہے ہندوستان کے جنگل تک اونکے
ساتھ رہا بخوبی عیاں ہے اور اگرچہ اونکی حکومت مالکانہ بالکل زایل ہو گئی
لیکن اگر انکارا چوت آقا اونکے ناممکن الانتقال باپوتہ یعنی حقوق موروثی
میں دست اندازی کرنا چاہے تو اب بھی خونریزی کیواسطے مستعد ہیں :
جس طرح گودارون کے باہمی حسد و نا اتفاقی سے بیکا کو کسی طرح جنگ و جدل
کرنے کے بغیر ملک و حکومت حاصل ہو گئی بہت کم ہوتے ہیں اور بعض رسیمن
جو بطور یادگار طرز حصول حکومت مالکانہ قدیم باشندگان ملک سے کل ہندوستان
کے راجپوتوں میں جاری ہیں فی الحقیقت بہت اچھی ہیں سربار وایان میواڑ
کا ملک کے قدیم باشندگان یعنی بہیلون سے ملک کرانا آمیر میں خزانہ و قلعہ
کامینون کی حفاظت و اہتمام میں رہنا کوٹہ و یونندی کا قدیم مالکانہ ہاڑوٹی کے
نام سے موسوم ہونا اور اولاد بیکا کا جاٹون سے ٹیکا کرنا ایسی رسیمن ہیں کہ
اونکے سبب سے قدیم مالکانہ سیرزمین کے حقوق اور طرز حصول ریافترازا وایا
حال پہنچتے ہو سکتے آج تک دستور جاری ہے کہ بیکا کی اولاد میں سے
کوئی ہندو نہیں ہوتا ہے تو یاد رکھو کہ خاندان کا کوئی شخص اسکی راج ملک
کرتا ہے اور اس جاٹ کو راجہ پچیس اشرفیادیتا ہے علاوہ اسکے جس زمین کو

فرہم کیا اور مدت تک راجپوتوں اور گوداروں و نوجوانوں کا مقابلہ کرتا رہا اور جنگ
 اوہوں نے دغا کر کے اوسکو مار ڈالا اور پھر وہاں پر قبضہ کر لیا جو ہوں نے
 راٹھوروں کی اطاعت نہ کی اس فتح کے بعد بیکانیر میں ایک طرف فوج کشی کر کے
 راٹھویوں سے براہ کوشش کی اسی ضلع میں جواول رہاٹھیوں نے جاٹوں سے
 چھینا تھا بیکانیر نے بیٹی بیکانیر بدی ۱۵ سے ۱۵۲۵ء مطابق ۱۹۱۹ء سن ۱۹۱۹ء میں چھوڑنے

سے تیس برس بعد شہر بیکانیر آباد کیا تھا۔
 جب بیکانیر اپنی ریاست میں مستقل ہو گیا اوسکا چچا کاندل جسکی ہمت و جوانمردی
 سے یہ ملک حاصل ہوا تھا دیگر ممالک فتح کرنے کے واسطے شمال کی طرف چلا گیا
 اور اسے یاک ویشی وال و سارن جاٹوں کو مغلوب کیا کہ انکے ملک میں انکی
 اولاد جو کاندلوت راٹھور کہلاتے ہیں رہتی ہے اور اگرچہ یہ لوگ بیکانیر کے
 بہائی بیٹوں میں متصور ہیں مگر رئیس کے ساتھ خود سری سے پیش آکے کہتے
 ہیں کہ ہمارے چچا گیرن بڑو شیر حاصل ہوئیں ہیں تمہاری عطیہ نہیں ہیں
 اور اوسکی برائے نام اطاعت کرتے ہیں اور جب کبھی راجہ بدریشی ضرورت
 یا صرف طمع سے خراج طلب کرتا ہے صاف انکار کر جاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ
 اوسکو راجہ کس نے بنایا ہے ہمارا بزرگ کاندل نہوتا تو وہ کیونکر راجہ ہو جاتا
 اوسکو ہمیں خراج لگانے کا کیا منصب ہے۔ بادشاہ کے صوبہ دار مقیم حصار

نے کاندل کو مار کے اوسکی فتوحات کا سلسلہ قطع کیا۔

سن ۱۵۵۱ء مطابق ۱۹۱۹ء میں بیکانیر گیا وہ کے بہاٹی رئیس یوگل کی دختر سے
 رواجلاف ہوئے تھے اوہیں سے توں کرن سندھین ہوا اور گری نے گری سے

جاٹوں نے اپنی آزادی راجپوتوں کو دیدی اور سیطرح راجپوت اپنی خود مختاری
 کہو کے شاہ دہلی کے مطیع ہوئے کلیان سنگھ کا انتقال ہوا تب راجے سنگھ
 اس کے ہستی کو لیکے بذات خود گنگا جی کو گیا تھا ۔

اس زمانہ میں اکبر اعظم شاہ ہند تھا دختران رئیس جیسلمیر دونوں کو
 منسوب ہونے سے اکبر اور راجے سنگھ باہم ہنر لفا تھے اس رشتہ داری کے
 سبب سے بہ تعارف راجہ مان والی امیر دربار شاہی میں حاضر ہوا تو
 راجے سنگھ کو چار ہزاری منصب و خطاب راجگی و حکومت حصار مرحمت ہوئی
 اور حبیب اللہ یو والی جو وہ پور مستوب ہو کے ضلع ناگور سے بیرخل ہوا ضلع
 مذکور بھی راجے سنگھ کو ملا اس تعظیم و اختیار کے اضافہ سے صوبہ دار شاہی
 ہو کے اپنے وطن کو آیا اور اپنے پہاڑی رام سنگھ کو بھیج کے ہٹنیر فتح کی ۔
 جس ضلع کا ہٹنیر دار الحکومت ہے خاندان یادو کے جاٹوں کے قبضہ میں
 تھا مگر انہوں نے بڑھب اسلام اختیار کر کے اپنا بیڑی نام رکھ لیا تھا ۔
 جو ہیون نے دریانی زبانہ میں سرکشی کر کے خود اختیار سی حاصل کر کے ارادہ
 کیا تھا ان کو بھی راجی سنگھ نے بالکل مغلوب کیا قتل و آتش زنی سے راجپوتوں
 نے ملک کو ویران کر دیا کہ اب تک ویران ہے اور اگرچہ شہر دن کے سمار کا نا
 قدامت آبادی کی شہادت دیتے ہیں اب جو ہیون کا نام مٹ گیا ۔
 جو ہیون کے کنڈرات میں سکندر رومی کا نام مشہور ہے کہتے ہیں کہ ترک محل
 واقع قریب داندوسر کو کہ اسی ملک کے کسی رئیس کا دار الحکومت تھا شاہ مقدس
 نے برباد کیا تھا اگرچہ سکندر کی جنگ و جدل کا موقع پنجاب کے گوشہ ملحق ہون

15-16

14519

File

1944

॥५॥

114519

برائے نام مطیع ہیں۔ رام سنگو توں کی جاگیریں سید مکہ اور سنا مکہ میں پورے
کی شکست کے ساتھ جنگل کے چہرہ فرقہ جاٹوں کی حکومت و خود اختیار می پھل
منع ہو گئی اب وہ صرف زراعت و چوپانی میں مصروف رہتے ہیں اور کابل
راجپوت حاکموں کی خراج گزار رعایا ہیں۔

شاہنشاہ اکبر کے زمانہ کی کل ادائیگوں میں راجہ رائے سنگھ راٹھور و
کے برادر گروہ کو لیکر گیا تھا احمد آباد کی مہم میں ایک حملہ سے مرزا محمد حسین
کو مار کے اوس نے بہت نیکنامی حاصل کی بادشاہ نے کہ ان شجاع لوگوں
کی غویوں سے بخوبی واقف تھا اپنے شہزادہ سلیم کی شادی دختر رائے سنگھ
کے ساتھ کر کے تولد کیا راجہ کی سلطنت و راٹھور وں کو مستحکم کر کیا اور اس
شادی سے بدھیب پر ویزہ پیدا ہوا۔

۱۶۳۳ مطابق ۱۰۴۱ھ میں بجائے رام سنگھ کے کرن راجہ ہوا باپ کی حیات
میں ہی اوسکو دوہڑاری منصب اور دولت آباد کی حکومت مل گئی تھی وراٹھو
کے راست دعویٰ کامر دگار ہونے سے اورنگ زیب کے سپہ سالار نے اوسکے
مارنے کی تدبیر کی تھی مگر بوندی کے ہاٹوارکس کے ذریعہ سے بروقت اطلاع
پاکے جانبر ہو گیا۔ آخر کار چار بیٹے پدیم سنگھ کیسری سنگھ۔ موہن سنگھ
اویٹ سنگھ۔ چھوڑ کے بمقام بیکانیر مرا۔

اس خاندان نے ہی جو وہ پور و کوٹ و بوندی والوں کی طرح بادشاہ کی
نوکر می میں بہت فضولی سے اپنی جائیں تلفاض کی ہیں۔ دو بڑے بہائی تو
بجی پور کے حملہ میں مار گئے تھے اور تیسرے موہن سنگھ کے قتل کا حال تاریخ

॥१॥

شاہی فوج کے حاکم سے زمین فرو دگاہ لشکر کی بابت نزاع کر کے بیگانہ کر گیا
 تھا اور وہاں مراوٹے، وہسروپ سنگہ اور سچان سنگہ ہوئے سروپ سنگہ
 ۱۸۹۱ء مطابق ۱۲۹۸ء میں سند نشین ہوا اگر انوپ سنگہ کی فوج میں سے چلے
 آنے پر بادشاہ نے ادونی ضبط کر لی تھی اوسکے واگذاشت کے اقدام میں بہرہ
 مار گیا ہے

اوسکے جانشین سچان سنگہ نے کوئی کام نہ کیا ہے

۱۸۹۱ء مطابق ۱۲۹۸ء میں گج سنگہ سند نشین ہوا اسکے اکٹالیس برس کے
 عہد میں بہاٹیوں اور بہاول پور کے خان سے سرحدی نزاع رہی بہاٹیوں
 سے اوس نے راجا سر کیکہ - رائیر - ستاسر - بنی پورہ - موٹالائی اور چند
 دیگر دیہات فتح کئے اور خان سے انوپ گڈہ کا قلعہ کہ جاتا رہا تھا واپس لیا۔
 بنظر انداد حملہ آوری داؤد پوتروں کے اوس نے انوپ گڈہ سے مغرب میں
 جاہات کو بر کر کے ملک کو ویران کر دیا ہے

راجہ گج سنگہ کی کثیر الاولاد سی مشہور ہے اگر یہ منکوحہ رانیوں سے صرف چھ پسر
 تھے۔ چٹر سنگہ طفولیت میں مر گیا۔ راج سنگہ کو صورت سنگہ کی مانے مار ڈالا
 شتر تان سنگہ عجیب سنگہ بڑے بہائی کی ہلاکت سے خائف ہو کے جے پور کو
 بہاگ گئے۔ شیام سنگہ کو جاگیر ملی۔ صورت سنگہ راجہ ہوا ہے

۱۸۹۲ء مطابق ۱۲۹۹ء میں راج سنگہ اپنے باپ کی جگہ سند نشین ہوا اگر تیرہ رو
 راج کرنے یا یا صورت سنگہ کی مانے اوسے زہر دیئے مار ڈالا جس نفرت الگیز ذقیہ
 سے مانے گدی دلوائی اوسی طرح صورت سنگہ نے بھی اپنے بہائی بہتیون کو

اس طرح کشت و خون اور لوٹ کر کے صورت سنگہ بیکانیر کو آیا کہ اپنے بیٹیجے کو مار
 کے مسند نشین ہو مگر اوسکی بہن کی ہوشیاری و نیک نیتی سے کہ وہ اوس کی
 حفاظت سے کسی دم غافل نہ تھی اوسکی تدبیر میں خلل واقع ہوا اوسکو سیطرح
 اپنے شامل نہ کر سکا اور علانیہ بزور قتل کرنے کی بہت نہ پڑی تب اوسنے زور
 کے محتاج راجہ کو اپنی بہن سے شادی کرنے کے واسطے بلایا۔ ہر چند اوسکی ہمیشہ
 نے عذر کیا کہ اب میری عمر زیادہ ہو گئی ہے اور میواڑ کے رانا اوس کی
 ساتھ نسبت ہو چکی تھی مگر اوسنے کوئی عذر پذیرا نکلیا اور تین لاکھ روپیہ کا
 جہیز دیکے بقیہ خاندان راجہ نل کے ساتھ زبردستی شادی کر دی اوس کو
 بخونی معلوم تھا کہ یہاں کی مجھ کو بیکانیر سے کالاجا ہوتا ہے بلکہ علانیہ اوسکی بد باطنی
 کو ظاہر کر دیا مگر اوس نے صاف انکار کر کے بچہ کی حفظ جان و عافیت کا خود
 کفیل ہونے کی قسم کھائی۔ مگر اس عورت کا جانا راجہ کی قضا تھی چند روز
 بعد وہ مقتول پایا کہتے ہیں کہ سردار مہاجن کا اپنے آقا کے قتل میں حصہ
 اوٹھنا نا ضرور نہ سمجھ کے اوسکو منتظم نے اپنے ہاتھ سے ہلاک کیا۔
 اس طرح راج سنگہ کے مرنے سے ایک سال کے اندر اوسکے بیٹے کا قاتل قابض
 ریاست ہو گیا۔

سمیت ۱۸ مطابق سن ۱۸۰۵ء میں سرتان سنگہ و عجیب سنگہ برادران قاتل نے
 کہ جے پور میں بنیاد پذیر ہوئے تھے بیٹھن میں آ کے ناراض سرداران اور
 بہاؤ بیوں کے اتفاق سے ظالم کو ریاست سے بیدخل کرنا چاہا مگر بعض سردار
 اوسکے تشدد کے خوف سے باز رہے اور بعض کو اوس نے رشوت دیکے

11/1/22

174

Life

ایک شجوں میں فتح کر لیا مگر یہ فتح کسی راہپور کے نام سے ہوئی تھی بلکہ ہندو نامی بہا بھی سردار ملازم بیکانیر نے تحصیل قلعہ پر چڑھ کے محمد مار و پی خیرانی قلعہ دار اور سپاہ قلعہ کو قتل کیا اور قلعہ دار کی عورت کو گرفتار کر کے بیکانیر لے آیا کہ پانچ ہزار روپیہ نقد اور چار سو اونٹ لیکے رہا کی ہے

جس باغی نے اس موقع پر بیکانیر میں آ کے پناہ لی تھی اوسے قوم یعنی خیرانی سے خدا بخش نامی سردار تیار وہ داؤد پوترہ کا جاگیر دار تھا مع کل بھلریاں تین سو سوار اور پانسو پیادوں کے وہ صورت سنگد کی ظل حمایت میں آیا اوس نے بیس گانوا اور سو روپیہ پیشہ دوسکی معاش کی واسطے مقرر کر دئے خیرانی بہاول خان کے نہایت زبردست سرداروں میں سے تھے اور ضبطی تیار وہ کے عوض میں ریاست کا بہت نقصان کر سکتے تھے چنانچہ اس سردار نے راجہ بیکانیر سے اقرار کیا کہ میں تمکو دریا سے سندھ تک کا ملک فتح کرادونگا۔ اس طرح میں آ کے کہیں جمع ہو نیک حکم دیا اور ہر طرف سے بیکانی اولاد جمع ہوئی ہے

تفصیل فوج مجتمع

قسم فوج	نام	سوار	پیادہ	توپ
جاگیر دار	ابھی سنگ سردار پوکر کو.....	۳۰۰	۲۰۰۰	۰
"	راؤ رام سنگ سردار پوگل.....	۴۰۰	۱۷۰۰	۰
"	باتھی سنگ سردار راہنیر.....	۸	۱۵۰	۰

شماره	مبلغ	توضیحات	تاریخ
۲۹	۵۷۱۱	مبلغی	۱۳۸۸
۳۰	۱۱۶۵	مبلغی	۱۳۸۸
۳۱	۱۱۶۵	مبلغی	۱۳۸۸
۳۲	۱۱۶۵	مبلغی	۱۳۸۸
۳۳	۱۱۶۵	مبلغی	۱۳۸۸
۳۴	۱۱۶۵	مبلغی	۱۳۸۸
۳۵	۱۱۶۵	مبلغی	۱۳۸۸
۳۶	۱۱۶۵	مبلغی	۱۳۸۸
۳۷	۱۱۶۵	مبلغی	۱۳۸۸
۳۸	۱۱۶۵	مبلغی	۱۳۸۸
۳۹	۱۱۶۵	مبلغی	۱۳۸۸
۴۰	۱۱۶۵	مبلغی	۱۳۸۸
۴۱	۱۱۶۵	مبلغی	۱۳۸۸
۴۲	۱۱۶۵	مبلغی	۱۳۸۸
۴۳	۱۱۶۵	مبلغی	۱۳۸۸
۴۴	۱۱۶۵	مبلغی	۱۳۸۸
۴۵	۱۱۶۵	مبلغی	۱۳۸۸
۴۶	۱۱۶۵	مبلغی	۱۳۸۸
۴۷	۱۱۶۵	مبلغی	۱۳۸۸
۴۸	۱۱۶۵	مبلغی	۱۳۸۸
۴۹	۱۱۶۵	مبلغی	۱۳۸۸
۵۰	۱۱۶۵	مبلغی	۱۳۸۸
۵۱	۱۱۶۵	مبلغی	۱۳۸۸
۵۲	۱۱۶۵	مبلغی	۱۳۸۸
۵۳	۱۱۶۵	مبلغی	۱۳۸۸
۵۴	۱۱۶۵	مبلغی	۱۳۸۸
۵۵	۱۱۶۵	مبلغی	۱۳۸۸
۵۶	۱۱۶۵	مبلغی	۱۳۸۸
۵۷	۱۱۶۵	مبلغی	۱۳۸۸
۵۸	۱۱۶۵	مبلغی	۱۳۸۸
۵۹	۱۱۶۵	مبلغی	۱۳۸۸
۶۰	۱۱۶۵	مبلغی	۱۳۸۸
۶۱	۱۱۶۵	مبلغی	۱۳۸۸
۶۲	۱۱۶۵	مبلغی	۱۳۸۸
۶۳	۱۱۶۵	مبلغی	۱۳۸۸
۶۴	۱۱۶۵	مبلغی	۱۳۸۸
۶۵	۱۱۶۵	مبلغی	۱۳۸۸
۶۶	۱۱۶۵	مبلغی	۱۳۸۸
۶۷	۱۱۶۵	مبلغی	۱۳۸۸
۶۸	۱۱۶۵	مبلغی	۱۳۸۸
۶۹	۱۱۶۵	مبلغی	۱۳۸۸
۷۰	۱۱۶۵	مبلغی	۱۳۸۸
۷۱	۱۱۶۵	مبلغی	۱۳۸۸
۷۲	۱۱۶۵	مبلغی	۱۳۸۸
۷۳	۱۱۶۵	مبلغی	۱۳۸۸
۷۴	۱۱۶۵	مبلغی	۱۳۸۸
۷۵	۱۱۶۵	مبلغی	۱۳۸۸
۷۶	۱۱۶۵	مبلغی	۱۳۸۸
۷۷	۱۱۶۵	مبلغی	۱۳۸۸
۷۸	۱۱۶۵	مبلغی	۱۳۸۸
۷۹	۱۱۶۵	مبلغی	۱۳۸۸
۸۰	۱۱۶۵	مبلغی	۱۳۸۸
۸۱	۱۱۶۵	مبلغی	۱۳۸۸
۸۲	۱۱۶۵	مبلغی	۱۳۸۸
۸۳	۱۱۶۵	مبلغی	۱۳۸۸
۸۴	۱۱۶۵	مبلغی	۱۳۸۸
۸۵	۱۱۶۵	مبلغی	۱۳۸۸
۸۶	۱۱۶۵	مبلغی	۱۳۸۸
۸۷	۱۱۶۵	مبلغی	۱۳۸۸
۸۸	۱۱۶۵	مبلغی	۱۳۸۸
۸۹	۱۱۶۵	مبلغی	۱۳۸۸
۹۰	۱۱۶۵	مبلغی	۱۳۸۸
۹۱	۱۱۶۵	مبلغی	۱۳۸۸
۹۲	۱۱۶۵	مبلغی	۱۳۸۸
۹۳	۱۱۶۵	مبلغی	۱۳۸۸
۹۴	۱۱۶۵	مبلغی	۱۳۸۸
۹۵	۱۱۶۵	مبلغی	۱۳۸۸
۹۶	۱۱۶۵	مبلغی	۱۳۸۸
۹۷	۱۱۶۵	مبلغی	۱۳۸۸
۹۸	۱۱۶۵	مبلغی	۱۳۸۸
۹۹	۱۱۶۵	مبلغی	۱۳۸۸
۱۰۰	۱۱۶۵	مبلغی	۱۳۸۸

جیتہ جتہ خلف دیوان کو اس فوج کی سپہ سالاری عطا ہوئی اوس نے
 بمتی ۱۳ لاکھ سہ لاکھ اکوچ کیا اور براستہ کناسر و راجاسر و کیلہ و رائیرو
 انوپ گڑھ جا کے سرحد پر مقام کیا وہاں سے چند ہفتوں کے محاصرہ میں
 سیو گڑھ و معز گڑھ و پہولہ کو فتح کیا اور پہولہ سے سوا لاکھ روپیہ نقد
 اور کچھ مال اور توپیں لین پیر خیر پورہ کو کہ دریا سے سندھ وہاں سے
 تین میل پر بھگئے اور باتفاق دیگر باغی سرداران براہ راست بہاول پور پر
 جا کے بہارادہ حملہ آوری تھوڑی دور دیرہ کر دیا اس توقف سے فرصت
 پاکہ خان نے اپنے زبردست سرداروں کو راجپوتوں سے علیحدہ کر لیا اور
 بیکانیر کا دیوان مال مغروہ کو غنیمت سمجھ کے واپس چلا گیا صورت سنگھ اوس
 سے بہت ناراض ہوا کہ لڑنے کے بغیر کیوں آگیا :

جنگ بیگور سے دو برس بعد بہاٹھیوں کی ذلت ہوئی تھی اوس کے عوض میں
 اوہوں نے بیکانیر پر حملہ کیا مگر شکست کھا کے واپس آئے اور سہ لاکھ مال
 ساتھ ساتھ جب صورت سنگھ نے بہاٹھیوں کے خانوں پر بمقام بہٹنیر حملہ
 کیا نزاع و فساد برپا رہا چھ مہینے تک بہٹنیر کا محاصرہ رہا انجام
 فتح ہوئی اور ضابطہ خان کو مع فوج و مال و اسباب کے رانیہ کو جانے کی
 اجازت ہوئی اوس وقت سے بہٹنیر بیکانیر کے علاقہ میں ہے :

صورت سنگھ نے دہنکل سنگھ دعوی دار سند جو دہ پور کی حمایت کر کے
 چوبیس لاکھ روپیہ کہ اس جنگی ریاست کی پانچ سال کی آمدنی تھی خرچ
 کر دیا اور جو دہ پور سے عداوت کر کے اپنی ذلت و زیر باری کی اپنی کل

کی جاگیر پر قبضہ کر لیا غارتگریوں کے اوس علاقہ میں دسترس نہ رہنے سے شمالی
اضلاع بیکانیر پر دو چند آفت آئی بعض اضلاع میں ان وارداتوں کے نظام
کیواسطے جاٹ متفق ہو جاتے ہیں ہر ایک نگاہ میں خام برج تعمیر ہو گیا کہ اوس پر
محافظ بیٹھا رہے اور غارتگریوں کو اتنا دیکھنے کے تقارہ بجا دے کہ ہر ایک کانوین
خبر ہو کے کل باشندگان گردنواح مسلح ہو کے مقابلہ کیواسطے آجاویں اور
اپنے مال کو بچاویں بد نصیب جاٹ ڈہال و سانگ بانڈہ کرتھ میں کاشت کرتا
ہے اس سے ظاہر ہے کہ عنقریب یہ کل ملک اضلاع مقبوضہ جو ہون کی طرح
ویران ہو جاوے گا۔

ایک ظالم راجپوت نے تین سو تیس برس کے بعد جاٹوں کی سرزمین میں کسی
زمانہ میں بہت آبادان تھی یہ انقلاب پیدا کر دیا ہے ورنہ بیکانے صورت سنگ
تک گیارہ پشت اور تیرہ عہد گذرے تھے کہ بھاب اوسط ہر ایک نے فی پشت
تیس سال اور فی عہد پچیس سال راج کیا اور اس سے اولاد بیکانہ کی نیک چلی
بخوبی عیان ہے۔

بیداواٹی

بیداواٹی مسکن بیداوتان کی کہ ریاست بیکانیر کا ایک جزو ہے یہ کیفیت
ہے کہ بیکانہ بھائی بیدامنڈ ور سے راجپوتوں کا گروہ لیکے ملک کی تلاش میں
آیا تھا اول وہ گودوار مقبوضہ رانا صاحب میواڑ میں گیا تھا مگر وہاں اسکا
ایسا مقابلہ ہوا کہ مجبور چلا آیا اور شمال میں آکے موہن رئیس کے پاس نوکر ہو گیا

1612

125

ہیں اور چھ میل عرض میں ہے یہ تو نہیں کہہ سکتے کہ کل پیدا وائی جس میں ایک سو چالیس گاؤں ہیں اور چالیس بچاں نزار کی آبادی ہے اور اوس میں سے ایک تہاں راٹھور پیرا کی اولاد میں ہیں کل اسی قطعہ کے اندر واقع ہے بارہ جاگیروں پر منقسم ہے اور میں سے چھ مقدم ہیں اور قابضان قدیم یعنی موہلوں کے علاقہ میں پچیس گہروں سے زیادہ نہیں ہیں اور باقی ماندہ گہروں پر ہمیشہ جاٹ اور تجارت پیشہ اقوام ہیں :

اگرچہ پیداو توں کو پیشہ و رغاڑ نگری میں تو بیجا نہیں ہے ہر ایک شخص پر دست دراز کر کے کو مستعد ہیں سزا کا بالکل خوف نہیں رکھتے سابقا لاڈ خانیوں سے کہ اور نہیں کی طرح غارتگری میں اتفاق کر کے علاقہ سے پورے کے زیادہ آباد ملک میں وار داتیں کرتے تھے مگر یہ عادت جنگل کے کل باشندوں کی ہے جو چیزیں انکو خزانے نہیں دی ہیں وہ اور وہ سے جو بہرہ مند ہیں چہیں کر لیا جاتے ہیں مگر یہ حال سچا ہے اسکے کہ ملک کی خشکی کے سبب سے ہر زیادہ تر تہاں اسی کے سبب سے رہتا ہے اور چھکا باعتبار لفظ راجہ پوتہ یعنی راجپوت جان مال کی حفاظت کرنے کا کام ہے وہ رہزنی و غارتگری وغیرہ سے کسی کو اپنا فخر بلکہ اپنے ذمہ فرض سمجھتے ہیں :

۱	۵۶۱	۸۸۱	۵۵۶۱
۲	۸۶۱	۷۷۱	۶۸۶۱
۳	۱۵۱	۰۷۱	۷۷۱
۴	۱۸۱	۷۷۱	۰۷۱
۵	۷۵۱	۷۷۱	۷۷۱
۶	۱۵۵	۸۰۱	۷۷۱
۷	۸۵۱	۸۷۱	۱۵۵
۸	۱۵۲	۱۵۱	۸۷۱
۹	۸۲۱	۱۵۱	۱۵۱
۱۰	۱۸۵	۱۵۵	۱۵۱
۱۱	۱۸۵	۱۵۵	۱۵۱
۱۲	۱۵۵	۱۵۵	۱۵۱
۱۳	۱۵۵	۱۵۵	۱۵۱
۱۴	۱۵۵	۱۵۵	۱۵۱
۱۵	۱۵۵	۱۵۵	۱۵۱
۱۶	۱۵۵	۱۵۵	۱۵۱
۱۷	۱۵۵	۱۵۵	۱۵۱
۱۸	۱۵۵	۱۵۵	۱۵۱
۱۹	۱۵۵	۱۵۵	۱۵۱
۲۰	۱۵۵	۱۵۵	۱۵۱
۲۱	۱۵۵	۱۵۵	۱۵۱
۲۲	۱۵۵	۱۵۵	۱۵۱
۲۳	۱۵۵	۱۵۵	۱۵۱
۲۴	۱۵۵	۱۵۵	۱۵۱
۲۵	۱۵۵	۱۵۵	۱۵۱
۲۶	۱۵۵	۱۵۵	۱۵۱
۲۷	۱۵۵	۱۵۵	۱۵۱
۲۸	۱۵۵	۱۵۵	۱۵۱
۲۹	۱۵۵	۱۵۵	۱۵۱
۳۰	۱۵۵	۱۵۵	۱۵۱
۳۱	۱۵۵	۱۵۵	۱۵۱
۳۲	۱۵۵	۱۵۵	۱۵۱
۳۳	۱۵۵	۱۵۵	۱۵۱
۳۴	۱۵۵	۱۵۵	۱۵۱
۳۵	۱۵۵	۱۵۵	۱۵۱
۳۶	۱۵۵	۱۵۵	۱۵۱
۳۷	۱۵۵	۱۵۵	۱۵۱
۳۸	۱۵۵	۱۵۵	۱۵۱
۳۹	۱۵۵	۱۵۵	۱۵۱
۴۰	۱۵۵	۱۵۵	۱۵۱
۴۱	۱۵۵	۱۵۵	۱۵۱
۴۲	۱۵۵	۱۵۵	۱۵۱
۴۳	۱۵۵	۱۵۵	۱۵۱
۴۴	۱۵۵	۱۵۵	۱۵۱
۴۵	۱۵۵	۱۵۵	۱۵۱
۴۶	۱۵۵	۱۵۵	۱۵۱
۴۷	۱۵۵	۱۵۵	۱۵۱
۴۸	۱۵۵	۱۵۵	۱۵۱
۴۹	۱۵۵	۱۵۵	۱۵۱
۵۰	۱۵۵	۱۵۵	۱۵۱
۵۱	۱۵۵	۱۵۵	۱۵۱
۵۲	۱۵۵	۱۵۵	۱۵۱
۵۳	۱۵۵	۱۵۵	۱۵۱
۵۴	۱۵۵	۱۵۵	۱۵۱
۵۵	۱۵۵	۱۵۵	۱۵۱
۵۶	۱۵۵	۱۵۵	۱۵۱
۵۷	۱۵۵	۱۵۵	۱۵۱
۵۸	۱۵۵	۱۵۵	۱۵۱
۵۹	۱۵۵	۱۵۵	۱۵۱
۶۰	۱۵۵	۱۵۵	۱۵۱
۶۱	۱۵۵	۱۵۵	۱۵۱
۶۲	۱۵۵	۱۵۵	۱۵۱
۶۳	۱۵۵	۱۵۵	۱۵۱
۶۴	۱۵۵	۱۵۵	۱۵۱
۶۵	۱۵۵	۱۵۵	۱۵۱
۶۶	۱۵۵	۱۵۵	۱۵۱
۶۷	۱۵۵	۱۵۵	۱۵۱
۶۸	۱۵۵	۱۵۵	۱۵۱
۶۹	۱۵۵	۱۵۵	۱۵۱
۷۰	۱۵۵	۱۵۵	۱۵۱
۷۱	۱۵۵	۱۵۵	۱۵۱
۷۲	۱۵۵	۱۵۵	۱۵۱
۷۳	۱۵۵	۱۵۵	۱۵۱
۷۴	۱۵۵	۱۵۵	۱۵۱
۷۵	۱۵۵	۱۵۵	۱۵۱
۷۶	۱۵۵	۱۵۵	۱۵۱
۷۷	۱۵۵	۱۵۵	۱۵۱
۷۸	۱۵۵	۱۵۵	۱۵۱
۷۹	۱۵۵	۱۵۵	۱۵۱
۸۰	۱۵۵	۱۵۵	۱۵۱
۸۱	۱۵۵	۱۵۵	۱۵۱
۸۲	۱۵۵	۱۵۵	۱۵۱
۸۳	۱۵۵	۱۵۵	۱۵۱
۸۴	۱۵۵	۱۵۵	۱۵۱
۸۵	۱۵۵	۱۵۵	۱۵۱
۸۶	۱۵۵	۱۵۵	۱۵۱
۸۷	۱۵۵	۱۵۵	۱۵۱
۸۸	۱۵۵	۱۵۵	۱۵۱
۸۹	۱۵۵	۱۵۵	۱۵۱
۹۰	۱۵۵	۱۵۵	۱۵۱
۹۱	۱۵۵	۱۵۵	۱۵۱
۹۲	۱۵۵	۱۵۵	۱۵۱
۹۳	۱۵۵	۱۵۵	۱۵۱
۹۴	۱۵۵	۱۵۵	۱۵۱
۹۵	۱۵۵	۱۵۵	۱۵۱
۹۶	۱۵۵	۱۵۵	۱۵۱
۹۷	۱۵۵	۱۵۵	۱۵۱
۹۸	۱۵۵	۱۵۵	۱۵۱
۹۹	۱۵۵	۱۵۵	۱۵۱
۱۰۰	۱۵۵	۱۵۵	۱۵۱

تبریز و خوارزم

نمبر	نام	سمت ولادت	سمت مستد نشینی	سمت وفات
۱۱	سروپ سنگہ جی	۱۷۲۶	۱۷۵۵	۱۷۵۷
۱۲	سجیان سنگہ جی	۱۷۲۷	۱۷۵۷	۱۷۹۲
۱۳	زور اور سنگہ جی	۱۷۴۹	۱۷۹۲	۱۸۰۲
۱۴	گج سنگہ جی	۱۷۸۰	۱۸۰۲	۱۸۲۲
۱۵	راج سنگہ جی	۱۸۰۱	۱۸۲۲	۱۸۲۲
۱۶	پرتاب سنگہ جی		۱۸۲۲	۱۸۲۲
۱۷	صورت سنگہ جی	۱۸۲۲	۱۸۲۲	۱۸۸۵
۱۸	رتن سنگہ جی	۱۸۲۷	۱۸۸۵	۱۹۰۸
۱۹	مہاراجہ سردار سنگہ جی صاحب	۱۸۷۵	۱۹۰۸	۱۹۲۶
۲۰	مہاراجہ ڈونگر سنگہ جی صاحب	۱۹۱۱	۱۹۲۶	•

ਅੰਤਰਿ...

ਅੰਤਰਿ...

ਅੰਤਰਿ...

ਅੰਤਰਿ...

ਅੰਤਰਿ...

ਅੰਤਰਿ...

੨੩

ਪ੍ਰਸੰਨਾ

ਪ੍ਰਸੰਨਾ

ਪ੍ਰਸੰਨਾ ਪ੍ਰਸੰਨਾ ਪ੍ਰਸੰਨਾ ਪ੍ਰਸੰਨਾ

نام مورت

نام اولاد

نیت سیوت سورجمل جنکے سورجملوت کشن جی
جنکے کشناوت رامسی جنکے رامسیوت کرشی جنکے
کرسیوت روپ سی جنکے روپسیوت کوشل سی جنکے
کوشل سیوت نیم کرل جنکے نیماوت
راوکلیان مل توکرشی جنکے باکھ مین باکھاوت
سیرنگ جی جنکے سیرنگوت ہوجراج جنکے ہوجراجوت
مالد پو جنکے مالدیوت کاشی جنکے کاناوت پھول
جنکے پھول ہوت سرجن جنکے سرجنوت بہیم راج جنکے
بہیم راجوت مان سنگ جنکے مان سنگوت اچل جنکے
اچلاوت کرم چند جنکے کرم چندوت تیلوسی جنکے
تیلوسیوت سندھ جنکے سندھراوت

راجیت سنگ

راوکلیان مل جی

راجہ راس سنگ ام سنگ جنکے ام سنگوت ہردی سرمن
دوگرسی ڈوگروت بہین جنکے بہیناوت سلطان
جنکے سلطانوت پرتھی راج جنکے پرتھی راجوت دیرو
مین رام سنگ جنکے راموت کیکا سرمن بہانکری
بہانکروت راگہو داس جنکے راگہو داسوت گوبال
داسو جنکے گوبال داسوت سازنگ جنکے سازنگوت

بسم الله الرحمن الرحيم
الحمد لله رب العالمين
والصلاة والسلام على
سيدنا محمد وآله الطيبين

الطاهرين
الذين هم خير البرية
والصلاة والسلام على
سيدنا محمد وآله الطيبين

الطاهرين
الذين هم خير البرية
والصلاة والسلام على
سيدنا محمد وآله الطيبين

الطاهرين
الذين هم خير البرية
والصلاة والسلام على
سيدنا محمد وآله الطيبين

الطاهرين
الذين هم خير البرية
والصلاة والسلام على
سيدنا محمد وآله الطيبين

الطاهرين
الذين هم خير البرية
والصلاة والسلام على
سيدنا محمد وآله الطيبين

الطاهرين
الذين هم خير البرية
والصلاة والسلام على
سيدنا محمد وآله الطيبين

الطاهرين
الذين هم خير البرية
والصلاة والسلام على
سيدنا محمد وآله الطيبين

الطاهرين
الذين هم خير البرية
والصلاة والسلام على
سيدنا محمد وآله الطيبين

نام صورت

نام اولاد

آئندہ کینرک زاد چلہ ۲۴ پسر ہوئے
 راجہ راج سنگہ راجہ پرتاب سنگہ بچے سنگہ
 راجہ صورت سنگہ ... مہاراجہ رتن سنگہ مٹوئی سنگہ اکھن سنگہ عالم
 جسکا کنیت سنگہ ہوا پرتاپ سنگہ کھان سنگہ
 ٹیکم سنگہ تلوک سنگہ
 مہاراجہ رتن سنگہ ... مہاراجہ سردار سنگہ شیر سنگہ لالہ کھان سنگہ
 کینرک زاد جسکے راوت سنگہ و گلاب سنگہ و مکند سنگہ
 تین پسر ہیں
 مہاراجہ سردار سنگہ میگھ سنگہ عرف لال سنگہ کینرک زاد
 مہاراجہ وونگر سنگہ خلف لال سنگہ ولد سکت سنگہ
 بن دلال سنگہ ولد چتر سنگہ پسر سوم راجہ گج سنگہ

سیرتینا سیرتینا سیرتینا
سیرتینا سیرتینا سیرتینا

سیرتینا سیرتینا سیرتینا
سیرتینا سیرتینا سیرتینا

سیرتینا سیرتینا سیرتینا
سیرتینا سیرتینا سیرتینا

سیرتینا سیرتینا سیرتینا
سیرتینا سیرتینا سیرتینا

سیرتینا
سیرتینا

سیرتینا

سیرتینا سیرتینا سیرتینا
سیرتینا سیرتینا سیرتینا

سیرتینا سیرتینا سیرتینا
سیرتینا سیرتینا سیرتینا

سیرتینا سیرتینا سیرتینا
سیرتینا سیرتینا سیرتینا

سیرتینا سیرتینا سیرتینا
سیرتینا سیرتینا سیرتینا

سیرتینا سیرتینا سیرتینا
سیرتینا سیرتینا سیرتینا

نقشہ جات منسلک و پور پور تھا ہے ۱۸۷۱ء و ۱۸۷۲ء میں اختلاف ہوا ہے اس واسطے راجہ گج سنگھ کی اولاد کی تفصیل و ونون طرح لکھ دی نہ معلوم

کون سے صحیح ہے

راجہ زمانہ حال

۱۸۷۱ء میں بیکانیر کی ریاست پر جو دہ پور وغیرہ چند ریاستوں کی فوج نے حملہ کیا تب مہاراجہ صورت سنگھ صاحب نے گدڑا میں ہندو نشین ہونے کے تحت حفاظت سرکار انگریزی میں آنے کی درخواست کی تھی مگر اوس زمانہ میں سرکار انگریزی کا ہنشا یہ تھا کہ دریائے جمن سے جنوب و مغرب کی ریاستوں سے کچھ تعلق نہ کہا جاوے بلکہ جن ریاستوں سے عہد نامہ جات منضبط ہوئے وہ بھی فتح ہو گئے اس واسطے مہاراجہ صاحب کی درخواست خلاف نصیحت وقت منظور ہونے کا منظور ہوئی۔

۱۸۷۱ء میں برہمپٹی جنگ پٹارہ بمقتضائے مصلحت عام کل ریاستوں سے اتفاق ہوا تو اوس میں بیکانیر کو بھی شریک کیا گیا اور بموجب عہد نامہ مندرجہ نقشہ نمبر دوم باب اول و قایع راجپوتانہ کے مہاراجہ صاحب نے سرکار انگریزی کی اطاعت و مدد کرنا قبول کیا اور سرکار انگریزی نے اون کے سرکش توابعین کو مطیع کرنا اور ریاست کو اپنی حفاظت میں رکھنا منظور کیا چونکہ ریاست بیکانیر سے مرہٹوں کو کچھ خراج نہیں دیا جاتا تھا سہ کار انگریزی نے بھی کچھ خراج مقرر کیا۔

۱۸۷۲ء میں مہاراجہ صورت سنگھ صاحب کا انتقال ہوا اور اون کے خلف

بجز اجازت خاص گورنمنٹ سرکاری فوج ہرگز نہیں دینی چاہئے اور یہ
فساد ایسا نہیں ہے جس میں سرکاری طرف سے مداخلت لازم آتی ہو۔ غلام
میں وقت انضباط تہد کا فساد رفع کرانے کی شرط تھی کہ اس وقت کرایا
کیا اس شرط کے بموجب رئیس بیکانیر کو یہ منصب حاصل نہیں ہے کہ ہمیشہ
اپنے مفد و سرکش توابعین کے مقابلہ میں سرکار سے فوج ملنے کی درخواست
کرسکیں کہ اس حکم سے فوج کشتی موقوف ہوئی ہے

۱۸۳۵ء
نہلان حال بیکانیر و جیسلمیر کے درمیان نزاع بدستور جاری رہا
میں اس انتہا کو پہنچا کہ اس کے دفعیہ کی واسطے ایک صاحب انگریز کی تعین
لازم آئی اور انہوں نے دونوں رئیسوں کا بیچ رفع کر کے باہم راضی نامہ
کرایا ہے

جہاں راجہ صاحب نے حسب دستور زمانہ سابق اطراف ریاست میں خصوصاً
حصار علاقہ سرکار انگریزی کی طرف براہ زبردستی جدید ملک پر قبضہ کرنا
چاہا چونکہ اس زمانہ میں حد شکنی کر کے ملک محدودہ میں اضافہ کرنا قواعد
منضبطہ سرکار انگریزی کے خلاف ہے اول سرکار سے ہدایت ہوئی اور اس پر
خیال نہ کیا تب مجبور بدریہ فوج کشتی چشم نمائی کی گئی کہ حرکت بجا سے
باز رہے ہے

۱۸۴۲ء
میں ریاست بیکانیر نے شرح محصول مال تجارت مجوزہ سرکار
انگریزی کو کہ ستر و پیا دل پور راستہ بیکانیر ہو کے گذرتا ہے منظور
کیا کسی زمانہ میں بیکانیر سے آمد رفت مال تجارت کی بکثرت جاری تھی کہ

الحمد لله الذي جعلنا من عباده المخلصين

५७४

॥ श्रीगणेशाय नमः ॥

سیر جمعی اللہ کے نام سے دعا کرتی ہے کہ اس عطا نامہ کے
 بموجب دیہات مذکورہ اوٹکے ملک سور وئی میں یہ پابندی اور نہیں شریک
 کہ جو ملک مذکور کی واسطے ہیں شامل رہینگے اور اس عطیہ پر یکم مئی ۱۸۶۱
 سے عملدرآمد ہوگا :

فہرست دیہات مع جمع سالانہ

نمبر	نام دیہہ	تعداد جمع	کیفیت
۱	سابورہ	سا	
۲	ہاتک پٹی	ما	
۳	کبارا کٹا	اعالہ	اس گانوں کی جمع باضافہ سال وار ۱۸۶۴ و ۱۸۶۵ میں صاف ہو جاوے گی :
۴	گود یہ کبار	اعالہ	
۵	کام پورہ	ما	۱۸۶۴ و ۱۸۶۵ میں صاف ہو جاوے گی :
۶	سولا والی	اللہ	
۷	مار کبار	اعالہ	
۸	یاسیر	صا	
۹	گلوالہ	اعالہ	
۱۰	سہارن	صاف	
۱۱	کلچندر	ما	

کیفیت

تعداد جمع

نام و پید

نمبر

سایه

ماله لک

سلوانه کلان

۲۶

لما صه

ملوانه کلان

۲۸

ماله لک

لما صه

جلال آباد

۲۹

صالحه

اعا صه

چاره والہ

۳۰

ماله لک

لما صه

سیتا والی

۳۱

بار

لما صه

رام سر

۳۲

ماله لک

دلی خورو

۳۳

ماله لک

رام نگر

۳۴

ماله لک

لما صه

دلی کلان

۳۵

اعا صه

ماله صه

مرا واسے

۳۶

سایه

ساعه

جاو والی

۳۷

ماله صه

ماله صه

پوران پورہ

۳۸

ماله لک

ماله لک

خیر والی

۳۹

اعا صه

شروان پورہ

۴۰

ماله صه

کنڈا

۴۱

ماله لک

میزان

۴۵
 ۴۶
 ۴۷
 ۴۸
 ۴۹
 ۵۰
 ۵۱
 ۵۲
 ۵۳
 ۵۴
 ۵۵
 ۵۶
 ۵۷
 ۵۸
 ۵۹
 ۶۰
 ۶۱
 ۶۲
 ۶۳
 ۶۴
 ۶۵
 ۶۶
 ۶۷
 ۶۸
 ۶۹
 ۷۰
 ۷۱
 ۷۲
 ۷۳
 ۷۴
 ۷۵
 ۷۶
 ۷۷
 ۷۸
 ۷۹
 ۸۰
 ۸۱
 ۸۲
 ۸۳
 ۸۴
 ۸۵
 ۸۶
 ۸۷
 ۸۸
 ۸۹
 ۹۰
 ۹۱
 ۹۲
 ۹۳
 ۹۴
 ۹۵
 ۹۶
 ۹۷
 ۹۸
 ۹۹
 ۱۰۰

صاحب خوش مزاج و با مروت ہیں مگر مزاج میں وہیم و شک بہت ہے اس مختار و ن پر اعتبار نہیں کرتے اونکو بدلتے رہتے ہیں اور اس کے مصادرو لیتے ہیں دیانت دار لوگ نوکری قبول نہیں کرتے اور جو مقرر کرتے ہیں وہ جلد روپیہ پیدا کرنے میں کوشش کرتے ہیں تاکہ اداسے مصادرو کیو اسطے تیار رہیں مگر مہاراجہ صاحب ہر روزہ دربار کرتے ہیں اوسمیں ہر کوئی حاضر ہو کے استغاثہ پیش کر سکتا ہے :

۱۷۷۱ء تک مہاراجہ سردار سنگھ صاحب کے عہد کے اویس سال میں تہہ دیوان مندرجہ ذیل مقرر ہوئے اور ہر ایک روپیہ کا بندوبست نہ کرنے کی وجہ سے موقوف ہوا تھا :

نمبر	نام دیوان	وقت تقریر	نمبر	نام دیوان	وقت تقریر
۱	گمان سنگھ بیہ بچی ام لکھچہ	۱۸۵۲ء	۱۰	فتح چند سورانہ ۵ ایوم	۱۸۴۷ء
۲	پجھئی ام	۱۸۵۳ء	۱۱	پروبت گنگارام کھتری والہ	۱۸۴۷ء
۳	گمان سنگھ	۱۸۵۴ء	۱۲	شاہ مل کوچار ۸ ماہ	۱۸۴۷ء
۴	پنڈت دوجی مندر سنگھ والیار	۱۸۵۵ء	۱۳	مان مل ۸ ماہ	۱۸۴۸ء
۵	رام لال دوار کانی	۱۸۵۶ء	۱۴	مہتا شیو لال ۵ ایوم	۱۸۴۸ء
۶	گمان سنگھ بیہ	۱۸۴۷ء	۱۵	لکھن چند نایتہ ۸ ماہ	۱۸۴۸ء
۷	رام لال	۱۸۴۵ء	۱۶	ولایت حسین	۱۸۴۸ء
۸	مان مل لکھچہ خلف پجھئی ام	۱۸۴۴ء	۱۷	پنڈت بن پھول	۱۸۴۹ء
۹	شیو نالی نایتہ ۳ ماہ	۱۸۴۴ء			

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰

مرصہ سی جکے بزرگ جو وہ پور سے ناؤ میکا کے ساتھ آئے تھے بیگانہ میں بہت
 زبردست اور فریبی ہیں چند سال سے اونکے دو گروہ ہو گئے ہیں ایک کے
 سرگروہ پسران ہندو مل وکیل سابق شعیبہ ایجنسی راجستان ہیں اور دوسرے
 کے ملازمان رانی راناوت جی صاحب ہیں دوسرے گروہ میں بچی رام ورام لال
 دیوانان مذکورہ صدر تھے بچی رام فقیر ہو گیا اوسکے دو بیٹے گیان مل و مان مل
 بعد وفات رام لال اس گروہ کے افسر ہوئے اور رانی راناوت جی صاحبہ مرحوم کی
 جائیداد کی تنظیم کی جائیداد مذکور مع جائیداد مہاراجہ صاحب کی والدہ کی رانی پوگیانی
 جی کو مل گئی تھی اور اوس نے بھی مان مل کو کامدار رکھا تھا۔
 ہندو مل مارو کے اخلاف ہری سنگ و گمان سنگ و جسونت سنگ ہوئے۔
 جب یہ لوگ برسر کار تھے ایک بہائی ایجنسی میں وکیل رہتا تھا اور دیگر دیوانی
 کا کام کرتے تھے بالفعل ہری سنگ بیکار ہے اوسکا چچا جو گل صاحب تھے
 گورنر جنرل کی خدمت میں وکالت پر رہتا ہے دوسرا بہائی گمان سنگ کئی مرتبہ
 دیوان ہو چکا ہے اور جو مصادرہ ۱۹۵۵ء سے شروع ہوا اوسکا بانی
 سیانی وہی ہے ۱۹۵۸ء میں مرا تھا سب سے چوٹا بہائی جسونت سنگ جنرل
 لارنس صاحب کے ساتھ وکیل تھا عدو میں اوس نے بد چلنی کی اس کے
 اوسکے خاندان کو ایجنسی میں جانے کی مخالفت ہو گئی ہے۔
 یہ دونوں فرق یا ہم سخت عداوت رکھتے ہیں اونکی دشمنی و جہد حصول
 اختیار و فریب و دغا بازی پیراد حصول عنایت رئیس و مضاحیان پیر
 طمع و بددیانتی نے ریاست کو حالت تباہی پر پہنچایا ہے اور اصلاح و

گھر ہر آخر کار مہاراجہ صاحب نے پردیس یون کو نو کر رکھنے کی تجویز کی۔
 ولایت حسین ساکن دہلی کے سابقاً انگریزی علاقہ میں ڈپٹی مجسٹریٹ تھا ایک
 میں طلب ہوا اوسکو اجازت ہوئی کہ تحصیلوں پر اپنے آدھی مقرر کرے اس
 سب سے ۱۸۹۸ء میں پردیس یون کی جماعت کثیرہ کا انجمن سب آدھی ایسے
 نہ تھے ملازمان قدیم کی جا پر مقرر ہوئے مگر دیسیوں کی بھی معاش کلی یا جزو
 بحال رہی اس خیال سے کہ پردیسی پیشتر سے زیادہ سختی کرینگے اور بیکانیر
 میں پردیس یون سے ذاتی نفرت ہے ولایت حسین کا آنا جس کا قدیم بلکار
 کو ناگوار ہوا ویسا ہی کل عوام الناس کو نا پسند ہوا۔

ولایت حسین کو امید تھی کہ حسب اقرار اپنی آمدنی ریاست میں اضافہ کر کے
 مہاراجہ صاحب کو رضا مند رکھو گا مگر قحط واقع ہونے سے روپیہ کا بندوبست
 نہ کر سکا یہ امید میل پہنچا لی ہوئی اگرچہ اوس نے انتظام میں کچھ
 اصلاح کرنی چاہی مگر مہاراجہ صاحب کو صلاح نیک نہ دی اس واسطے
 اوسکی بے اعتباری اور تحقیر وزیر و وزیر زیادہ ہوتی گئی سوائے اس کے
 علی العموم کل دہلی والوں سے نفرت زیادہ ہوتی گئی کہ انہوں نے رعایا
 کو زمانہ رام لال کے بند کی تحلیفوں میں سے کسی سے سبکدوش نکلیا بلکہ جو
 ظلم و زیادتی پیشتر سے ہوتی تھی بدستور جاری رکھی کہ بیداوتوں کا فساد
 انہیں کی بد تدبیری سے وقوع میں آیا مگر جب خیال کیا جاتا ہے کہ ولایت
 صرف بغرض ایندلی جمع طلب ہوا تھا اور اوسکو محتاج رعایا کے ساتھ
 جو سختی و تشدد ایصال محاصل سے پہلے ہی تنگ تھی اور اوسکی تصدیق

[illegible]

داعیات کیواسطے ایک صاحب انگریز کاروبار میں تھے۔
 اگرچہ ولایت حسین اگست ۱۸۴۹ء میں عہدہ سے متوقف ہو چکا تھا مگر حیدر
 علیج وہ اور اسکے ہمراہی فروری ۱۸۵۰ء تک بطور درباری بدستور موجود
 رہے اور انکی موجودگی دیوان جدید کے کام میں ازبیں پر ضرور اور
 خلیل انداز ہونے جسوقت پنڈت من پھول کو جانا میسر نہ آتا تو اسے مہاراجہ
 صاحب کی خدمت میں حاضر رہتے تھے اور بالواسطہ کاروبار ریاست
 میں ہی مداخلت کرتے تھے یہ حال دیکھ کے صاحب انجنت سے مہاراجہ
 صاحب کو آگاہ کیا اور انہوں نے انکی علیحدگی کا اقرار کیا مگر عرصہ تک
 تکرار رہی آخر کار بڑی مشکل سے بتاریخ ۱۴ مارچ ۱۸۵۰ء مع گروہ کشمیر
 رشتہ دار اور متوسلون کے ولایت حسین رہائی کو کیا۔ مہاراجہ صاحب
 اور ولایت حسین دونوں نے تصدیق کیا کہ ریاست کا حساب داخل ہو گیا
 ہے پس اسکی شکایت کہ مہاراجہ صاحب نے مجھ کو قید کر دیا ہے غلط ثابت
 ہوئی اور خود ولایت حسین نے تسلیم کیا کہ مجھ کو صرف یہ شکایت تھی کہ مہاراجہ
 صاحب جانے نہیں دیتے ہیں ۛ

۴۔ اگست ۱۸۴۹ء کو پنڈت من پھول نے کام شروع کیا اور وقت قحط اور
 ظلم سے ملک ویران تھا سپاہ کی تنخواہ مدت سے چڑھی ہوئی تھی خزانہ پر
 قرض کثیر تھا ہر اک لوگ ناراض اور علانیہ بغاوت پر آمادہ تھے۔ اس نے
 اول ہی دیسی اہلکاروں کو کہ ولایت حسین نے متوقف کئے تھے پڑے اور
 بیشتر ارتنخواہوں کے عہدوں پر مقرر کیا اور شب خواہش اس کے دروہ

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰

ٹھاکروں کی سرکشی وغارتگری و باہمی نزاع و فساد سے ہی بڑی ابتری تھی
 اخیر ۱۸۶۷ء میں مسیح بنین صاحب و کپتان اسپن صاحب واسطے رفع نزاع
 جو وہ پور کے جوہا اور بیکانیر کے بیداوت راجپوتوں کے جس سے ملک میں
 غدر ہو رہا تھا۔ حدہ بیکانیر و جیپور وجودہ پور پر گئے تھے اور اسیثناء
 میں کرنل ماوری صاحب سپرنٹنڈنٹ جنرل استیصال ٹہگی و انسداد دکنیتی
 کیٹن سے شکایت کثرت واردات پہونچنے پر گورنمنٹ نے حالات شیخا وائی
 کی نسبت رپورٹ طلب کی تھی بہتھیل اوسکے صاحب ایجنٹ گورنر جنرل راجپوتوں
 نے بذریعہ چٹھی ۱۸۶۷ء فروری ۱۸۶۷ء تحریر کیا کہ ممالک واقع سرحد مارواڑ و بیکانیر
 میں غایت درجہ کی بد نظمی و ابتری ہے اور غارتگری صرف بار و ٹھیس یعنی
 باغیوں اور غیر معلوم اشخاص پر موقوف نہیں ہے بلکہ اکثر لوگ علاقہ بظور
 پیشہ کے کرتے ہیں ریاستوں سے اسکا بندوبست ہونا ناخیر ممکن ہے کیونکہ
 محرم ایک علاقہ سے دوسرے علاقہ میں جا کے بغافیت پناہ پذیر ہو جاتے
 ہیں

اسپرنٹنڈنٹ ریاستوں کے سرحدہ کے قریب ایک انگریز افسر متعین ہونے
 کی تجویز قرار پائی اور اسوجہ سے کہ بیکانیر میں کوئی صاحب نہیں رہتے
 تھے اور اس ریاست میں صورت انتظام بھی نہ تھی قصہ سچان گڈہ
 واقع سرحد بیکانیر بہترین مقام متصور ہوا مہاراجہ صاحب نے اسپرینٹنڈنٹ
 کیا اور کوتہ اندیشی سے لکھ دیا کہ ہمارے علاقہ میں صاحب انگریز کا متعین
 ہونا عہد نامہ کے خلاف ہے مگر اوندکا عذر پیش نگیا اور کپتان پولٹ صاحب

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰

کپتان بریڈ فورڈ صاحب کی جانے سے پیشتر ہی وہی ہو گئی البتہ جو زیادتی
 سابق میں باعث بدنامی حکومت مہاراجہ صاحب ہی نہ ہی بچا ہے اگرچہ بالکل
 موقوف نہ ہوئی مگر یکایک لگے اور مہاراجہ صاحب نے بذریعہ خیر لطیف ۳۳۰۰۰ روپے
 ۳۳۰۰۰ روپے بھی صاحب ایجنٹ کو لے کر جنرل و نائب ڈپٹی سروس و گورنر جنرل صاحب
 نظم و نسق ریاست کا اقرار کیا تھا اور اسکا بالکل ایفاء کر کے
 ہے انتظام میں ہے جیسے پیشتر مہاراجہ سردار سنگھ صاحب از قبل نا قابل
 رہا ہو گئی تھی اور یکایک میں بہت کم رہتے تھے مع ایک رانی کے جس سے
 و شہین انعام میں شادی کی گئی تھی گنجپور میں رہنے لگے تھے اور زیادہ وقت
 انکا ایک مکار جو تشی کی صحبت میں صرف ہوتا تھا اس جو تشی کو غباراؤ
 ہری سنگھ اور تشی رام گولہ نے بلایا تھا کہ اس کے سبب سے اسکا بہت رنج
 ہو گیا بچا ہے اختیارات ہی پنڈت من پھول سر پنچ کی بہتک و ذلت ہوتی
 تھی نان مل پچسوار یہ قصور سزا پایا قید و جرمانہ سنگین ہوا اور وہیں
 و اس دوسرے پچسوار کسی پرگتہ میں بھیجا گیا پنڈت من پھول نے پختہ
 استعفی دیا مگر کچھ التفات نہ ہوا اسکو ایسی خرابیاں دیکھنی پڑیں کہ ہر ایک کو
 اور خصوصاً اپنے شخص کو جسے یہ سخت حکومت سرکار انگریزی تعلیم پالی رنج
 و فساد کا باعث ہو گیا تھا
 گولہ یعنی غلاموں کو ریاست کے معزز و پیش ہوا جب عہد و ن پر مقرر
 کیا گیا مگر خاص اس شرط سے کہ جب تک مہاراجہ صاحب اور اس کے صاحبوں
 کو میرٹلاویہ دیتے رہیں سجال نہ لگے یہ کام سہل نہ تھا اور کو لازم آیا کہ

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰

انگریز کی تحریک کی بغیر اشخاص مثل پنڈت من پھول کو دیوانی پر اور ایک لیسٹ
اور مستعد شخص کو افسری پولیس پر مقرر کیا ہے۔

۱۸۷۳ء میں لکھا گیا کہ اگرچہ مہاراجہ صاحب نے چند شایان کی ہیں مگر
ادنیٰ کوئی اصل اولاد نہیں ہے جو پیدا ہوئی تھوڑے دنوں بعد مر گئی
مگر ایک کینزک سے جو مہاراجہ صاحب کے شہ صاحب والی اور نے اپنی دختر
کے ساتھ جہیز میں دی تھی ایک لڑکا پندرہ سال پہلے مہاراجہ صاحب
کینزک اور اسکی اولاد ورشتہ داروں پر ہمیشہ دل نہا دیتے ہیں
اور زر کثیر خرچ کرتے ہیں انکے خالص راجہ دتوں سے رشتہ داری کرنا
چاہتے ہیں یہی سبب ہے کہ مہاراجہ صاحب اور ٹھاکرون کے درمیان
نا اتفاق ہے۔

بدت دراز تک یہ اختیار کامل راج کرنے اور تلون طبع و مشہد مزاج ہونے
سے مہاراجہ صاحب کا ایسا خود سر و بدلحاظ اور گمراہ کرنے والے نالایق خواہد
کے اختیار میں ہونا عجب نہیں ہے سرکار انگریزی کے بدل خیر خواہ ہیں اسلئے
انتظام ریاست کے باب میں صاحب پولیٹیکل ایجنٹ کی صلاح کو توجہ سے سنتے
ہیں اور اس پر عمل کر نیکا اقرار واثق کرتے ہیں مگر طبیعت میں استقلال نہیں
جلد متحرک ہو جاتے ہیں اس سے انکے قول کا اعتبار نہیں ہے۔

وہی و متعصب ہونے سے فقیر و پوجاریوں کے مغلوب ہیں اور مکا وقت زیادہ
ترجہ دے دے و شہر شاہی و غمہ شاستری پنڈتوں کی صحبت میں ضائع ہوتا
ہے اور انکو زکیر دیتے ہیں بذات خاص کام پر متوجہ ہوتا غیر ممکن ہے دہم

Handwritten text in a cursive script, likely Persian or Arabic, filling the page. The text is arranged in approximately 20 horizontal lines. The script is dense and characteristic of historical manuscripts. The text appears to be a continuous narrative or a collection of verses. The ink is dark, and the paper shows signs of age and wear.

دیہی سہا سے پیچسوار کو مہاراجہ صاحب کے انتقال سے مطلع کیا بلکہ انکو قلعہ میں نہ آنے دیا ریاست کے کام سے بی دخل کر دیا اور انکے اور صاحب اسسٹنٹ ایجنٹ گورنر جنرل مقیم سجان گڑھ کے درمیان خط و کتابت میں خلل انداز ہوئے :

دستور ہے کہ رئیس کے انتقال پر تیسرے روز مسند نشین رئیس کے نام سے منادی ہوتی ہے مہاراجہ ہری سنگھ اور حیدر متصدیوں نے بہشتنا سے مان مل کے کہہ کر سنگھ کی طرف تھا ماحی بیٹیا فی جی کو ڈونگر سنگھ کے ہاں سے منادی کرانے پر یکوشش تمام آباد کیا تھا کہ اسکی مسند نشینی کا احتیاج قائم ہو جاوے مگر ماحی صاحبہ موصوف نے باوجودیکہ انکو بھی یہ امر منظور تھا کسی قدر پٹت من بہول کی خفیہ صلاح سے اور کسی قدر اس خوف سے کہ اگر بلا منظوری سرکار انگریزی کسی کو نامزد کر دیا جاوے گا تو دیگر دعویٰ اس قدر فساد عظیم برپا کرینگے ڈونگر سنگھ کے نام سے منادی نہ کرانی ۱۷ مئی ۱۸۶۲ء کو اسسٹنٹ ایجنٹ گورنر جنرل کے پاس بمقام سجان گڑھ خبر پہونچی اوہوں نے فی الفور صاحب ایجنٹ گورنر جنرل کو اطلاع دی اور بلا توقف بیکانیر کو روانہ ہوئے اور بہدران حال بذریعہ کیفیت تحریر کیا کہ اگر کسی طرح کی بد نظمی ہوگی تو سرکار انگریزی میں پیچسواران مقررہ مہاراجہ صاحبہ عوم ذمہ ور و قابل باز پرس تصور ہونگے :

سجان گڑھ اور بیکانیر کے درمیان نوہ ٹیل کا فاصلہ ہے اور ریتہ بکشت آتا ہے سفر کی واسطے موسم نہایت خراب تھا گری کی کثرت اور پانی کی قلت

۱۰ این کتاب در دسترس است و در دسترس است و در دسترس است
 ۱۱ این کتاب در دسترس است و در دسترس است و در دسترس است
 ۱۲ این کتاب در دسترس است و در دسترس است و در دسترس است
 ۱۳ این کتاب در دسترس است و در دسترس است و در دسترس است
 ۱۴ این کتاب در دسترس است و در دسترس است و در دسترس است
 ۱۵ این کتاب در دسترس است و در دسترس است و در دسترس است
 ۱۶ این کتاب در دسترس است و در دسترس است و در دسترس است
 ۱۷ این کتاب در دسترس است و در دسترس است و در دسترس است
 ۱۸ این کتاب در دسترس است و در دسترس است و در دسترس است
 ۱۹ این کتاب در دسترس است و در دسترس است و در دسترس است
 ۲۰ این کتاب در دسترس است و در دسترس است و در دسترس است

پنچسوارون کا اطمینان اور محکمہ پنچایت کی حکومت کا استحکام کرنے کے بعد مقدمہ
کام یہ تھا کہ خالی سند کیواسطے کسی شخص کو وارث قرار دیا جاوے مہاراجہ
سردار سنگھ صاحب نے کسیکو نامزد کیا تھا اس سبب سے بیکانیر کے مکار و دغا باز
متصدیوں کو قریب و چالاکی کرنے کی بڑی گنجائش تھی اونکو یاد تھا کہ اس طرح
مہاراجہ ترور اور سنگھ کے مرجانے پر ہمارے بزرگوں نے ریاست کو برباد کر کے
بڑی دولت حاصل کی تھی اسواسطے اس موقع پر بھی بزرگوں کی طرح طالع آزمائی
کرنے میں کوتاہی نہ کی رئیس کے انتقال پر دستور ہے کہ بار وٹھیہ یعنی باغی
تھا کہ یہی تعزیت کیواسطے آتے ہیں اور اس ذریعہ سے اپنے استحقاق کی تقویت
نصو کرتے ہیں چنانچہ ریاست کے کل ٹھاکر بیکانیر میں جمع ہوئے اور متصدیوں
کے مختلف گروہوں میں شریک ہوئے اور زمانہ محل کی خصوصیت و نا اتفاقی متصدیوں
کے حق میں بہت مفید ہوئی صاحب اسسٹنٹ پیونچے تب مہاراجہ جہا مروجہ
کی دورانیوں بیٹھانی جی و پوگلیانی جی کے تحت میں دو مخالف فریق تھے۔
بیٹھانی جی پیشتر شادی ہونے کی وجہ سے پٹ رانی تھیں مگر مہاراجہ جہا
کا اوپر کچھ التفات نہ تھا اس سبب سے علیحدہ رہتی تھیں پوگلیانی جی پر سب
راہیوں سے زیادہ مہربانی تھی اس سے ان کا مہاراجہ صاحب کے مزاج
پر بہت دخل تھا اور زمانہ محل کے افسر متصور ہونے کے بحیات مہاراجہ صاحب
کل کاروبار متعلقہ کا اختیار مطلق رکھتی تھیں مہاراجہ صاحب کے انتقال
پر دونوں کے رتبہ میں انقلاب پیدا ہوا جو ہمیشہ مخفی و نامعلوم رہی تھی
اور جس کا نام صاحب پولیٹیکل ایجنٹ نے شاید کبھی سنا ہوا و سکا یکا یک ریاست

عمل کیا جاوے۔ پھر وارث ریاست تجویز کرنے میں متواتر خلیل اندازی ہوتی رہی اور باری اور
 تصدیقوں کا مقصود یہ تھا کہ سند نشینی کی تجویز اس طرح ہو کہ اوسین غنہ
 و اعتراض کرنے کی ہمیشہ گنجایش رہی اس نظر سے انہوں نے اخیر وقت
 تک ماجی بیڈیانی جی اور صاحب اسسٹنٹ کی گفتگو نہونے دی مگر جو مشکل
 پیش آئیں سب رفع ہوتی گئیں اور اخیر میں جو لوگ مغلوب ہوئے انہوں
 نے ہی قبول کر لیا کہ یہ تجویز بہت باقاعدہ اور انصاف سے ہوئی ہے۔
 ایک دفعہ ایک فریق نے محکمہ پنچایت کی عدول حکمی اور موجودگی صاحب انگریز
 کی لاپرواہی کر کے بہت سرکشی و سینہ زوری ظاہر کی یعنی بلا حصول منظوری
 سرکار انگریزی اور قبل اسکے کہ ماجی بیڈیانی جی اور صاحب اسسٹنٹ کی
 صلاح ہو جاوے ڈونگر سنگہ کو بہ زبردستی سند نشین کرانا چاہا اس میں
 ہری سنگہ و ام سنگہ و میگہ سنگہ وغیرہ شریک تھے انہوں نے یہ فساد اس
 خیال سے نہیں کیا تھا کہ ڈونگر سنگہ کے حق پر سحاط واجب نہوگا مگر صرف اس
 غرض سے کہ ہماری خود سہری ثابت ہو اور رئیس اس اعتبار سے کہ ہماری
 ہی کوشش سے سند نشین ہوا ہے ہمیشہ مشکور رہے مگر حسن اتفاق سے
 بروقت اطلاع ہو کے اونکی تدبیر کا انسداد فوراً عمل میں آیا۔
 یکم جون کو صاحب ایجنٹ گورنر جنرل کی چٹھی مورخہ ۲۵- مہی مشعر ہدایت نظام
 ریاست وصول ہوتی ہے صاحب اسسٹنٹ نے سر پنچ کی کام شروع کیا
 خزانہ اور فوج کا اہتمام اپنے ہاتھ میں لیا حفظ امن و انتظام و تقرر حکام

[illegible]

تک وصول نہیں ہوتی تھی فوج و دیگر ملازمان راج کی تنخواہ مدت سے چڑھ چکی
 ہوئی تھی کہ سب نالان تھے طویلہ و گاؤ خانہ وغیرہ کے حیوانات کی مہنون
 سے خبر گیری ہوئی تھی کہ نہایت خراب حال تھے اور فاقہ کرتے تھے شہر تجات
 ریاست میں بڑی بد نظمی تھی بعض میں اتنے اشخاص با اختیار تھے کہ اوہیں
 سے کوئی ایک بخصوصیت افسر و ذمہ ور تصور نہیں ہو سکتا تھا بعض میں ایسی
 بے اختیاری تھی کہ کل ملازم ہمارا جہ صاحب کے احکام زبانی کے بموجب عمل
 کرتے تھے :

ان شہر تجات ضروری نقشہ جات حاصل کرنے میں بڑی مشکل ہوئی بعض میں کوئی
 حساب نہ تھا بعض کے ملازم ایسے جاہل تھے اور انکو نقشہ جات کا دینا منظور
 نہ تھا کہ جب تک پنچایت سے کمال تاکید و نگرانی نہ ہوئی نہ دیکھے
 ہمارا جہ مرحوم کی مقرر کی ہوئی پنچایت میں پنڈت من چول منشی دیسی ہا
 مان مل را کہیچہ شاہ نکل کوچر۔ وہیں سکھ داس کو ہبیاری تھے اور افسران
 شہر تجات مال میں کبھی چند نہایت فوجداری میں جواہر مل کوچر اور اسکے
 بعد میرالال مندرہ اور دیوانی میں چھوگ مل تھے انہیں اہلکار و نکو وہی کام
 حسب ضابطہ سپرد کر کے ہدایت کی کہ اپنے اپنے کام کو محنت و تندہی سے انجام

دیتے رہیں :
 ہر ایک بڑے معاملہ کی پنچایت کے اجلاس کامل میں سجت ہوتی تھی اور ہر ایک
 سردار کو اجازت بلکہ ترغیب دینی کہ اپنی رائے کا آزادی سے اظہار کرے
 اور فقط سہولیت انصرام کار اور سرداروں کی ذمہ داری خاص بالکل منظور

موروثی خزانچی کی تحویل میں بمقام بیکانیر رہے اور ملاحکمانہ دستخطی خریدار
وصاحب سرمنج کے حسین ضرورت خرچ کی مفصل لکھی جاوے کوئی رقم ادا
نکلی جاوے اس غرض سے کہ بیش قرار و بیکار ملازمان راج کو بہ اداسے بخواہ
برخاست کیا جاوے سا ہو کاران شہر سے پچیس ہزار روپیہ قرض لیا گیا کہ
اونہوں نے بخوشی تمام دیا۔

کارروائی تحریری کے اشل مرتب کر نیکاطریقہ بیکانیر میں پتہ میں ہل نے ۱۸۹۹ء
میں جاری کیا تھا اور جہانک ممکن تھا اوپر سرحاظ رکھا مگر مہاراجہ صاحب
مرحوم کی حضوری و مقرب و گولہ اکثر مقدمات کو اپنے اختیار میں لیے لکھ
زبانی کارروائی کرتے تھے مگر بعد انتقال مہاراجہ صاحب کے تیاری و ترتیب و حقا
اشل مقدمات و تیاری نقشہ جات کارکردگی و تحریر حساب کل سرشتہ جات
کا باقاعدہ شتر بہ پیروی قواعد مروجہ علاقہ انگریزی برابر جاری رہا
اور حالات ملکی آگہی عام کیواسطے جمع ہو کے ضبط تحریر میں آئے ویسی ہلکاروں
کی مخالفت اور ریاست کی بد نظمی اور دفتریان راج سے حالات ہمشکل
دریافت ہونے کی وجہ سے یہ کام سہل نہ تھا مگر باوصف انواع مشکلات
کے اس خوبی سے انجام کو پہونچا کہ بتاریخ ۲۲۔ جنوری ۱۹۰۳ء وقت حصول
اختیار مہاراجہ صاحب صاحب ایجنٹ گورنر جنرل دفتر کو ملاحظہ کر کے بہت
خوش ہوئے اور جس آسانی سے ہر شتر کے حالات تحقیق کئے تھے اور حسب طرح
مقدمات کی ترتیب ہوئی اور جس سے جلدی ہر ایک مثل برآمد ہو سکتی تھی
اوس سے بہت تعجب ہوا۔

[illegible]

گوار علاقہ مارواڑ کو کہ ریاست بیکانیر میں کچھ حق نہیں رکھتا ۱۸۴۹ء میں مہاراجہ صاحب مرحوم نے صرف براہ مہربانی دیا تھا۔

دوم و سوم سورج دیس وینڈٹ والی پرگنہ ہنومان گڈہ جمعی دوترا چار سور و بیہ کہ ۱۸۴۹ء میں مہاراجہ صاحب مرحوم نے براہ عنایت علاوہ موضع دوسارہ جمعی پانسور و بیہ جاگیر قدیم کے صاحبزادہ خداداد خان کو عطا کئے تھے اور کے پاس جو وہ پور میں بڑی جاگیر ہے اور بیکانیر میں اوسکا کچھ حق نہیں ہے۔

چھارم مالاسرچہ جسراہر جمعی آٹھ سور و بیہ مہاراجہ صاحب مرحوم نے بمبرور عرصہ میں سال شیاہ سنگہ والد ہٹاکہ بہری سنگہ شیخاوت شیاہ گڈہ والد علاقہ جے پور کو صرف بنظر مہربانی دیا تھا یہ ہٹاکہ شیاہ گڈہ میں رہتا ہے بیکانیر میں اوسکا کچھ حق نہیں ہے۔

پنجم ربیہ پرگنہ چور و جمعی پندرہ سور و بیہ ۱۸۴۶ء میں حکیم کرامت علی خان دربار کو بالعوض تنخواہ ملا تھا اب محکمہ پنچایت نے گانو ضبط کر کے حسب دستور نقد تنخواہ مقرر کر دی ہے۔

ششم بہلو تحصیل پانچو جمعی ہزار سور و بیہ مہاراجہ صاحب مرحوم نے سہلا میں راوٹوں کو کرن ریواڑی والد کو دیا تھا لوگ کرن گوپال دیو کا بیٹا ہے اور گوپال دیو کے استقرار واقع ریواڑی سجرم سازش تلارام باغی ضبط ہوئے تھے۔ لوگ کرن گانو چوڑ کر چلا گیا دربار نے گانو ضبط کر لیا۔

ہفتم اسناد پر سر پرگنہ سیاہ کوٹی جمعی پانسور و بیہ ۱۹۲۲ء میں ہٹاکہ

پنجایت ہر روزہ حاضر ہو کے کاروبار ریاست کا عرض حال کرتی تھی اور صاحب
اسسٹنٹ زمانہ سابق کی اہتری و بیضا بٹگی اور تدبیرات اصلاح مجسیرہ
محکمہ پنجایت سے مطلع کرنے میں کبھی کوتاہی نہیں کرتے تھے اور انہوں نے ہمارا
صاحب کو کاروبار ریاست پر دل لگانے اور مقدم شہادت جات ریاست
کو بذات خاص ملاحظہ کرنے پر آمادہ کیا اور یہ بھی کہ ایسی عقل کے زور سے
تجویز کیا کریں اور بحسب ضرورت اور وہ سے صلاح کیا کریں ہمارا جہ صاحب
نصیحت پذیر اور معقول پسند ہیں اور انکی طبیعت ذکی ہے اور خوشنودار و
وہندی میں اچھی چہارت رکھتے ہیں اور اخلاق و گفتگو میں بہت ترقی کی
ہے ۛ

بتاریخ ۲۲۔ جنوری ۱۹۱۵ء صاحب ایجنٹ گورنر جنرل نے دربار عام میں بحال
حشمت و تجل ہمارا جہ ڈونگر سنگہ صاحب کو سرکارانگریزی کی طرف سے خلعت
اور ریاست کی مہرین اور اختیار نظم و نسق ریاست کہ اسوقت بطور سربراہ
صاحب اسسٹنٹ کو تہا سپرد کئے اور یہ امداد پنڈت من پھول بذات خاص
کام کرنے کی صلاح دی ۛ

پنڈت من پھول کمپن سٹارہ ہند وزیر ریاست سابق اکسٹراسسٹنٹ
کشنر درجہ اول ملک پنجاب نے آٹھ چینیہ کے عرصہ میں صاحب اسسٹنٹ
کو بہت مدد دی اوسکی نیک چلنی اور خیر خواہی سرکارانگریزی شہر و
معروف ہے اوسکی لیاقت کارکردگی کہ یہ تحت حکومت لارڈ لارنس صاحب
وسرینری لارنس صاحب و سروربرٹ ٹنگری صاحب و سرڈونلڈ میکلوڈ صاحب

7/11

کو بد نظمی ریاست اور مہاراجہ سردار سنگد صاحب مرحوم کے اقرار اصلاح
 انتظام سے آگاہ کر کے ہدایت کی کہ سجدہ کی تمام کوششیں کر کے اس اقرار کا
 ایفادہ کریں اور ہمدان حال صاحب اسسٹنٹ کو مہاراجہ صاحب کے سامنے
 خانگی میں دست اندازی کرنے اور گورنمنٹ کے منشاء عملداری پر بھی اقرار مہاراجہ
 صاحب مرحوم سے تجاوز کرنے کی ممانعت کی کہ صاحب موصوف نے اس پر
 سنجیدگی سے کیا خرچہ کی عبارت نے کہ بہت صاف و صحیح مگر دوستانہ بھی مہاراجہ
 صاحب کے دل پر ایسا اثر پیدا کیا کہ انہوں نے فی الفور احکام جاری کئے
 اگر اوپر اچھی طرح عمل ہوا تو ضرور باعث ترقی انتظام رہا ہو سکے گا
 بتاریخ ۲۔ دسمبر ۱۸۷۳ء پٹنہ میں یہاں سبب بیماری کے بیکانیر کی نوکری
 سے مستوفی ہوا مہاراجہ صاحب نے بطور خلعت و دیہہ جاگیر و سکونت و آب و
 سے رخصت کیا اور بجائے اسکے اپنے والد مہاراجہ لال سنگد کو خیر دار مقرر
 کیا مان مل و شاہ مل بہ دستور داخل پنچایت رہے مہاراجہ صاحب نے جون ۱۸۷۴ء
 دیہی سہائے کو موقوف کر کے بجائے اسکے جسونت سنگد بیکد کو مقرر کیا لال سنگد
 کے تحت میں سرداروں نے اچھی طرح کام کیا اسکے تقرر کے بعد نا اتفاقی کی
 کوئی شکایت نہ ہوئی

شروع سال میں اہلکاروں کے ظلم کی بہت شکایت ہوئی کہ اکثر مقدمہ آدراہ
 تک پہنچے کہ انہیں ظالم اہلکاروں کو سزا اور مظلوموں کی حق سزا ہوئی
 اور آئندہ کے ظلم و تشدد کا اسناد ہو گیا
 ۱۸۷۵ء میں مہاراجہ صاحب نے مع صاحب اسسٹنٹ ایجنٹ گورنر جنرل

بتاریخ ۲۲۔ فروری ۱۷۷۵ء مہاراجہ صاحب کی نسبت مہاراجہ صاحب والی کچھ کی دختر کے ساتھ ہوئی منتہر دربار کچھ نے مہاراجہ صاحب کے ٹیکہ کیا اور دربار بیگانہ نے اسکو حسب قاعدہ منظور کیا اگرچہ شادی کی کوئی تاریخ مقرر نہ ہوئی مگر مشہور تھا کہ دو برس کے اندر ہوگی :

بتاریخ ۱۵۔ فروری ۱۷۷۵ء بتقریب شادی دختر چمن رام مہاجن ساکن جیوہ اوکے گہرات آئی تھی اور ایک کہنہ بوسیدہ مکان کی چیت پر آدمی بکثرت جمع ہو گئے تھے یکایک چیت ٹوٹ پڑی اور اسکے صدمہ سے بارہ آدمی مر گئے اور بہت سے مجروح شدید ہوئے :

انتظام ریاست بدستور محکمہ پنچایت کے اہتمام سے بہ افسری لال سنگہ والد مہاراجہ صاحب ہونٹارہا اور پنجسوار قلعہ میں جہان مہاراجہ صاحب رہتے ہیں انصرا م کارکیواسطے جمع ہوتے رہے اگرچہ لال سنگہ خود کام نہیں کرتا ہے مگر معاملات عظیم اوسی کی منظوری سے طے ہوتے ہیں مہاراجہ صاحب پنچایت کے ذریعہ سے کام کرتے ہیں اور لال سنگہ کو بہت بددیتے ہیں دسمبر ۱۷۷۵ء میں مہاراجہ صاحب نے عہدہ پنچسوار سی پرکہ مدت سے خالی تھا مہاراجہ ہری سنگہ کو مقرر کیا :

بتاریخ ۲۵۔ فروری ۱۷۷۵ء جن رئیسوں نے بمقام اگرہ شہزادہ پرنس آف ولز صاحب کا استقبال کیا اونہیں مہاراجہ صاحب بہادر ہی شریک تھے دوسرے روز مہاراجہ صاحب نے شہزادہ صاحب کی خدمت میں شرف ملازمت حاصل کیا اور تیسرے روز بتاریخ ۲۔ جنوری شہزادہ صاحب نے مہاراجہ صاحب

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

انگریزی عملداری میں قدم ہی نہ رکھتا اور مکا چلن اور ویہ ہی نہایت آسان
کے لائق ہے ۴

نواب لکھنؤ گورنر صاحب کی دعوت سے مہاراجہ صاحب بہت خوش ہوئے
اگرہ میں انکو اکثر بہت دوستانی رئیس و شریفوں سے ملنے کا اتفاق ہوا
اور مہاراجہ صاحب بوندی اور مہاراجہ صاحب کشن گڑھ سے ملاقات
کی شہزادہ پرنس آف ویلز صاحب کی تشریف بری کے بعد شکریہ پیکانیر کا
اگرہ سے کوچ ہوا کہ بتاریخ ۲۴ - فروری مہاراجہ صاحب اور صاحب طوطہ
پیکانیر میں داخل ہوئے ۶

بیگانہ میں داخل ہونے پر
 یہ سفر بہت عمدگی سے ہوا کہ اثنائے راستہ کوئی واردات نہ ہوئی چنانچہ اس سفر
 نے مہاراجہ صاحب اور ان کے ہمراہیوں کو تربیت یافتگی کے فوائد و عجائبات
 اور سرکار انگریزی کے عظیم الشان کارخانجات دکھا کے ان کا علم و تجربہ زیادہ
 کرنے میں کبھی کوتاہی نہ کی جسوقت تار برقی کو دیکھا اور اس کے عمل کی کیفیت
 سنی حیرت میں آگئے کہ اسپر کیونکر خبر جاتی ہے ریلوے کے فوائد سے جس نے
 ان کے صد ہا کوس کے سفر کو چند روز میں بہ آسائش و آسانی طے کر دیا تب
 خوش ہوئے جہنا کے پلوں کو دیکھ کے حیران و ششدر ہو گئے ر وڑ کی
 کارخانہ کی نہایت تعجب سے تعریف کی الہ آباد کے سلج خانہ اور سہارن پور کے
 سرکاری ٹولہ کو دیکھ کے بہت محظوظ ہوئے مگر جب قدر تعجب ان کو بخلاف تربیت
 اپنے وطن کے اس ملک کی زراعت و سر درختی دیکھنے سے ہوا اور کسی شے
 سے نہوا علاقہ انگریزی میں سفر کرنے سے نوجوان مہاراجہ صاحب کی طبیعت

اول ایک بے علم و ناتجربہ کار معالج کے علاج سے مرض روز بروز بڑھتا رہا
جب بہت طول پکڑ گیا حسبِ فہمائش صاحب اسسٹنٹ مسٹر جارج سمٹھنگٹن
نیٹوڈاکٹر کا علاج شروع کیا کہ اس سے آرام ہو گیا ۛ

انتظام ریاست بدستور پنجسہ دارانِ راج کے اہتمام سے جنہیں مہاراج لال سنگھ
سرینچہ میں ہوتا رہا صرف ایک سردار شاہ مل کہ بہت ضعیف العمر تھا و سبھرا
میں مگر گیا مہاراجہ صاحب سردار ون کا بہت ادب و حفاظ کرتے ہیں زیادہ کام
کام بذاتِ خود کرتے ہیں صاحب اسسٹنٹ کی صلاح کو بہت مانتے ہیں بلکہ
اکثر خود صلاح لیتے ہیں ۛ

۱۸۷۷ء میں عرصہ تک دربار بیگانہ مہاراجہ صاحب کی شادی کی تیاری
میں مصروف رہا اول شادی کی تاریخ ۱۹ جنوری قرار پائی تھی مگر مہاراجہ
صاحب کی طبیعت ناساز ہونے کے سبب سے ۱۲ فروری مقرر ہوئی مہاراجہ
صاحب مع صاحب اسسٹنٹ ایجنٹ گورنر جنرل بتاریخ ۲۲ دسمبر روانہ
ہوئے بڑی بڑی منزلوں سے براستہ پالی وائرین پورہ دس روپیہ و آلو
ڈیہ بتاریخ ۱۹ جنوری شہر بہوج دارالحکومت ملک کچھ میں داخل ہوئے۔
ایک مغزز سردار اور چند اہلکاران نے بہوج سے آگے سرحد ریاست کچھ پر
استقبال کیا اور دارالحکومت سے دو میل کے فاصلہ پر کچھ کے نوجوان راؤ
صاحب ملاقی ہوئے کہ دونوں رئیس مع اپنے اپنے سرداران و اہلکاران کے
کہ ہر ایک بہت نفیس و چمکدار پوشاک سے ملبوس تھا کمالِ حشمت و تجمل بالانتظام
شہر میں پہونچے شہر کے قریب مناسب مقام پر مہاراجہ صاحب کے لشکر کا دربارہ

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

قیام کرتا پڑتا اس سبب سے تیس تیس میل کی فاصلہ طے کر فی پڑین کر راستہ میں
گرمی کی شدت اور راستہ کی مکان سے ہمراہیوں نے بہت تکلیف پائی آخر کار
بتاریخ ۱۷ مارچ مہاراجہ صاحب بیکانیر میں داخل ہو گئے۔

اشنا راستہ صاحب انگریزوں نے جنکے علاقہ میں ہو کے گذر ہوا مہاراجہ صاحب
کی بڑی خاطر و تواضع کی اور باوصف مسافت دراز قریب گیارہ سو میل کے
لشکر میں کوئی واردات نہ ہوئی اور نہ ہمراہیان لشکر میں سے کسی کی نسبت کسی
قسم کی زیادتی کی شکایت ہوئی۔

اکتوبر میں مہاراجہ صاحب کے نام نواب و سیراے و گورنر جنرل صاحب بہادر
کشور ہند کا خلیفہ بہ ارشاد شریک ہونے جلسہ اعلان خطاب مستطاب قیصر ہند
میں ورود ہوا تھا اگر اس سے پیشتر شادی مقرر ہو جانے کے سبب سے
مہاراجہ صاحب اسکی تعمیل نہ کر سکے تاہم بتاریخ یکم جنوری بیکانیر کے لشکر میں
جہانگیر ممکن تھا رسمیات تہنیت ادا ہوئیں اور صاحب اسسٹنٹ نے جہ
دہلی کے مقصود اور اس کے فوائد سے جو ہندوستان کو حاصل ہونے والے

ہیں مہاراجہ صاحب اور ان کے ہمراہیوں کو بخوبی آگاہ کر دیا۔
اکتوبر و نومبر اور زیادہ تر دسمبر میں علالت طبیعت سے مہاراجہ صاحب نے
بہت تکلیف پائی اور بہارہ دانشوری دربار کے پید و حکیموں کا معالجہ چھوڑ کے
جارج سمٹھ صاحب نیٹو ڈاکٹر سے علاج شروع کیا۔

بجز تقریر ہیرالال مندرہ کے کہ اگست میں بجائے شاہ بل متوفی مقرر ہوا تھا
ریاست میں کوئی تبدل نہ ہوا مہاراجہ صاحب اور مہاراج لال سنگھ وزیر کے

کاموں میں زر کثیر خرچ کرتے ہیں چنانچہ سیٹھ راسے بہادر لہری بنسی لال لم تری
جی نے کہ نہایت سخی و نامور ہیں بیکانیر و بہاولپور کے درمیان جہان و ذرو
در از تک پانی میسر نہیں آتا تھا پچاس ہزار روپیہ دیکے تالاب تعمیر کرایا ہے اگر
بہاراجہ صاحب کی طرف سے اونکی تشفی و اطمینان ہو تو اونکے ذریعے سے ملک
میں بڑی ترقی ہو

جاگیرداران و ٹھاکران

جب سرکار انگریزی اور ریاست بیکانیر کے درمیان خط و کتابت شروع ہوئی
تو جاگیردار تین ٹھاکر تھے۔

ٹھاکر جہان بہادران چوڑو جہان بیکانیر و سرحد سر کے درمیان واقع ہے
برائے نام اوسمیں ۱۲۰ دیہات ہیں مگر آبادیت کم ہیں۔

ٹھاکر بہادران کے پاس اوس زمانہ میں چوراسی گانو واقع سرحد حصار تھے
جب کہ کبھی وہ غارتگری پر آمادہ ہوتا تھا علاقہ انگریزی میں فساد برپا ہو جاتا
تھا۔

چوڑو سرحد شیخا والی پر واقع ہونے سے جب اس کے قلعہ پر دباؤ ہوتا ہے تو
انتقام اچھی طرح کر سکتا ہے چوڑو میں اتنی گانو ہیں۔

انکے علاوہ ایسا ٹھاکر کوئی نہیں ہے جسکے تیس سے زیادہ گانو ہوں اور ایسے
بہت کم ہیں جسکے بارہ سے زیادہ گانو ہوں۔ مگر بیداروت جسکا ملک مارواڑ و
شیخا والی کی سرحد پر واقع ہے اور سرگوتہ بیکانیر و شمال مشرقی سرحد پر رہتے

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

بزبردستی اپنی جاگیر پر قبضہ کر نیکا ارادہ کیا مگر اوسکو بہ آسانی شکست دیکے
 قید کر لیا۔ ٹھاکران علاقہ بیکانیر مطیع ہو گئے سرداران چورو و بہادران بھوسی
 زمانہ میں بڑی زبردست تھے صرف تین تین چار چار گانو کے جاگیر دار ہوں
 پیش نظر زمین رہنے لگے مہاجن والد کے قریب ایک ٹالٹ جاگیر ضبط ہوئی۔
 حسب خواہش مہاراجہ صاحب محصول کا اضافہ ہو کے زمین بدل دی جاتی ہے
 اور اس پر بھی کسی ٹھاکر کی جرأت نہیں ہے کہ جیسا سابق میں کرتے تھے جاگیر چوڑ
 کے غیر علاقہ میں چلے جاوین اور وہاں سے غارتگری کریں۔
 بیکانیر کی برابر راجپوتانہ کی کسی ریاست میں حقیقت جاگیر داری پست اور
 راج کی حکومت زبردست ہوئی ہے مگر صبر کا بھی انتہا ہوتا ہے اس واسطے
 دربار کو لازم ہے کہ بنظر انسداد و فساد و حسب طرح بعض ٹھاکروں سے کیا ہے سب
 ٹھاکروں سے سلوک کرے اور انکو زیادہ زیر بار و ناراض نہ کرے۔
 ریاست کی تخصیلات و چیرہ جات میں ٹھاکروں کے دیہات واقع ہیں مگر ان
 ٹھاکروں کو مثل ٹھاکران ماز و اثر و جے پور تحصیل کا اقتدار و استحقاق کامل
 نہیں ہے بیکانیر میں ہمیشہ سے راج کو اختیار ہے کہ ٹھاکروں کے دیہات میں
 بلا تعارف ان کے محاصل وصول کرے ٹھاکر صرف مالگنداری کے مستحق ہوتے ہیں
 ان محاصل کے ایصال کی واسطے ہر سال ایک اہلکار معروف و ناچیرایت متعین ہوتا
 ہے اسکے جانیے ملک پر آفت نازل ہوتی ہے ہر ایک چیرایت جمعیت لیکے اپنے
 حلقہ میں دورہ کرتا ہے زر مطلوبہ وصول کرتا ہے مستقل حاکم رعایا کے دربار
 رہنے سے انکی رضامندی پر نظر رکھتا ہے مگر چیرایت جو بالکل اجنبی ہوتے

انہیں لوگوں کے نام سے ہوتے ہیں انکے سواے بہائی بیٹے اور راجوی
یعنی قریب یکجہدی ہمارا جہ صاحب ہر ایسی ہی عزت کے مستحق ہیں :-
کل خراج گزار عطیات بطور مدد معاش سے ہیں جو پہ جاتا یعنی جاگیرین رقم
یعنی خراج ادا کرتی ہیں بطور دوا می بالعوض اوس نوکری کے ہیں جو ہمارا جگہ
بیگانہ کے ساتھ شائشاہ دہلی کی خدمت میں کرتے تھے حسب شرائط سند عطیہ
رکس کے ہر پٹہ دار پر فرض تھا کہ مع سواران بہ تعداد معینہ ہر دیہہ کے معمولی
اسلحہ تلوار و ڈھال و بہالہ و تیر و کمان و بندوق سے مسلح ہو کے میدان جنگ
میں نوکری دے حسن و قبح جنگ کا ذمہ ور ہے راج کا خیر خواہ و وفادار ہے
اپنے پٹہ کی رعایا کو آباد رکھے اور اون سے نرم اور واجبی جمع لے۔
مثلاً جہاجن کا ٹھاکر بالعوض ۱۳۵ دیہات کے ۸۶ سواروں سے نوکری کرتا
تھاراوت سر کا ٹھاکر و سیتدر دیہات کے عوض ۲۶ سواروں سے نوکری
کرتا تھا :-

ابتدار میں ہر زمانہ راؤ لون کرن و جیت سنگہ سمیت ۱۵۴ میں صرف تین چار پٹہ جتا
بیگا ٹھاکر و ن میں جہاجن - بکا ند ہلوتون میں جیت پور و راوت سر بیداوتون
میں گویاں پورہ جسے سابقہ درونی پورہ کہتے تھے عطا ہوئی تھی جس طرح پٹہ دار
کا خاندان بڑھتا گیا دیگر پٹہ دار ہوتے گئے علاوہ اوسکے وقتاً فوقتاً ہر پٹہ میں
حسن خدمات جنگ یا خیر خواہی رکس کے عوض میں اضافہ ہوتا رہا اور پٹہ دار
کی ہرجلنی پر ضبطی قرقی یا تبادولہ جاگیر سزا ہوتی رہی بعض اوقات نذرانہ کے
واسطے پٹہ جات بدلے جاتے تھے :-

1916

[illegible]

جو مہاراجہ صاحب کے گرد و پیش میں رہتے ہیں اور کاروبار میں مداخلت کرتے ہیں زر کثیر دیتے ہیں اس زوہیہ کے بھوض میں یہ لوگ ٹھاکروں کو کسی قدر خود اختیاری دیتے ہیں اور مینہ و باوریہ وغیرہ چوری پیشہ لوگوں اور مہجران ہنر و راضلہ گروں کو تاج کو پناہ دینے اور بزدلہ فروشی و ظلم و زیادتی پر چشم پوشی کرتے ہیں دیکھتی اور غارتگری کی کوئی واردات ایسی نہیں ہوتی ہے جس میں کوئی بچہ وار شریک نہ ہو۔

ایک کاروں کی مدد سے کسی دیوان کا مقدر و رہنمائی ہے کسی ٹھاکر کے علاوہ کچھ نہاں ہندویر مہجروں کو گرفتار کر لے اور یہی سبب ہے کہ مہجران مطلوبہ محکمہ جات پہنچا کر جے پور و مارواڑ و اضلاع سر و حصار و ایجنسی ہا و لیور نہیں روانہ جاتے ہیں مہاراجہ صاحب کے رشتہ دار یا کسی اور حمایتی کے گانو میں دست اندازی کرنے کا دیوان کو اختیار نہیں ہے۔

۱۸۶۰ء میں ٹھاکران مندرجہ ذیل نے راج سے ناراض ہو کر کپتان لٹ

صاحب کی خدمت میں نالش کی تھی۔

امر سنگ ٹھاکر مہاجن سیکہ سنگ ٹھاکر جہانہ شیوجی سنگ ٹھاکر بابی
گنیت سنگ ٹھاکر سید مکہ مان سنگ ٹھاکر کانلیسر لچھن سنگ ٹھاکر کالی
کویت سنگ ٹھاکر سیکہ مانہ جو اہر سنگ ٹھاکر ہر دیسر سنگ ٹھاکر کنواری
جیت سنگ ٹھاکر سپن تخت سنگ ٹھاکر کپار بارہ
یہ سب لفظی ٹھاکر ہیں نمبر ۱ و ۲ و ۳ کل ٹھاکران ہیکٹر میں سب سے زیادہ
بد خواہ ہیں ان کی شکایتیں یہ ہیں۔

بیشتر ضبط ہوئے قابل پذیرائی متصور نہوا:

مہاجن کا پیٹہ بقبضہ امر سنگہ خلف رام سنگہ ہے کہ ساگندشتہ میں دربار نے
اوسکو رعایتا دیا تھا مگر اوس نے اس شہقت کا احسان نمانا اور یہ عوض دیا
کہتے ہیں کہ وہ رعایا پر ظلم کرتا ہے اوتکے مویشی لوٹ لیتا ہے محاصل جدید جاری
کئے ہیں غارتگر و قاتلون کو پناہ دیتا ہے اور عندالطلب مہاراجہ صاحب کائنات
میں حاضر نہیں ہوتا ہے :

ٹھاکران چور و وہا دران چند سال سے بیکانیر میں راج کے وظیفہ خوار ہوکے
رہتے ہیں اوتکے مکانات شہر میں مشہور سرنا یعنی جاے پناہ ہیں مجرموں کو
علائیہ پناہ دیتے ہیں اور پناہ دہی کے عوض اون سے اجر و انفی لیتے ہیں
اوتکے ملازم بر و زر و شن بازار کو لوٹتے ہیں اور خود ٹھاکر ڈکیتی و غارتگری
میں اشتغال رکھتے راج کو تکلیف دیتے ہیں راج اوتکو قابو میں نہیں لاسکتا
حالانکہ اگر سیدر زور دیا جاوے تو کافی ہے۔ صاحب ایجنٹ نے سرناموقوف
کر دیا اور ظلم و زیادتی نکر نیک مچلکہ لکھا لیا :

۱۷۷۷ء کی رپورٹ میں لکھا ہے کہ بیکانیر کے سردار و ن اور ٹھاکر و ن میں سے
زیادہ تر رئیس سے بالکل ناراض ہیں اور اگر دو برس سے صاحب ایجنٹ
ایجنٹ گورنر جنرل متواتر بیکانیر میں نہ رہے ہوتے تو ضرور باغی و مرتکب فساد
ہو جاتے اکثر دیہات و حقوق کو جو سالہا سال سے ضبط ہو گئے ہیں واکذاشت
کرانا چاہتے ہیں اور مہاراجہ صاحب کہتے ہیں کہ بجز چند اشخاص کے کل ٹھاکر
بدخواہ و عدول حکم ہیں اور اوتکی درخواستیں فضول و بجا ہیں بتاریخ ۱۷۷۷ء

V.H.H.

غریب رعایا کی داد رسی کیواسطے کہا گیا مگر کچھ نہ ہونکا بعض ٹھہا کر ایسے دربار
 میں کہ اوتنے مقابلہ میں دربار کی کوئی تدبیر پیش نہیں جاتی ہے ۔
 ٹھہا کروں کی کشتی کے سبب سے دربار کو ایصال مالگزاری میں بڑی مشکل
 پیش آتی ہیں سو کوسراور روڑہ میں چھوٹے ٹھہا کروں نے اداسے مالگزار
 سے انکار کیا ہر چند اوتکی اشتراف سے فہمائش ہوئی مگر نہ مانے اپکاران دربار
 کو اپنے گھر سے نکال دیا اور مقابلہ کیواسطے مستعد ہو گئے مجبور ہمارا جہ
 صاحب کو فوج بھیجی لازم آئی مگر افسر فوج کو ہدایت ہوئی کہ حتی الامکان جگہ
 علی سے کام کرے چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ بلا مقابلہ و محاربہ ٹھہا کر اطاعت کرین ہو گئی
 تاریخ ۵ اگست موضع جو دہا سر میں کہ بیکانیر سے ۱۲ میل شمال میں ہے
 ہمارا ہیان ٹھہا کر میگہ سنگ گندیلی والہ اور ٹھہا کر مان سنگہ کون سر والہ کے فساد
 عظیم برپا ہوا قطعہ اراضی تعدادی قریب پندرہ میگہ جسکی بابت نزاع ہوا
 موضع کو نو کوسراور جو دہا سر کے درمیان واقع ہے مگر اصل میں موضع دیوہا
 سے متعلق ہے ٹھہا کر میگہ سنگ گندیلی والہ گندیلی و جتانہ سے کہ جو دہا سر ہی اوتکو
 قبضہ میں ہے اپنے زمینداروں کو مع دس سوار اور سولہ پیادوں کی کاشت
 کیواسطے بھیجا ٹھہا کر مان سنگہ کون سر والہ نے اس حال سے مطلع ہو کے اول تو
 آدمیوں کو بھیجا اور پھر چالیس آدمی لیکے خود چڑھ گیا جت و تکرار کے بعد
 لڑائی ہوئی اوسمیں ٹھہا کر میگہ سنگہ کے دو آدمی مار گئے اور چار زخمی ہوئے
 اور ٹھہا کر مان سنگہ کا ایک مارا گیا اور تین زخمی ہوئے ہمارا جہ صاحب کو
 متواتر یاد دلا کے مجرموں کو حسب حیثیت جرم سزا دینے اور آئندہ کو انسداد

کرنے کی واسطے آؤ کو چلے گئے :

سہ ماہ میں مہاراجہ صاحب نے دعویٰ ٹھاکران کی تحقیقات و تصفیہ کی واسطے اشخاص مندرجہ ذیل کی کمیٹی مقرر کی۔

افسر مہاراج لال سنگھ ٹھاکر کہنگار سنگھ پٹی دار سانکھو ٹھاکر ناتھو سنگھ پٹی دار بکوکر ٹھاکر مول سنگھ پٹی دار جیت پور ٹھاکر ہمیر سنگھ پٹی دار گوپال پورہ جسونت سنگھ ومان تل و شاہ علی بخش داران راج :

امر سنگھ مہاجن والد و دیگر معزز ٹھاکران نے براہ نادانی کمیٹی کے روبرو اپنا دعویٰ پیش کرنے میں ہتک سمجھ کے انکار کیا اس سبب سے بعض ٹھاکران کا تصفیہ مہاراجہ صاحب نے بذات خود کیا کہ امر سنگھ ٹھاکر مہاجن جو ٹھاکران بیٹا نیرمین سب سے اول ہی اپنے دعویٰ کے فیصلہ سے راضی ہو گیا اور رات سنگھ و سمیت سنگھ ٹھاکران سیدنگھ کے دیہات و گزاشت ہو گئے کہ اس طرح جو ٹھاکر جنوری ۱۹۱۷ء میں کرنل پبلی صاحب کے پاس مستغیث ہوئے تھے اوغین سے زیادہ ترکی حقرسی ہو گئی اور کمیٹی نے اگرچہ تین چار مہینے تک کچھ کام نہیں کیا کیونکہ سبب انتقال مہارانا صاحب والی میواڑ اور مہارانا راجہ صاحب والی الور کی ریاست کا کام عرصہ تک بند رہا تھا اور شرکار کمیٹی میں سے بعض اشخاص بحصول رخصت اپنے وطن کو گئے تھے مگر اسی مقدمات کا فیصلہ کیا۔ الا سردار اپنی رعایا پر بدستور ظلم و زیادتی کرتے رہے :

اکتوبر ۱۹۱۷ء میں بیداسر کے عزت دار مہاجنون نے ٹھاکر بیداسر اور اسکے

اگست ۱۹۳۸ء میں ٹھہرا کر سنگہ ستونی مہاجن والہ کا بڑا بیٹا رام سنگہ باوجود
 اسکے باپ کی جاہلاد حسبر و اج ملک بابت اقدام ہلاکت ریس ضبط ہو گئی تھی
 منظور سی دربار جاگیر مہاجن میں سبزی نشین ہوا
 تصفیہ ثالثات ٹھہرا کر ان کی واسطے کمیٹی مقرر ہوئی تھی اوس نے ۱۹۴۵ء و ۱۹۴۶ء و
 ۱۹۴۷ء میں کچھ کام کیا اول سال میں تو مہاراجہ صاحب اور ٹھہرا کر وں کو
 تیرہ تہہ جاترا اور اگرہ جانے کے سبب سے فرصت نہ ہوئی اور دوسرے سال
 دربار نے یہہ عذر کیا کہ کمیٹی میں کوئی بڑا مقدمہ نہیں ہے جسکا فیصلہ کیا جاو
 مگر ایسی ہی سنگہ ٹھہرا کر وہ مدت سے ثالثی ہے کہ ۱۹۴۷ء میں دربار نے براہ
 بے انصافی موضع ساٹھا سر میرے بعد رشتہ دار مسیٰ پنجر ج کو دلا دیا ہے اس
 مقدمہ کے فیصلہ کی واسطے دربار سے بارہا کہا گیا مگر عرصہ تک نہوا
 مقدمہ سا ہو کاران بیداسر کا فیصلہ یہ تجویز پچایت حسین مہتہ چھوگ مل
 ہٹاؤ و ہری سنگہ - جٹونت سنگہ - مان گل - حکم سنگہ - پہیوت دان -
 میرالال داخل تھے ہوا اس مقدمہ میں چودہ مرتب تحقیقات طلب تھے کہ متعلقین
 مقدمہ نے انکو قبول کیا مگر فیصلہ یہ عملدرآمد نہوا - بیداسر کا ٹھہرا کر جو آن دٹی
 ہے رام بخش کا مدار نے اوسکو گمراہ کر رکھا ہے اوسکے مہاجن لوگ پچاس گہرو
 دوکانوں کو بند کر کے بیداسر سے بقا صلہ ۲ میل موضع لاڈنو علاقہ بارواڑ
 میں جارہے ہیں فیصلنامہ کی ۱۵ دفعہ میں لکھا ہے کہ رام بخش مہاجنوں کے
 کاروبار میں مداخلت نہ کرے مگر یہ امتناع انسداد ظلم کی واسطے کافی نہیں ہے
 رام بخش مقدمہ کے تصفیہ میں خلل انداز ہے سا ہو کار چاہتے ہیں کہ اوسکو

انتظام فوجداری و کارروائی اسٹیشنری سجان گڑھ

سجان گڑھ متعین ہونے سے صاحب اسٹیشن ایجنٹ گورنر جنرل شیواجی مین

اور تینوں ریاستوں کی سرحد پر متواتر دورہ کرتے ہیں اول پولیس نیکانیر کی

کارگزاری ہے پور و مار واڑ کی پولیس سے بہتر معلوم ہوتی مگر پھر تنخواہ ملنے

کے سبب سے نیکانیر کی پولیس بہت ہو گئی اور وزیر راج کی تاکید سے پولیس

ہے پور پر فائق ہو گئی اور بعد ازاں پولیس مار واڑ بھی مستعد ہو گئی کہ اوچھون

نے موضع پیٹڑہ علاقہ سیکر کے ایک گروہ غارتگران مخبر جج کو گرفتار کیا اور

اگر ایک ٹھاکر پناہ نہ دیتا تو ایک سلحدی والوں کے گروہ کو بھی گرفتار کرتے

اور جہاں سنگہ و پورن سنگہ سکناں براڑ وہ مشہور سرغنہ غارتگران مین

سے کراونکا گانو نوشتون سے چائے پناہ غارتگران ہے ایک کو مارنے اور

دوسرے کو گرفتار کرنے میں خیر خواہ ٹھاکرون کو بہت مدد دی ہے

اس واردات کی کیفیت سے ریگستانی بیابان میں راجپوتوں کی ڈکیتی کا جھل

طریقہ اور قید جو منشاء عوام سے ظلم پر ہوتی ہے اور طریقہ جس سے اکثر افراد کو

خود بخود سزا ہو جاتی ہے بخوبی عیان ہیں اس واسطے مفصل لکھی جاتی ہے

ماہ ستمبر میں ڈکیتوں کا ایک گروہ اجمیر کے اوٹھون کی قطار کو موضع سدسہ

واقع مار واڑ سے لوٹ لے گیا بغور استماع اس خبر کے وہاں کا ٹھاکر پنجا و سنگہ

کہو جیون کو دریے سرائچ چھوڑ کے اور اپنے قیاس سے غارتگران کو سکناں

موضع براڑ وہ سمجھ کے خود براہ راست موضع مذکور کو گیا اور وہاں پہنچ کے

[illegible]

صاحب اسسٹنٹ نے لکھا ہے کہ اگر سرکار کو منظور ہو کہ جرایم خرید کا قطعاً انسداد ہو جاوے اور آئندہ کو غارتگری بہادری میں داخل نہ سمجھی جاوے تو قاتل کے مارواڑ و بیکانیر و شیخاواٹی میں امن ہو جاوے اور کو قید رکھنا ضرور ہے
 ٹھاکر مندر سنگھ منتظم ریاست سیکرٹے صاحب اسسٹنٹ ایجنٹ گورنر جنرل کو بہت چستی و مستعدی سے مدد دی اس ریاست کی برابر سزا دہی بھرجان انسداد جرایم میں کسی ریاست میں کوشش نہیں ہوتی ہے صنیر سن راجہ کے سن بلوچ کو پہونچنے سے پیشتر مندر سنگھ اس عہدہ سے علیحدہ ہو جاوے تو ریاست کی حق میں بہت مضر ہو گا باوجود قحط کے شیخاواٹی میں غارتگری بہرتی مال کی کوئی سنگین واردات ۱۹۷۸ء میں واقع نہوئی اور نہ تعداد جو کہوں میں سا ہو کار بے پور سے شمال کی طرف مال روانہ کرنے میں دیا کرتے ہیں اضافہ ہوا آجرت بولائی کہ بہوپال سنگھ ٹھاکر ٹھہرا اور مسحدی والے مال تجارت کی آمد رفت پر لیتے سہے مطلق منوقوف ہو گئی ہے۔

اگر مال تجارت کی جو کہوں کا بہوانی وجے پور و جودہ پور سے نقشہ تیار کر لیا جاوے تو اس سے ملک کی تجارت کا حال خوب معلوم ہو مگر یہ خیال نہ کرنا چاہئے کہ غارتگری مال پر جو اکثر ہوتی ہے جو کہوں لینے والوں کا صرف زر جو کہوں سے معاوضہ ہو جاتا ہے اگر مال لٹ جاوے تو جو کہوں والے مالک کو قیمت دیدیتے ہیں اور عدالت پنچوکار میں مقدمہ دائر کر کے اس سے زیادہ وصول کرتے ہیں۔

در بار بے پور نے مینوں کا انتظام کیا ہے کہ کوٹ پوتلی میں جوان کا مشہور

لیجاتی ہے :۔
 ایک مستعد و کارگذار رسالدار کو کہ قوم سے جاٹ ضلع حضار کا رہنے والا
 اور سابقا قاسم کارانگریزی میں نوکر تھا مع اوسکی ماتحت جمیست کے افسر پولیس
 مقرر کر کے ۱۹۰۹ء میں بمقام شیخان گڑھ صاحب اسٹیشن ایجنٹ گورنر جنرل
 کی خدمت میں متعین کیا تھا مگر رت دراز تک تنخواہ نہ ملنے کی وجہ سے وہ مع
 سواران بھراہی اوٹھ کے بیکانیر کو چلا گیا راج کی کل فوج میں سے صرف
 یہی ایک رسالہ کام دینے کے لائق تھا اور اوسی کے سوار تھانہ جات میں
 متعین تھے اونکی برخاستگی سے تھانہ جات کے کام میں بہت ابتری ہو گئی
 کٹاپن اور خواصوں کے رشتہ داروں کو زر کثیر ملتا تھا مگر پولیس کی تنخواہ
 کیواسطے روپیہ ہم نہیں پہنچ سکتا تھا غارتگری و ڈکیتی کی وادائیں
 کر دیتے ہوتے تھیں کہ اونہیں سے چند نظیر کے واسطے لکھی جاتی ہیں :۔
 بمقام دیکھ کہ بیکانیر سے سولہ میل پہلے بتاریخ ۱۴ مارچ ۱۹۰۹ء وارڈ
 ہوئی یہ گانو چارٹون کا مشہور قبرستان یعنی جاسے پٹاہ بھرجان ہے اونکے
 چار تھوک ہیں صبح کے چار بجے ایک تھوک کے بیس تیس آدمیوں نے حملہ کر
 دوسرے تھوک کے تین آدمیوں کو مار ڈالا اور دو کو مجروح شدید کیا۔
 حملہ آور و ن میں سے ہی ایک مارا گیا چارن بہت زبردست ہیں کچھ
 محمول نہیں دیتے راج کی حکومت کو مطلق خیال میں نہیں لاتے اگر صاحب
 ایجنٹ ہوتے تو اس واردات کی کچھ باز پرس نہیں ہوتی مگر موجودگی
 صاحب موصوف سے فی الفور گرفتاری بھرجان کیواسطے جمیست متعین کی

بہت فائدہ اٹھاتے ہیں حالانکہ یہ امر عہد نامہ بیکانیر مورخہ ۹- مارچ ۱۸۵۷ء
 مندرجہ باب اول و قلیع راجو تانہ کی نوین قلم کے برخلاف ہے
 ۱۸۵۷ء کی رپورٹ میں لکھا ہے کہ ہمارا جہ صاحب مرحوم نے جواہر مل کو چرکو
 حاکم شہر فوجداری مقرر کیا تھا مگر کپتان بریڈ فورڈ صاحب جنوری ۱۸۵۷ء
 میں بیکانیر سے واپس گئے اوس سے چند ماہ بعد اوسکو بشمول دیگر متصدیان
 گرفتار کر لیا اور تا وقتیکہ اوس نے جرمانہ کثیر ادا کرینکا اقرار کیا نہ کیا جب باہ
 جون محکمہ پنچایت نے کام شروع کیا اوس نے اداے جرمانہ انکار کیا اس واسطے
 بجائے اوسکے ہیرالال مندرہ کہ سابقاً حاکم سجان گڑھ تھا بجائے اوسکے مقرر
 ہوا اوسکے استعمال کیواسطے مناسب مکان بتایا گیا اور ترتیب وار سال ۱۸۵۷ء
 کیواسطے ہایت ہوئی :

محکمہ پنچایت نے اصلاح شہر فوجداری میں توقف نہ کیا حضور ی اور گولون
 کی دست اندازی امور متعلقہ شہر تھے بالکل موقوف کر دی عدالت فوجداری
 و کو توالی شہر پولیس کے عملوین عزل و نصب مناسب کر کے ہر ایک محکمہ کی صفائی
 اور تعین درجہ و مراتب کی کارروائی و انتظام عدالت کیواسطے قواعد جاری
 کئے سزائے قید میعاد محدودہ حسب حیثیت جرم کا دستور شروع کیا قیدیان حوالہ
 زیر تجویز کے مقدمات جلد فیصل ہونے کی تدبیر کی اور گرفتاری مردمان کیواسطے
 ضوابط مناسب مقرر کئے کو توالی شہر میں باقاعدہ عملہ پولیس مقرر ہوا شہر کے
 گرد و بوقت شب گشت کرنے کیواسطے سوار متعین کئے اور انسداد و اخفاء جرم
 و گرفتاری مجرمان و حفظ جان و مال رعایا کیواسطے احکام ٹاکیڈی جاری کئے

[illegible]

کسی حوالات زیر تجویز میں نہ کریں مقدمات سنگین کی شلون کو مع تعلیق نہ
محکمہ بنیاد میں بھیجیں اور میعاد معینہ پر نقشہ جات کارگزاری بھیجیں :-
جون کے پھینے میں خرید و فروخت انسان کی ممانعت کا اشتہار جاری ہوا
اور سہراں حال کو بہرے یعنی انتقام و تلافی بہ اختیار خود کی سخت ممانعت ہوئی
کل رعایا کو ہدایت ہوئی کہ ہر مقدمہ میں سرکار میں خب ضابطہ نالاش کریں
کسی نقصان کا عوض بہ اختیار خود نہ لیں ورنہ مستوجب سزا ہونگے :-
قمار بازی بھی کہ بکثرت جاری تھی جرم قابل مواخذہ فوجداری قرار دی گئی
اسکے سبب سے لوگوں کا دل جایز پیشہ و مصروفیت سے گمراہ ہو کے مایل
یہ ارتکاب جرم ہوتا ہے کہ وقوع جرائم کی کثرت تھی اور معزز آدمی جنکے عزیز
واقارب اسکے عادی ہو کے تباہ و خراب ہو گئے تھے نہایت شاکسکی تھوہرا لگا
رتن سنگد صاحب و سردار سنگد صاحب کے زمانہ میں ممانعت تھی مگر چند سال
سے بنظر افزونی آمدنی راج کہ قمار بازی پر محصول مقرر ہو کے دو ہزار روپیہ
سالانہ وصول ہوتا تھا جاری ہو گئے تھے :-

بنظر انسداد ڈکیتی و غارتگری کہ پٹہ دار ہٹاکرا اپنے چیلون اور غریب شہ داروں
کی معرفت کرتے تھے اور بار و ٹھیون اور چوری پیشہ اقوام میں و باوریہ و
تھوری وغیرہ کو اپنے دیہات میں رکھتے تھے تبدیلی پٹہ جات کو موقع غنیمت سمجھ
کے ہر ایک ہٹاکر کے پٹہ میں درج کرایا گیا کہ ڈکیتی و غارتگری کے انسداد میں دیکھا
کی کامل مدد کرے اور کل مجرموں کو جو اسکے دیہات میں پناہ پذیر ہوں
گرفتار کر دے :-

۱۰
 ۱۱
 ۱۲
 ۱۳
 ۱۴
 ۱۵
 ۱۶
 ۱۷
 ۱۸
 ۱۹
 ۲۰
 ۲۱
 ۲۲
 ۲۳
 ۲۴
 ۲۵
 ۲۶
 ۲۷
 ۲۸
 ۲۹
 ۳۰
 ۳۱
 ۳۲
 ۳۳
 ۳۴
 ۳۵
 ۳۶
 ۳۷
 ۳۸
 ۳۹
 ۴۰
 ۴۱
 ۴۲
 ۴۳
 ۴۴
 ۴۵
 ۴۶
 ۴۷
 ۴۸
 ۴۹
 ۵۰
 ۵۱
 ۵۲
 ۵۳
 ۵۴
 ۵۵
 ۵۶
 ۵۷
 ۵۸
 ۵۹
 ۶۰
 ۶۱
 ۶۲
 ۶۳
 ۶۴
 ۶۵
 ۶۶
 ۶۷
 ۶۸
 ۶۹
 ۷۰
 ۷۱
 ۷۲
 ۷۳
 ۷۴
 ۷۵
 ۷۶
 ۷۷
 ۷۸
 ۷۹
 ۸۰
 ۸۱
 ۸۲
 ۸۳
 ۸۴
 ۸۵
 ۸۶
 ۸۷
 ۸۸
 ۸۹
 ۹۰
 ۹۱
 ۹۲
 ۹۳
 ۹۴
 ۹۵
 ۹۶
 ۹۷
 ۹۸
 ۹۹
 ۱۰۰

ہین مگر واسطے سزا پانے اور حق سہی مدعیان کی پہراوسی ریاست کو جہان سے گرفتار ہوئے واپس جاتے ہین اس بندوبست سے فریقین کو بہت فائدہ ہوا ہی مگر دربار بیکانیر کو اکثر مجرمان سکنا و دیہات معافی مستورات خاندان ہمارا جہان کے عند الطلب ریاست بہا ولیور گرفتار کرنے میں مشکل پیش آئی کہ عورات معافی دار اپنے گانوں کی رعایا کو گرفتار نہیں ہونے دیتے ہین محکمہ پنچایت نے مجبور بعض مستورات کے کامداروں کو سرحد پر بھیج دیا کہ اپنے روبرو مجرموں کو گرفتار کرادین ؟

جب محکمہ پنچایت نے کام شروع کیا ۲۶۶ مقدمات میں ۵۹ قیدی تھے تفصیل تھ

مقام	مقدمات	قیدی
نیتاسر	۳۲	۲۲
کوٹوالی	۱۲	۱۵
میزان	۲۶	۵۹

نیتاسر کا جیل خانہ قلعہ کے اندر یہ تحت حکومت خاص ہمارا جہ صاحب ہے اور اوسین راجپوت وٹھاکر و متھدی و ذی عزت لوگ قید ہوتے ہین بجز حکم ہمارا جہ صاحب ان قیدیوں کی نسبت کوئی کچھ نہیں کر سکتا ہے اور دستور ہے کہ ہمارا جہ صاحب بھی کسی کی رہائی کا حکم دیتے ہین تو کوٹوالی اوس کو آزاد کرنے کی واسطے تین دفعہ اجازت مانگتا ہے اکثر قیدیوں کے مقدمات کی کوئی مثل نہ ملی اور انہیں سے زیادہ تر کو حضور ی یا گولون نے کوٹوالی کے نام ہمارا جہ صاحب کا زبانی حکم پہنچا کے قید کرایا تھا اور بعض کے چرمونکا

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰

۲۲- مارچ ۱۹۸۱ء کو موضع گرب دکیسر میں بیکانیر سے تیس میل پر ایک مہاجرن کی عورت سنی ہوئی اور سیوقت صاحب ایجنٹ گورنر جنرل کو اطلاع دی گئی اور مہاراجہ صاحب نے تحقیقات کامل کر کے مجرمون کو سزائے سخت دینے کا حکم دیا مگر باوجود متواتر تاکید اور گرفتاری متعلقین کے وقت انتقال مہاراجہ صاحب تک حکم اخیر ہوا آخر کار محکمہ پنچایت نے اصل مجرم کو سزائے قید دس سال پر بھجولا اور دیگر آٹھ شخصوں کو سات برس سے ایک برس تک قید کی سزا دی اور گانویر دوسور و پیہ جرمانہ کیا کل ٹہرا کر ان موجودہ بیکانیر کو سنگینی جرم سے آگاہ کر کے ہدایت کی کہ اگر تمہارے علاقہ میں کوئی ایسی واردات ہو جاوے گی تو مستوجب سزائے سخت ہو گے۔

بتاریخ ۲۷ ستمبر ۱۹۸۱ء مسیحی دو با ولد باچند سورانہ ساکن بیکانیر بھجور گیا رہ سکا مع زیور کے جو پہنے ہوئے تھا مفقود و انجیر ہوا دوسرے روز سرکار میں اطلاع ہو کے اس کا پتہ لگانے کی واسطے بمقرر سپاس روپیہ انعام اشتہار جاری ہوا اور مقدمہ شہر کی پولیس جدید کے سپرد ہوا او کو جلد دریافت ہوا کہ طفل مذکور اخیر مرتبہ مسیحی نہ نہ طفل در و در کے ساتھ دیکھا تھا ہنونا بھرسولہ سال گرفتار ہوا اوس نے اپنے اظہار میں لکھوایا کہ میں ان چندن شاہ و کنہیا شاہ فقیر کے شہر سے باہر رہتا ہوں دو با کو پکڑ کے لے گئے تھے فقیر گرفتار ہوئے اور ان کے مسکن کی تلاشی لی مگر کچھ برآمد نہوا جسوقت فقیر رہا ہوئے اور سیوقت انہا لیان پولیس کو اطلاع ہوئی کہ ہاپورہ نامی بد معاش ایک زنجیر طلائی کا ٹکڑہ فروخت کرتا ہے ہاپورہ طلب ہوئے زنجیر باچند سورانہ کو دکھائی گئی تو اوس نے شہادت

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰

قبول کیا کہ میں نے اور میرے بہائی نے اسی غرض سے اور واسطی طرح دودھ
 بچوں کو قتل کیا تھا ایک مقدمہ جو بحر وراثہ سال واقع ہوا تھا حسب اطمینان
 پنجابیت ثابت نہوا مگر دوسرے مقدمہ میں بخوبی ثابت ہوا کہ ہر دو مجرمان نے
 بتاریخ ۱۷ دسمبر ۱۸۸۷ء واسطی طرح سے سخی نیلا طفل نہ سالہ ولد جی لال ہراجن
 کو قتل کیا تھا اور انکی ما اگرچہ وقت ارتکاب موجودہ تھی مگر غرض مقتول کو
 ٹوکہ میں رکبہ کے اپنے سر پر لٹکی تھی اور اسکو کونے میں ڈالا تھا امریا کے
 حق میں سزا سے موت بخوینہ ہو کے اسکو پھانسی دی گئی مہنو نیتیا بلحاظ معیاری
 راجم اجس ہوا اور انکی والدہ کہ بیمار ساٹھ سال ہے بمیعا دس سال قید ہوئے
 طرز تحقیقات و جلد گرفتاری و سزایابی مجرمان سے بیکانیر میں اس مقدمہ کا مشہور
 ہو گیا صاحب اسسٹنٹ ایجنٹ گورنر جنرل موقع قتل دیکھنے کے واسطے گئے تب
 کل باشندگان شہر نے جمع ہو کے انکی عافیت رعایا پر متوجہ ہونے اور ترمیم
 تحقیقات و انصاف جرایم کرنے کے عوض بہ آواز بلند شکر و احسان ظاہر کیا
 اس مقدمہ و تیز چند دیگر مقدمات میں شہر کے پولیس کی کارروائی تحسین و
 آفرین کے لائق ہے خصوصاً پنجاب تہ نامیہ کو تو ان نے تلاش و گرفتاری مجرمان
 میں بڑی کوشش و تندہی کی
 علاقہ ریاست کے ٹھاکروں اور دیگر دولتمندوں میں جا کر یعنی غلام رکھنے کا بہت
 رواج ہے اور ارورہ بقال سکنا بہا دیور و دیرہ جات خصوصاً مہن کوٹ
 واقع پنجاب لڑکیوں کو بعض شادی کر کے واسطے اور بعض بطور کنیز رکھنے کے
 واسطے خریدتے ہیں اس سبب سے سرقہ و خرید و فروخت بچکان کے جرایم بکثرت

رجسٹر جرمانہ - رجسٹر مال باز یافتہ - کتاب نقل پروا نجات - جمع و خرچ کوئی کل
 وقالین جو جیلخانہ میں تیار ہوتے ہیں - رجسٹر بد معاشان
 سابقا کل مقدمات خفیف و سنگین میں محکمہ نجات سے حکم اخیر ہوتا تھا
 میں حاکم فوجداری کو چہ عینے تک قید اور سوروپیہ تک جرمانہ کے اختیارات ہو کے
 خفیف مقدمات کی تجویز عدالت فوجداری سے ہونے لگی اور نجات میں جہان
 ان مقدمات کے سبب سے بہت وقت ضائع ہوتا تھا صرف مقدمات سنگین کی
 تحقیقات و تجویز کا کام رہ گیا کہ اس سے انتظام فوجداری میں بہت اصلاح و
 ترقی ہوئی :

بتاریخ ۸ - دسمبر ۱۹۳۷ء وکیل بیکانیر نے صاحب اسسٹنٹ ایجنٹ گورنر جنرل کو
 اطلاع دی کہ شام گذشتہ کو پندرہ اونٹوں کے سوار تیس ٹوکیٹ جیل کیرپٹ
 سے آ کے موضع دلانہ واقع ۵۰ میل بیکانیر سے مولیشی اور مال واسباب لوٹ
 لینگے اور دو آدمیوں کو زخمی کر کے فی الفور سرداران راج مع چیرسی اسسٹنٹ
 سرخ برآری و تعاقب غارتگران کیواسطے بھیجے گئے کہ بمقام جیل سر بیکانیر سے
 تیس میل سکنا موضع دلانہ متعاقب غارتگران کے شامل ہوئے یہاں آدھون
 نے بالاتفاق ستائیس شتران کا کہ شتران مغرور و سواری غارتگران شامل تھے
 سرخ نکالا اور پندرہ سولہ میل چل کر موضع جرج علاقہ بیکانیر میں تحقیق کیا کہ
 باشندگان موضع مذکور موضع سرگرہ نے دس اونٹ جو غارتگردن سے رکھے
 تھے باندھ رکھے ہیں وہاں سے کل جمعیت مع بٹاکر سرگرہ باقی ماندہ سترہ اونٹوں
 کا کہوج لیتے ہوئے موضع بٹھنوک میں کہ جرج سے اٹھارہ بیس میل ہے پہنچے

جسکی بود و باش کا مار واٹر کے منجر نے پتہ بتایا متعین کیا تھا ہا
 بتاریخ ۱۶ اکتوبر ۱۸۵۷ء صبح کی وقت سواران مذکور موضع روڑہ میں کہ بیکانیر
 سے چالیس میل ہے داخل ہوئے اور جس مکان کی منجر نے نشانہ ہی کی اسکا صحیح
 کر لیا انجی سوتا تھا اوسکے ایک اونٹ اور دو گھوڑیوں کو گرفتار کیا اور اگر رسالدار
 کہہ میں جانے کی مخالفت نہ کرتا تو اوسکو بھی گرفتار کر لیتے جب انجی کو خبر ہوئی کہ ملازم
 راج بیکانیر طلب کرتے ہیں اوس نے اپنے چچا مکند سنگ کو بلا یا وہ تھوڑی دیر
 بعد اندر سے نکلا اور کہا کہ انجی ابھی آتا ہے اوس وقت انجی ابھی دونالی بندوڑ
 اور تلوار باندھے ہوئے باہر آیا پھر سواروں نے چاہا کہ اوسکو گرفتار کر لیں مگر
 رسالدار نے اپنی بدنصیبی سے ڈکیت کا لحاظ کر کے اونکو منع کر دیا انجی اول اپنے
 گھوڑوں کی طرف گیا مگر جب دریافت ہوا کہ ملازمان راج نے پہلے ہی کہوں لئے
 ہیں فوراً لوٹا اور رسالدار کو گولی سے مار دیا سواروں نے اوسکو اوس وقت
 قتل کر ڈالا اور خانہ تلاشی کر کے پارچہ وغیرہ مال مسروقتہ مار واٹر پر آمد کیا ہا راج
 صاحبان بیکانیر مار واٹر نے رسالدار مستوفی کے پس ماندوں کی بہت پرورش

کی ۱۸۵۷ء میں صاحب اسٹنٹ نے شیخا والی کا دورہ کیا اوس علاقہ کی خوش
 انتظامی سے سہ جہ پور و نار واٹر و بیکانیر پر ڈکیتی و غارتگری کا بہت انسداد
 خصوص سیکرین ٹھا کر مکند سنگ نے بہت اچھا انتظام کیا تھا اور مکند سنگ اور
 چمن سنگ کو کام سیکر انسداد جبرائیمین دل و جان سے مدد کرتے تھے نہ مینہ اور
 باوریوں سے عند الطلب حاضر ہونے کی ضمانت لی اور اس کے سر غنوں کو بعض

اون سے ہی ایسا ہی بندوبست کرنے کی واسطے کہا اور کل ملک میں تہانہ جاتا
مقرر کرنے کی ہدایت کی اسپر مہاراجہ صاحب نے توجہ سے عمل کیا اور مارواڑ
کا سا انتظام کیا اور علاقہ ریاست میں بارہ تہا نجات مقرر کر کے اون میں ایک سو
بارہ سوار متعین کئے :

سابق میں اہلکاران راج بیکانیر سہ حدہ پر انسداد جرایم و گرفتاری بحران
میں احکام صاحب اسٹنٹ کی بہت غفلت و لاپرواہی سے تعمیل کرتے تھے اب
دو تین سال سے صاحب موصوف بیکانیر میں رہتے لگے تو یہ نقص رفع ہو گیا
اور ہر ایک حکم کی بخوبی تعمیل ہونے لگی :

مارواڑ و جے پور و بیکانیر و بہوانی کے درمیان مال تجارت کی آمد رفت پر پولائی
یعنی اجرت حفاظت لیجاتی ہے اسکی شرح میں بہت کمی ہو گئی ۱۹۷۱ء میں قبل
تقریباً چھٹی سجان گڑھ کے اس اجرت کی شرح پونے دو روپیہ سے سوا دو روپیہ
تک تھی اب پانچ سال کے عرصہ میں بہت بڑھ چکی ہوئی ہے جو وہ آٹھ تک
فیصدی قیمت مال رہ گئی ہے اس سے ثابت ہے کہ احتمال وقوع واردات رفع
ہو کے بہت امن ہو گیا ہے اور محافظوں کو مال کے ساتھ صرف احتیاطاً اور
بہ پابندی دستور قدیم لیجاتے ہیں نہ کہ چوری و غارتگری کے خوف سے ۔
۱۹۷۱ء میں رحیم نامی ایک شخص نے اپنی عورت کو بشتباہہ پر چلنی قتل کیا
اسکی پاداش میں بمیعا د بارہ سال قید ہوا بتاریخ ۲ جنوری ۱۹۷۱ء کھنگا
سنگہ نامی ملازم راج متعلقہ تحصیل ٹی کو بہرون سنگہ راجپوت نے اپنی
عورت کے ساتھ آشنائی رکھنے کو الزام سے قتل کیا بالعوض اس کے بہرون سنگہ

ایک آدمی مجروح ہوا مال مغروہ کا تختہ لٹا دی اسے مالا لٹا دیا ہوا تھا مگر بد عیون
کو جب تجویز محکمہ اجنسی مارواڑ اسے پہلے راج جو دہ پور سے واپس آیا گیا غارت گردن
کا باوجود تلاش کچھ پتہ نہ لگا

۱۸۶۹ء میں اکتالیس کس جہان ٹوکیٹی وغارتگری کو سزا سے جہانہ ہوئی دو سال
سے جرم عدول حکمی اسے مالا لٹا دیا گیا اورین سے ایک کے مقدمہ کی
بہ کیفیت ہے کہ کہوہ سنگہ ٹھاکر سیکھانہ مع سولہ آدمیوں کے ٹیکم نامی جاٹ
باشندہ دیہہ خالصہ کے گہرین بہ زبردستی گھس گیا اور کو مقرب و پشید کیا
اور اس کی عورت کو قید کر کے اپنے گانو کو لے لیا اس جرم میں ٹھاکر پراکے
جہانہ ہوا

اگست ۱۸۶۵ء میں بسبب عداوت سابقہ بہانی سنگہ و بیجراج و بیہم سنگہ بیک
راجپوتان سکنار موضع موہو سرنے مع بعض دیگر اشخاص کے حملہ کر کے اسی گاؤ
کے رہنے والے ہینپ لریج و ایسری سنگہ راجپوتان کو بحالت قلعہ رانی مار ڈالا
کاتاقب ہو کے چار آدمی گرفتار ہوئے جو تحقیقات کامل دربار سے بہانی سنگہ
و بیہم سنگہ و بیجراج کو سزا سے وایم اچیس ہوئی اور چوتھے شخص ادجین سنگہ
کو پانچ برس کی قید ہوئی۔ نومبر میں لکھنجاٹ نے بوش غریب میں آکے اپنے
بیٹے کی جھوٹ کو مار ڈالا اور تین دیگر اشخاص کو مجروح شدید کیا اور سکو ہی شرار
وایم اچیس ہوئی

تاریخ ۱۷- مارچ بیکانیر سے بارہ میل پر موضع سورہ موہو اور امبوسر کے درمیان
ایک عمر رسیدہ آدمی کی نقش جس سے ظاہر تھا کہ کسی نے سوتے ہوئے کا حملہ کیا

و این کتاب را در کتابخانه

کتابخانه کتبی خطی و کتبی چاپی
کتابخانه کتبی خطی و کتبی چاپی
کتابخانه کتبی خطی و کتبی چاپی
کتابخانه کتبی خطی و کتبی چاپی
کتابخانه کتبی خطی و کتبی چاپی
کتابخانه کتبی خطی و کتبی چاپی
کتابخانه کتبی خطی و کتبی چاپی
کتابخانه کتبی خطی و کتبی چاپی
کتابخانه کتبی خطی و کتبی چاپی
کتابخانه کتبی خطی و کتبی چاپی

کتابخانه کتبی خطی و کتبی چاپی
کتابخانه کتبی خطی و کتبی چاپی
کتابخانه کتبی خطی و کتبی چاپی
کتابخانه کتبی خطی و کتبی چاپی
کتابخانه کتبی خطی و کتبی چاپی
کتابخانه کتبی خطی و کتبی چاپی
کتابخانه کتبی خطی و کتبی چاپی
کتابخانه کتبی خطی و کتبی چاپی
کتابخانه کتبی خطی و کتبی چاپی
کتابخانه کتبی خطی و کتبی چاپی

بتاریخ ۲۵ اکتوبر ۱۸۶۵ء پٹنالا میں ملازم راج بیکانیر مع پانچ دیگر اشخاص کے
 سترہ سو روپیہ تین گدے بیکانیر کو لئے جاتا تھا سترہ سو روپیہ کی وقت رتن گدہ سے ۵۰ میل
 پر موضع کیتا سرا اور لاچر سر کے درمیان سو کہ ڈکیتوں نے کہ اٹھ اونٹوں پر سوار
 تھے زرمذکور و دیگر مال کو لوٹ لیا و آدمی ڈکیتوں میں سے اور شیرازاجی ایک
 شخص ہمراہ بیان پٹنالا سے مجروح شدید ہوئے کہ اخیر میں شیرازاجی کی بیات
 ناکور کے باشندگان نے فوراً سرخ براری کی کہ موقع وار و ات سے ۵۰ میل
 پر موضع کنڈاری علاقہ سیکرین سرخ انتہی ہوا و دونوں مجروح ڈکیت علاقہ بیکانیر
 میں گرفتار ہوئے کہ موضع بروا علاقہ مار واڑ کے رہنے والے ہیں اس گانہ کے
 باشندگان مشہور سارق و غارتگر ہیں باقی مجرموں کی تلاش و تحقیقات ہوتی
 ۱۵۹ء کی رپورٹ میں لکھا ہے کہ کمال افسوس ہے کہ جرم سنگین کے ۱۵۹
 قیدیوں کو صرف جرمانہ کی فراہمی ہے مگر جب خیال کیا جاتا ہے کہ اس کے بعد تک
 کسی مجرم کے حق میں سزا سے قید و سزا دی تجویز کرنا دستور نہ تھا اور ہر ایک کی
 رہائی سفارش یا قابلیت اسے زرمطلوبہ پر منحصر تھی کل سنگین مجرم صرف جرمانہ
 دیکے بری ہو جاتے تھے تو امید ہوتی ہے کہ حکام بیکانیر تجویز سزا میں سبکدوش
 زراعت و جرم کو مقدم سمجھ کے معقول و مناسب سزا تجویز کریں گے کہ اس سال
 میں ہی ۱۵ مجرموں کو صرف قید کی اور ۵ کو قید و جرمانہ دونوں کی سزا تجویز
 ہوئی ہیں

اخیر دسمبر ۱۸۶۴ء میں وکیل بیکانیر نے اطلاع دی کہ موضع ہاموسرا اور پالوسر کے
 تھاکر رنجیت سنگ کے چار پسر اور پین جی کے تین پسر اور مسمی بیرو چہا نے بارہ

۱۰- خبری تیرگی
 ۱۱- خبری تیرگی
 ۱۲- خبری تیرگی
 ۱۳- خبری تیرگی
 ۱۴- خبری تیرگی
 ۱۵- خبری تیرگی
 ۱۶- خبری تیرگی
 ۱۷- خبری تیرگی
 ۱۸- خبری تیرگی
 ۱۹- خبری تیرگی
 ۲۰- خبری تیرگی

در این کتاب که در دسترس است و در این کتاب که در دسترس است
 در این کتاب که در دسترس است و در این کتاب که در دسترس است
 در این کتاب که در دسترس است و در این کتاب که در دسترس است
 در این کتاب که در دسترس است و در این کتاب که در دسترس است
 در این کتاب که در دسترس است و در این کتاب که در دسترس است

[illegible]

مگر مجرم سب گرفتار ہو گئے دیگر قیدیوں میں موجودہ محبس میں سفروں کا راز نہ کیا
خاموش بیٹھے رہے مگر کبان فساد کو بد تحقیقات سزا ہوئی ۛ

ہنگونت سنگھ راجپوت نے نالاش کی کہ میرے والد نے اپنے دو بچوں کو بالخصوص
مبلغ بیس روپیہ سنگھ کے قحط میں کہوم سنگھ کے پاس رہن رکھا تھا اب وہ
اونکی واپسی میں انکار کرتا ہے دربار نے بعد تحقیقات حکم دیا کہ مبلغ بیس روپیہ
لیکے کہوم سنگھ بچوں کو واپس کرے اور مجرم خرید و فروخت فریقین سے فی کس
تین سب جرمانہ لیا جاوے ۛ

اس سال میں شہر بیکانیر کے دامیوں اور باگڑیوں کے درمیان کہ دونوں
تجارت پیشہ لوگوں کے بڑے گروہ ہیں ذات برادری کی بابت بڑا نزاع رہا۔
متصدیوں کی مکاری اور دربار کی مداخلت نے انجام کار اس طوالت کو
یہ ہو سچا یا کہ باہ ستمبر دامیوں کے بچوں نے کشنگڑہ وغیرہ دیگر ریاستوں میں
سکونت کرنے کی واسطے بیکانیر سے روانہ ہوئے بقاصد سولہ میل دیشوک میں متھا
کیا ہمارا جد صاحب مع دیوان کے وہاں جا کے بمشکل تمام سچا کے واپس لائے
باگڑیوں نے جو یہ حال سنا تو اوہنوں نے بھی بیکانیر چھوڑنے کی دیکھی دی
مگر مقدمہ زیر تجویز ہوئیے ارادہ موقوف رکھا ۛ

اکتوبر میں بمقام سجان گڑھ صاحب اسسٹنٹ کے پاس روہار صاحب
سپرٹنڈنٹ پولیس ضلع اجیر بدرخواست گرفتاری بہادر خان و نذر خان
ماخوذہ جرم ڈکیتی انیوں وقوعی ۲۰۔ فروری ۱۹۵۸ مقام کالیہ قریب آگرہ
وصول ہوئے صاحب اسسٹنٹ نے بطور خود دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ

محکمہ پنچایت نے ان خرابیوں کی اصلاح کر کے اول چھوگ بل کو حسب قاعدہ انجام دہی کار میں مدد دی مگر وہ وایم المرحض و ضعیف العمر تھا سخت نہیں کر سکتا تھا ستمبر میں مر گیا بجائے اس کے جواہر بل مستقر ہوا اس نے بہت عمر کی سے کام کیا اس عدالت میں قرضہ و سگائی کے مقدمات زیادہ تر دایر ہوتے ہیں مقدمات گونیشینی و خرید و فروخت اراضی حسب دستور ششہ منڈی میں رجوع و فیصل ہوتے ہیں رسوم عدالت مدعی سے پانچ روپیہ فیصدی اور مدعا علیہ سے دس روپیہ فیصدی کل پندرہ روپیہ فیصدی فریقین سے لیجاتی ہے اور تا وقتیکہ فیصلہ ہو کے فریق غالب کی مطلب برآ رہی نہ ہو جاوے رسوم داخل نہیں ہوتی ہے سنوات آئندہ میں کارگزاری عدالت حسب تفصیل ہوتی ہے :

سال	تعداد مقدمات متدایرہ	نذر رسوم وصولی	تعداد دوحی انتہائی
۱۸۶۳ و ۶۲	۲۳۴	ال۱۰۰۰۰۰ ۲۲/۱۳	۱۰۰۰۰۰
۱۸۶۴ و ۶۳	۳۹۲	۱۰۰۰۰۰	۱۰۰۰۰۰
۱۸۶۵ و ۶۴	۲۵۲	۱۰۰۰۰۰	۱۰۰۰۰۰
۱۸۶۶ و ۶۵	۲۷۲	۱۰۰۰۰۰	۱۰۰۰۰۰
۱۸۶۷ و ۶۶	۹۱۸	۱۰۰۰۰۰	۱۰۰۰۰۰

بیت اولی شکر شکر ای که انانیت از دست رفتی و تهنیت به این ابراهیم و اسحاق
✽ خدیجه بی بی

بیت دوم ای که از این دنیا کنی و از آن دنیا کنی ای که از این دنیا کنی و از آن دنیا کنی
✽ ای که از این دنیا کنی و از آن دنیا کنی

بیت سوم ای که از این دنیا کنی و از آن دنیا کنی ای که از این دنیا کنی و از آن دنیا کنی
✽ ای که از این دنیا کنی و از آن دنیا کنی

بیت چهارم ای که از این دنیا کنی و از آن دنیا کنی ای که از این دنیا کنی و از آن دنیا کنی
✽ ای که از این دنیا کنی و از آن دنیا کنی

بیت پنجم ای که از این دنیا کنی و از آن دنیا کنی ای که از این دنیا کنی و از آن دنیا کنی
✽ ای که از این دنیا کنی و از آن دنیا کنی

بیت ششم ای که از این دنیا کنی و از آن دنیا کنی ای که از این دنیا کنی و از آن دنیا کنی
✽ ای که از این دنیا کنی و از آن دنیا کنی

ای که از این دنیا کنی و از آن دنیا کنی

پر گنات و چیرون کی آمدنی منجملہ کل آمدنی راج تعدادی للہ لکھہ ^{۱۰۰} ۱۰۰

کی دو لکھہ ^{۱۰۰} ۱۰۰ مایہ تہی
جو مطالبہ اس راج میں باقظار تم مشہور ہے اوس میں مالگنداری و چند محاصل
یعنی باجرہ داخل ہیں مالگنداری نقد و جنس و ونون طرح لیجاتی تھی جنس کے
حصہ کو ہیاگ کہتے ہیں اور پیداوار کا سا تو ان حصہ لیا جاتا ہے اور نقد بلون
پر بحساب سات ٹکڑے یعنی سات روپیہ یا نو ٹکڑے یعنی نو روپیہ فی قلیہ لیا جاتا ہے یا
زمین پر پانچ سے بیس روپیہ تک فی ہیکڑہ دیگر محاصل سب تفصیل میں ہے
اول کہ ہوالی یعنی حق حفاظت کہ بزمانہ ہمارا جہ صورت سنگہ صاحب جاری
ہوا تھا فی گواڑی یعنی گہر دور روپیہ دو ٹکڑے لیا جاتا ہے و ہرات پٹہ میں ہیکڑہ
محصول بہت بڑھ گیا ہے
دوم یاگ ایک یا دور روپیہ فی کس بالیون یعنی قلیہ رانوں پر لیا جاتا ہے
سوم انگ شتر و بھینس و بیلون پر محصول لیا جاتا ہے اسکی شرح ہم سے
ملے تک ہے

چہارم روگڑ و دہوان بشرح مختلف گہروں پر ہے
پنجم نواجابہی محصول خفیف پیداوار زراعت پر قیل در و فصل -
یہ تمام حاصل کل علاقہ میں نہیں ہیں مگر خالصہ چیرہ میں بہ اہتمام مان مل تحت
خاص ہمارا جہ صاحب مرحوم میں سب جاری تھے۔ پر گنات راجگڑہ و بہادر
میں بیگڑی یعنی شرح فی ہیکڑہ خالصہ جاری ہے
نالی کے پر گنات ہتوان گڑہ صورت گڑہ سردار گڑہ و انوپ گڑہ میں محصول

بیت	۱۹۴۰	۱۹۴۱	۱۹۴۲	۱۹۴۳
بیت	۱۹۴۴	۱۹۴۵	۱۹۴۶	۱۹۴۷
بیت	۱۹۴۸	۱۹۴۹	۱۹۵۰	۱۹۵۱
بیت	۱۹۵۲	۱۹۵۳	۱۹۵۴	۱۹۵۵

بیت ۱۹۵۶
بیت ۱۹۵۷
بیت ۱۹۵۸
بیت ۱۹۵۹
بیت ۱۹۶۰

بیت ۱۹۶۱
بیت ۱۹۶۲
بیت ۱۹۶۳
بیت ۱۹۶۴
بیت ۱۹۶۵

بیت ۱۹۶۶
بیت ۱۹۶۷
بیت ۱۹۶۸
بیت ۱۹۶۹
بیت ۱۹۷۰

بیت ۱۹۷۱
بیت ۱۹۷۲
بیت ۱۹۷۳
بیت ۱۹۷۴
بیت ۱۹۷۵

بیت ۱۹۷۶
بیت ۱۹۷۷
بیت ۱۹۷۸
بیت ۱۹۷۹
بیت ۱۹۸۰

بیت ۱۹۸۱
بیت ۱۹۸۲
بیت ۱۹۸۳
بیت ۱۹۸۴
بیت ۱۹۸۵

بیت ۱۹۸۶
بیت ۱۹۸۷
بیت ۱۹۸۸
بیت ۱۹۸۹
بیت ۱۹۹۰

بیت ۱۹۹۱
بیت ۱۹۹۲
بیت ۱۹۹۳
بیت ۱۹۹۴
بیت ۱۹۹۵

چیرہ جات میں دیہات پٹہ وہ طلب یعنی معافی داخل ہیں و دیہات پٹہ زیادہ تر
بقیضہ ٹہا کر ان میں کہ بالعوض نوکری سابقہ فوج کی رقم یعنی خراج ادا کر تسمین
اور دیہات یہ طلب یعنی معافی مہاراجہ صاحب کے یکجہی ورشتہ داروں
اور مندروں اور خیرات خانہ جات کو اور بالعوض نوکری بطور مدد معاش
مقرر ہیں ٹہا کر جات خالصہ میں خالصہ کے دیہات ہیں :

متفرق چیرہ جات میں رقم وصول کرنے کا طریقہ سابق میں یہ تھا کہ فصل پر
ہر ایک چیرہ میں رقم وصول کرنے کے واسطے حوالدار مع ڈیرہ کے جہین میں تیس
آدمی اور دس پندرہ اڈٹ ہوتے تھے متعین ہو کے جاتا تھا اور چیرہ جات
تخصیص میں تحصیلدار سلج پوش یعنی سرکاری بارگیروں کو متعین کرتے تھے
اور دیگر محاصل مثل چودہر باب و تالی باب و سنگھوٹی وغیرہ مجریہ جدید
کے ایصال کے واسطے اسی طرح کے قلیل ڈیرہ جات بھیجے جاتے تھے۔ ایصال
محاصل میں کسی قاعدہ کی پابندی نہ تھی حوالدار ہر سال مطالبہ راج کو پہنچاتا
یعنی پٹی داروں سے حسب راسے اپنی مقرر کرتا تھا ڈیرہ دیہہ بدیہہ پرتا تھا
اور جب تک زرمطالبہ کی کوڑی کوڑی وصول ہوجاتی کسی گاؤں میں سے
برخواست نہوتا اور اوکا خرچ فی دیہہ بیس روپیہ سے ڈیڑھ سو روپیہ تک
زمینداران دیہہ کے ذمہ پڑتا تھا دیہات جمعی پانسو روپیہ میں کہ اس علاقہ
کے دیہات بیشتر اسی جمع کے ہیں اوکا خرچ بحساب فیصد می ہوتا تھا
کل زر تحصیل وصول ہو جانے پر حوالدار چیرہ جات کو چھوڑ کے دارالحکومت
کو چلا جاتا تھا اور سال تمام تک وہاں کوئی حاکم نہ رہتا تھا جس سے زمینداروں کو

تعداد رقم کو بر سے اوسط جمع وصولی سنوات گزشتہ اور تعداد ریکہ کے بطور
 واجب معین و مشخص کر کے ڈیرہ جات کے نتیجے کی ضرورت رفع کر دی چنی داروں
 کو ہدایت ہوئی کہ زیر مطالبہ وقت مناسب سے دو چینی بعد تک ادا کرنے کی
 صورت میں سزا سخت کے مستوجب ہونگے اور تحصیلداروں کو تاکید ہوئی
 کہ جمع معینہ پر بالکل اضافہ نہ کریں اور نہ کسی شخص کو اس کے ایشیال کی واسطے
 دیہات میں بھیجیں اس طرح ضروری اصلاح ہو گئی اور رعایا کو پٹہ داروں
 کی زیادہ ستانی سے بچانے کا کام باقی رہا ۴

۳۶۳ دیہات خالصہ میں بھی طریقہ جمع بندی و تحصیل مثل چیرہ جات کے
 جاری ہے کہ تحصیلدار حسب مرضی اپنے ہر سال جمع بندی کرتے ہیں صرف
 یہی تفاوت ہے کہ دیہات چیرہ میں سرکاری حوالدار ہو گئے ہیں جمع مقرر کرتے
 ہیں اور وہ کاشتکاروں سے وصول کرتا ہے اور دیہات خالصہ میں تحصیلدار
 رعایا یعنی کاشتکاروں پر جمع مقرر کرتا ہے اور دونوں کے رقوم مطالبہ میں
 بھی فرق ہوتا ہے چیرہ جات میں رقم یعنی خراج بالفوض نوکری منع و دیگر
 متعلقہ کے زراعت گزاری راج ہوتا ہے اور خالصہ میں حاصل اراضی منع و دیگر
 حاصل مروجہ دیہات خالصہ کی جمع سرکاری قائم ہوتی ہے چیرہ جات میں
 نقد و جنس دونوں لئے جاتے ہیں خالصہ میں صرف نقد وصول کیا جاتا
 ہے شرح نقدی ہر ایک مالی یعنی قلیہ ران پر دو روپیہ ہے اور شرح جنس
 پیداوار کا چارم یا آٹھواں حصہ ہے ۵
 جب زر جمع واجب الوصول ہوتا ہے حوالدار یعنی تحصیلدار رعایا یا چوہدری

حاصل ہیں اور میں سے یہ بھی ہے کہ ہمارا جہ صاحب جدید کی سند نشینی پر اس قوم کا سرگروہ اور انکی پیشانی پر ٹیکہ کرتا ہے ؟

اہالیان پنجایت کو دریافت ہوا کہ تحصیل مالکذاری دیہات خالصہ کی ان خبریں کا دفعہ صرف بذریعہ بند و بست میعاد معینہ کے جو رسمیات و قواعد ملک پر مبنی ہوا اور جنہیں رعایا کے حقوق و ذمہ داری و اہلکاروں کے اختیارات کی حدین مقرر ہو چاویں ہو سکتا ہے مگر جب پنجایت نے کام شروع کیا وقت تحصیل آگیا تھا اصلاح غیر ممکن تھی اس واسطے تحصیلداروں کو بتا کیا تمام ہدایت ہوئی کہ رعایا پر ظلم و بے انصافی نہ کریں کل شکایتوں کی بخوبی تحقیقات کریں۔ اگرچہ اس تدبیر سے کچھ مستقل نتیجہ نہیں پیدا ہو سکتا تھا تاہم اس سے بہت

فائدہ ہوا :

پہلے ہیوں گڈہ کے دیہات خالصہ میں پنج سالہ بند و بست ہوا اس کو کاشتکاروں نے پسند کیا مگر ویسی اہلکاروں کو باقاعدہ بند و بست کا ہونا بہت ناگوار ہے اس واسطے انہوں نے اسکی منسوخی میں ہر طرح کوشش کی مگر صرف محکمہ پنجایت کے استقلال اور زمینداروں کی مضبوطی سے قائم رہا اور اس کے عمدہ نتائج کا ثبوت یہ ہے کہ پرگنات علاقہ پیکا نیر کے چودہری ایسے ہی بند و بست کی درخواست کرنے کے واسطے ہمارا جہ صاحب کنیت میں جمع ہوئے ہیں :

ٹہاکر امر سنگھ جہا بن والہ اور بعض دیگر ٹہاکران ایصال جمع میں بہت خلل انداز ہوئے اور انہوں نے دیرینہ شکایتیں اور بے دھور و دھوئی مثل انتقال و

[illegible]

معلوم کہ ہمارا چہ صاحبان سابق کی نسبت کچھ زیادہ ہے ہمارا چہ صاحب کی
مسند نشینی پر ~~نہ~~ ڈار و پیہ نذرانہ واجب الوصول ہوا اول اٹھا کر وں نے
اس نقشہ کے بموجب ادا کرنے سے انکار کیا محکمہ پنجاب نے بعض مباح معزز ہٹا کر ان
موجودہ ہیکل تیر خشت و تحقیقات کی اور ہمارا چہ صاحب سے اسے بی تو سب کے
اتفاق سے ہی مناسب متصور ہوا کہ نقشہ مذکورہ میں کمی و بیشی نہونی چاہی

منڈی یعنی شہر سائر

شاہین منڈی شہر کی کل آمدنی سودیخانہ و طویلہ و فیالحانہ وغیرہ میں کہ
سب پر اہتمام و بار لیا اور گولونکہ تھی معین تھی یہ لوگ رئیس کے پاس ہنتر عہدوں
پر ہمیشہ حاضر رہتے تھے کار و بار زیاست میں مداخلت کرتے تھے اور دیوانوں
سے سازش نہ کرتا تو اسکی شکایت کر کے اس کے کام میں خلل انداز دیتے تھے
اور سن زمانہ میں اونکا اہتمام بخشی رام و کپھمن سنگہ فوجدار بمزوری گنگا جلی
والوں کو تھا بخشی رام کو منڈی شہر و طویلہ و سودیخانہ کا کام تھا اور کپھمن سنگہ
فیالحانہ کا افسر تھا و نون باہم مددگار تھے اور دیوان سے عداوت رکھتے تھے
اور اس سے خود سر تھے پنڈت من پھول کا آمدنی کثیر سائر پر کچھ اختیار
نہ تھا

منڈی میں چہ مندرجہ ذیل اقسام آمدنی داخل ہیں۔

اول سائر و چند دیگر محاصل متعلق تجارت :-

دوم کہنوکہ یعنی محصول جو پسر پٹنی لینے پر لیا جاتا ہے :-

ششم ساہنہروڈیڈوانہ واقع مارواڑ سے سجان گڈہ وراجڈہ میں گذرتا
ہوا بیکانیر کو ۛ

ہفتم ساہنہروڈیڈوانہ سے بیکانیر کو ۛ

ہشتم آجے پور سے سیکر و سجان گڈہ میں گذرتا ہوا بیکانیر کو ۛ

نہم فاضلک ضلع سے صورت گڈہ ہو کے بیکانیر کو ۛ

دہم منجن آباد علاقہ بہاولپور سے صورت گڈہ ہو کے بیکانیر کو ۛ

یازدہم سے براستہ آبلین آباد علاقہ سے نوہر و بیکانیر کو ۛ

دوازدہم کوٹہ سے بوندی و دیولی و جیتنور و نیچ و اجمیر و ناگور میں

گذرتا ہوا بیکانیر کو ۛ

ستر دہم پہلو دی واقع مارواڑ سے گنیر ہو کے بیکانیر کو ۛ

چتر دہم پالی علاقہ مارواڑ سے دیشنوک ہو کے بیکانیر کو ۛ

پانزدہم بیکانیر سے مارواڑ کو سجان گڈہ ہو کے ۛ

چارچہ انگریزی و مال ریشمی ساخت بنارس و دستار دہلی و چمک و گوٹہ و

کناری و قیطون و غیرہ طلائی و نقرئی و غلہ خصوص چاول و شیشہ آلات

و ظروف روئین و ہرنجی و طلا و نقرہ و جفت پاپوش و آچار و مزنی

و شربت و غیرہ دہلی و بہوانی سے مارواڑ کو راستہ نہراول سے جاتے ہیں

کہ علاقہ بیکانیر کے کل راستوں میں سے یہی راستہ تجارت کے واسطے بہت

ضروری و مقدم ہے علاوہ اسکے ان اقسام کی اجناس تین دیگر راستوں

سے گذرتی ہیں ۛ

لیکن اس سبب سے کہ شیخاوائی میں مختلف مقامات پر بتقدارہ محاصل لیے جاتے ہیں بیوپاری بیکانیر کے راستہ کو بہتر سمجھتے ہیں کیونکہ بیکانیر کے علاقہ میں مقامات سُبحان گڑھ و راجگڑھ آمد و رفت کے وقت حسب موقع محصول لیا جاتا ہے اور شیخاوائی میں کوئی گانوایسا نہیں ہے جسکا ٹھاکر بیوپاریوں سے محصول نہ لیتا ہو ۛ

بیکانیر میں مال کی درآمد - دہلی و بیوانی سے براستہ نمبر ۲ سے براستہ نمبر ۱۱ فاضلہ سے براستہ نمبر ۹ ملک بہا و پور سے براستہ نمبر ۱۰ و ۱۱ جے پور سے براستہ نمبر ۴ کوٹہ و مارواڑ سے براستہ نمبر ۱۲ اسانہ و ڈیڈوانہ سے براستہ نمبر ۱۳ و ۱۴ - بحر نمبر ۴ و ۱۲ راستوں کے ان راستوں سے اجناس مذکورہ صدر یہ اضافہ شالی وغیرہ کاشمیر و پنجاب کے آتے ہیں پنجاب کاشمیری و کارچولی پارچہ راستہ نمبر ۴ سے آتا ہے -

بلتان کی چینیٹن اور چرس اور بہا و پور کے سیوہ جات مثل انار لیمون درنگرہ و سیب و انہ و دستی باؤکش و نیل راستہ نمبر ۴ سے آتے ہیں ۛ

راستہ نمبر ۴ سے اجناس مفصلہ ذیل آتی ہیں -

آول جے پور سے پارچہ سوئی رنگین و چینیٹن جبین ساگانیہ کی چینیٹن و وریٹہ داخل ہیں و دہوتی و ابرہ انگریزی سوت کے کہ ساگانیہ میں چینیٹن ہیں اور راجپوتانہ معزز و سردار و ورتمند دن کو بہت پسند ہیں اور بعض زرد و سپر چینیٹن انگریزوں نے یہاں سے حاصل ہوتی ہیں ۛ

[illegible]

سہا تک راستون سے آتا ہے۔ پارچہ و نباتات و اشیا راہنی جو دہ پور کی گہرائی
 ناگور کے بہت کے پیالے و رکابی وغیرہ راستہ نمبر ۱۲ سے عطر گلاب وغیرہ و عرق
 گلاب و پونڈہ و برگ تنبول و پارچہ رنگین و بادکش خراجیر سے براستہ ناگور
 آتے ہیں اور بادکش خس میڑتہ سے ہی آتے ہیں اور پنکھون کے دستے دندان
 نیل کے واسطے بھی میڑتہ مشہور ہے مکرانہ وغیرہ چند اقسام پتھروں کے
 پیالے مکرانہ واقع مار واڑ سے براستہ ناگور آتے ہیں غلہ زیادہ تر فاضلکے
 براستہ نمبر ۹-۱۰ اور سرسہ سے براستہ ۱۱ نمبر کے آتا ہے بیگانیر مصری جو
 مرزا پور و مہاراج گنج و شاہجہان پور و شمالی واقع ممالک مغربی و شمالی کی کہانڈ
 سے تیار ہوتی ہے مہاراج گنج کی شکر سے نہایت عمدہ مصری تیار ہوتی ہے
 کہ صفائی و سفیدی و سختی میں اوسکی برابر کہیں نہیں ہوتی ہے اور سوا سیر
 ڈیڑھ سیر کے نرخ سے بکتی ہے۔ سفید اور سیاہ اُون عمدہ نسل کی بیڑون
 کی جیسے افغانستان میں ہوتی ہے علاقہ بیگانیر کی زیادہ تر زمینیں پرورش پھیر
 کے موافق ہے اور اُون کی تجارت زیادہ ہو سکتی اور بصورت خبر گیری و
 حفاظت حکام ریاست کے اوس سے آمدنی راج میں بہت اضافہ ہو سکتا
 ہے بیگانیر کی بہترین اُون ہندوستان کے سرد و پہاڑی ملکوں کے اُون کی
 برابر ہوتی ہے مگر البتہ ویسی نرم نہیں ہوتی ہے زیادہ فاضلکے کو جاتی ہے
 کہ وہاں کے تاجر بھی کو بھیجتے ہیں بیگانیر میں فی روپیہ ڈیڑھ سیر سے پونے
 دو سیر تک بکتی ہے اور فاضلکے میں ایک سیر سے سوا سیر تک
 سو م پارچہ اونی لونی و لونکار عمدہ بناوٹ کے جنگلی قیمت چالیس روپیہ تک

اول راہداری کہ دروازہ شہر پر چوب عمارتی و چونہ وہیمہ سوختنی و گہاس و
چارہ واجناس تجارت در آمدہ پر لیا جاتا ہے فی عرایہ و بار شتر و وز روپیہ سے
تور و پیہ تک لیا جاتا ہے اور اوسکی آمدنی سے شہر کے دروازوں کے محافظ
سپاہیوں کی تنخواہ تقسیم ہوتی ہے ۛ

دوم محصول روپوتہ کہ دوکانات پر اور فروخت شتران و قبض دیگر اجناس
تجارت پر لیا جاتا ہے ۛ

سوم افیون کا سودا۔ نرخ افیون کی کمی بیشی پر ساہوکار آپستین بازیان بدتے
ہیں اون سے فی کس دو روپیہ سے چہ روپیہ تک محصول لیا جاتا ہے ۛ
چھارم مینہ کا سودا۔ احتمال نزل بارش کی نسبت باشندگان شہر آپستین
بازیان بدتے ہیں اون سے ہی محصول لیا جاتا ہے ۛ

ان ہر دو اقسام محاصل کا ٹھیکہ ہو جاتا تھا کہ ٹھیکہ دار بازی بدنے والوں سے
بطور خود وصول کرتے تھے محکمہ پنچایت نے ان بازیوں کو داخل قمار بازی
سمجھ کے بشمول کل دیگر اقسام قمار بازی کے ناجائز قرار دیا مگر بارش کے سودا
کا ٹھیکہ قبل انتظام پنچایت ایک سال کی واسطے ہو چکا تھا اس واسطے تا اختتام سال
جاری رہا ۛ

پنجم محصول ٹانگرے۔ کہ گہی و شکر و زردہ و تاکو کے وزن پر لیا جاتا ہے اس کا
ہی ٹھیکہ ہو جاتا ہے ۛ

ششم دلالی پارچہ کہ فروشندگان پارچہ سے لیا جاتا ہے ۛ
ہفتم سونا روپیہ کی چھدا می۔ خرید و فروخت طلا و نقرہ پر محصول ہے ۛ

وصول کیجاتی ہے مشتری ان جایز کا بیع منسوخ ہونے کے مستحق خواہشن اہلکاران
 راج مکان وزمین اشخاص غیر کو فروخت ہو جاتے تھے شہر کے اندر زمین فرو
 ہونے پر بائع و مشتری کو لازم ہے کہ قبالہ بیعنامہ پھر سرکاری مرتب کرادین
 جسوقت بائع و مشتری ترتیب قبالہ کی درخواست کرتے تھے گوئے اسکی تیار
 میں توقف کر کے عذر دار و دیگر مشتری پیدا کرتے تھے اور اصل مشتری اکثر مکان
 کہو پیٹتے بلکہ بعض اوقات واپسی زر قیمت سے بھی محروم رہتے تھے کیونکہ مشتری
 جدید سے جو روپیہ وصول ہوتا اسکو گولہ لوگ خود ہضم کر جاتے تھے ہا
 روازدہم گایوال یعنی آمدنی مال لاوارث کل باشندگان علاقہ راج بیکانیر
 کی جائیداد خواہ وہ علاقہ راج میں رہتے ہوں یا تقریباً روزگار وغیرہ علاقہ غیر میں
 مسکن گزین ہوئے صورت لا ولد مرنے کے بعد فیض لاوارثی ملکیت راج متصور ہوتی
 اس معاملہ میں ہی بہت ظلم و زیادتی ہوتی تھی ہا

جب باہ جون محکمہ پنچایت نے کام شروع کیا شہرہ منڈی جی بڑا ہتام بخشی رام
 عن بخشاز بدست گولہ کے اہتمام میں تھا اوس نے ایک مکار جو کشی کے ذریعہ
 سے مہاراجہ صاحب مرحوم کے مزاج میں بہت دخل پیدا کیا تھا علانیہ ظلم ہوتا تھا
 اور شہرہ میں انواع بیضابطگی ہوتی تھی اسواسطے بخشاز سے علیحدہ کر کے اس
 شہرہ کا اہتمام مہاشاہ بن بخشاز کو مفوض ہوا اور اوس نے اپنے تحت
 میں میگہراج کو مقرر کیا میگہراج نے دفعہ بیضابطگی و اصلاح شہرہ سے ہر ذریعہ
 آسانی پر توجہ کامل کر کے بہت اضافہ کیا مگر اوسکی تندہی و حسن کارگزاری
 سے متصدعی و حضوری دشمن ہونے کے بشکایت متواترہ مہاراجہ صاحب کی

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰

پنجایت نے اس قرضہ کو ادا کیا اور آئندہ کو قیمت اجناس پر وقت ادا کر کے راج
کا اعتبار از سر نو قائم کیا۔ کارخانجات میں غلہ وغیرہ بہم پہنچانے کے حوالہ سے
صرف چند اشخاص غلہ درآمدہ کو خرید سکتے تھے اس سبب سے غریب یو پار یون
اور زراعت پیشہ لوگوں کا بہت نقصان تھا۔

بھیناسر اور اوداسر آباد یہاں سے نواح شہر کی چوکیات میں شہر کی نسبت کم محصول
لیا جاتا تھا شہر میں ایک روپیہ ٹھہرائی آنہ فی بارش محصول تھا اور چوکیات
مذکورہ میں تین آنہ اور چار آنہ اور سی قدر پر اسوجہ سے یو پار یو پار مال
کو ادھنیں آبادیوں میں لیجاتے تھے اور یہ اختلاف متصدیان و حضوریان
قابض دیہات مذکور نے پیدا کیا تھا کہ راج کا نقصان کر کے اپنا فائدہ اٹھاتے
تھے محکمہ پنجایت نے راج کے اس نقصان کثیر پر بہت جلد توجہ کر کے بعد بحث
و تحقیقات شرح محصول سابقہ کو بدل دیا یعنی بھیناسر میں گانو کے رہنے والے
یو پار یون پر بجائے تین آنہ چھ آنہ اور دیگر یو پار یون پر حسب شرح فروج
مہٹھی محصول مقرر کیا اور اسنیرج اور داسر میں چار آنہ سے سات آنہ کر دیا
ظاہر ہے کہ محکمہ پنجایت نے قلیل وقت میں آزادانہ تجارت کی کل مشکلات
کو رفع کر کے درآمد و برآمد مال کی افروز ملی اور اضافہ آمدنی شہر و سائر
میں ہر طرح کوشش کی اور مقدمات گودیشنی اور خرید و فروخت اراضی و مکانوں
اور ضبطی مال لاوارث میں نہ کسی غریب رعایا کے حق میں بے انصافی کی اور نہ
نہ حفظ نواید راج میں کوتاہی کی قواعد عادلانہ جاری کئے اور سابق کے
بد طریقے جو باعث تکلیف و بربادی رعایا تھے حتی الامکان موقوف کئے۔

۱
 ۲
 ۳
 ۴
 ۵
 ۶
 ۷
 ۸
 ۹
 ۱۰
 ۱۱
 ۱۲
 ۱۳
 ۱۴
 ۱۵
 ۱۶
 ۱۷
 ۱۸
 ۱۹
 ۲۰
 ۲۱
 ۲۲
 ۲۳
 ۲۴
 ۲۵
 ۲۶
 ۲۷
 ۲۸
 ۲۹
 ۳۰
 ۳۱
 ۳۲
 ۳۳
 ۳۴
 ۳۵
 ۳۶
 ۳۷
 ۳۸
 ۳۹
 ۴۰
 ۴۱
 ۴۲
 ۴۳
 ۴۴
 ۴۵
 ۴۶
 ۴۷
 ۴۸
 ۴۹
 ۵۰
 ۵۱
 ۵۲
 ۵۳
 ۵۴
 ۵۵
 ۵۶
 ۵۷
 ۵۸
 ۵۹
 ۶۰
 ۶۱
 ۶۲
 ۶۳
 ۶۴
 ۶۵
 ۶۶
 ۶۷
 ۶۸
 ۶۹
 ۷۰
 ۷۱
 ۷۲
 ۷۳
 ۷۴
 ۷۵
 ۷۶
 ۷۷
 ۷۸
 ۷۹
 ۸۰
 ۸۱
 ۸۲
 ۸۳
 ۸۴
 ۸۵
 ۸۶
 ۸۷
 ۸۸
 ۸۹
 ۹۰
 ۹۱
 ۹۲
 ۹۳
 ۹۴
 ۹۵
 ۹۶
 ۹۷
 ۹۸
 ۹۹
 ۱۰۰

آمرنی سال گذشتہ سے باضافہ منات ہزار روپیہ کو بالائینہ حکم سنہ
نوجوارہ کو ٹھیکہ ہوا اور بیکانیر و ہوانی کے درمیان مال تجارت کی آمد رفت بہتر

جاری رہی ہے

علاقہ بیکانیر میں بمقام گوگا منڈر ہی واقع پر گنہ نوہر کہ بیکانیر سے ۱۴۰ میل اخیر
اگست یا شروع ستمبر میں گوگا کا میلہ ہوتا ہے ایک چھپے تک رہتا ہے اور اوس میں
بیلون کی بکری بہت ہوتی ہے کل اضلاع بیکانیر و علاقہ جات جو وہ پور و جلیمر
و شیخا واٹی کے پیل و بان آتے ہیں اور خرید ہو کے فرہلی و بیانی پت و حصار
و سرسہ و ہوانی و کرناں وغیرہ کو جاتے ہیں ۱۷۷۲ء میں سولہ ہزار پیل فروخت
کیا گئے اور ان سے بارہ ہزار فروخت ہوئے اس فروخت کی پرفی رابر
سوا آٹھ آنہ محصول ٹھیکہ دار کی معرفت راج میں وصول ہوتا ہے کہ سالانہ کو
میں سہ ماہ کی آمدنی ہوتی ہے

موضع لون کرن سر میں بیکانیر سے پچاس میل شمال مغرب میں ۱۱۹ خام چاہات
کی آبپاشی سے ناقص قسم کا نمک پیدا ہوتا ہے یہ چاہات نصف میل مربع قصبہ
میں واقع ہے کہ اوس میں مشرق کیاریاں نمک کی بنی ہوئی ہیں ۱۷۷۲ء میں یہاں
چھپن ہزار من نمک پیدا ہوا اور یہ نرخ فی روپیہ چودہ من بقیہ چار ہزار
روپیہ فروخت ہوا اس نمک میں سے نصف راج میں آتا ہے

۱۷۷۲ء میں ہوانی کے ساہوکاروں نے مارواڑ کو مال تجارت بذریعہ ریل
اجیر کے راستہ سے پہنچنا شروع کیا اوس وقت سے راجپڑہ و بیکانیر کے راستہ
کی آمد رفت موقوف ہوئی اور آمدنی ریاست میں کمی واقع ہوئی صرف راج

١٠٠

॥ श्रीगणेशाय नमः ॥

[illegible]

غلامین کو لوٹتے تھے مجرموں کو پناہ دیتے تھے صاحبان ایجنٹ نے اس کے نکالنے کے واسطے بارہا ہمارا جب صاحب سے کہا اور انہوں نے اقرار نہ کیا مگر جب اس کا ایفان کیا مجبور گورنمنٹ سے تاکید ہونے کی تجویز ہوئی چنانچہ بعد انتقال ہمارا جب سردار سنگد صاحب گشتائین مذکور بیکانیر سے اوٹھ کے کاھہ علاقہ راج پور کو چلا گیا۔

کوٹھیار کا خرچ بکثرت تھا ملازمان و دیگر کسان موجودہ بیکانیر کو خوراک ملتی تھی یہی بچیں ہاتھی اور قندار و کثیر مویشیوں کا بہت خرچ تھا کل موروثی سواران متعینہ تحصیلات کو پیٹھ ملتے تھے اور ان کا کل خرچ مع تنخواہ کے وقت ارب سال زر تحصیل سے وضع ہوتا تھا جو پھر واقع قریب چھ میل بیکانیر میں قدیم طویلہ ہے وہاں گھوڑے بیل اور عمدہ سواری کے اونٹ پرورش پاتے ہیں تنجینا تین سو گھوڑیاں کہلی ہوئی چرتی ہیں جب ان کا دل چاہتا ہے احاطہ میں آکے دانہ کھاتی ہیں اونٹ بھی سرکاری دافع لگانے کے بعد بے مہار پھرتے ہیں اس طرح اوس زمانہ میں فوج و کوٹھیار و ملازمان شہرہ جات کا خرچ چار لاکھ کے قریب تھا۔

۱۸۵۷ء میں فوج کی تنخواہ بکثرت چڑھی ہوئی تھی صد ہا سپاہی ہر روزہ صاحب ایجنٹ سے شکایت کرتے تھے اور اگر صاحب نہوتے تو ضرور دیوان کو لوٹتے پنڈت من پھولی نہایت تنگ تیار وہیں ہونے کے سبب سے فوج و عہدہ کو حدود کی نوکری پر نہیں بھیج سکتا تھا حسب رواج بیکانیر ظلم و تعدی خواہ کسی ذریعہ سے روپیہ ہم پہنچاتا اس کے ذمہ تھا مگر اس کو خلاف قاعدہ و

6	تسریں جنہ کی آیتوں	==	==	==
7	"	==	==	==
8	تسریں جنہ کی آیتوں	==	==	==
9	تسریں جنہ کی آیتوں	==	==	==
10	تسریں جنہ کی آیتوں	==	==	==
11	تسریں جنہ کی آیتوں	==	==	==
12	تسریں جنہ کی آیتوں	==	==	==
13	تسریں جنہ کی آیتوں	==	==	==
14	تسریں جنہ کی آیتوں	==	==	==
15	تسریں جنہ کی آیتوں	==	==	==
16	تسریں جنہ کی آیتوں	==	==	==
17	تسریں جنہ کی آیتوں	==	==	==
18	تسریں جنہ کی آیتوں	==	==	==
19	تسریں جنہ کی آیتوں	==	==	==
20	تسریں جنہ کی آیتوں	==	==	==

نمبر	آیتوں کی تعداد	آیتوں کی تعداد	آیتوں کی تعداد	آیتوں کی تعداد
------	----------------	----------------	----------------	----------------

تسریں جنہ کی آیتوں کی تعداد

تسریں جنہ کی آیتوں کی تعداد ۱۰۰ ہے۔
تسریں جنہ کی آیتوں کی تعداد ۱۰۰ ہے۔
تسریں جنہ کی آیتوں کی تعداد ۱۰۰ ہے۔
تسریں جنہ کی آیتوں کی تعداد ۱۰۰ ہے۔
تسریں جنہ کی آیتوں کی تعداد ۱۰۰ ہے۔

نمبر	تمام قرصخواه	نام مهاراجه صاحب حکومت پور و لیا	اصل	سود	میزان
۱۰	سنت لال اچو دیو پایش مہلی	رتن سنگ	لہ نہ لہا	یک لکھ چار سو	یک لکھ چار سو
۱۱	شکن چند گرد ماری لال مہلی	"	"	"	"
۱۲	جگنا تہ خلف نار این دہار مہلی	"	یک لکھ چار سو	"	یک لکھ چار سو
۱۳	ہر چند ناتہ گشاین مہلی	"	یک لکھ	"	یک لکھ
۱۴	سیٹہ لکھین چند رادما کشن مہلی	"	یک لکھ	"	یک لکھ
۱۵	مہرا وال عیر چند واگ بیکانیر	مہاراجہ سردار سنگ	مہرا	"	مہرا
۱۶	اگر چند گولچہ ایجنسی راجپوتانہ دیپور ومار وار	"	عہدہ	"	عہدہ
	میزان		میزان	میزان	میزان

۱۸۷۲ء میں ریاست سے غیر معمولی مصارف حسب تفصیل ذیل ہوئے ہیں۔

سرشدہ تعمیرات جس میں باجی خزانہ انجینی بابت ڈگریا تعمیر مندر جدید کیواسطے خرید غلہ کوٹھیار
مکانات محل داخل ہے پنجو کلاہ او دیپور کو بیج

۱۸۷۲ء ۱۱۲ ۱۱۷

مندرون میں چتر
طلائی جرٹا
۱۸۷۲ء مار

جمع و خرچ ۱۸۷۵ء کی غیر معمولی رقمیں

مصارف تجنیز و تکفین باجی مصارف تجنیز و تکفین
توبی بیوہ ہارا جبر باجی جلیپیر نی جی
سنگہ صاحب مرحوم

۱۸۷۲ء ۱۵ ۱۹ ۱۸۷۲ء ۹

خیرات وغیرہ تیرتون کرایہ ریل و گاڑی مصارف ہودی خانہ سفر خرچ ملازمان
پر جان ہارا جبر و شتر وغیرہ ایام سفر

۱۸۷۲ء ۱۲ ۱۸۷۲ء ۱۲ ۱۸۷۲ء ۱۰

مصارف کارخانہ تیرتون کے متفرق
مصارف سفر
۱۸۷۲ء ۱۲ ۱۸۷۲ء ۱۲

<p> ^{۱۸۷۶} ^{۱۸۷۶} ^{۱۸۷۶} ^{۱۸۷۶} ^{۱۸۷۶} ^{۱۸۷۶} ^{۱۸۷۶} ^{۱۸۷۶} </p>	<p> ^{۱۸۷۶} ^{۱۸۷۶} ^{۱۸۷۶} ^{۱۸۷۶} ^{۱۸۷۶} ^{۱۸۷۶} ^{۱۸۷۶} ^{۱۸۷۶} </p>	<p> ^{۱۸۷۶} ^{۱۸۷۶} ^{۱۸۷۶} ^{۱۸۷۶} ^{۱۸۷۶} ^{۱۸۷۶} ^{۱۸۷۶} ^{۱۸۷۶} </p>	<p> ^{۱۸۷۶} ^{۱۸۷۶} ^{۱۸۷۶} ^{۱۸۷۶} ^{۱۸۷۶} ^{۱۸۷۶} ^{۱۸۷۶} ^{۱۸۷۶} </p>
---	---	---	---

تہذیب و تمدن

تہذیب و تمدن کے معنی ہیں وہ حالت جس میں انسان اپنے فطری غریزوں کو قابو میں رکھے اور ان کو اپنے فائدے کے لیے استعمال کرے۔ تہذیب و تمدن کا ارتقاء انسان کی فطرت اور اس کے ماحول کے اثرات سے ہوتا ہے۔ تہذیب و تمدن کے ارتقاء میں انسان نے اپنی فطری صلاحیتوں کو بے حد وسیع کر دیا ہے۔ تہذیب و تمدن کے ارتقاء میں انسان نے اپنی فطری غریزوں کو قابو میں رکھا ہے اور ان کو اپنے فائدے کے لیے استعمال کر رہا ہے۔ تہذیب و تمدن کے ارتقاء میں انسان نے اپنی فطری صلاحیتوں کو بے حد وسیع کر دیا ہے۔ تہذیب و تمدن کے ارتقاء میں انسان نے اپنی فطری غریزوں کو قابو میں رکھا ہے اور ان کو اپنے فائدے کے لیے استعمال کر رہا ہے۔ تہذیب و تمدن کے ارتقاء میں انسان نے اپنی فطری صلاحیتوں کو بے حد وسیع کر دیا ہے۔ تہذیب و تمدن کے ارتقاء میں انسان نے اپنی فطری غریزوں کو قابو میں رکھا ہے اور ان کو اپنے فائدے کے لیے استعمال کر رہا ہے۔

مآخذ	۱۸۶۵ و ۶۴	۱۸۶۵ و ۶۳	۱۸۶۵ و ۶۵
<p>قرضه نذرانه گودیشینی گالیوال یعنی مال لاوارث نذرات پاچارائی محصول پیرائی مویشیان سگولی یعنی محصول سبزه مویشیان محصول تالیب باب قرضه واجب الوصول ماجی راناد جی و باگلیانی جی مرحوم</p>	<p>یک لکھ روپے لا اعمه ۴۹,۹</p>	<p>یک لکھ روپے لا اعمه ۴۹,۹</p>	<p>یک لکھ روپے لا اعمه ۴۹,۹</p>
<p>میسران</p>	<p>۴۹,۹</p>	<p>۴۹,۹</p>	<p>۴۹,۹</p>

مردم صرف	۱۸۷۳ و ۷۲	۱۸۷۵ و ۷۴	۱۸۷۶ و ۷۵
کوسان کا بارہ عملہ ہمسائی			
آب نوشیدنی	لحمۃ عنصور ۹۹		
نظار خانہ	باللحمۃ		
چچ خانہ زرگر و مصلح کا	لاۃ		
گینجن قوال و طوائف وغیرہ	اعۃ عامۃ		
عملہ و مصارف شہر سایر	لحمۃ ۳۸		
عملہ مال و عدا و حضور			
و درباری	صۃ ماۃ ۱۲	یک کمرہ عۃ ۱۵	یک کمرہ عۃ ۱۵
جیل خانہ	لحمۃ ۱۱		
و کلادریا مستعینہ آؤو جیو			
دار واد و دیو و دیو و دیو	لحمۃ ۱۳		
دارالشار	صۃ ۱۱		
شہر تعلیم	ماۃ ۴۳		
دارالضرب	ماۃ ۳۲		
عملہ کان ملانی مٹی	مۃ		
متفرقات ملازمان	صۃ ۴۶		
پنشن داران	الۃ ۴۱		
باغات سیو ہاری گنج	لحمۃ ۳۸		

۱۸۷۹ و ۸۰	۱۸۷۵ و ۷۶	۱۸۷۳ و ۷۴	مدات مصارف
لکھنؤ کا مال			چندہ شوکا بچا جی
لکھنؤ کا مال			انتقال باجی تنور جی
لکھنؤ کا مال			وجیسلی نی جی
لکھنؤ کا مال			در بارہ اگرہ
لکھنؤ کا مال			تیرتھہ جاترا ہزار
			صاحب
لکھنؤ کا مال	لکھنؤ کا مال	لکھنؤ کا مال	میزان
۱۸۷۹	۱۸۷۹	۱۸۷۹	

بیگانہ کی فوج

۱۸۷۹ و ۸۰ میں بیگانہ کی فوج اس تفصیل سے تھی -

سوار	پیادہ	گولہ انداز توپخانہ	میزان
۱۲۰۰	۴۰۰	۲۴۰	۲۰۴۰

تیس چالیس توپیں مختلف جسامت کی ہیں سواروں میں ۱۴۰ سوار توپا عددان اور اچھی مسلح زیادہ تر قوم سے سکھ اور جات تھے جہاں صاحب مرحوم کے بہتیجہ کے تحت میں دو سوار ٹھہڑ سوار تھے باقی ماندہ سوار راج کے موروثی ملازم ہیں کہ انکا اول افسر برادر عرصہ چار سو سال راؤ بیکا کے ساتھ اس ملک کی فتح کیواسطے لڑا تھا ان لوگوں میں زیادہ تر پرہیزگار چوت ہیں جو

نمبر	نام پیر	تعداد ساقہ	تخفیف	باقی	منخواہ کل	تخفیف	باقی
۷	فوج شہر پکیر	۸۲	۲	۸۰	۸۲	۲	۸۰
۸	پیرہ دفتہ	۲۵	۰	۲۵	۲۵	۰	۲۵
۹	دیرہ کیدلگو سہکا	۱۲	۱۱	۱	۱۲	۱۱	۱
۱۰	دیرہ اکبر سنگہ	۱۳	۱۳	۰	۱۳	۱۳	۰
۱۱	دیرہ ظریف خان	۹	۹	۰	۹	۹	۰
۱۲	دیرہ کریم بخش	۱۷	۱۷	۰	۱۷	۱۷	۰
۱۳	دیرہ افضل خان	۲۳	۲۳	۰	۲۳	۲۳	۰
	میزان پیادگان	۸۷۷	۱۹۳	۷۸۴	۸۷۷	۱۹۳	۷۸۴
۱۴	سواران	۹۹	۲	۹۷	۹۹	۲	۹۷
۱۵	اسلام پوریہ	۱۴۱	۰	۱۴۱	۱۴۱	۰	۱۴۱
۱۶	رسالہ صاحب رام	۱۸۰	۵۲	۱۲۸	۱۸۰	۵۲	۱۲۸
۱۷	رسالہ راقہ سنگہ	۲۹	۲۹	۰	۲۹	۲۹	۰
۱۸	دیرہ عبدالعزیز	۹	۹	۰	۹	۹	۰
۱۹	دیرہ رام سنگہ	۷	۷	۰	۷	۷	۰
	میزان سواران	۲۵۵	۹۹	۱۵۶	۲۵۵	۹۹	۱۵۶

و عیناً قریباً منقرض است و اگر چه در بعضی از کتب
 و در بعضی از کتب دیگر در بعضی از کتب دیگر
 و در بعضی از کتب دیگر در بعضی از کتب دیگر
 و در بعضی از کتب دیگر در بعضی از کتب دیگر

۱۷ ۱۶ ۱۵ ۱۴ ۱۳ ۱۲ ۱۱ ۱۰ ۹ ۸ ۷ ۶ ۵ ۴ ۳ ۲ ۱

۱۵	۱۴	۱۳	۱۲	۱۱	۱۰	۹	۸	۷	۶	۵	۴	۳	۲	۱	۰	۱۵
۱۴	۱۳	۱۲	۱۱	۱۰	۹	۸	۷	۶	۵	۴	۳	۲	۱	۰	۱۴	۱۵
۱۳	۱۲	۱۱	۱۰	۹	۸	۷	۶	۵	۴	۳	۲	۱	۰	۱۳	۱۴	۱۵
۱۲	۱۱	۱۰	۹	۸	۷	۶	۵	۴	۳	۲	۱	۰	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵
۱۱	۱۰	۹	۸	۷	۶	۵	۴	۳	۲	۱	۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵
۱۰	۹	۸	۷	۶	۵	۴	۳	۲	۱	۰	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵
۹	۸	۷	۶	۵	۴	۳	۲	۱	۰	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵
۸	۷	۶	۵	۴	۳	۲	۱	۰	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵
۷	۶	۵	۴	۳	۲	۱	۰	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵
۶	۵	۴	۳	۲	۱	۰	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵
۵	۴	۳	۲	۱	۰	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵
۴	۳	۲	۱	۰	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵
۳	۲	۱	۰	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵
۲	۱	۰	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵
۱	۰	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵
۰	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶

سخنان ائمه کی است در این باب

۱۵	۱۴	۱۳	۱۲	۱۱	۱۰	۹	۸	۷	۶	۵	۴	۳	۲	۱	۰
۱۴	۱۳	۱۲	۱۱	۱۰	۹	۸	۷	۶	۵	۴	۳	۲	۱	۰	
۱۳	۱۲	۱۱	۱۰	۹	۸	۷	۶	۵	۴	۳	۲	۱	۰		
۱۲	۱۱	۱۰	۹	۸	۷	۶	۵	۴	۳	۲	۱	۰			
۱۱	۱۰	۹	۸	۷	۶	۵	۴	۳	۲	۱	۰				
۱۰	۹	۸	۷	۶	۵	۴	۳	۲	۱	۰					
۹	۸	۷	۶	۵	۴	۳	۲	۱	۰						
۸	۷	۶	۵	۴	۳	۲	۱	۰							
۷	۶	۵	۴	۳	۲	۱	۰								
۶	۵	۴	۳	۲	۱	۰									
۵	۴	۳	۲	۱	۰										
۴	۳	۲	۱	۰											
۳	۲	۱	۰												
۲	۱	۰													
۱	۰														
۰															

ایک دیہاتی کے کہ راج نے ٹھاکروں سے سختی کی اس سبب سے اذکار دل ہی سخت ہو گیا کہ رعایا کے ساتھ کچھ سلوک نہیں کرتے ہیں راج سے ایک تالاب کی تعمیر شروع ہوئی مگر روپیہ ہونے سے موقوف رہی تاہم مہاراجہ صاحب مرحوم نے محتاجوں کو کہا نا بہت تقسیم کیا باور چنانہ سابقاً بیکانیر قحط میں بہت آدمیوں کے مرجانے سے چند میل دور کر دیا دربار نے اپنے اداے فرایض میں بہت کوتاہی کی فضول مصارف میں زر کثیر خرچ ہوتا تھا اسوجہ سے روپیہ ہنوشکا عذر ہی پذیرائی کے قابل نہ تھا نقصان قحط کا شہینہ محال تھا ہزار ہا آدمی وطن چھوڑ کے چلے گئے اوغین سے بہت کم واپس آئے غالباً قحط کشی و بیماری و تکلیفات نقل مکان سے بیکانیر کی ایک ثالث آبادی کم ہو گئی تقسیم خوراک کے حساب سے معلوم ہوا انہیں پندرہ فیصدی جاٹ و راجپوت و کھمان راجپوت تھے۔ کل ملک علی الخصوص مغربی حصہ میں بولشی پانچ فیصدی رہ گئے ایک ٹھاکر کے گائوین ۲۳۰۰ مویشیوں میں سے صرف ۲۰ بچے۔ اضلاع بہتیر وغیرہ میں جہاں مویشی زیادہ ہوتے ہیں اگرچہ بہت نقصان ہوا مگر دس فیصدی مویشی رہ گئے اس قحط پر تشدد ایصال جمع سے دو بالا مصیبت ہوئی اور جربانہ و غلہ و چارہ کو مصرف راج کیواسطے ضبط کرنا اور حکماً نرخ کو کم کرنا اوسپرستز ادہی زیادہ افسوس یہ ہے کہ اقرار معافی محصول غلہ کا ایفادہ ہوا مگر ۴۹ لاکھ کی رپورٹ میں لکھا ہے کہ قحط سے پیشتر بد نظمی ریاست کا جو شہر ہوا تھا وہ کیقدر غلط معلوم ہوتا ہے اس میں شک نہیں کہ اکثر زراعت پیشہ لوگ خصوصاً بلی وال برہمن کہ جفاکش

تک چٹھی پڑھنا اور حساب سکھایا جاتا ہے اور کل عرصہ میں چھ من اور آٹھ روپیہ اور ستاد کو دیتے ہیں دو لکھ تھانے کے سواے سو روپیہ اور دس روپیہ پڑھنا مندر دن میں سنسکرت پڑھائی جاتی ہے ایک استاد میں صاحب ایجنٹ نے جا کے دیکھا تو پتہ پڑا کہ کتب خانہ کی سیر کر لی اور جغرافیہ کا نقشہ دیکھا یا کہ وہیں پانی و درود و شہد و غیرہ کے ساتھ سمندر ہم مرکز مگر لاکھوں کوس عرض لکھے ہیں اور ایسی ہی لغو و بیهی تانیخ پڑھاتے ہیں :

اب ہمارے دن کے لڑکوں کی واسطے کہ ذہین و ہوشیار ہیں مدرسہ بنایا گیا ہے اور کتابیں بھی ہم پر ہونچائی ہیں بیکانیر میں صاحب ایجنٹ نے یہ ادارہ پتہ پڑا ہر شہر و ملک کو صاحب ایجنٹ کو ریز جنرل نے متعین کیا ہے سنسکرت کتابوں کی تلاش میں بہت کوشش کی اور مہاراجہ صاحب نے بھی مدد و کامل دی یقین ہے آئندہ کو وہ کتابیں جنکو رئیس بیکانیر شاہ دہلی کی فوج کا سپلا ہو کے دکن سے لایا تھا اور محل میں بے ترتیب پڑی تھیں حفاظت سے رکھی جاوین گی :

۱۸۷۳ء میں محکمہ نچایت نے شہر بیکانیر میں ایک ایچا مدرسہ مقرر کر کے تربیت خلائق کو بہت ترقی دی خانگی چندہ سے رقبہ جمع ہوا اور سرکاری برکان کی مرمت ہو کے اوسیں سنسکرت ہندی و فارسی کے مدرسے کہ راج سے تنخواہ پاتے ہیں تعلیم اطفال کی واسطے متعین ہوئے اگر مہاراجہ صاحب بھی تربیت عوام پر ایسی ہی توجہ رکھیں تو کچھ عرصہ میں مدرسہ مستقل ہو کے لوگوں کو فیض پہونچنے لگیگا مہاجن و دیگر اشخاص اپنے اطفال کو پڑھانے

۱۸۷۳ و ۷۲

۱۸۷۲ و ۷۱

عبد

مہاراجہ

ماہ

ماہ

بیسون کی تیاری میں راج کا فائدہ فی من چار روپیہ ہوتا ہے کہ اس فی رکیہ
 ۱۸۷۳ و ۷۲ ۱۸۷۲ و ۷۱ آمدنی ہوئی۔

۷۲

۷۱

وار الشفاء

قریب اوئیس برس سے ڈاکٹر کو راج صاحب بیکانیر میں مہاراجہ صاحب
 کے نوکر تھے اونکی موجودگی سے ریاست و رعایا کو بہت فائدہ پہونچا تو
 سرکار انگریزی میں ہی اونکی بیکانیر کی بود و باش بہت مفید تصور ہوئی
 کہ اونکی صحبت کے سبب سے رئیس و دیگر اشخاص کے خیالات کی قدر شایستہ
 اور حکام انگریزی کی رائے کے موافق ہوئے چونکہ ڈاکٹر صاحب ہر ایک شخص
 کا بہت شفقت و توجہ سے علاج کرتے تھے سب لوگ اونکی فیض رسانی کے علاج
 و شفا خان تھے اور اونکی بہت اعظیم و بکریم کرتے تھے اونکے صاحبزادہ کیتان
 کو راج صاحب محکمہ استیصال ٹہنگی و انسداد ڈوگیتی راج کے افسر تھے ۱۸۷۳ میں اون
 چلے جانے سے ریاست کا بہت نقصان ہوا مجبور مہاراجہ صاحب نے ہسپتال
 کیواسطے ایک نیٹو ڈاکٹر اگرہ سے طلب کر کے مقرر کیا اور سکا نام بچھن پانڈے
 ۱۸۷۳ و ۷۲ میں ڈاکٹر مور صاحب انسپکٹر جنرل شفاخانجات راجپوتانہ نے

۱۸۷۶ء میں مہاراجہ صاحب نے موضع شیو باڑی میں کہ شہر سے تین میل پر چوٹا سا گانہ ہے باغ کو آراستہ کیا مکان تعمیر کرایا اور تالاب کی مرمت کی اس تالاب کی مرمت سے بہت فائدہ ہوا کہ سابقہ اس میں پانی بالکل نہیں پھرتا تھا اب اوس میں پانی ہمیشہ رہنے سے عوام کو بہت آسائش ہوگی اسکے سوا یہاں ایک گوا تیار کرایا ہے کہ اوس سے باشندگان دیہہ و مسافرین کو بہت فائدہ پہونچگا مگر باغ واقع گجنیر میں کہ بیکانیر سے بیس میل ہے خشکی و بزدلی کی وجہ سے بہت نقصان ہوا بیکانیر میں ہی مہاراجہ صاحب نے محل جدید تعمیر کرایا اور سابقہ محلوں کی مرمت کرائی بڑی بڑی کہتیاں غلہ بھرنے کی واسطے بنوائی ہیں اور شہر کی فضیل بہت شمار ہو گئی تھی اوسکی مرمت کا بندوبست کیا

۱۸۷۵ء میں تعمیرات مفصل ذیل کا کام جاری رہا :

نمبر	نام کام	لاگت تخمیناً	خرچ ۱۸۷۵ء
۱	محل جدید	لکھ ۵۰ سوار	لکھ ۵۰ سوار
۲	مرمت محل قدیم	لکھ ۵۰ سوار	لکھ ۵۰ سوار
۳	کہتیاں	لکھ ۵۰	لکھ ۵۰
۴	مرمت فضیل شہر	لکھ ۵۰	لکھ ۵۰
۵	چاہ جدید شیو باڑی	لکھ ۵۰	لکھ ۵۰

وہی ہے جس نے

197

نقصان کے اوسکا مواخذہ ریاست سے ہو گا۔

پیمائش ٹوپوگرافیکل سروی

فروری و مارچ ۱۸۷۶ء میں مسٹر اے ایس پی اٹکنسن صاحب متعلقہ پیمائش ٹوپوگرافیکل بینکائر سے جنوب میں پیمائش کیواسے مشائش قطع کرنے میں مصروف رہے اور ان کے پاس ابلکار راج مع سواران و پولیس متعین رہا۔ موسم سرما ۱۸۷۶ء میں لفٹنٹ اسی پی لیج صاحب روپل انجنیر اور مسٹر ٹوٹ صاحب اور ٹاپیکل صاحب اور ہر لال سنگہ اور اتنا سنگہ قریب و جوار سجھا گڑھ کی پیمائش میں مصروف رہے اور راج کے ابلکار مع سوار و پولیس ان کے پاس متعین رہے۔

متنازعات سرحدی

مارچ ۱۸۷۶ء میں حسب احکم کرنل پبلی صاحب ایجنٹ گورنر جنرل کپتان برٹن صاحب اسسٹنٹ ایجنٹ گورنر جنرل متعینہ سجان گڑھ نے سرحد متنازعہ راج بینکائر و جے پور پر جا کے مقدمات ذیل کا فیصلہ کرایا اور سرحد منصفانہ پر مینارہ جات تعمیر کرائے۔

موضع ٹکوری علاقہ جے پور و موضع راو علاقہ بینکائر

موضع ٹکوری ایضاً و موضع ہڈپال ایضاً

موضع کہوری ایضاً و موضع مانگا ایضاً

نوان باب

سروہی

ریاست سروہی کے شمال و مغرب میں راج جو دہ پور شمال و مشرق میں
ملک گودوار علاقہ جو دہ پور مشرق میں اودے پور جنوب میں پھلن پور و
ماہی کانڈہ ریاست بڑودہ میں خطوط عرض بلند شمالی ۲۲ درجہ ۲۳ دقیقہ
اور ۲۵ درجہ ۱۶ دقیقہ اور طول بلند مشرقی ۷۲ درجہ ۱۰ دقیقہ ۷۳ درجہ ۱۲
دقیقہ کے اوسکا ۳۰۲۲ مربع میل کا رقبہ ہے اور قریب بچپن ہزار باشندوں
کی آبادی ہے۔ ملک کے مشرقی و شمال مشرقی حصص پہاڑی ہیں کہ کوہ اراہلی
کا شمال مغربی دامن اونٹین داخل ہے اور مارواڑ کی طرف شمال مغربی سمت
میں بہت ندیاں لونی کی طرف روان ہو کے خلیج کچھ میں گرتی ہیں جنوب و جنوب
مشرق میں بہت بلند پہاڑ ہیں کہ کوہ آبوسع اپنی شاخوں کے اونٹین داخل ہے
چند راہی شہر کے عظیم الشان کنڈرات و مکانات واقع کوہ آبوسع سے ظاہر ہے
کہ یہ ریاست جو حال میں بہت تنزل پر ہے کسی زمانہ میں بہت مالا مال اور
ترہیت یافتہ لوگوں سے آباد تھی مگر اب بھی راستہ درمیان گجرات و شہر
پالی تجارت گاہ علاقہ جو دہ پور کی آمد رفت روز بروز زیادہ ہونے سے ملک
کی رونق زیادہ ہوتی ہے اور انتظام انگریزی سے ریاست نے بہت ترقی
پائی ہے۔

شمال مشرق سے جنوب مغرب کی سمت میں چھوٹی چھوٹی پہاڑیاں پہیلی ہوئی

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

مگر جزیوں کے مغلوب ناتریت یافتہ وغیر محکوم اور کل دیگر اقوام سے فائق
 ہیں اکثر خاندانوں میں باہم مدت سے نزاع چلا جاتا ہے کہ بارہا فساد کر کے
 دیہات کو تباہ ویرا کر دیتے ہیں اکثر یہ نزاع زمین کے بابت ہوتے ہیں
 اور بعض ویریا نزاع سرحدی پر ہر سال کشت و خون ہوتا ہے بعض ٹہاکر
 اپنے علاقہ کے رہنموالے سارق و غارتگروں سے مال ناجائز میں حصہ لیتے
 ہیں راج سے کسی طرح کی دست اندازی کی جاوے یا کسی ٹہاکر کو کچھ شکایت
 ہو تو وہ بار و ٹہیہ ہو جاتا ہے اور خالصہ کے ملک یا اپنے دشمن کی جاگیر
 میں بربادی کر کے حصول میں جاتا ہے جب راجنی حاکم کی صورت پیدا
 ہوتی ہے بار و ٹہیہ کسی چارن سے بچن یعنی قول لیکے اپنی جاگیر میں بیٹھ جاتا
 ہے جو نہ مجمع کثیر بزرگان بار و ٹہیوں کا ہمدرد ہوتا ہے چھوٹا سا ٹہاکر
 راج میں خوف پیدا کر سکتا ہے اس سبب سے بہ اتفاق ضعف حکومت کے
 راج کو اپنے سرداروں کی مراد ہی کا اختیار نہیں ہے لوہانہ واقعہ ماروا
 اور بہاکر واقعہ سرور ہی بھر کش سرداروں کی واسطے بڑی جابے امن ہیں
 ان لوگوں میں صرف قوی حکومت اور تربیت سے البتہ اصلاح و انقلاب
 ہو سکتے ہیں۔
 اس ریاست کے باشندوں کا جزو اعظم وحشی و جنگلی نسلیں ہیں اصل باشند
 ملک بہیل ہیں اور دو قسموں میں تقسیم ہیں اول جو دیگر اقوام کے ساتھ
 دیہات میں رہتے ہیں دوم جو صرف اپنی قوم کے نگوں میں رہتے ہیں
 اور اپنے سرگروہوں کے تحت حکومت میں ہیں اول قسم کی ریاست کے

[illegible]

اور پہلے ہوئے پہاڑوں کا متواتر سلسلہ ہے اور راستہ صرف کہاٹون سے
گزر رہے سب سے بڑا گھاٹ موضع دایدر کا امبا بھوانی کو ہے اسکو بہا کر
کا پہاٹک کہتے ہیں ۲۲ میل کے طول میں سرحد سر وہی و ماہی کا نٹہ پر واقع
ہے اس کل پہاڑ پر گراسیون کے چوہرے ہیں اور سرحد پر چند دیہہ
بھیلون کے ہیں *

۱۹۷۱ء تک اس ملک کے باشندوں کا حال بہت کم معلوم تھا غیر لوگوں
کو نہیں آنے دیتے ہیں بلکہ چند مرتبہ فوج کا راستہ بند کر دیا ہے اونکی
طاقت و سرکشی کی عجیب روایت ہے کہ پہاڑ پر چند جا پر ڈھول بجا کے صد
آدمی بجاں چستی جمع ہو جاتے ہیں اور کار ریاست کی ہمت نہیں کہ اندر جا کر
کچھ خراج نہیں دیتے صرف برائے نام راج کے ماتحت ہیں بار و ٹھیکہ اس
مقام کو اپنی جاے پناہ سمجھتے ہیں بہا کر کے مفسد باشندوں اور دربار
کے درمیان گفتگو و پیام چارنوں کی معرفت ہوتا ہے اور چارنوں کا اونکی
اس معاشرت و نا اتفاقی میں فائدہ ہے اس واسطے ہمیشہ ہی حال رکھا جاتا
ہے دربار اپنی ہندوستانی کاہلی سے ان سرکشوں کو نہیں چہرے پڑتا اور
اس علم سے بھی کہ اونکے رشوار گزارا منوں سے زمانہ سلف میں پہلے ٹھیکوں
کو پناہ ملی تھی اور آئندہ کو بھی اسی طرح کارآمد ہوں اونکو سزا دینا نہیں
چاہتا اونکی حملہ آوری اور زیادتی مساوات سمجھی جاتی ہے کوئی سال ایسا
نہیں گزرتا ہے جس میں فساد نہوا ہو جب ماہی کا نٹہ کا نقصان ہوا راج کو
اوسکا معاوضہ دینا پڑا ہے

VO7

اور دیگر تین اقوام کی نسبت از کتاب جرایم کم کرتے ہیں سروہی کی نصف سے زیادہ سرحد مار واڑ سے ملی ہوئی ہے وہاں کے غارتگروں کے تاخت و تاراج سے نہ فقط اضلاع بلقہ میں بلکہ کل راج میں بڑی مصیبت رہتی ہے سروہی کے نقص سرزمین اور ضعف حکومت کے سبب سے مار واڑ کے سرکش لوگ شہنوں سے غارتگری کرتے رہے ہیں اور صاحب سروہی نے خرطہ ۹ - مارچ ۱۸۶۷ء میں نواب گورنر جنرل صاحب کو شکایت سکنا مار واڑ اپنے ملک کی نسبت لکھا ہے کہ یہاں کی قزاقی کا میدان ہے سرحد مار واڑ کے بدترین مقام

یہ ہیں - شمال میں دودہ علی اور جنوب مغربی گوشہ میں شاہی مشرق میں ناتا بہیرہ - شمال میں دودہ علی اور جنوب مغربی گوشہ میں جاوید - چیکلہ - لوہانہ - بڑا گانہ - مشہور بد معاش سرداروں کے گاہنیں یہ لوگ جو دہ پور سے بہت دور ہونے کے سبب سے راج کی حکومت کو مطلق خیال میں نہیں لاتے ہیں ان کے بہیل و دیگر بھلہ میوں سے سروہی و پہاڑ پور میں بڑا خوف رہتا ہے کوئی اونکی غارتگری سے محفوظ نہیں ہے کوئی سراغ لیکے جاتا ہے تو اسکو سرحد کے اندر نہیں جانے دیتے ہیں اور اب راجپوتانہ میں محل انتہائی سراغ سے مدعیوں کی حقرسی کرنا موقوف ہو گیا ہے اگر صورتوں میں دادرسی غیر ممکن ہے یہ بات نہیں ہے کہ سکنا علاقہ سروہی مار واڑ میں واردات نہ کرتے ہوں مگر بمقابلہ مار واڑ کے ہٹاکروں کے سروہی کے ہٹاکروں اور چوٹے ہیں اور جس حالت میں سروہی کے رئیس اور سرداروں کی خواہش بجانب ترقی ہے باروا

[illegible]

241

241

نامی نام	فوج شیفینہ			جمع سالانہ محصورہ کا	میزان	بھاگ و چارن و برہمنان	وہیات مندر	وہیات متعلقہ زنانہ	وہیات جاگیرداران	وہیات خالصہ	نام پیرگنہ
	کل	پیادہ	سوار								
مگرا	۱۸	۱۵	۳	۳۶	۲۷	۵	۱	۲	۲۵	۱	گرہ
وارت چوڈا	۱۶۴	۱۴۷	۲۹	۲۹	۵۴	۸	۰	۱	۴۱	۴	بارت چوڈہ
سے باطن	۱۸	۱۴	۴	۲۰	۲۰	۵	۲	۲	۱۵	۱۵	ریٹھال
ماکار	۴۴	۳۹	۵	۲۶	۲۶	۰	۰	۰	۰	۲۶	بھاکر
سای	۸۲	۷۱	۱۱	۴۰	۴۰	۱۱	۷	۰	۴۲	۰	ساتھ
	۴۵۲	۳۸۷	۶۵	۳۵۹	۳۵۹	۴۱	۲۳	۱۲	۲۰۱	۸۲	میزان

بجھا کر اس پر گندہ کے دیہات یعنی ننگلون کی فہرست ذیل میں لکھی جاتی ہے
 ان ننگلون میں گہر متفرق کہیتوں میں ہوتے ہیں اس طرح ایک ننگلہ دوڑ تک
 بستہ ہے سرحد پر صرف بہیلوں کے ننگلہ جات ہیں اور بنین صرف وہی گراہیہ
 رہتے ہیں جنہوں نے بہیل جو رشین کر لی ہیں اور ان کے شامل ہو گئے ہیں
 اگرچہ ناواقف کو ان دونوں میں کچھ تمیز نہیں ہوتا مگر واقع میں بہت
 فرق ہے گراسیہ بہیلوں کو بیچ سمجھتے ہیں گراسیوں کے دیہات میں چند گہر
 بہیلوں کے ہوتے ہیں اور لکڑی کاٹنے اور پانی بہرنے کی خدمتیں کرتے
 ہیں :

نام دیہہ	قوم باشندگان	تعداد گہر	ہندی نام
جیدرہ.....	بہیل	۲۳	جیدرا
کیاری.....	"	۲۷	کیاری
بیچی کا گڑھ.....	گراسیہ	۲۳	بیچی کا گڑھ
ادپر کا گڑھ.....	"	۵۲	ادپر کا گڑھ
گورہ سا.....	"	۱۶	گورہ سا
رارہ.....	"	۱۳	رارہ
دیری.....	"	۲۷	دیری
سور پگلہ.....	"	۱۹	سور پگلہ
کیارہ.....	"	۲۱	کیارہ
تیلیتی.....	"	۲۸	تیلیتی

[illegible][illegible]

پانچ میل جنوب مغرب میں ہے جینیون کا عظیم الشان مندر واقع ہے ایک
 مندر میں چار پرستش گاہ بشکل صلیب آپس میں متقاطع ہیں اور میں سب سے
 بڑی مغرب کی طرف رکھتے دیو کا مندر کہلاتی ہے بقول کرنل ٹوڈ صاحب
 یہ مکان ہندوستان کے کل مندروں سے بڑا ہے اور اگرہ کے تاج گنج
 کے سواے کوئی عمارت اس کے برابر نہیں ہو سکتی کہتے ہیں کہ اس مقام پر
 بیشتر شیوا اور شیو کے مندر تھے اس مندر کے بنانے والے نے کل زمین
 پر روپیہ چھاکرا اور اس روپیہ کو بطور قیمت زمین حاکم سر وہی کو دیکر
 زمین خریدی ہیر و فی عمارت کے بڑے کمرے میں ایک مٹھ کی مختلف دھاتوں
 سے مرکب جینیون کے دیوتا کی مورت ہے اور مندر کے محاذی چل ساہ
 جینی ساہوکار ساکن انہلو اڑہ اس مندر کے بنانے والے کی پرتھان ہے
 کل مندر چودہ برس کے عرصہ میں تیار ہوا تھا اور علاوہ چھین لاکھ روپیہ
 خرچ صفائی زمین صرف تعمیر مکان میں اٹھارہ کروڑ روپیہ خرچ ہوا تھا
 دوسرے نمینا ہتہ کا مندر اس کے کتبہ سے ۱۳۸۷ کا بنا ہوا معلوم ہوتا ہے اور
 باقی ماندہ دو مندر صرف چار سو برس کے بنے ہوئے اور ان سے کمزور
 کے ہیں مگر اب سب خراب ہوتے جاتے ہیں بڑا تعجب یہ ہے کہ سفید سنگ مرمر
 جو ان مندروں میں لگا ہے دور و دراز مقامات سے آیا ہو گا کیونکہ اس
 پہاڑ میں کہیں سنگ مرمر کی کان نہیں ہے مندروں کے پاس چھوٹا سا
 خوشانگلی تالاب ہے کوہ آب کی آب دہوا بہت خشک و خوش گوار ہے صاحب
 ایجنٹ گورنر جنرل راجپوتانہ موسم گرما برسات میں یہاں رہتے ہیں اور صاحب

۷۲ درجہ ۳۵ دقیقہ ۴

ایرن پورہ ۵ جہان جو دہ پور کی فوج کنگجٹ کی چھاؤنی ہے عرض بلد

شمالی ۲۵ درجہ ۱۰ دقیقہ طول بلد مشرقی ۷۲ درجہ ۹ دقیقہ ۶

گروار اودے پور سے ۵۷ میل مغرب میں عرض بلد شمالی ۱۴ درجہ ۳۹

دقیقہ طول بلد مشرقی ۷۲ درجہ ۲۵ دقیقہ پر واقع ہے ۶

چارولی سردہی سے ۱۵ میل شمال مغرب میں عرض بلد شمالی ۲۴

درجہ ۵۵ دقیقہ طول بلد مشرقی ۷۷ درجہ ۲۱ دقیقہ پر واقع ہے ۶

ناہنڈیہ بناس ندی کے کنارہ راست پر اودے پور سے ۵۴

میل شمال مغرب میں عرض بلد شمالی ۲۲ درجہ ۵۵ دقیقہ طول بلد

مشرقی ۷۳ درجہ پر واقع ہے ۶

تہا سنج ریاست

کل راجپوتانہ میں صرف ایک سردہی کی ریاست نے مغل بادشاہوں اور

سرہٹوں اور راٹھوڑوں کی اطاعت نہ کر کے ہمیشہ اپنی خود اختیاری کو

قائم رکھا۔ راجپوتوں کی معزز نسل جوہان کی حکومت ہو کے راول اور ٹہاکر

اور بہیل اور مینہ اور گراسیہ جو اس ملک میں رہتے ہیں بڑا پابندی اور

وقاعدہ رہتے آئے ہیں اسی بود و باش کو آزادی کہتے ہیں کہ وے اس کے

دل و جان سے خواہشمند ہیں راجگان جو دہ پور نے ان پر بار بار حملہ کیا مگر

کبھی کامیاب نہ ہوئے اور نہ انہوں نے قبول کیا کہ ہم نے شکست پائی ہے

[illegible]

ہو گئے تھے نواب امیر خان نے غارتگری اور پنڈارون نے تاخت و تاراج ملک چھوڑ دیا جس رئیس نے گورنمنٹ کی اطاعت و ماتحتی قبول کر لی وہ اس میں تھا اپنے ملک میں بیخبر ہو گیا خصوصاً نواب امیر خان جو خونخوار قاتل و برحرم غارتگر سے ایماندار و خدا پرست و عبادت شعار حاکم ہو گیا تھا۔
غرض اس فواید سے آگاہ ہو کر شیوسنگہ منتظم سروہی نے ہی اپنی مختصر ریاست کو نکل حفاظت سرکار انگریزی میں لینے کی درخواست کی کہ منظور ہو کر بتاریخ ۱۱ ستمبر ۱۸۲۳ء عہد نامہ ذیل منعقد ہوا۔

عہد نامہ ۱۸۲۳ء

عہد نامہ فیما بین سرکار انگریز ایل انکسٹریٹ انڈیا کمپنی و راؤ شیوسنگہ منتظم سروہی مرتبہ کپتان الکنز نیڈر سپرس صاحب ایجنٹ سروہی منجانب سرکار کمپنی حسب الحکم میجر جنرل سر ڈیوڈ اکلر ٹوٹی صاحب پرنٹ جی سی بی رزٹرنٹ مالوہ و راجپوتانہ بہ اختیارات کلی عطیہ نواب ولیم ٹپ لارڈ امہرسٹ صاحب بہادر گورنر جنرل بہ اجلاس کونسل و راؤ شیوسنگہ منتظم ریاست سروہی منجانب خود۔

از انجا کہ اس وقت میں سروہی کے منتظم راؤ شیوسنگہ و دیگر حکام با اختیار نے درخواست کی ہے کہ اس ملک کو سرکار انگریزی کی حفاظت میں لیا جاوے اور سرکار انگریزی نے یہ اطمینان تمام تحقیق کر لیا ہے کہ ریاست سروہی راجپوتانہ کے کسی اور رئیس کے ماتحت نہیں ہے اس واسطے بمنظوری درخواست راؤ

قلم ۳

ان دنوں میں سر وہی کا ملک اندرونی تقسیم اور باشندگان کے
مفسد طریقہ اور غارتگری کی سرکشی و جملہ آوری سے بالکل ویران ہو گیا ہے
اس واسطے منتظم سر وہی علاقہ و مخصوصیت عہد کرتے ہیں کہ ملک کی ترقی اور
اجزائے شہر حسن انتظام و شایستگی میں حکام انگریزی کی صلاح کے بموجب کاربند
ہوں گے اور یہ بھی اقرار کرتے ہیں کہ ترقی ملک و انسداد سرقہ و غارتگری و دادرسی
رہایا میں ہمیشہ سعی کامل کرتے رہیں گے ۛ

قلم ۴

اگر سر وہی کے ٹھاکروں و سرداروں میں سے کوئی مرتکب جرایم
یا عدول حکمی ہو گا تو اس کو بمنظوری و بطلان بقت اسے حکام سرکار انگریزی
سزا جرمانہ یا ضبطی جائیداد یا دیگر سزاجو اس جرم کی واسطے مقرر ہو جائے

قلم ۵

کل سرداران و رعایا سر وہی نے بالاتفاق بیان کیا ہے کہ راؤ
اودی بہان حاکم سابق بیاخت ظلم و تشدد و بمنظوری سرداران و ٹھاکران براہ
انصاف سند سے اوتار کے قید کیا گیا ہے اور راؤ شیو سنگہ بنظر استحقاق
کلی وارث مستحق تصور ہوا ہے اسلئے سرکار انگریزی ہی راؤ شیو سنگہ کو اسکی
حیات میں منتظم ریاست سمجھیں گی مگر اسکی وفات پر اگر کوئی اودے بہان کا
وارث جائز ہو گا تو وہ مالک ریاست ہو گا ۛ

قلم ۶

بالعوض مصارف حفاظت ریاست سر وہی جس قدر خراج تاریخ عہد
سے تین برس بعد قرار پاوے ریاست سر وہی اسے سرکار انگریزی میں داخل
ہو تا رہے گا مگر اس شرط سے کہ وہ خراج آمدنی ملک کی فی روپیہ چھ آنہ سے

۱۰
 ۱۱
 ۱۲
 ۱۳
 ۱۴
 ۱۵
 ۱۶
 ۱۷
 ۱۸
 ۱۹
 ۲۰
 ۲۱
 ۲۲
 ۲۳
 ۲۴
 ۲۵
 ۲۶
 ۲۷
 ۲۸
 ۲۹
 ۳۰
 ۳۱
 ۳۲
 ۳۳
 ۳۴
 ۳۵
 ۳۶
 ۳۷
 ۳۸
 ۳۹
 ۴۰
 ۴۱
 ۴۲
 ۴۳
 ۴۴
 ۴۵
 ۴۶
 ۴۷
 ۴۸
 ۴۹
 ۵۰
 ۵۱
 ۵۲
 ۵۳
 ۵۴
 ۵۵
 ۵۶
 ۵۷
 ۵۸
 ۵۹
 ۶۰
 ۶۱
 ۶۲
 ۶۳
 ۶۴
 ۶۵
 ۶۶
 ۶۷
 ۶۸
 ۶۹
 ۷۰
 ۷۱
 ۷۲
 ۷۳
 ۷۴
 ۷۵
 ۷۶
 ۷۷
 ۷۸
 ۷۹
 ۸۰
 ۸۱
 ۸۲
 ۸۳
 ۸۴
 ۸۵
 ۸۶
 ۸۷
 ۸۸
 ۸۹
 ۹۰
 ۹۱
 ۹۲
 ۹۳
 ۹۴
 ۹۵
 ۹۶
 ۹۷
 ۹۸
 ۹۹
 ۱۰۰

۲۲۔ بمقام فورٹ ولیم تصدیق کیا و مستحق جارج سوئٹن صاحب سکرٹری
گورنمنٹ سٹیشن اودے بہان لا ولد مر گیا راوشیو سنگہ بجائے اوسکے
رہیں ہوئے اور اونکا بیٹا ولیعہد ریاست متصور ہوا۔

اسوقت میں اکثر موجبات سے ملک کا انتظام مشکل ہو گیا اگرچہ راجہ مان سنگ
شکت کہہ کے لوٹ گیا تھا مگر اوسکے حملہ سے ہٹا کر ون کے دل کُند ہو گئے تھے
اور عین سے بعض نے خود اختیار ہونا چاہا بعض اودے بہان جی کے عہد میں
علیحدہ ہو گئے تھے اس نفاذ کے دفعیہ کی ضرورت سے صاحب پولیسکل ایجنٹ
کو لازم آیا کہ ریاست کے اندرونی معاملات میں حد معینہ سے زیادہ دخل
کریں اور بہرہ فوج کی واسطے روپیہ کی ضرورت ہوئی کہ سرکار انگریزی
نے عہد نامہ مندرجہ ذیل کے بموجب پچاس ہزار روپیہ قرض دیا۔

غلام قسطنطنیہ

جناب نواب گورنر جنرل صاحب نے بہ اجلاس کونسل ارشاد فرمایا ہے کہ ہمارے
راجہ شیو سنگ منتظم سر وہی کو قواعد دان فوج بہرتی کرنے کی خاص غرض
کہ وہ فوج حسب صلاح و نگرانی صاحب پولیسکل ایجنٹ انتظام پولیس و تحصیل
مال میں مصروف رہے قرضہ بلا سود کہ پچاس ہزار روپیہ سکے سونٹ شاہی
سے سجاور کرے تین تین برس کی واسطے دیا جاوے اس واسطے ہمارا وشیو سنگ
صاحب عہد کرتے ہیں کہ فوج کی اول تنخواہ تقسیم ہونے سے تین برس تک
ہونے پر محصول سائر کے تین چہارم رہن کر کے اس قرضہ کو ادا کرنا شروع

کے مطیع ہو کے اونکی سرپرستی کو قبول کیا ہے اس واسطے شرائط ذیل جنہیں پیشین
نک عمل ہو گا اور اون سے کبھی انحراف نہ ہو گا منظور کرتی ہیں :

قلم ۱ پٹہ نیم بوج کی ہر قسم کی آمدنی یعنی زر مال گذاری و محصول مال تجارت
و محصول شہرین سے فی روپیہ چھ آنہ سری دربار سر وہی کو ادا کرتے رہینگے
اور جرمانہ وغیرہ کسی قسم کا بالائی مطالبہ رعیت سے نہ کیا جاوے گا :

قلم ۲ کنوراو دے سنگھ خاں ٹھاکر نیم بوج دیہات گرو پورینہ مونگ تہلہ
جاگیر اٹھار لکھ جی کی آمدنی لیا جاتا ہے مگر فی اس حال وہ ریاست پہلن پور
کے تحت میں ہے اگر سر وہی میں آجاوے تو مہاراجا صاحب براہ نضاف

فیصلہ کریں گے :

قلم ۳ نیم بوج اور اسکے علاقہ میں مال و عدالت وغیرہ کا کل کام حسب
منظوری کا مدار سر وہی انصرام پاوے گا اور ظلم و بے انصافی نہوگی :

قلم ۴ جب کبھی ریاست سر وہی کے کسی خاص کام کی واسطے سردار اور
فوج جمع ہونگے ٹھاکران نیم بوج مع اپنی فوج کے بلا عذر شامل ہونگے :

قلم ۵ ٹھاکران نیم بوج کسی دوسرے ریاست سے تعلق نہ رکھینگے اور نہ
تعلقات جدید پیدا کریں گے کسی فساد میں جو ملک جو دہ پور و پہلن پور میں واقع

ہو اپنے بھائیوں اور کولیون کے شامل نہونگے اور کسی سے نزاع ہوگا
تو دربار سر وہی کو اطلاع دینگے اور دربار کے احکام کی تعمیل کریں گے :

قلم ۶ ٹھاکران نیم بوج رعایا کو امن میں رکھنے کی واسطے پہلن کولی اور
مینوں کو دبانے کی ہر ایک تدبیر کریں گے ۔ اور اونکے علاقہ میں چوری و

چندین مرتبه در این کتاب ذکر شده است
چندین مرتبه در این کتاب ذکر شده است
چندین مرتبه در این کتاب ذکر شده است

چندین مرتبه در این کتاب ذکر شده است
چندین مرتبه در این کتاب ذکر شده است
چندین مرتبه در این کتاب ذکر شده است

فصل در بیان احوال و عیال

چندین مرتبه در این کتاب ذکر شده است
چندین مرتبه در این کتاب ذکر شده است
چندین مرتبه در این کتاب ذکر شده است

چندین مرتبه در این کتاب ذکر شده است

چندین مرتبه در این کتاب ذکر شده است
چندین مرتبه در این کتاب ذکر شده است
چندین مرتبه در این کتاب ذکر شده است

صاحب پولیکل جینٹ و سپرنٹنڈنٹ کی معرفت مہاراج صاحب اور ان کے
کاردار کی منظوری حاصل کرنے کے بغیر کوئی درخت نہ کاٹے اور نہ اوکسیڑ
نقصان کرے ؟

تالاب کے جنوب مشرقی گوشہ پر جہان برہمن رہتے ہیں ستیاہی مچھلی نہ
پکڑنے پاویں ؟

ستیاہیوں کی غارتگریوں سے محفوظ رہنے کی تدبیر کامل ہوتی رہے کہ
ایسے مقدمات میں راج صاحب جوابدہی اپنے ذمہ نہ لینگے ؟
پیداوار زراعت اور کھڑی کھیتی اور دیگر مال کا نقصان ہونے کی تدبیر
کیجاوے اور ستیاہیوں کو مخالفت ہو جاوے کہ انہ وجاسن و بیرو شہد
وغیرہ نہ توڑیں کہ یہ مال خاص راج کا ہے البتہ کروندہ بہ کثرت ہوتا ہے
اور اس کا اونکو اختیار ہے ؟

راج صاحب سے بازار جمع کرنے کا تقاضا نہ ہوا اور فراہمی رسد کا کل بندوبست
اونکی مدد کے بغیر بطور خود کیا جاوے ؟

کوئی شخص انگریز یا ہندوستانی علاقہ سرحدی میں غارتگری سے محفوظ
رہنے کیواسطے محافظ اور بہر ساتھ لینے کے بغیر سفر نہ کرے اور مزدوروں
اور رہبروں کو حسب شرح مروجہ راج سرحدی و مجریہ کرنل سردار لینڈ صاحب
مزدوری دیجاوے ؟

کوئی قدیم راستہ یا شرک بند نہ کیا جاوے ؟

کوہ آلو پر مزدوروں کو حسب شرح مقبول و مجوزہ کرنل سردار لینڈ صاحب

جانے کیواسطے لکھنیا ہے وہ سرور ہی کے معاملات ماضی و حال سے بخوبی آشنا ہے اور اسباب میں ہر ایک سوال کا جواب دے سکتا ہے :

خریطہ ۱۱ - فروری ۱۹۵۸ء

آپ کا خریطہ مورخہ ۳ - فروری سنہ روان میرے خریطہ کے جواب میں اس مضمون سے پہونچا کہ قبل اسکے کہ تمہاری درخواست منظور ہو جبکہ اس بات سے مطلع کرو کہ علاوہ حفظ مراتب و حفاظت تجارتی تدبیریں مثل کمی و بیشا وغیرہ صاحب پولیٹیکل سپرنٹنڈنٹ مناسب و ضرور سمجھیں تمکو منظور ہونگی یا نہیں اور صاحب پولیٹیکل سپرنٹنڈنٹ کے کئی اختیارات ریاست مزاحمت نکر نیکام عہد کرتے ہو یا نہیں دونوں مراتب کا جلد جواب لکھو مضمون اسکا بالکل مفہوم ہوا اور جواب میں لکھتا ہوں کہ میرا حفظ مراتب و پاس عزت ملحوظ رہنے پر میں میعاد معینہ کے اندر نہایت خوشی سے آپ کی تحریر کے بموجب عمل کرونگا اور عہد کرتا ہوں کہ سپرنٹنڈنٹ کے بند و بست میں کیس طرح دست اندازی نہ کرونگا :

آپ کے ساتھ سید نعمت علی ہے اوسکو کل اختیار ہے کہ اصل باب میں جو آپ دریافت کریں اوسکا جواب دے میں اوسکو خیر خواہ سمجھتا ہوں :

اس درخواست کے بموجب ریاست کا انتظام سرکار انگریزی کی طرف سے ہوا کچھ عرصہ بعد دریافت ہوا کہ اس قلیل ریاست کیواسطہ جسکی آمدنی صرف اٹنی ہزار روپیہ ہے تیس ہزار روپیہ خرچ سالانہ کا مطالبہ بہت

ہونچی اور اکثر قدیمی رواج جو محل ترقی تھے بدستور جاری رہے

اگرچہ انتظام انگریزی کیواسطے آٹھ سال کی میعاد مقرر ہوئی تھی مگر ضرورتاً
اوسمیں تین سال کا اور اضافہ ہوا یکم اکتوبر ۱۹۴۵ء کو انتظام ریاست مع
مبلغ ۱۰۰۰۰۰۰۰ نقد موجودہ خزانہ راؤ امید سنگھ صاحب کو مفوض

ہوا اخیر برسوں میں سرکار انگریزی کی نگرانی صرف انتظام مال پر محدود تھی
دیگر معاملات میں ہمارا تو صاحب کو مطلق اختیار تھا اسپر ہی ریاست میں
بہت ترقی ہوئی مگر یہ حالت مدت دراز تک تھیں کہ کتنے تھے دربار کی ضمت
حکومت سے اکثر سردار سرکش و باغی ہو گئے اور غارتگریوں نے بھی ہاتھ

پھیلائے ملک کی قدرتی و دیرانی و ناہمواری سے اونکو بہت مدد ملی اور
سنگین وارداتوں سے جان و مال کے امن میں خلل واقع ہو گیا صاحب

پولیسکل سپرنٹنڈنٹ نے انتظام ملک و عافیت رعایا میں بہت کوشش کی اور

دیران ملک میں آبادی بڑھانے کی جو تدبیر کے آئندہ مفصل لکھی جاوے گی

ہمارا و صاحب کی نسبت مشہور تھا کہ اپنے کارداروں کے اختیار میں ہیں

سو تحقیقات سے غلط ثابت ہوا ہر ایک کام کو اپنے ارادہ سے کرتے تھے اونکے

مزاج میں اساک و تعصب و توہم مذہبی اور کسان گرد و پیش کے اعمال

و حرکات کی نسبت شک و بدگمانی بہت تھی :

باوجودیکہ سالہائے گذشتہ میں خرچ سے آمدنی زیادہ ہوئی تھی اور

خزانہ میں بھی زرخیز موجود تھا مفید کام مثل تعمیر یا مرمت تالاب و بند

و تیاری سڑک میں یا بہر قوت و ملازمان جدید میں جنگی از حد ضرورت

[illegible]

لکھ جاتے تھے اور اونکا قولی تھا کہ سرکار نے الور و جہالاواڑ کے رئیسوں کو
ایسے ہی خطاب دئے ہیں اگر شکوہ بھی دین تو ہماری خیر خواہی و مانہ خدراور
قدامت خاندان کی بڑی قدر دانی ہوگی :

ستمبر ۱۸۶۵ء میں ہمارا جہ صاحب جو دہ پور راؤ صاحب سروہی کی چھوٹی
ہمیشہ سے شادی کرنے کیواسطے سروہی میں آئے شادی میں تیس ہزار
روپیہ خرچ ہوا مگر راؤ صاحب نے لاکھ بونکہ سے اس سے زیادہ روپیہ وصول کیا
ستمبر ۱۸۶۵ء میں ریاست سروہی کے اہلکاران کارکن حسب تفصیل ذیل تھے
۱ دیوان ایک بہت بے ایمان قوم بقال تھا :

۲ صاحب میرا نند نامی کم گو و تجرد منیش انگریزی خوان برہمن جسکا واسطہ
درجہ کی لیاقت تھی :

۳ وکیل متینہ خدمت صاحب سپرنٹنڈنٹ قدیم پر و ہمت :

۴ وکیل متینہ ایجنسی مارواڑا فیونی پر و ہمت :

بجز ہیرا نند کے سب ناخواندہ اور اپنے عہدوں کیواسطے بالکل نایق تھے

ہر پرگنہ کے کامدار کو تحصیل مالگذاری و محاصل سائر و دیوانی فوجداری کا

بیحد اختیار تھا فوجداری میں اونکی مدد کیواسطے تہانہ دار تھے کامداروں

کی تنخواہ چھ روپیہ سک بہیلواڑہ سے بارہ روپیہ تک اور تہانہ داروں کی

پانچ روپیہ سے آٹھ روپیہ تک علاوہ خرچ سواری تہی کامداروں کی کیا

وچین روپیہ کا حال تعداد تنخواہ سے ظاہر ہے زیادہ تر جاہل اور قوم سے

بقال تھے اور معاوضہ قلت تنخواہ کہ اس ملک میں گزارہ کیواسطے ہرگز کافی

[illegible][illegible]

کوئی کامداروں کی بے ایمانی سے واقف نہ تھا تاہم اونکو علیحدہ کرنا نہیں چاہتے تھے اسوجہ سے کہ باوصف بے ایمانی بھی اردان بین لیتق وایا نزار آدمی زیادہ متخواہ طلب کرینگے عدالت پر ایک شخص کے مقرر کرنے اور کل اہلکاروں پر تاکید کر دیا اقرار کیا تھا اوسکا بھی ایثار نہوا ۛ

افزونہ آبادی کیواسطے صاحب سپرنٹنڈنٹ نے شرائط ذیل مقرر کیں ۛ
 ہر صد سال تک نو آباد زمین پر راج کا محصول نہ لیا جاوے گا ۛ
 آباد ہونے والے کو اس زمین کی لکڑی فروخت کرنے یا اپنے سر زمین لائیکہ اختیار ہوگا ۛ

راج سے اوسکی جان و مال کی حفاظت ہوگی اور اہلکار ظلم نہ کرنے پادینگے
 سات برس تک غلہ وغیرہ اشیاء خوردنی پر جو وہ لاوے محصول نہ لیا جاوگا
 اس زمین پر جو چاہات و تالاب و بند تعمیر کئے جاویں اونا نصف خرچ راج سے لینگا ۛ

ہر محتاج رعایا کیواسطے راج سے ہر ہر مقرر کرایا جاوگا کہ وہ اونکی کل ضرورت کیواسطے روپیہ قرض دے ۛ

ۛ چھوٹے پیرس راج میں مقدار واجب سے چارم محصول لیا جاوے گا نوین سال نصف دسویں سال تین چارم اور گیارہویں سال کل لیا جاوگا ۛ
 کل رعایا ر علاقہ سر وہی کو جو اس طرح زمین لین لازم آوگا کہ اپنی سابقہ زمین کو آباد و مزرعہ رکھیں ۛ

ۛ جو شخص بچاس یا سو گہرا کے آباد کرے گا اوسکو شرائط بالا پر راج سے زمین

اوسکے ہیرا مند کو مقرر کرنا چاہا جب اوس نے انکار کیا منشی نعمت علی راج کے تہمت
اور وفادار ملازم کو جسے تیس برس نوکری کی تھی اور راؤ صاحب کے با اختیار
ہونے پر مستغنی ہوا تھا اور بجلد و سے حسن خدمات زمانہ عذر کے سر جارج لائبر
صاحب نے اوسکو راج بہت پور میں نوکر کرایا تھا اور وہاں اوسکی گویا لگدہ
کی تحصیل داری پر ترقی ہوئی تھی طلب کر کے مقرر کیا اول اوس نے بھی انکار
کیا مگر اخیر میں باہ جولائی منظور کر لیا پھر راؤ صاحب وکیل متعینہ خدمت صاحب
سپرٹنڈنٹ سے ناغوش ہوئے اوسکو حکم دیا کہ اپنی جاگیر کو چلا جاوے اور
جگہ اوسکے منشی امین محمد اہلکار ریاست کچھہ کو جس نے ۱۸۷۲ء و ۱۸۷۳ء میں سرہی
میں بہت اچھا کام کیا تھا مقرر کیا ان دونوں لائق آدمیوں کے نوکر ہو نہین
راؤ صاحب کی بڑی خوش نصیبی تھی منشی علیخان نے بوجہ واقعیت ملک
دھاکران ور عایا کے بڑے کام انجام دئے تھے اور چند مرتبہ صاحب سپرٹنڈنٹ
کو بہت مدد دی تھی اوسکے تقرر سے کام حسب قاعدہ وہ اسلونی ہونے لگا
ساتھ اسٹاک اعظم واقع علاقہ ریاست پر ویرانی ملک کے سبب سے بڑی
بے انتظامی تھی اب چہ چہ میل پر ہیل اور مینون کی جو کیا ت مقرر ہو کے
وار داتون کا انسداد ہوا ہے

بہار کے گراسیہ و ہیل اقوام کی سرکشی اور انکے عادات پناہ دہی مجرمان و باغیان
دلا پر والی احکام دربار کا حال پیشتر لکھا گیا ہے اوسکے حمارک اور انتظام ملک
کیواسطے راؤ صاحب پر تاکید ہوئی کہ خواہ گذشتہ جرائم کے عوض کچھ سزا
نہیں مگر فوج لیکر خود چلین اور حشیم خانی سے عدم از تکاب جرائم آئندہ کا

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

کئی باقی ماندہ فوج اسبابہوانی تک گئے اکثر مقام پر ایسا راستہ آیا کہ سب کو پارہ
 چلنا پڑا اسبابہوانی سے راؤ صاحب مشرق کو گئے اور وہاں سے شمال کی طرف
 کل ملک کا بخوبی دورہ کیا اور چنانچہ انتظام کیواسطے ضرور سمجھنا جمعیت متعین
 کی جیسا گڑھ پر ہوا تھا فوج کے پہنچنے پر لوگ بہاگ جاتے تھے اور نیک نیتی کا
 اطمینان ہونے پر واپس آئے تھے پر گنہ بہاگ کی آبادی کی کیفیت بیشتر کچی
 کئی بے گراسیہ لوگوں کی حیات بالکل بارانی فصل پر منحصر ہے پراٹھین جہاں
 کسی قدر زمین ملتی ہے زراعت کرتے ہیں اور ایک زمین کو تین سال سے زیادہ
 کاشت نہیں کرتے کاسطرح اوہوں نے کل زمین کو صاف کر دیا ہے درخت
 صرف نالوں میں پیدا ہوتے ہیں گراسیہ مادہ گاؤ کو پوجتے ہیں کسی سفید
 جانور کو نہیں مارتے بھیڑ کو بھی نہیں مارتے بلکہ اوس ملک میں بہتر نہیں ہوتا
 ہے جب فوج گئی مزدوروں کی ایک جماعت ہمراہی چہر اسی محکمہ سپرنٹنڈنسی
 متعین کر کے شرک تیار کرائی فوج کی واپسی تک ویلڈر سے اسبابہوانی تک اچھی
 شرک تیار ہو گئی اکثر مقامات پر پہاڑ کاٹنے میں بہت محنت پڑی کسی قدر زمین
 زر فوج بل کے عوض لے اور گراسیہ وہیلون نے علاقہ ماہی کا منڈین متعین
 کیا تھا اور راج نے اوسکا معاوضہ دیا تھا اوسکی بابت بھی مویشی لئے اسطرح
 ۵۳۷ مویشی قیمتیں تخمیناً چار ہزار روپیہ لے گئے ۱۴۰ ماہی کو فوج گہاٹھین
 سے نکلی اور انتظام کیواسطے سو آدمیوں کا ہتانہ بمقام گڑھ چھوڑا اور وہ اس
 واماں سے ختم ہوا صرف ایک دفعہ شرک بنانیوالون پر حملہ ہزار کے سوا کے ہزار
 کسی نے مقابلہ نہ کیا

[illegible]

دیا اونکی ہدایت کیواسطے قواعد مقرر کئے اور اونکے احکام کا اپیل خود دیوان
 کے محکمہ میں ہونے لگے انتظام پولیس کی بھی تاکید ہوئی مگر اونکے پاس جمعیت تلیل
 تھی اوس سے فوجداری و مال وغیرہ کا کل کام انتظام مشکل تھا دیوان کو کار و
 بار ریاست سے مقدمات اپیل کی سماعت و فیصلہ کیواسطے خاطر خواہ فرصت
 نہ تھی اسواسطے فوجداری و دیوانی کی عدالتیں بہ اختیارات سماعت اپیل
 فیصلہ کا انداز ان پر گنات و کوتوال شہر مقرر ہوئیں اور اونکے واسطے قواعد
 مقرر ہوئے سابقہ خرچہ مقدمہ بمقدار چارم زر و دعویٰ خرق غالب سے لیا
 جاتا تھا اسوقت سے بقدر معینہ عدالت انگریزی فیصلہ جات میں بندہ منسلوب
 قرار پانے لگا ان عدالتوں کے احکام کا اپیل محکمہ دیوان میں ہونے لگا
 را و صاحب سے حکم اخیر ہوتا تھا مگر عدالتوں کی کارروائی حسب اطمینان
 نہ تھے رئیس خود دست اندازی کرتا تھا بعض مقدمات متعلقہ برہمنان و
 چارن و بہاؤن و گوشائیوں کو عدالت سے بلا فیصلہ طلب کر لیتا تھا اور اکثر
 مقدمات میں عدالتیں اپنے احکام کا عمل درآمد نہیں کر سکتے تھیں تاہم اونکے

تقرر سے رعایا کو بہت آرام ہو گیا تھا :

ایصال محاصل سائرہ کا انتظام خراب تھا شرح محاصل معین نہ تھی انکاران
 سائرہ جو چاہتے تھے وصول کرتے تھے راج کا نقصان تھا اور تجارت میں خلل
 واقع ہوتا تھا دیوان نے کل راج میں ایک شرح محاصل مقرر کر کے صرف ایک
 مقام واقع سرحد پر وصول کرنے کا طریقہ جاری کیا :

اس سال میں پانچ ویران گانوا آباد ہوئے ہیں کی آبادی کے احکام جاری

ضرورت تھی اور پچاس پور بیہ نو کو رکھ کے باضافہ اوسیدر ویسی آدھیوں کی
 کمپنی بنانے کی تجویز کی اور ان کے واسطے اگرہ کے میگزین سے انگریزی ہندو
 شکاریں مارچ ۱۸۷۴ء میں گراسیون پر فوج کشی ہوئی تب تدبیرات مندرجہ

ذیل عمل میں آئیں :

اول واسطت اشخاص درمیانی موقوف ہو کے گراسیون اور دربارہ کے درمیان

بلا واسطت تحریر و گفتگو ہوا کرے :

دوم یہ خط علیحدہ پر گنہ بتصور ہو کے علیحدہ عمل کے تحت انتظام میں رہے

سوم پر گنہ کے وسط میں سو آدھیوں کا تہانہ مقرر ہو :

چہارم ملک میں ٹرک تیار کیجاوے :

دیہات کے مقدموں سے تہدہ ہوا کہ کاشتکاران اراضی اوسے شرح سے محصول

دیا کریں جو ان کے ہم جنس میدان پر دیتے ہیں :

موسم بارش میں گراسیون نے اداے خراج سے اخراج کیا بعض دیہات نے

خریفہ کا لگان ادا کر دیا باقی ماندہ دوزیر دست سرغنوں کے انخوار سے ہراگ

گئے کا مدار نے کچھ تدبیر کی بلکہ دربارہ کو اطلاع بھی ندی فروری میں حال

معلوم ہوا تو راؤ صاحب خود گئے کا مدار کو موقوف کیا گراسیون نے عند الطالبہ

پچن مانگا تو انکار کیا آخر کار چند کہیا یعنی مقدم آئے محصول ربع چیمہ حصہ سی

نوان حصہ کر دیا اس سے خوش ہو گئے دیگر دیہات کے لوگ بھی آئے آباد ہو گئے

صرف ڈوبانی گانو کے جنہیں سے دو کے سرگروہ منوی سردار تھے نہیں آئے انجام

میں اوہوں نے ہی شرائط مقبولہ دیگر دیہات پر آنے کی درخواست کی

467

محصول راہداری کی اور اوسمین محصول غلہ کی رقم بڑی سی تھ تو راہ صاحب
 کا اس تدبیر میں شریک ہونا واقعی تعریف کے لائق ہے اس ذیل اقوام مثل گراسیہ
 و مینون و ہیلون کو محط سے بہت تکلیف ہوئی ان لوگوں کا گزارہ فصل خریف
 کی پیداوار پر منحصر ہے کہ خود کاشت کر کے سال بہر کا ذخیرہ جمع کر لیتے ہیں بارش
 سے چند مہینے بعد تک انہوں نے کہا میں چارہ بچکر گزارہ کیا اور کھجورہ کی چھال
 اور گوکھرواڑ میں ملا کے کھایا اخیر میں گروہ کے گروہ آلو و انادرہ میں مزدوری
 کیواسطے آئے صاحبان انگریز ابو وڈیہ نے اونکی پرورش کیواسطے چندہ جمع
 کیا اوسمین راہ صاحب نے ہی سوری و ہینہ ماہوار دیا اسکے علاوہ راہ صاحب
 نے مالاب واقع سر وہی کی چٹائی کیواسطے پانچزار روپیہ دیا اور زمینداروں
 سے مطالبہ مالگنداری ملتوی کر کہا کہ قریب نصف مویشی مر جانے سے اونپر سخت

مصیبت تھی

کیتان میور صاحب کے جانے پر کیتان پلی صاحب سپرنٹنڈنٹ ہو کے تب قحط
 کا بہت زور تھا پہلا جمع کیا ہوا زر چندہ خرچ ہو گیا ابو میں محتاج بکثرت ہو گئے
 خصوصاً انادرہ میں بار و اڑیوں نے کہ گجرات سے اپنے وطن کو واپس جاتے
 تھے شیرات خانہ دیکھ کے قیام کر دیا اسواسطے چندہ چارید سے زر کثیر جمع کیا
 اور اسی اشار میں پیشگاہ گورنمنٹ بھٹی سے انجنیر ان ڈیہ و آلو کو تعمیرات قحط
 کی منظور کی آگئی کہ انہوں نے مزدور دن کو برت ٹرک میں مصروف کیا
 اور اسکے بچوں کو انادرہ میں پختہ کھانا تقسیم ہوا بار و اڑی پختہ کھانے میں
 شریک ہوئے اور مالاب و ٹرک پر مزدوری کرنے لگے ستمبر میں کثرت بارش سے

[illegible]

مگر ریاست مقروض نہ تھی اور راؤ صاحب چاہتے تھے کہ آمدنی و خرچ برابر
 کر دیں مگر راؤ صاحب کے بہائیوں اور ہمیشہ کی شادی میں کہ ہمیشہ کی شادی
 ہمارا جہ صاحب والی قرولی کے ساتھ ہوئی ہے خرچ کثیر ہو گیا تخفیف خرچ
 کی تدبیر درپیش تھی مگر مفیدہ بہتیا نہ اور قحط کے سبب سے کچھ نہ ہو سکا زراہ
 ریاست کی وجہ سے راؤ صاحب نے پرور خواست کی کہ کچھ عرصہ کیواسطے
 ریاست میں سرکار انگریزی کی طرف سے انتظام ہو جاوے گورنمنٹ سے
 چند شرائط پیش ہوئیں اور دیوان نے یہی راؤ صاحب کو سمجھایا کہ آپ خرچ
 کم نہیں کرتے اور ریاست زیر بار ہو گئی ہے بجز اسکے کہ شرائط مجوزہ گورنمنٹ
 منظور کیجاوین چارہ نہیں مگر راؤ صاحب نے انکو منظور کیا اور اپنا کام
 خود کرنا مناسب سمجھا:

وقت تقریباً پانچویں صاحب فوج و ملازموں کی تنخواہ چھ مہینے کی چڑھی
 ہوئی تھی کہ سب مالان تھے خزانہ میں روپیہ نہ تھا ساہوکاروں نے قرضہ دینے
 سے انکار کر دیا تھا:

چند روز بعد راؤ صاحب نے اپنے مختار امین محمد کو ایالت گستاخی و بدچلنی سے
 کر دیا کوئی کام کرنے والا نہ پاسو اسے اسکے اوٹکو امید تھی کہ ریاست میں انگریز
 انتظام ہو جاوے گا اسواسطے کہ یکو مقرر کرنے کی تدبیر کی۔ کچھ عرصہ کے بعد
 مختار سابق کو موضع واسن اس کے دیہہ جاگیر سے طالب کر کے منتظم کیا اس نے
 بوجہ عدم بہرہ سی روپیہ کے انکار کیا مگر راؤ صاحب نے اسے اہتمام ریاست اوٹکو
 سپرد کر دیا اس نے بندوبست میں کوشش کی اور فروخت اراضی سکائی

بعد ٹیڈیاں اچانک آئین اور تکلیفات قحط میں بہت اضافہ کیا :

پرگنات میں مسلمان تحصیلداروں کے تقرر سے انتظام مال بہت اچھا ہوا سابق
میں بقال کا مدار شبانہ روزی تجارت خلع میں مصروف رہنے کے راج کے کام میں
دل نہاد ہوتے تھے مگر سب بندی کے سپاہی اور سواروں سے انتظام پولیس
اچھا نہوا کسی ضابطہ کی پابندی نہ رہی البتہ راجپوت تہانہ داروں نے انسداد
واردات میں جیتی سے سعی کی کستور چند بقال فوجدار ریاست اپنے عہدہ کے
لائق نہ تھا بجائے اسکے کہ تہانہ جات میں گشت و گرداوری کرے ہمیشہ سردہی میں
بجارت خلع میں مصروف رہتا راج کے کام پر مطلق توجہ نہتی راؤ صاحب کو اس
حال سے مطلع کیا گیا مگر کستور چند بہت چالاک اور اسکے مزاج پر حاوی تھا
یکبارگی اسکی علیحدگی منظور نہ کی مگر جب اسکی غفلت و نالائقی کا یقین ہو گیا
تا تھا برابر نامی راجپوت کو اس عہدہ پر مقرر کیا اس نے اپنے کام کو لیاقت و
تندہی سے انجام دیا :

اس ریاست کے جاگیردار علی العموم کاہل و جاہل مطلق وزیر بار قرضہ اور
اکثر حاوی شرابخواری ہیں اوںکو اپنی جاگیروں کی بہتری کی کچھ پروا نہیں ہے
اور ہر طرح کی اصلاح کے مخالف ہیں اکثر انہیں سے دوچار کوس کے سوا کبھی
گھر سے باہر نہیں گئے ہیں اس سے اوںکو فوائد اصلاح معلوم نہیں ہیں اور بجز
رسمیات آبائی و جدائی کے کسی چیز کو بہتر نہیں سمجھتے ہیں :
ایسی ریاست میں جسکا جزو اعظم تقبضہ جاگیرداران ہے اوںکی اعداد کے بغیر کچھ
ترقی و اصلاح ممکن نہیں ہے مگر تا وقتیکہ اوںکو تربیت نہوا اور وسے ممالک

۱۰
 ۱۱
 ۱۲
 ۱۳
 ۱۴
 ۱۵
 ۱۶
 ۱۷
 ۱۸
 ۱۹
 ۲۰
 ۲۱
 ۲۲
 ۲۳
 ۲۴
 ۲۵
 ۲۶
 ۲۷
 ۲۸
 ۲۹
 ۳۰
 ۳۱
 ۳۲
 ۳۳
 ۳۴
 ۳۵
 ۳۶
 ۳۷
 ۳۸
 ۳۹
 ۴۰
 ۴۱
 ۴۲
 ۴۳
 ۴۴
 ۴۵
 ۴۶
 ۴۷
 ۴۸
 ۴۹
 ۵۰
 ۵۱
 ۵۲
 ۵۳
 ۵۴
 ۵۵
 ۵۶
 ۵۷
 ۵۸
 ۵۹
 ۶۰
 ۶۱
 ۶۲
 ۶۳
 ۶۴
 ۶۵
 ۶۶
 ۶۷
 ۶۸
 ۶۹
 ۷۰
 ۷۱
 ۷۲
 ۷۳
 ۷۴
 ۷۵
 ۷۶
 ۷۷
 ۷۸
 ۷۹
 ۸۰
 ۸۱
 ۸۲
 ۸۳
 ۸۴
 ۸۵
 ۸۶
 ۸۷
 ۸۸
 ۸۹
 ۹۰
 ۹۱
 ۹۲
 ۹۳
 ۹۴
 ۹۵
 ۹۶
 ۹۷
 ۹۸
 ۹۹
 ۱۰۰

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

گراسیون کے ضلع میں جن سے تھوڑے دنوں پیشتر اضلاع گردنواج کو خوف
رہتا تھا اس نازک زمانہ میں بہت عافیت نہی ان لوگوں نے رقبہ کثیر مزروعہ
کر دیا ہے اور عمدہ پیداوار حاصل کیا ہے بڑے جفاکش و زراعت پیشہ ہیں اکثر
اونچین سے کوہ اراولی و آبو کے درمیان بناس ندی کے کناروں پر آبادی
کرتے ہیں اور جنگل صاف کر کے زراعت بڑھاتے جاتے ہیں اس ترقی کیواسطے دہان
سے پر و انجات بھر راج بابت معافی حصول چار سال کل باشندگان جدید کو
دیئے ترغیب دیجاتی تھی

ساہوکار کا قرضہ لاکھ روپیہ سے کم تھا اور تنخواہ ملازمین تقسیم ہو گئی محصول غلہ
کالینا پر جاری ہو گیا آمدنی ریاست میں اضافہ ہوا اور تعمیر کانات پختہ کے
پٹے جات جاری کرنے سے اداسے قرضہ کی سبیل ہوئی

راؤ صاحب کی نسبت لکھا ہے کہ مشکلات کے وقت صاحب سپرنٹنڈنٹ سے صلاح
و مشورہ کرتے ہیں اونکو اپنی ریاست کے انتظام کا شوق ہے اپنی رعایا کی بہبود
و عافیت بدل چاہتے ہیں اور اس بات سے ہی بخوبی آگاہ ہیں کہ ہمو اور ہمارے
والد کو سرکار انگریزی سے بہت مدد ملی ہے اور ریاست کو بہت فائدہ پہونچا ہے
اونکے طریقہ میں باعث تاثریت یا قنکی اور کبھی سر وہی سے باہر نجانے کے سبب
سے دو بڑے نقص ہیں اول کاہلی دوم تنگ چشتی اسی سبب سے دسے کار ریاست
کو حسب دستورانی واجدائی جاری رکھنا چاہتے ہیں اور اصلاحات چشتی
کارروائی کی ضرورت و قوائد سے آگاہ نہیں ہیں

مذہبی معاملات میں بہت متعصب اور برہمن و پیرائی لوگوں کے بہت متعصب ہیں

گیا تھا مگر نہت علی سر وہی مین نہایت لیتق و عمدہ مختار ہوا ہے راؤ صاحب ہی
اس بات کو تسلیم کرتے ہیں مگر جب رئیس اور دیوان دونوں کی خواہش نہ تھی تو
اوسکار ہٹا فضول تھا :

راؤ صاحب نے تین آدمیوں کے نام بتلائے اگرچہ اوہیں سے کوئی لائق نہ تھا مگر
سر وہی مین آدمیوں کا ایسا قوط ہے اور تنخواہ اتنی کم ملتی ہے کہ سوائے اوسکے
اور کوئی نہ ملا مجبوراً وہیں سے کہستور چند نامی ایک شخص کو قائم مقام مقرر کیا
اگرچہ کپتان بلی صاحب شاکی تھے مگر کارنل صاحب نے اوسکے کام میں کوئی
نقص نہ پایا :

راؤ صاحب نے اپنے ذاتی مصارف اور عیال خانہ و طویلہ میں تخمینہ مجوزہ کپتان
بلی صاحب سے زیادہ روپیہ خرچ کیا کہ بذریعہ خطیہ ۱۸ - قدری ۱۸۷۵ء کا
کیا گیا اوہوں نے فوراً خرچ کم کر دیا دیوان سابق نے اگرچہ قرضہ ادا کیا ہے مگر ان
حال فوج و ملازموں کو تنخواہ نہ دی کہ بجائے ایک قرضہ کے دوسرا قرضہ ہو گیا
تاہم راج میں سود کی کفایت سر ہی مجبوراً لازم آیا کہ باقی ماندہ قرضہ بدستور
رکھ کے اولیٰ تنخواہ دیجاوے :

سر وہی کی فوج بالکل خراب ہے نہ قواعد جانتی ہے نہ وردی و تہیاری کتنی
ہے فقیر و کا سا گروہ ہے علاوہ بران دیسی ہونے کے سبب سے باغیوں کا
مقابلہ نہیں کرتی ہے اوسکو تنخواہ مدت بعد ملتی ہے :

۱۸۷۶ء تک دیوانی و فوجداری کے مقدمات دیوان فیصل کرتا تھا اور راؤ
صاحب اپیل سننے تھے مگر اوس سال میں حسبِ خواہش کپتان بیور صاحب

اوسکی بہت عزت ہو گئی کپتان پیلی صاحب نے خرچ کا بندوبست کر دیا تھا
اس سے ریاست میں زیرباری بھی نہ ہوئی بلکہ ساٹھ ستر گھوڑہ چیرمین
دے جانے سے خرچ میں کفایت ہوئی :

۱۸۶۲ء میں راجا صاحب نے تھینہ مصارف سے مبلغ ۷۵۰۰ روپے زیادہ
خرچ کیا کہ اس سبب سے قرضہ بہ تعداد ۷۵۰۰ روپے باقی رہ گیا اگر خرچ
زیادہ نہ ہوتا تو قرضہ کم ہو جاتا عدم موجودگی زر و قرضہ نہ ملنے سے تقسیم بخواد
فوج میں بہت مشکل واقع ہوئی انجام آمدنی فصل آئندہ سے دیکھی :
۱۸۶۳ء میں ہمارا راجا صاحب نے تالاب واقع سر وہی کی مرمت شروع کرائی
چند سال کی خشکی سے کل علاقہ بین پانی کی بہت قلت ہو گئی تا وقتیکہ ایک دفعہ پانی
بکثرت ہوا اوسکا دفعیہ غیر ممکن تھا اس واسطے یہ تجویز ہوئی کہ مرمت تالاب ہا سے
سے فراہم ذخیرہ پانی کا بندوبست کیا جاوے تاکہ زمانہ قحط و خشکی میں کارآمد
ہو کرے :

دربار و جاگیر داروں کے درمیان نا اتفاقی رفع ہو کے اوہوں نے اطاعت
و نیک چلنی اختیار کر لی کہ جاگیر داران سر وہی کی نسبت پناہ دہی ڈکیت و
مجرموں کی کوئی شکایت نہ آئی :

لاجی ٹھاکر بار و ٹھیکہ کے مقدمہ میں دربار سر وہی کی طرف سے فریب ہونے کی صاحب
سپرٹنڈنٹ نے راجا صاحب سے شکایت کی تو اوہوں نے جواب دیا کہ واقع
میں جھگڑا ہی بہت افسوس ہے مگر جھگڑا اسکا حال بالکل معلوم نہیں ہے دیلا
کسور چند اور مصاحب نعمت علی نے بلا اطلاع میرے اپنے اختیار و ذمہ داری

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰

سزا دہی مجرمان سے راج سر وہی کی بہت نیکنامی ہوئی اسوقت تک راؤ صاحب مثل دیگر ہندوستانیوں کے تلف جان کو گناہ سمجھتے تھے مگر اب انکو یقین ہو گیا کہ بنظر حفظ جان و مال رعایا مسند و ن کو سزا ہے یہاںسی دینا ضرور ہے۔

ریاست کی فوج میں بھی یہ تدریج ترقی ہوئی مگر تاوقتیکہ ملک میں خشکی کی شکایت رفع ہو کے آمدنی راج میں اضافہ نہو آراستگی فوج کیواسطے روپیہ کا خاطر خواہ بندوبست ہونا مشکل ہے۔ دیوان نے عدالت کا کام اچھی طرح کیا اور مقدمات دیوانی بذریعہ پنحایت حسب اطمینان اہل مقدمہ فیصلہ ہوئے۔

راؤ صاحب نے پہلے مال پر تخمینہ مصارف سے زیادہ خرچ کیا کہ اس سبب قرضہ میں صرف اے لکھ اسی ہزار روپے کے لئے سہ ماہیہ باقی رہا زیادتی خرچ اسوجہ سے ہوئی کہ اول تو سمیت تیرہ جینے کا تہا دوسرے راؤ صاحب کی ہمیشہ بانسواڑہ سے اور دختر کشنگڑہ سے آگئین اون کے قیام سے سہ لکھ اسی ہزار روپے زیادہ خرچ ہوا علاوہ اسکے مصارف انعام و سربراہی و متفرقات کیواسطے اے لکھ اسی ہزار روپے مقرر ہوا تھا اور اون میں سہ لکھ اسی ہزار روپے خرچ ہوا اس اضافہ خرچ تعدادی سہ لکھ اسی ہزار روپے کا حاصل دریافت کرنے کی غرض سے صاحب سپرنٹنڈنٹ نے حساب ریاست ملاحظہ کیواسطے طلب کیا تو اول کہا گیا کہ اس قسم کے مصارف کو ظاہر کر نیا دستور نہیں ہے پہلے راؤ صاحب نے تخلیہ میں کہا کہ اگر آپ فرماویں تو حساب آپ کو

[illegible]

درعیون نے خستہ دستور مروجہ ملک اپنے ساتھ محافظہ لئے تھے پس کسی قدر
اونکی غفلت تھی اور باغی مینوں کی وارداتیں بھی جنکا حال علیحدہ لکھا جا چکا
انہیں مین داخل ہیں چونکہ سالہائے گذشتہ میں اس سے زیادہ واردات
ہوئی ہیں اس سے ظاہر ہے کہ از تکاب جبرائیم کمی پر ہے :

بتاریخ ۱۱۵۰ سہروردہ ۱۱۵۰ چنڈر روزہ بعارضہ بخار بیمار رہے راؤ امیر سنگھ صاحب
کا بصر ۳۴ سال انتقام ہوا بید و حکیموں کو جنکے معالجات میں تھے مطلق احتمال
نہ تھا کہ مر جاویں گے کیونکہ بیماری بہت خفیف تھی اور کوئی علامت بد نہ تھی
اس سبب سے اونکی وفات ناگہانی متصور ہوئی :

اونہوں نے ۱۱۵۰ وقت مسند نشینی سے کچھ بدی نہ کی تھیں کی ہی نہ کی خبر
طرح بامروت و متحمل مزاج اور قصور وار پر بھی رحیم تھے اوسید طرح اونکو
ہمت و جستی ہی بالکل نہ تھی برہمن و چارن و بیراگی وغیرہ مذہبی لوگوں
کے اختیار میں تھے اور ہمیشہ اونکی صحبت میں رہتے تھے ملازمان و رعایا
ریاست اونکی خوشنودی و غفلتی کو مساوی سمجھتے تھے کیونکہ دونوں
میں سے کسی سے کچھ نتیجہ پیدا نہیں ہوتا۔ عدم ایثار و عہدہ و بے سبب
تزویرنجی و ملوں طبعی سے دریاء اور ٹہاکران ریاست کے درمیان اتفاق
اور بے اعتباری ہو گئی تھی ٹہاکرون کو بہت سے بہت رنج تھا کہ ہم بمقابلہ
چارن و بید و برہمن وغیرہ کے جنکو زر کثیر دیکے ریاست کو زیر بار قرضہ لیا
ہے دوم درجہ پر سمجھے جاتے ہیں :

راؤ صاحب کے صاحبزادہ کیسری سنگھ صاحب پیر ۱۹ سال حسب منظوری

اہلکار ہونے سے رئیس جدید کو انتظام ریاست میں سخت مشکل پیش آئی تاہم
 کوئی وجہ نہ تھی کہ اگر وہ حسب صلاح صاحب سپرنٹنڈنٹ ہوشیاری سے کام کرے
 تو پانچ چھ برس کے عرصہ میں کل قرضہ ادا ہو کے زیر باری رفع ہو جاوے
 کیونکہ اول سال میں ہی چھتیس ہزار روپیہ زر آمدنی کا راج خراج رئیس مرحوم
 سے بہت سبکدوشی ہو گئی راؤ صاحب نے اپنے دست خراج میں سے بھی جتنی
 روپیہ بچا کے قرضہ میں ادا کر نیا اقرار کیا اور واجب فریون سے آمدنی ریاست
 میں اضافہ کرنے کی تدبیر کی غرض اقتدار میں راؤ صاحب نے ہر طرح ثابت
 کیا کہ ان کو اسلوبی انتظام و رفع زیر باری ریاست کا بدلہ شوق ہے
 سرور ہی میں کوئی شخص لائق انعام ہونے کے سبب سے پہر سید نعمت علی جس نے
 سابق میں چند مرتبہ اور ہر ایک سابق دیوان سے زیادہ مدت تک کام انجام
 دیا تھا اور یہاں سے علیحدہ ہونے کے بعد میواڑ میں نیکنامی سے نوکری کر
 رہا دیوانی پر مقرر ہوا اور کسی تجربہ کاری و لیاقت اہتمام کار کی وجہ سے بمقابلہ
 مشکلات کے اس سے بہتر کوئی آدمی نہیں ہو سکتا تھا اور بارہ وٹھاکرون کی
 باہمی نا اتفاقی و بے اعتباری ہی رفع ہونے لگی رئیس مرحوم کو باوصفہ متواتر
 اقرار وں کے ٹھاکر و دیگر متوسلین ریاست سے ایسی نفرت تھی کہ حتی الامکان
 کہی نہ ملتے تھے رئیس حال ہر ایک ٹھاکر سے جو سرور ہی میں بضرورت کار آتا ہے
 یہ کشادہ پیشانی ملتے ہیں اور دو ٹھاکرون کو ہمیشہ اپنے پاس رکھتے ہیں اور ان کے
 ہمراہیوں کو خوراک دلاتے ہیں اور ان کی ہی خبر گیری کرتے ہیں ٹھاکرون
 کی صحبت بہت مفید ہے کہ معقوم ہونے سے رئیس کی کچھ سبکی نہیں ہے اور

آئے ہیں اور مقدمات دیوانی حسب دستور و جہاں بہ تجویز پنجایت مقبول

نزیقین فیصل ہوتے ہیں :

جیالخانہ سروہی اگرچہ بہت عمرہ نہیں مگر اچھا ہے قیدیوں کی غور و پوشش

کی اچھی طرح خبر گیری ہوتی ہے اوسط درجہ ۲۲۰ قیدی رہتے ہیں اور

شفا خانہ کا ڈاکٹر قیدیوں کا علاج کرتا ہے بروز انتقال راؤ صاحب مرحوم

کل قیدی رہا ہو گئے اخیر میں اونکی زبان سے یہ کلمات نکلے تھے کہ ۔

میرا حال اچھا ہے قیدیوں کو چھوڑ دو اور اچھا تانا میں دستور ہے کہ نہ فقط پٹر

کی وفات پر بلکہ شادی و ولادت پر بھی قیدی رہا کئے جاتے ہیں :

کیم ابریل سٹہ کو کرنل بلیر صاحب نے کرنل کارمل صاحب سے اہتمام دفتر

پولیسکل سپرنٹنڈنسی سروہی کا لیکے کام شروع کیا راؤ صاحب وقت سنڈنسی

سے اسنولی انتظام ریاست و ریف ریور باری میں کوشش کرتے رہے اور

سید نعمت علی دیوان نے کار مفوضہ کو ہوشیار ی و تندرہی سے انجام دیا

کہ اس حسن خدمت کے عوض بتاریخ یکم جنوری ۱۹۱۸ء کو پیشگاہ جناب

نواب گورنر جنرل صاحب بہادر سے خان بہادر کا خطاب ملا ہے :

نذر کشیر آمدنی کایج یاپ راؤ صاحب مرحوم و جہیز شادی راؤ صاحب حال بوجہ

قرضہ ذمگی ریاست ادا ہو کے باقی ماندہ زر واجب الاوابہ قیاد و محاسبہ

میں سے رہ گیا :

نواب ویسٹ سے وگورنر جنرل صاحب بہادر کشور ہند نے راؤ صاحب سروہی

کو شریک جلسہ اعلان خطاب بکتاب قیصرہ ہند ہونے سے بلحاظ زیر باری

وزیر دست و بیقراری شخص ہونے سے نہتوسنگہ شاید اس خود سے و سرکش کر دے
 کا آخرین بقیہ تھا جس نے تسلط انگریزی کے وسط میں اس ملک کو اپنے قابو میں کر
 رکھا تھا اور سکی جاگیر ریاست کے نہایت جنوبی و نہایت ویران و دشتوار گزار
 حصہ میں واقع ہے۔ خیر خواہی وطن نے جس کے سبب سے اس نے پیشتر اپنے آثار
 اور اسکے ملک کی واسطے جان و مال کو تصدق کیا تھا اس مرتبہ اس کو سکو ایسی بریاست
 میں دست اندازی کرنے کے انتقام پر آمادہ اور بڑے وراسلحہ اپنے استحقاق کو قائم
 رکھنے میں سرگرم کیا تھا۔

اس بناوت کا سبب یہ ہے کہ مدار کے خاندان کا ایک شخص مدین سنگہ نامی موضع
 بیچوہ قریب بھٹانہ پرہو دیا رہا اور نہتوسنگہ موضع مذکور کو اپنا حق سمجھتا
 تھا۔ مدین سنگہ نے رشتہ کراچ میں بیچوہ پر قبضہ پانے کی درخواست کی وہاں سے ٹھاکر
 بھٹانہ یعنی نہتوسنگہ طالب ہو کے اس کو حکم ہوا کہ بیچوہ خالی کر دے اس نے
 صاف انکار کر دیا۔

۴۹۔ مدین شہور ہوا کہ نہتوسنگہ بار و ٹیبہ ہوا چاہتا ہے اور بھٹانہ خالی
 کر کے وہاں کی رعایا کو مقامات مختلفہ پر بھیجتا ہے اور سیوقت دربار کو اس کے
 انتشار کی واسطے لکھا گیا مگر جواب آیا کہ ریاست میں اس کے روکنے کی طاقت
 نہیں ہے۔ حسب الحکم گورنمنٹ صاحب سپرنٹنڈنٹ نے اس کو ہریت کی کہ میعاد
 معین میں اپنا استغاثہ پیش کرے ورنہ باغی متصور ہوگا بجائے تعمیل اس
 حکم کے وہ مقابلہ کی تیاری کرتا رہا بلکہ مع چند ہیرا میون کے قلعہ پر قابض
 ہو گیا اور سکی بیدخلی لازم آئی۔ اپریل کو روانہ ہو کے صاحب سپرنٹنڈنٹ

[illegible]

خازن کیا ہے ؟
 مابالغ ٹھاکر رووہ کی نسبت ثابت ہو کہ باغیوں کی پناہ دہی کرتا ہے اور
 اونکو رسد دیتا ہے اس واسطے اوسکو دس برس کی قید پابجولان بامشقت ہوتی
 اور اس علت میں چند دیگر اشخاص سزا پاب ہوئے کہ اونکے سزا پانے سے سب
 ٹھاکر دن کو عبرت ہو گئی ؟

نہتوسنگہ کے مقابلہ کی مشکلات میں ملک کی خرابی اور سرداران ریاست کی
 سازش و دردمندی قابل لحاظ ہیں ملک بالکل پہاڑی اور چھاڑی ہے
 آبادی بہت متفرق ہے ممکن ہے کہ کسی گاؤں میں جانے کے بغیر وہ تمام ملک
 بین پہرا کرے اور سرداران ریاست اگرچہ بمقابلہ سرداران جو دہ پور و
 اوسے پور راج کے بہت محکوم ہیں مگر اپنی اپنی ریاست میں خود اختیار
 و خود سر ہیں اور اونکے اور اونکی رعایا کے درمیان بہت ربط و ضبط ہے
 ان لوگوں میں باغیوں کی مدد دینے کا ہمیشہ سے دستور رہا ہے اس سے یہ
 غرض نہیں ہے کہ کچھ مدد ہی کو فخر سمجھتے ہوں مگر ہر ایک ٹھاکر کو یہ خیال ہے
 کہ ہکو بھی کسی روز ہی ضرورت پیش آدگی افزونی امن و انتظام و استحکام حکومت
 سر وہی سے یہ امر رفع ہوتا جاتا ہوا و واقعہ میں فی الجملہ کل ٹھاکر سیٹھ نہیں
 ہیں لیکن زیادہ سبب اسکا یہ ہے کہ کل باغیوں کو بغیر مشکلات انسداد
 فساد و گرفتاری اونکی جاگیروں پر قابض کر دیا ہے اس واسطے باوجود اجراء
 اشتہارات کوئی یقین نہیں کرتا ہے کہ نہتوسنگہ کسی روز پھر رئیس نہوگا اور
 مثل سابق پھر ہم سے بد لائے لیکاعلی الخصوص کم درجہ لوگوں کا اس پر بہت یقین ہے

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

چنانچہ راؤ صاحب کو سبھاؤ ڈیڑھ ماہ کے اندر بندوبست کرنے کی واسطے اطلاع دیکے درخواست کی گئی فوج کے آدمی سب حیران و دل شکستہ تھے برخاستگی فوج سے کچھ نتیجہ نہ نکلا باغی سپہ سالار وادین رہے علاقہ سر وہی مین وادین کرتے رہے راؤ صاحب کی طرف سے باغیوں کے مقابلہ میں کوتاہی نہ ہوئی مگر اکثر موجبات سے اس کا انتظام محال تھا ریاست سر وہی تنگ آگئی تھی اور

گرفتاری مجرمان مین بہت شبہہ تھا :

شاہد مین باغیوں کا گروہ کم ہو گیا کہان سنگد مریا اور اسکا بیٹا دین جی سخت بیمار رہا کہتے ہیں کہ زخمی ہوا تھا بعض مار گئے بعض مجروح ہوئے بعض چھوڑ کے چلے گئے تاہم باشتندگان ملک اور باغیوں کے درمیان صلح و سازش ہونے سے امید نہ تھی کہ یہی یہ لوگ گرفتار ہوں کہ یہی جنگل مین متفرق ہو جاتے تھے اور کہی جمع ہوتے تھے اکثر وادین جو اور لوگ کر جاتے وہ بھی انہیں سے منسوب ہوتی تھیں ثبوت اسکا یہ ہے کہ صاحب سپرنٹنڈنٹ دورہ کیواسطے ضلع جالور علاقہ مار وادین گئے اور وہاں تدبیر کی تو ڈیڑھ ایرن و سر وہی کی سڑک پر وادین کا انکراؤ ہو گیا پس اگر مار وادین کے اس حصہ مین انتظام سخت کیا جاوے تو جان و مال محفوظ ہو جاوین مگر اس سے یہ مطالبہ نہیں ہے کہ علاقہ سر وہی مین غارتگر نہیں ہیں بلکہ یہاں بھی جالور کی طرح بہت ٹہا کر ہیں اور انکے ہی رشتہ دار ہیں کہ مدت العمر سے غارتگری کرتے ہیں چورون کی پناہ دہی سے اونکو بہت یافت ہوتی ہے انہیں سے کسیکو مغلوب کرنے کی دربار مین طاقت نہیں ہے اگر وے سب متفق ہو جاوین تو ایسی ضعیف ریاست

تباہ کیا اور علاوہ دیگر شرارتوں کے میناروں کو بھی سہا کر دیا اور سو قتلہ
موضع بلی واڑہ پر ہمیشہ فساد ہوتا رہا ہے لوہانہ والدہ سرحد کے کہیتوں پر کاشت
نہیں ہونے دیتا تھا اور چراگا ہوں سے اصل مالکوں کو کہاں نہیں کہو دے
دیتا سرحدی کو اس کے مقابلہ کی طاقت نہ تھی اگر برہمنان سیروری کے مبتلا
ظلم و قوری ہونے سے راؤ صاحب کے عقاید مذہبی کو افروختگی ہوتی تو شاید
دست تک وہی حال بدستور رہتا مگر ۱۸۴۵ء میں واردات چاندی یعنی قطع
اعضار و خودکشی وقوع میں آئی موضع سیروری علاقہ سرحدی واقع سرحد
مارواڑ میں ٹہا کر لوہانہ کے پسران و ہمراہیان نے ایک برہمن کو گرفتار کر کے
زور و کوب کیا اس کے بہائی اور عورتیں چوڑانے کو آئے تو انکو بھی مارا آخر کار
عورتوں نے اپنا سرو بدن پیشا شروع کیا اور ایک برہمن نے برہمن مظلوم کی
والدہ کو کہ پیر ضعیفہ تھی مار کے سر کاٹ ڈالا۔ اس واردات سے نہایت رنجیدہ
ہو کے راؤ صاحب نے صاحب ایجنٹ گورنر جنرل سے شکایت کی کہ ٹہا کر لوہانہ
زبردست اور ماتحت راج مارواڑ ہونے کے سبب سے اس ریاست کی قیام
کی ہوئی سرحد کو قبول نہ کر گیا اور نہ اسکی سزا دی ممکن ہے اس واسطے سرکار
انگریزی سے دست اندازی ہونی چاہئے اخیر ۱۸۴۵ء میں ٹہا کر مذکور چنے
زمینداران علاقہ سرحدی کو گرفتار کر کے اپنی جاگیر میں لے گیا وکیل مارواڑ نے
عندالدریافت اس سے انکار کیا مگر خود ٹہا کر نے اقبال کر کے انکو بعد رہائی
والس بھیج دیا شروع ۱۸۴۹ء میں راؤ صاحب نے بندہ ریلہ خریشہ درخواست کی
کہ گانوں کی حد بست ہو کے ٹہا کر لوہانہ کی حقیقت کو علیحدہ کر دیا جاوے چنانچہ

در این روز و وقت، چه چیز است که در این روز و وقت
در این روز و وقت، چه چیز است که در این روز و وقت
در این روز و وقت، چه چیز است که در این روز و وقت
در این روز و وقت، چه چیز است که در این روز و وقت
در این روز و وقت، چه چیز است که در این روز و وقت
در این روز و وقت، چه چیز است که در این روز و وقت

پیرایه‌های سخن از کمال

در این روز و وقت

در این روز و وقت، چه چیز است که در این روز و وقت
در این روز و وقت، چه چیز است که در این روز و وقت
در این روز و وقت، چه چیز است که در این روز و وقت
در این روز و وقت، چه چیز است که در این روز و وقت
در این روز و وقت، چه چیز است که در این روز و وقت
در این روز و وقت، چه چیز است که در این روز و وقت

در این روز و وقت، چه چیز است که در این روز و وقت
در این روز و وقت، چه چیز است که در این روز و وقت
در این روز و وقت، چه چیز است که در این روز و وقت
در این روز و وقت، چه چیز است که در این روز و وقت
در این روز و وقت، چه چیز است که در این روز و وقت
در این روز و وقت، چه چیز است که در این روز و وقت

دہانتہ میں گئے تو وہ گانو خوں معاومت سے یا کل ویران ہو گیا تھا راج پرانہ ساد
فساد کا تقاضا ہوا دہانتہ کے ٹھہا کر کو کہ بار و ٹھہیہ ہو گیا تھا طلب کیا اور پنچایت
جمع ہو کے چند ماہ میں فیصلہ ہوا کہ اخیر میں رفع نزاع ہو کے بالاتفاق ایشون

نوشی کی رسم ہوئی :

نمبر ۱۸ میں بہلا نگر کی کاٹھا کر باغی ہو گیا مگر اوس نے زیادہ فساد نہ کیا
راؤ صاحب کے مصاحب ٹھہا کر سے اوسکا زمین کی بابت تنازعہ تھا اور اوسکی
طرفدار می سے اپنی بے انصافی کا گمان کیا تھا مگر برو سے پنچایت مقبولہ فریقین
فیصلہ وحد براری ہو جانے پر اوسکا گمان رفع ہو گیا اور وہ شرافت سے
گانو میں رہنے لگا :

بغاوت لالچی جاگیر دار دو بانی علاقہ سروہی و گنگول علاقہ پہلن پور

سپتمبر ۱۸۵۱ء میں لالچی جاگیر دار دو بانی علاقہ سروہی و گنگولی علاقہ پہلن پور میں
پہلن پور سے باغی ہوا مگر کوئی نہ یادتی نہ کی باہ جنوری دو بانی میں آیا اور
چندر و زبید پہلن پور کو گیا وہاں کنل غیر صاحب قایم مقام پولٹیکل سپرنٹنڈنٹ
نے اوسکے مقدمہ کی تیسری دفعہ پر سماعت کی اور دربار پہلن پور کے خلاف
فیصلہ کیا :

دربارہ پہلن پور اور لالچی کے درمیان موضع گنگول کی سرحد کی بابت ۱۸۵۱ء
میں نزاع شروع ہوا تھا ۱۸۵۴ء تک اوس نے متواتر دربار پہلن پور میں

ہو کے موضع دومانی کو واپس آیا اور باغی ہونے کی تیاری کرنے لگا اور
 در سر ٹھکانے جس پیشتر بھی صاحب کو نہ دوی تھی لالچی کے ارادہ سے خفیہ اطلاع دی
 اور ہون نے فوراً دربار سر وہی کو لکھا کہ لالچی کو گرفتار کریں اور اس کی بد اعمالی
 کا مواخذہ اپنے ذمہ سمجھیں دربار کو بوجہ ناواقفیت ذریعہ اطلاع دیا صاحب کے
 بہت تعجب ہوا اور لالچی کو فوراً گرفتار کر لیا دس روز بعد دربار سے ضمانت منگوائے
 جانے کی اطلاع آنے پر وہ حسب منظوری صاحب سپرنٹنڈنٹ اسٹیشن غرض سے
 رہا ہوا کہ پہلے پور جا کے حسب وعدہ اپنے صاحب سپرنٹنڈنٹ پہلے پور کے
 فیصلہ کے بموجب کار بند ہو مگر لالچی نے اس پر عمل نہ کیا اور ایک چھینے بعد دربار کو
 اطلاع آئی کہ وہ گانوں سے چلا گیا ہے اور ریاست پہلے پور میں از سر نو فساد کرنے
 کی واسطے پہاڑوں میں مسکن گزین ہوا ہے اور صاحب نے دربار سر وہی
 کی معرفت اس کے ضامنوں کو طلب کیا تو جواب آیا کہ ضامن نالا تو نہیں اگر زیادہ
 دیا جاوے گا تو وہ بھی باغی ہو جائیگا چنگے چند روز بعد دربار نے اطلاع دی کہ
 لالچی کو طلب کیا تھا اس نے گانوں میں آنے سے بالکل انکار کیا اس کے ساتھ
 ساتھ ہیل ہیں اور روز بروز زیادہ ہوتے جاتے ہیں اور اس نے
 یہ بھی کہا ہے کہ اگر جھنڈی یا میرے ضامنوں سے تقاضا ہوگا تو میں علاقہ سر وہی
 میں ہی غارتگری کروں گا اس واسطے مناسب ہے کہ اس کو سونچ دیا جاوے آپ
 ہی اس تجویز کو منظور کریں چونکہ صاحبان سپرنٹنڈنٹ پہلے پور سر وہی
 لالچی سے اتر کر چکے تھے کہ جب تک گانوں میں اشرافت سے رہے گا کسی طرح جاسے
 خوف و اندیشہ نہیں ہے اور بہترین تدبیر بھی دونوں نے بتلائی تھی کہ بہترین

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰

۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱
 ۴۷۲
 ۴۷۳
 ۴۷۴
 ۴۷۵
 ۴۷۶
 ۴۷۷
 ۴۷۸
 ۴۷۹
 ۴۸۰
 ۴۸۱
 ۴۸۲

[illegible]

نفاذ حکم مناسب گورنمنٹ بھٹی کی خدمت میں ارسال کی ہے۔
 اس سائنس و فزیکس میں اور بار سر وہی کا تو خواہ کچھ طلب ہو اس بات کا ہونا
 تعجب ہے کہ لالچی نے با اینہم کہ وہ صاحب سپرنٹنڈنٹ سے اکثر ملتا تھا اپنی
 بناوت کے سبب یعنی خواہش فیصلہ سرحد کو جسکے اظہار سے وہ اپنے مطالب کو
 جس طرح اخیر میں ہوا ابتداء میں ہی اشراقت کے ساتھ حاصل کر سکتا تھا
 صاحب موصوف سے مخفی کیوں رکھا ہے
 اس مقدمہ سے صریح ظاہر ہے کہ حکام انگریزی کی نصف مداخلت اس قسم کے
 مقدمات میں کتنی خلاف مصلحت ہے اور نہایت ضرور ہے کہ یا تو ریاستیں
 اپنے طور پر اور اپنی ہی ذمہ داری سے فیصلہ مقدمات کیا کریں یا اگر
 حاکم انگریزی کی امداد کی ضرورت ہو تو مقدمہ کو بالکل اوسے کے سپرد کر کے
 اس کے فیصلہ پر کاربند ہو کر مداخلت اور نصف عدم مداخلت ہی
 خواہ تنخواہ غلطی و بے انصافی پیدا ہوتی ہیں چنانچہ اسی سبب سے باوجود کہ
 صاحب سپرنٹنڈنٹ فیصلہ کر چکے تھے دربار پہان پور نے مدت تک مقدمہ کو
 سرسبز رکھا ہے

مینہ و ہیلون کی وارداتیں

۱۸۳۷ء کی وارداتیں جنہیں سے بعض میں تلف جان تک فوت ہو چکی ہے
 مینہ و ہیلون کی تین جماعتوں نے مشہور سرغنون کے تحت مین کی ہیں وہ
 جماعت پہلا مین کہ سب سے بڑی ہے موضع بالکو علاقہ مارواڑ کے
 رہنے والے تیس چالیس آدمی ہیں سابقاً اس جماعت کا افسر تیلانا می مینہ تھا

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰

پانچ کس مار گئے یا تیار نہ معافی جرم سے مایوس ہو کے ایسے خونخوار و بے باک ہو گئے
 کہ بار و بار من متواتر حملہ کرنے لگے ۔
 جماعت کو پہلا یہ بین بیون کی خطرناک جماعت کو پلانامی سرعہ کے تحت
 میں تھی وہ جیلخانہ مار و مار سے رہا ہو کے علاقہ سرحد ہی کے مشہور بدتمیاش گانوں
 ریواڑ میں سکن کر تین ہوا تھا مگر نخست اتفاق سے بتاریخ ۷ اپریل ۱۸۶۳ء
 حملہ کر کے ٹھاکر ریواڑہ کو مع چند بدتمیاشوں گرفتار کیا اور اس سے پہلے روز
 ستر شام کی وقت ہمراہی پندرہ سولہ مجرمان خارج تگرہی کیواسے گیا تھا اس سبب
 سے گرفتاری سے بچ رہا کہ پلانے موضع بلانہ علاقہ مار و مار میں پیدا ہو کے پرورش
 پائی تھی اس اعتبار سے کہ باشندگان بلانہ نے مجرہی کر کے ریواڑہ پر حملہ کر لیا
 تھا بروز روشن اپنے ہمراہیوں کو لیکے وہاں چلا گیا اور دو راجپوتوں کو
 کہ قلعہ رانی میں مصروف تھے تھم مجرہی کر کے بضر بندوبست قتل کیا اس خبر
 کے استماع پر ٹھاکر بلانہ طلب ہو کے تارکیر ہوئی مگر گرفتاری کو ہلاکی تدریر کر کے
 اور سوقت دومین روز بعد جواب دینے کا اقرار کر کے چلا گیا اور ہیرا کے بیان کیا
 کہ ہمیں یا ڈیرہ ہینے کے بعد بلانہ میں کو ہلا کے گرشادی ہو گئی اور اوسمیں وہ
 اور اس کے سب ہمراہی موجود ہونگے اور سوقت اول کو گرفتار کرادو گا چنانچہ
 شادی کے روز کو ہلا اور اس کے سب ہمراہی جمع ہوئے ۔
 بالی کا حاکم جس سے بیشتر صلاح ہو گئی تھی ڈیرہ سو سوار و پیادہ اور ایک توپ
 لیکے چڑھ گیا کشتیاں چلے قبل طلوع آفتاب پہنچا اور گانوں کا تین طرف سے
 محاصرہ کیا کیونکہ شمال کی طرف جھاڑی ہے اور ایک میل کے فاصلہ پر شاہراہ

گافو کے بولا وہ یعنی محافظہ کے قتل پر قناعت نہ کر کے اس خیال سے کہ وہ کچھ
 حال نہ کہہ سکے ایک ایک عضو علیحدہ کر دیا پٹھا کر کالندر میں پرتا کسید ہوئی تو اوپر
 جرمون میں سے ایک کو گرفتار کر کے راج میں سپرد کیا اس نے از نکاب جرم
 اور شرکت گردہ آسیا سے اقبال کیا ۛ

فروری میں جب صاحب سپرنٹنڈنٹ مالواڑہ میں تھے جماعت آسیا کے دو
 دیگر مجرم جنہوں نے ستمبر ۱۸۸۱ء میں ہرنی کے قریب انادرہ کے قصابوں کو
 لوتا ہٹا کر گرفتار ہوئے اور مالواڑہ کے پٹھا کر پر فوج مستعین ہوئی تو اس نے
 تیرہ دیگر پھیل بد معاشوں کو گرفتار کر کے سپرد کیا ۛ

اس طرح کو پلا اور آسیا بد معاشوں کی جماعتیں تو مغلوب ہو گئیں مگر
 ہندوستانی ریاستوں میں حاکم و تہا نہ دار ہر حیلہ سے بمنظر اضافہ
 آمدنی راج و طمع خود جہرمانہ زاید از حیثیت جرم و استعداد مجرم کرتے ہیں اور
 بہیل و مینوں پر ظلم و زیادتی ہوتی ہے اس سے دیگر اشخاص بد معاش
 ہو گئے ہیں اور ایک نمازہ جماعت نے کہ مار واڑہ و سر وہی کے باشندوں
 سے بہ سخت گانگلا جمع ہوئی ہے بہت وارداتیں کی ہیں ۛ

جب تک کل ملحقہ الر حدر ریاستوں سے بالاتفاق و بلا استقلال کوشش کی جائے
 ان لوگوں کی شرارت و زیادتی کا انسداد ہونا دشوار ہے صاحب سپرنٹنڈنٹ
 نے ایک مینہ غارتگر سے جو از خود حاضر ہو گیا تھا دریافت کیا کہ تو کیوں باغی
 ہوا تھا تو اس نے بیان کیا کہ پیشتر میرا ایک بہائی باغی ہوا تھا وہ اہلکاران
 راج کے ہاتھ آگیا اور ہونے لگا اس کو ایسی سزا دی کہ ہمیشہ اور گھر کے تمام

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰

ॐ नमो भगवते वासुदेवाय ॥

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

وہی ہے جو کہ اس کے لئے ہے اور وہی ہے جو کہ اس کے لئے ہے

پچاس قدم کے فاصلہ پر آگے تہا پہا چھا پھر کے دیکھا تھا کہ قاتل میرے ایک بہائی کو
 مارتا ہے میں اور میرے بہائی قاتل کو نہیں جانتے تھے اور قتل کا سبب یہی
 تھا کہ ٹیو پر سے بوجھ گر گیا اس کے اوٹھوانے کی واسطے کہا اسپر خفیف تکرار ہو گئی
 تھی کپتان بلی صاحب میجر ریٹ ابو کچہری میں رہتے فوراً ڈاکٹر صاحب متعلقہ چھپی
 راجپوتانہ کے پاس اطلاع پہنچ کر مع تہانہ والد ابو موقع کو روانہ ہوئے ملہ کے کنارہ
 پر مقتولوں کی نشین باہم چند فیٹ کے فاصلہ پر جہاں مار گئے تھے پڑی پائین
 اور عجیب کیفیت سے کہ ہر ایک کی قاتل کی کھانڈی کی صرف ایک ضرب ہوئی تھی
 گردن علیحدہ ہو گئی تھی اور اسی سبب سے فوراً مر گئے تھے کپتان بلی صاحب شون
 کو دیکھ کر منہ کو گئے تہانہ دار نے پیشتر سے وہاں پہونچ کے بندوبست کر لیا تھا
 کہ کوئی باہر نہ نکلے پاوے دربان وید جاری وجہی نے قاتل سے محض لاطعیان
 کر کے اوسکی پناہ پذیر می سے صاف انکار کیا مگر مقتولوں کا بہائی اپنے بیان
 پر قائم رہا اور بطور ثبوت بیان کے اوس نے ظاہر کیا کہ جب میں قاتل کے
 تعاقب میں مندر کے دروازہ پر پہونچا تھا میں نے ایک پوجاری کو دروازہ
 مندر کے کیواڑوں پر سرخ ہاتھوں کا نشان کراو دیکھا تھا اس واسطے کہ پوجاریوں
 کو جمع کیا گیا جیوٹیانے اوس پوجاری کو فوراً شناخت کر لیا اور سکا نام چنیا
 تھا اور اسکا ہاتھ سرخ رنگت سے رنگین تھا اور نقش موجودہ کیواڑ سے
 مطابق ہوا سر شام تک کل مندر وں میں تلاشی کی مگر قاتل کا پتہ نہ لگا مگر اس میں
 بھی شک نہ رہا کہ اوسکو کسی ایسے گوشہ میں چھپا یا ہے کہ صرف جتنی اور پوجاریوں
 کو معلوم ہے صاحب میجر ریٹ نے پھر دریافت کیا تو رام پرست اور دربان نے

UFAV

نہ تھی اور بجز خفیہ تکرار کے جو میل کا لوجہ اور پٹا نہ پڑھائی تھی اشتعال غضب
کا بھی کوئی سبب نہ تھا پر کیونکر اوس نے اس جرم قبیح کا ارتکاب کیا اور طیش غضب
سے ہی ارتکاب جرم ہوا کیونکہ میر کا مقتولوں کے پیچھے ایک میل تک چلا ہوا تھا
بحرمان مقدمہ کی سزا دہی کی اطلاع صاحب ایجنٹ گورنر جنرل کی خدمت میں
ہوئی تو اوہ انہوں نے دربار سرکاری کے انصاف و استقلال پر جو تحقیقات
و تجویز سزا جرم میں ظہور پذیر ہوئی اپنی خوشنودی ظاہر کی ہے

معاملات متفرق

اکتوبر ۱۸۹۵ء میں رائڈ نیم بوج نے کہ راج سرور ہی کا زبردست ٹھکانہ ہے اور
اوسکی جاگیر پہلن پور میں ہی ہے موضع بڑگانو علاقہ مار واڑ پر حملہ کیا اور موضع
پالک سے کہ اوسکی جاگیر واقع پہلن پور میں سرحد مار واڑ و سرور ہی پر ہے فوج
کثیر لیگیا مگر اٹھارہ کس مقتول اور نو مجروح کرا کے اور توپ و باروت گولہ بھوکے
واپس آیا تحقیقات سے ثابت ہوا کہ اوس نے حاکم جالور علاقہ مار واڑ کے
اتفاق و ہدایت سے کہ بڑگانو اوس کے تحت میں ہے ایسا کیا تھا مگر اخیر وقت
میں حاکم مذکور اوس سے علیحدہ ہو گیا جو ری ۱۸۹۴ء میں صاحب سپرنٹنڈنٹ
نے جا کے ہدایت کی نیم بوج والہ کسی صورت سے راضی نہیں ہوتا تھا اور
پھر بھی بڑگانو پر حملہ کرنا چاہتا تھا مگر بمشکل تمام فریقین میں راضی نامہ کرایا
کہ بموجودگی صاحب سپرنٹنڈنٹ اور چار سو آدمیوں کے صلح کی نہایت مستحکم
کفالت یعنی انیون نوشی کی رسم ادا ہوئی ہے

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰

مجھ کو گڑھے میں دفن کر دو اور اگر نکر کے تو میں گانوکے کو سے میں اگر کروں گا
 کہ جب ہدایت اور سکے بچاؤ کرنے پر امداد اپنے چچا کے گڑھا کہو دے اور کو جھل
 میں دفن کر دیا اگرچہ وہاں کوئی موجود نہ تھا مگر انتشار راستہ جذامی نے جو بلا
 اس سے یہ حال کہا تھا مگر کسی نے مخالفت نہ کی :

تحقیقات سے معلوم ہوا کہ اونکے کہر میں یہ مرض موروثی تھا ہنگا کے باپ نے
 سادہ لی تھی اور اسکے ایک بھائی اور دو دختر جذام سے مرے تھے امراض مہلک
 میں لوگوں نے سادہ کو ذریعہ نجات سمجھ کر کہا ہے مگر دربار نے جب منشا

استہار مجربہ سابق متوفی کے بھائی اور بیٹے کو بھرم اعانت و دو برس
 کیواسطے قید کیا اور جہنوں نے مخالفت نہ کی تھی اونکو تین تین مہینے کی
 قید کی نزدیکی ۱۹۶۵ء میں ایک اور شخص نے سادہ لی اور سین چار آدمیوں

کو سزا ہوئی دو شخصوں کو جہنوں نے متوفی کی عورت سے چہرہ روپیہ اجرت
 لیکے جذامی کو موقع پر پہنچایا اور غار کہو دا تھا تین برس کو قید ہوئے اور
 جس بقال نے مزدور وغیرہ ہم پہنچا کے دفن ہوئے کا بندوبست کیا تھا اونکو

دو برس کی قید ہوئی اور عورت متوفی پر جسکی سہی سے اسکا بھرم ہوا سزا
 جرمانہ ہوا اور بصورت عدم ادا سے چہرہ مہینے کی قید تجویز ہوئی۔ یہاں کی عیال
 کے نزدیک جذامی کو زندہ دفن کرنا کچھ جرم نہیں ہے اور دربار بھی بوجہ

مشرعہ ذیل اس سے زیادہ سنگین سزا دینا مناسب نہیں سمجھتا ہے۔
 انوں یہ کہ اوامستوفی ایسا جذامی تھا کہ اونکی اوٹھلیاں گر گئی تھیں اور حلق
 گل گیا تھا کہ وہ بول نہیں سکتا تھا اور تحقیق ہے کہ اگر دفن نہ ہوتا تو ہی ایک دو

مع فوج اوسکے کانوپر گئے اوسکو ناگہانی شیخون سے گرفتار کر کے ایرن پورہ
 میں قید کر دیا ۵۲ مینہ گرفتار ہوئے اور چار مشہور ڈاکو جھٹون نے مقابلہ
 کیا مار گئے تحقیقات سے پتا چلا کہ یہ فائرنگ رن کی شرکت و پناہ دہی اور
 مال مسروقہ و مغرورہ لینے کا جرم ثابت ہوا کہ بپا و اش اوسکے بیٹا و بارہ سال
 جیلخانہ اجیر میں قید ہوا یہ بھی تحقیق ہوا کہ ریوڑ ہمدت سے سارہ تون کا
 ماسن تھا اور بڑے بڑے دیہات واقع سروہی و مار و اڑ فائرنگری سے
 محفوظ رہتے کیواسطے اوسکو خراج دیتے تھے اوسکی سزا یا بی سنے وارڈالو کا

بہت انداز ہوا ہے
 راجو صاحب اور اوسکے بہائی صاحبان جیت سنگھ کے درمیان سرحد موضع
 ازبیری جاگیر صاحبان موصوف کی ایت مدت سے نزاع تھا اور دونوں
 بہائیوں میں بہت رنج رہتا تھا مارچ ۱۸۸۵ میں صاحب سپرنٹنڈنٹ نے
 پنچایت ٹھاکر ان برقرار کر کے اور خود ہی فریقین کو ہمایش کر کے رفع نزاع
 کر دیا پانچون کو ساتھ لیکے صاحب سپرنٹنڈنٹ نے بارہ روز مک موقع پر
 قیام کیا اور فیصلہ کرنے کی تاکید کی مگر چونکہ اوسکو طرفین سے ہمایش ہو گئی
 تھی اوسکو مستفیض کرنا نہایت دشوار ہوا جب صاحب موصوف صاحب ایش
 گورنر جنرل کی ملاقات کیواسطے بمقام دیسوری گئے وہاں پانچون کیواسطے
 دیرہ نصیب کرا کے بدعیناتی جمعدار چیراسیان وارڈلی حکم دیا کہ جب تک یہ
 لوگ فیصلہ کر کے مٹا رہ جات تعمیر نہ کراوین سرحد پر سے جانے نہ پاوین کہ
 اوہنوں نے چند روز میں فیصلہ کر دیا۔ محمد الملائات فریقین سے علیحدہ گفتگو

ہوا اور باقیماندہ مجرم دربار سر وہی کے سپرد ہوئے :
 ٹھاکر بالواڑہ پر گنہ دینوالتی علاقہ مارواڑ کے نہایت منفسد و سرکش ٹھاکر و نہیں
 سے تھا حسب منظوری ہماراجہ صاحب جو وہ پوز جمیت سوازان پولیس مارواڑ
 حملہ آور ہوئی اور قبل طلوع آفتاب باہوشچکر گانوں کا محاصرہ کیا ٹھاکر نے اول
 مقابلہ کی تیاری کی مگر جب سپرنٹنڈنٹ صاحب کی چٹھی دکھائی کہ حاکم حسب
 ہدایت صاحب موصوف علی کرتا ہے تو فوراً از خود گرفتار ہو گیا :
 صاحب نے اسکو فوراً گرفتار کر کے قلعہ جالور میں بھیج دیا اور اس کے کل دیہات
 کو ضبط کیا تین مہینے بعد اقرار نیک چلنی آئندہ کالیکے باخذ ضمانت رہا کیا اور
 ہمدردان حال اسکی جایداد و اگداشت کر دی اسوقت سے اس نے شرافت
 اختیار کی ہے اور عند الملاقات چند مرتبہ صاحب سے اقبال کیا ہے کہ جو کچھ
 میرے ساتھ ہوا ہے واجب تھا :

شیرتہ تعلیم

۱۸۹۵ء میں شیرتہ تعلیم بہت خفیف تھا چند چینی جتنی مندرون کے زینون پر
 بقال و راجپوتوں کے لڑکوں کو مارواڑی اور ابتدائی حساب سکھاتے تھے خاص
 سر وہی میں چند سال سے حسب تحریک دیوان ایک قاضی فارسی و اردو پڑھا
 تھا اسکی تعلیم سے راو صاحب کے بہائی صاحبان تیج سنگ نے دونوں بالوں
 میں استعداد پیدا کی تجارت پیشہ بقال بوجہ تعلق بھٹی و گجرات کی تربیت کے
 نواید سے بخوبی واقف ہیں اور بہت کوشش کرتے ہیں سر وہی میں ایک ٹھاکر

۱- این کتاب در بیان فضیلت و برتری حضرت علی علیه السلام است و در هر باب از فضایل او
 ۲- در بیان صفات و کمالات او و در بیان مناقب و احوال او و در بیان کرامات و معجزات او
 ۳- در بیان شجاعت و دلیری او و در بیان وفاداری و کرم او و در بیان سخاوت و بخشش او
 ۴- در بیان علم و ادب او و در بیان تواضع و فروتنی او و در بیان محبت و مهر او
 ۵- در بیان شرف و جاه او و در بیان فقر و نیاز او و در بیان غلبه و شکست او
 ۶- در بیان حیات و وفات او و در بیان تدفین و خاکسپاری او و در بیان وصیت و وصایای او
 ۷- در بیان بیعت و بیعتنامه او و در بیان خلافت و حکومت او و در بیان جنگ و صلح او
 ۸- در بیان احب و احباب او و در بیان دشمن و دشمنان او و در بیان یار و یاران او
 ۹- در بیان سوار و سواران او و در بیان پیاده و پیادگان او و در بیان اسب و اسبان او
 ۱۰- در بیان کلاه و کلاهیان او و در بیان زین و زینیان او و در بیان شمشیر و شمشیریان او
 ۱۱- در بیان کمان و کمانیان او و در بیان تیر و تیریان او و در بیان کلاه و کلاهیان او
 ۱۲- در بیان کلاه و کلاهیان او و در بیان تیر و تیریان او و در بیان کلاه و کلاهیان او
 ۱۳- در بیان کلاه و کلاهیان او و در بیان تیر و تیریان او و در بیان کلاه و کلاهیان او
 ۱۴- در بیان کلاه و کلاهیان او و در بیان تیر و تیریان او و در بیان کلاه و کلاهیان او
 ۱۵- در بیان کلاه و کلاهیان او و در بیان تیر و تیریان او و در بیان کلاه و کلاهیان او
 ۱۶- در بیان کلاه و کلاهیان او و در بیان تیر و تیریان او و در بیان کلاه و کلاهیان او
 ۱۷- در بیان کلاه و کلاهیان او و در بیان تیر و تیریان او و در بیان کلاه و کلاهیان او
 ۱۸- در بیان کلاه و کلاهیان او و در بیان تیر و تیریان او و در بیان کلاه و کلاهیان او
 ۱۹- در بیان کلاه و کلاهیان او و در بیان تیر و تیریان او و در بیان کلاه و کلاهیان او
 ۲۰- در بیان کلاه و کلاهیان او و در بیان تیر و تیریان او و در بیان کلاه و کلاهیان او

سکول نصیر آباد تھا وقت فرحت انگریزی پڑھانے لگا۔
مدرسہ سروہی میں صاحبان تیج سنگہ برادر راو صاحب متواتر امتحان لیکے
بہت خیر گیری کرتے ہیں۔

ٹھاکروں میں سے کوئی شوق تعلیم نہیں رکھتا ہے کالندری کے ٹھاکر نے جب
فہمائش صاحب سپرنٹنڈنٹ سابق تعمیر مکان مدرسہ شروع کی تھی مگر تین برس
تک اوس میں کچھ کام نہوا اوس سے سبب توقف پوچھا گیا تو اول اوس نے
تخط کا عذر کیا مگر جب دریافت کیا کہ تم نے شادی دختر میں دس ہزار روپیہ
کیونکر خرچ کیا ہے تب اوس نے اصل حقیقت کہدی کہ پڑھنا لکھنا بقالون
کا کام ہے اور لوگوں کو کچھ کارآمد نہیں ہے تعمیر مکان صرف صاحب کو خوش
کرنے کی واسطے کی تھی جب دس چلے گئے موقوف کر دی۔

۱۹۴۳ء میں سروہی وروہیڑہ کے مدرسہ جات رونق پیر رہے کالندری
میں کچھ تجویز ہوئی مدار کا مدرسہ موقوف ہو گیا تھا اوسکو صاحب سپرنٹنڈنٹ
نے بقالون سے چندہ جمع کرا کے پھر جاری کرایا۔

۱۹۴۵ء کی رپورٹ میں لکھا ہے کہ ہر ایک بڑے گانویں مدرسہ ہے اور
ایرن پورہ میں مدرسہ جدید مقرر ہوا ہے اوسکا خرچ چندہ سے دیا جاتا ہے
اوس میں راو صاحب بھی شریک ہیں امید ہے کہ ٹھاکر لوگ بھی مدرسہ جات
مقرر کرینگے اور اپنے اطفال کو بھی تعلیم دینگے مدرسہ جات دیہات کا خرچ
ملیہ دیہات سے دیا جاتا ہے اور سروہی وروہیڑہ و مدار قصبہ جات کے
مدرسوں میں راج سے نو سو روپیہ سال خرچ ہوتا ہے۔

یہی جاری ہے اس ریاست کے ملازمین سرک ۴۲ میل واقع ہوئی ہے اسی
 سرک اعظم پر تداربستی بھی لگا ہوا ہے اور ابو میں اوسکا دفتر ہے علاقہ ریاست
 میں پانچ ڈاکخانجات بمقامات سروچی و ایرن پورہ و انادرہ و ابو و نادر
 میں ایک ڈاک حضرت ہرکارون کے ذریعہ سے جاتی آتی ہے اور اون میں
 زیادہ تر ہیل اور مینڈو کر ہیں :

چھاوولی آلو

جس طرح کوہ آلو پر بنظر غواہ تداربستی قیام صاحب ایجنٹ گورنر جنرل راجپوتانہ
 اور انگریزی فوج چھاوولی ٹویسہ کی چھاوولی مقرر ہوئی ہے اوسکا حال شہر
 کہا گیا ہے اس چھاوولی اور قصبہ انادرہ واقع دامن کوہ متعلقہ چھاوولی نڈکو
 کا انتظام سرکار انگریزی سے ہے مگر اکثر اوقات صاحب اسسٹنٹ ایجنٹ گورنر
 جنرل جو پرنسٹنٹ سروچی ہوتے ہیں وہی بلقب میجر ٹیٹ آلو اس انتظام
 کا کام کرتے ہیں :

چھاوولی میں ایکٹ ہائے مفصلہ ذیل بحریہ گورنمنٹ ہندوستان پر مدت سے
 عملدرآمد ہے مگر جس مقدمہ میں فریقین رکنائے علاقہ ریاست سروچی ہوتے
 ہیں اوسکی سماعت راج کی عدالت میں ہوتی ہے :

ایکٹ نمبر ۱۱۵۹ ایکٹ نمبر ۱۲۵۹ ایکٹ نمبر ۱۳۵۹ ایکٹ نمبر ۱۴۵۹
 ایکٹ نمبر ۱۵۵۹ ایکٹ نمبر ۱۶۵۹ ایکٹ نمبر ۱۷۵۹ ایکٹ نمبر ۱۸۵۹

اور ان ایکٹوں کی کہ قوانین دیوانی و فوجداری ہیں جس طرح کل ہندوستان

جب مزدورون کو فرصت ہوتی ہے ہیجڈریا کرین ۛ

مزدوری زیادہ ہونے کے بعد مزدورون کی بھرسی مین کچھ وقت ہنوی
ملک روز بروز مزدور و عہ ہوتا گیا پیداوار غلامین اضافہ ہوا را و صاحب محال

انادرہ مین بہت کمی کی ۛ

اگر اس پہاڑ پر شرک تعمیر ہو جاوے تو بوجہ اجراء اندر فٹ گاڑیوں کج مزدورون
کی شکایت رفع ہو جاوے اور سرکار مین کرایہ کی کفایت ہو جان اب راستہ
ہے وہاں کھڑی بلندی ہونے سے شرک تیار نہیں ہو سکتی مگر جنوب مغرب
اور ڈیسیہ کی طرف پہاڑ ایسا ہے کہ اوس مین شرک تیار ہو سکتی ہے اس طرف سے
شرک تیار ہونے مین ایک پہاڑ اور فائدہ ہے کہ آہو ڈیسیہ کے درمیان جس قدر
اب ہے اوس سے صرف ایک ثلث کرایہ رہ جاوے گا گورنمنٹ بدلی کا ارادہ ہے کہ
آہو مین زیادہ فوج رکھیں اوس صورت مین اس شرک کی نہایت ضرورت
ہوگی کہ اس قدر مزدورون کا ملنا مشکل ہوگا اور خرچ بکثرت ہوگا ۛ

۱۸۶۹ء مین چاونی آہو کی حد بہت ہوئے را و صاحب نے بہ تقریر چند شرائط
مثل ہلاکت گاوان و پرنڈگان و اختیار سماعت مقدمات متعلقہ رعایا دریاست
چاونی کی زمین سرکار انگریزی کو دیدی اور گورنمنٹ بدلی سے مبلغ ۵۰۰۰
زمینداران کو بالخصوص نقصان اراضی سال بسال دینا منظور ہوا ۛ

تفصیل آمدنی و اخراج سرحدی

مدا آمدنی	سمر ۱۹	سمر ۱۹	سمر ۱۹	سمر ۱۹	سمر ۱۹	سمر ۱۹	سمر ۱۹	سمر ۱۹	سمر ۱۹
مالگذاری	معمد شمس	معمد شمس	معمد شمس	معمد شمس	معمد شمس	معمد شمس	معمد شمس	معمد شمس	معمد شمس
راہداری	معمد شمس	معمد شمس	معمد شمس	معمد شمس	معمد شمس	معمد شمس	معمد شمس	معمد شمس	معمد شمس
آبکاری	معمد شمس	معمد شمس	معمد شمس	معمد شمس	معمد شمس	معمد شمس	معمد شمس	معمد شمس	معمد شمس
منققات	معمد شمس	معمد شمس	معمد شمس	معمد شمس	معمد شمس	معمد شمس	معمد شمس	معمد شمس	معمد شمس
باقی برکفات	معمد شمس	معمد شمس	معمد شمس	معمد شمس	معمد شمس	معمد شمس	معمد شمس	معمد شمس	معمد شمس
بقایا سے خزانہ	معمد شمس	معمد شمس	معمد شمس	معمد شمس	معمد شمس	معمد شمس	معمد شمس	معمد شمس	معمد شمس

[illegible]

07

مردمان	۱۹	۲۲	۱۹	۲۳	۱۹	۲۴	۱۹	۲۵	۱۹	۲۶	۱۹	۲۷	۱۹	۲۸	۱۹	۲۹	۱۹	۳۰	مردمان
جبلخانه	۱۹	۲۲	۱۹	۲۳	۱۹	۲۴	۱۹	۲۵	۱۹	۲۶	۱۹	۲۷	۱۹	۲۸	۱۹	۲۹	۱۹	۳۰	مردمان
فرج	۱۹	۲۲	۱۹	۲۳	۱۹	۲۴	۱۹	۲۵	۱۹	۲۶	۱۹	۲۷	۱۹	۲۸	۱۹	۲۹	۱۹	۳۰	مردمان
عمارت و رستگاری	۱۹	۲۲	۱۹	۲۳	۱۹	۲۴	۱۹	۲۵	۱۹	۲۶	۱۹	۲۷	۱۹	۲۸	۱۹	۲۹	۱۹	۳۰	مردمان
سپاه و مشورت و دیگران	۱۹	۲۲	۱۹	۲۳	۱۹	۲۴	۱۹	۲۵	۱۹	۲۶	۱۹	۲۷	۱۹	۲۸	۱۹	۲۹	۱۹	۳۰	مردمان
سفر و تجارت	۱۹	۲۲	۱۹	۲۳	۱۹	۲۴	۱۹	۲۵	۱۹	۲۶	۱۹	۲۷	۱۹	۲۸	۱۹	۲۹	۱۹	۳۰	مردمان
باقی گزینات	۱۹	۲۲	۱۹	۲۳	۱۹	۲۴	۱۹	۲۵	۱۹	۲۶	۱۹	۲۷	۱۹	۲۸	۱۹	۲۹	۱۹	۳۰	مردمان
بقایای موجود و غیره	۱۹	۲۲	۱۹	۲۳	۱۹	۲۴	۱۹	۲۵	۱۹	۲۶	۱۹	۲۷	۱۹	۲۸	۱۹	۲۹	۱۹	۳۰	مردمان

[illegible]

تفصیل قرضہ ذمگی راج سروہی سہ ماہی ۱۹۳۳ء ۱۹۶۹ء

لکھنؤ ۹/۱۲

سیٹھ بھگت چند پسرپا راج
لکھنؤ ۹/۱۲

خزانہ انجمنی وار وار
لکھنؤ ۹/۱۲

امانت سفرۃ
لکھنؤ ۹/۱۲

اچیش جی
لکھنؤ ۹/۱۲

سری دوار کا ناتھ جی
لکھنؤ ۹/۱۲

نریش جی
لکھنؤ ۹/۱۲

سادہ جی
لکھنؤ ۹/۱۲

آدیش جی
لکھنؤ ۹/۱۲

باریش جی
لکھنؤ ۹/۱۲

واستن جی
لکھنؤ ۹/۱۲

پدم ناتھ جی
لکھنؤ ۹/۱۲

پنچم نرائن جی
لکھنؤ ۹/۱۲

سونی کپورہ
لکھنؤ ۹/۱۲

چوکیداران خاص سروہی
لکھنؤ ۹/۱۲

کتور چند
لکھنؤ ۹/۱۲

مٹو کالج اجمیر
لکھنؤ ۹/۱۲

بقایا تنخواہ اہلکاران
لکھنؤ ۹/۱۲

بقایا تنخواہ سہ بندی
لکھنؤ ۹/۱۲

ملازمان حضوری
لکھنؤ ۹/۱۲

۳۔ اس طرح کالج کی فہرست میں اکتیس طلباء مفصلہ ذیل باقی رہے :-
 اجیر میواڑ مارواڑ جے پور البور جہالاواڑ

۱ ۵ ۸ ۴ ۳

امید ہے کہ اس سال میں ان کی تعداد اور بھی زیادہ ہوگی :-
 ۴۔ ہزار اجید صاحبان میواڑ و مارواڑ کا ارادہ ہے کہ اپنی ریاستوں سے
 دیگر اطفال بھیج کے پورے بارہ بارہ طالب علم جنکی بود و باش کیونکہ اسے ان ریاستوں
 سے مکانات تعمیر ہونے میں کر دین اور جہالاواڑ سے کم سے کم ایک ایک طالب علم
 اور آونیکے اور ایک دو جے پور سے بھی آنے والے ہیں بیکانیر و بہت پور کے
 مکانات تیار ہو گئے ہیں مگر ابھی طالب علموں کے آنیکا کچھ حال نہیں سنا چوٹی
 ریاستوں سے چند ان امید نہیں ہے :-

اختتام تعطیل تک مکان سکونت طلباء ٹوٹک تیار ہو جاوے گا صاحب پولیسکل
 ایجنٹ کو لکھا گیا ہے کہ نواب صاحب سے طالب علم بھیجنے کی تاکید کریں :-
 میجر ٹوٹ صاحب نے لکھا ہے کہ ریاست کی زیر باری رفع ہو جانے پر تعمیر کان
 بورڈنگ ہوس کیواسے کوڑے روپیہ بھیجا جاوے گا اور باقیماندہ چوٹی ریاستوں
 یعنی کشنگڈہ قرولی و بوندی و سر وہی و پرتاب گڑہ و بانسواڑہ کے طلباء
 کی بود و باش کیواسے کہ انہوں نے زرجندہ دیا ہے مگر علیحدہ مکان کے
 خرچ کی گنجائش نہیں ہے تجویز درپیش ہے :-

معروف واقعات

۵۔ تاریخ ۲۷ مئی ۱۹۱۷ء امتحان و تقسیم انعام کے بعد طلباء کالج ایک چینیہ کی

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰

اس طلباء کو جلسہ سلطان قیسری تین شریک ہونے کی فرصت ملی اور مہاراج رانا صاحب
والی جیسا لاواڑ میرے اہتمام سے جلسہ میں شامل ہوئے :

۱۰ جلسہ جہلی میں عنقریب کل اصحاب شریک کونسل میو کالج کی موجودگی غنیمت
مستور ہوئے تارخ ۱۴۔ جنوری کونسل کا اول اجلاس ہوا جناب نواب محلے
القاب و سیرانے و گورنر جنرل صاحب بطور میراجمن روانق افزہ ہوئے اور
مہاراجہ صاحبان اودے پور و جودہ پور و بہت پور و قرولی و کشن گڑھ والہ
و نواب صاحب ٹونک و صاحبان پولیٹیکل ایجنٹ اودے پور والور و راجپوت
و جے پور و صاحب کمشنر اجمیر شریک جلسہ ہوئے یہ تجویز قرار پائی کہ سجاد و مختصر
تعیینوں کے موسم گرامین صرف ایک تعطیل تین جیسے کی ہوا کرے :

طالبان علم کو شروع موسم گرام کے بعد رکھنے اور قبل شروع برسات طلب کرنے
میں بڑی مشکل واقع ہوئی اور انکی دارالریاست و مقامات مسکن فاصلہ
دور و دراز پر ہیں اور ایک راجپوتانہ میں آمد رفت کا ذریعہ غیر مکمل ہے ان وجہ
سے یہ تجویز لازم آئی اگر تین جیسے کی تعطیل نہ دی جاتی تو یہی اکثر طالب علم بہ اختیار
خود لے لیتے :

۱۱ اپریل کے اول دو ہفتوں میں سالانہ امتحان ہوا اور ۱۹۔ تارخ کو تمام
تقسیم ہوا اسی روز سب اپنے اپنے گھروں کو چلے گئے اور ۱۹۔ جولائی کو واپس
آئے :

۱۲ نوشتہ اندین اونکی تحصیل اچھی ہوئی :

۱۳ پرتی سنگہ بگرو علاقہ جے پور کا امید سنگہ ساور علاقہ اجمیر کا اور مہاراج

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰

کامیلاً بجانب کاہلی ہے اور ابتداء میں اسے ادب ہی ہوتے ہیں مگر بھکوت
خوشی ہے کہ ایک سزا جسمانی یا اور کوئی سخت سزا دینے کی ضرورت نہیں
ہوتی ہے اضافہ سبق و سزا خفیہ مثل کلمات غیرت انگیز و شرم آور کہ بطرز
خاص راجپوتوں میں بہت کارگر ہوتے ہیں کافی متصور ہوئے ہیں
۱۶۔ سال تمام میں کل متعلقین کالج تندرست رہے اور یہ امر عمدگی موقع اور
تدبیرات حفظان صحت پر تاکید عمل کر نیکاً نتیجہ ہے

تعمیرات

۱۷۔ مکانات متدرجہ ذیل بالکل تیار یا عنقریب تیار قابل بود و باش ہیں
مکان صاحب پرنسپل مکان صاحب ہیڈ ماسٹر مکان اجیر مکان چوبو
مکان ادو سے پور مکان بھودہ پور مکان الور مکان بہر پور مکان
بریکانیر

تو تک کامکان عنقریب تیار ہونوالا ہے اور چالاواڑ کے مکان پر کار تعمیر
جاری ہے

۱۸۔ خاص کالج کامکان تعمیر ہونے کی اب امید ہو گئی ہے میجرینٹ صاحب نے
برور عرصہ آٹھ ماہ دوسرا نقشہ کہ پہلے زیادہ لاگت کے نقشہ جات کی نسبت زبرد
موجودہ اور ضروریات کالج سے زیادہ موافق ہے پیش کیا تھا کہ منظور ہو گیا
اب سوقت سے صاحب موصوف تیار می تخمینہ میں مصروف ہیں کہ جلد تیار
ہو جاوے گا

۲۳ صحن بازیچہ ریکٹ اینڈ فایوہ اور عوض شنوری عین شروع قسطیں

۲۴ سے پیشتر تیار ہوئے ہیں اس واسطے ایک اونکا استعمال نہیں ہوا ہے
۲۵ تکمیل کالج کیواسطے میرے نزدیک چند مکانات متعلقہ کی تعمیر کی بہت

ضرورت ہے اور اون میں سے مریض خانہ مقدم ہے :

۲۵ ایک خوش نصیبی سے منجملہ طلباء کالج کے کسیکو مرض متحرک نہیں ہوا ہے

لیکن اگر کسیکو مخصوص بڑے مکان میں ہووے تو افسوس ہے کہ میں کیا

کر سکون گا۔ احاطہ کالج میں کم سے کم پانسو ہمارا ہی رہتے ہیں اون میں سے

کوئی سخت بیمار ہو جاوے تو بچا اسکے کہ او سکوا اسپتال اجیہر میں بھیجا جائے

کچھ چارہ نہیں ہے یہ امر سبکو ناپسند ہے اس سبب سے بدخوف اسپتال

میں بھیج جانے کے اکثر لوگ بیماریوں کو چھپاتے ہیں اس واسطے مناسب ہے

کہ ایک مریض خانہ تیار کیا جاوے جس میں دو کمرے اطفال مریض امراض متحرک

کیواسطے ہوں اون سے علیحدہ صحن میں ہندوستانی ہمارے ہیون کیواسطے

مکان ہو اور ایک دوائی خانہ ہو اور یہ سب ایک ہندوستانی ڈاکٹر کے

اہتمام میں رہیں ڈاکٹر کی تنخواہ اور دیگر مضارن طالب علم دیا کریں مگر مکان

سرکار سے تعمیر کرا دیا جاوے :

۲۶ مکانات بودو باش عملہ۔ یہ کالج شہر و چاندنی کے قریب ترین مقامات

سے بھی دو میل کے فاصلہ پر ہے اس واسطے لازم ہے کہ استادوں میں سے

جس قدر ممکن ہو کالج میں رہا کریں ایک صرف دوم ماسٹر اور استاد سواری

کیواسطے جنگا یہاں رہنا نہایت ضرور ہے خالی بورڈنگ ہوس اور مکانات

فأما في كل شيء من هذه الأشياء فليس
يكون له من القوة ما يملكه الله تعالى
فإنه لا يملكه شيء من هذه الأشياء
فإنه لا يملكه شيء من هذه الأشياء
فإنه لا يملكه شيء من هذه الأشياء

فإنه لا يملكه شيء من هذه الأشياء
فإنه لا يملكه شيء من هذه الأشياء
فإنه لا يملكه شيء من هذه الأشياء
فإنه لا يملكه شيء من هذه الأشياء
فإنه لا يملكه شيء من هذه الأشياء

فإنه لا يملكه شيء من هذه الأشياء

فإنه لا يملكه شيء من هذه الأشياء
فإنه لا يملكه شيء من هذه الأشياء
فإنه لا يملكه شيء من هذه الأشياء
فإنه لا يملكه شيء من هذه الأشياء
فإنه لا يملكه شيء من هذه الأشياء

سالانہ مندرجہ تخمینہ کے ساتھ رہی ہے

خرج کی مندرجہ ذیل رقمیں تشریح طلب ہیں۔ مسٹر لینگ صاحب کے کالج میں پہنچنے پر مناسب تصور ہوا کہ بجائے مسٹر کین صاحب اور استاد شقی خط و حساب کے جسکی منظور شدہ تنخواہ ماضی تھی ایک سکنڈ ماسٹر تنخواہ پر ماضی اور ہندوستانی خوشنویس تنخواہ دار ماضی مقرر کیے جاویں۔ برعکس اوسکے استاد سواری کو اپنی رحمت سے علیحدہ ہونے میں دیر ہوئی اس سے اوسقدر روپیہ بحث میں رہا ہے۔

۳۲ اگرچہ بموجب دفعہ ۱۱ ماسلم نمبری ۱۹ سورخہ ۹ مارچ ۱۹۵۵ء منجانب صاحب چیف کمشنر اجیر اسمی صاحب سیکرٹری صیفہ ممالک غیر دفعہ ۱۹ چھٹی صاحب پرنسپل اسمی صاحب ایجنٹ گورنر جنرل مورخہ ۵-۱۰-۵۵ پر لکھا ہے کہ ضرورت متاثرہ صاحب سول سرجن کے بحث ہو گئی تھی مگر اگلے سال میں اوق سے علاج کرانے کی کچھ ضرورت نہ ہوئی مگر سالگذشتہ کے دوسرے چھینے میں صاحب سول سرجن کو طلب کرنا لازم آیا اور بطور جزیہ روزہ تجویز کے اونکی پچاس روپیہ ماہوار کی تنخواہ منظور ہوئی کہ منجانب خرید کتاب کتب خانہ مندرجہ تخمینہ کے پھر روپیہ دیا گیا اسی باب میں تحریر

پھر کچھ لکھنا پڑے گا:

۳۳ سفر خرچ کیواسطے پانسو روپیہ دسج تخمینہ ہوا تھا اور اس وقت چھتر روپیہ سفر میں خرچ ہوا اور مبلغ سالہ کا سامان آرائش کالج خرید کیا ہے۔

۳۴ تخمینہ ۱۹۵۵ء منظور شدہ سالگذشتہ سے بہت مطابق ہے

زیر مجتمع میں سے ۱۸۷۷ کم ہو گیا ہے۔ صحن ریٹ و عوض ناوری
 و بلیر ڈٹیل تیار ہو گئے ہیں اب اونین اور کچھ خرچ ہو گا نقشہ بازیچہ گاہ
 سایہ دار میں نقص نکلا کہ وہ غیر مکمل ہے اور معاملہ ششہ تعمیرات میں زیر تجویز
 ہے اس واسطے میں اسکی کچھ تفصیل نہیں لکھ سکتا ہوں مگر غالباً اسکی تکمیل
 میں ہزار روپیہ خرچ ہو گا بقیہ زیر منظور شدہ آرائش مکان صاحب پرنسپل
 اس سال میں خرچ ہو جاوے گا۔

۳۴ زرچندہ مکفولہ کا حساب دیکھنے سے واضح ہوا کہ پانچ ہزار روپیہ براہ
 غلطی نقد بقایا میں درج ہو گیا تھا اس واسطے یہ رقم زیر مجتمع میں سے فیصدی
 چار روپیہ کی جمع میں شامل ہوئی کہ اب جمع حسب تفصیل ذیل ہے :

لیکھنے والے	حساب زیر مجتمع
سود و <u>۱۸۷۷</u> مکفولہ کا نقد کاری فیصدی	بقایا یکم اپریل <u>۱۸۷۷</u> خرچ <u>۱۸۷۷</u>
صاف	سالیانہ
۱۸۷۷	وصول

۱۸۷۷

خرچ ۱۸۷۷ ۱۸۷۷ زیر اصل کو منتقل ہوا

صاف

۲

۱۸۷۷

4. 10. 1947

[illegible]

بسم الله الرحمن الرحيم

۱	۲	۳	۴
<u>مجلس اول</u>	<u>مجلس دوم</u>	<u>مجلس سوم</u>	<u>مجلس چهارم</u>

۱۷۷

[illegible]

۲۱۔ آراستگی اراضی کی واسطے جس قدر روپیہ سال گذشتہ میں بجوز ہوا ہے
اوس قدر اب ہوا ہے مہواری و تخلیدی جاری رہیگی اور دیوار و احاطہ
کھیل کود و چند کیا جاوے گا۔

۲۲۔ ہزار روپیہ خرچ کتب خانہ مندرجہ تھینہ سال گذشتہ بدرپیشی ضرورت
شدید غیر معمولی مصارف کو منتقل ہو گیا ہے۔

۲۳۔ مگر ان ضروریات کی واسطے کیا بارگی سرمایہ کا فروخت کرنا لازم نہیں ہے
اور شاید اختتام سال تک نوبت نہ پہونچے شاید بہترین تدبیر یہ ہوگی کہ جون
بقایا زرچندہ وصول ہوتا جاوے سرمایہ زر کمفولہ کو منتقل ہوتا جاوے۔

۲۴۔ اب میں جمع و خرچ کالج کی کیفیت جسکی نسبت پیشتر نہیں لکھا ہے کہ
حسب اطمینان نہیں ہے تحریر کرتا ہوں کہ اگرچہ اب ہماری کل آمدنی وصول
ہوگئی مگر میں نے بمشکل تمام جو مصارف آمدنی سے ہونی چاہئے تھی زیرمجموع
سے کر کے اور انتہا درجہ کی کفایت سے مصارف کو حد داخل کے اندر رکھا ہے
عمامہ تعلیم جواب موجود ہے ۳۵ طابا سے زیادہ کی واسطے کافی ہونگا اگر اذنی

تعداد اس سے تجاوز کر جاوے کہ غالباً ضرور کر لگی تو ایک ابتدائی استاد
مشاہرہ دار اعلیٰ سالانہ مقرر کرنا ضرور ہوگا مدرسہ جات سرکاری کے
اطفال کی نسبت امیر اچو توں کے لڑکوں پر استاد کی زیادہ نگرانی رہنی
ضرور ہے میرے نزدیک اونے اجاعت میں جہان کل جدید طالب العلم و تین
برسن رہنے کے ایک استاد سے متعلق زیادہ سے زیادہ آٹھ اطفال
ہونے چاہئیں۔

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

ہونے کے پانچ ہزار روپیہ سالانہ مقرر ہو جاوے۔ اس میں بجائے خفیہ رقم لکھنے
مندرجہ تختہ کے چھ سو روپیہ ضروریات غیر معمولی کی واسطے زیادہ ہونے کے عمل جاری
ہزار روپیہ مفصلہ ذیل کا اضافہ ہو جاوے :-

لکھنے

عہدہ کتب خانہ صفائی ضروریات غیر معمولی
اسماء الاء لا سمار

اسی حال کو بطور دیگر خیال کیا جاوے تو ظاہر ہے کہ کالج کی آمدنی سے اسماء
زیادہ نہیں ہو سکتی ہے اور اس کا خرچ انجام میں لکھنے سے لکھنے تک
ہو جاوے گا مابقا روپیہ کے بندوبست کا معاملہ حتی الامکان نہایت جلد کو نسل
کالج کے روپر و پیش ہونا چاہئے :-

۲۸ سٹرلنگ صاحب ہیڈ ماسٹر کی لیاقت اور تندہی کا حال تو پیشتر لکھہ
چکا ہوں اور اب آپ کی اطلاع کی واسطے لکھتا ہوں کہ کالج کے کل عملہ تعلیم نے
اس سال میں اپنے کام کو اچھی طرح انجام دیا ہے۔ فقط

۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰
۹	۹	۹	۹	۹	۹
۸	۸	۸	۸	۸	۸
۷	۷	۷	۷	۷	۷
۶	۶	۶	۶	۶	۶
۵	۵	۵	۵	۵	۵
۴	۴	۴	۴	۴	۴
۳	۳	۳	۳	۳	۳
۲	۲	۲	۲	۲	۲
۱	۱	۱	۱	۱	۱

۱۷۷۸

شماره	نام طالب علم	ریاست	عمر	نام بزرگ شیشه دار	تاریخ داخله
۱۴	سازنت سنگ	اجمیر	۱۷	ٹہاگر کبانید	۱۱- فروری ۱۹۶۴ء
۱۵	دبھی سنگ	"	۱۹	راجہ راج گڑھ	"
۱۶	کانہ سنگ	"	۱۳	ٹہاگر جوئیہ	"
۱۹	کالو سنگ	"	۱۸	ٹہاگر گوپلہ	"
۲۰	عالم سنگ	جہالا وار	۱۳	مہاراج رانا صاحب جہالا وار	۲۵- مارچ ۱۹۶۴ء
۲۱	جوالا پرشاو	الور	۱۲	خلف راؤ ہرنیش	۱۰- جون ۱۹۶۴ء
۲۲	رگناتھ سنگ	"	۱۲	"	"
۲۳	سول سنگ	مارواڑ	۱۵	برادر مہاراجہ صاحب جودہ پور	۲۰- اگست ۱۹۶۴ء
۲۴	شگرم سنگ	اجمیر	۱۰	خلف ٹہاگر پاڑہ	۲۷- اگست ۱۹۶۴ء
۲۵	پیول سنگ	الور	۹	ٹہاگر پاڑہ	۱۰- اکتوبر ۱۹۶۴ء
۲۶	سلطان سنگ	مارواڑ	۱۱	ٹہاگر ماروٹ	۱۱- نومبر ۱۹۶۴ء
۲۷	ناہر سنگ	سیواڑ	۱۵	ٹہاگر سنوار	۲۲- دسمبر ۱۹۶۴ء
۲۸	چتر سنگ	"	۱۵	ٹہاگر روپا بیلی	"
۲۹	گنپت سنگ	"	"	خلف مولی سنگ جاگر سنگٹ	"
۳۰	پیری سل	لاوہ	۱۶	خلف منوہر سنگ ٹہاگر لاوہ	۵- دسمبر ۱۹۶۴ء
۳۱	اکبے سنگ	سیواڑ	۱۰	خلف راجہ بشیر	۱۱- فروری ۱۹۶۵ء

[illegible]

74

خرج

للملك

منخواه ملازمان

منخواه افسران

منها
عطيه گورمشك

الحاله

ماله

صاحب پرنسپل	چينڈا سطر	دوم سطر	محور	دفتری	پانچ سپرای
الہ	صحنہ	سمک	ساک	مالہ	فی محمد اعاضہ
باسواری	صحنہ	سمک	فراش	مچوکیار	پولیس
اوتاد سندی	اوتاد اردو	اوتاد ماسک	محہ	مالہ	اعالہ
الہ	الہ	الہ			

اوتاد خوشنویس اوتاد سواری
مالہ لکھ

مصارف غیر حاضری و نشن
لہ

مفرقات

للملك

داکٹر صاحب	سایر خرچ	انعام	صاحب پرنسپل	اوتاد اردو و سندی
سار	سار	حصار	اعاضہ	الہ
مردوبات	مفر خرچ	صفائی زمین و باغ	فیصدی	فیصدی
صاحہ	مالہ	الہ	سار	مالہ

بانی

للملك

تذکره شایسته

در بیان احوال و سیرت و مناقب و کرامات و غیره

<p>در بیان احوال و سیرت و مناقب و کرامات و غیره</p>	<p>در بیان احوال و سیرت و مناقب و کرامات و غیره</p>
---	---

در بیان احوال و سیرت و مناقب و کرامات و غیره

<p>در بیان احوال و سیرت و مناقب و کرامات و غیره</p>	<p>در بیان احوال و سیرت و مناقب و کرامات و غیره</p>
---	---

در بیان احوال و سیرت و مناقب و کرامات و غیره

عطا نامہ جلد سوم و قایع راہپوتانہ

صفحہ نمبر	نمبر سطر	عطا	صحیح
۲۰	۱۵۱۲	بلندی ہے خمدار	بلندی پر خمدار
۲۳	۱۹	اونکو پیشوا ملا تھا	اونکو پیشوا سے ملا تھا
۲۴	۴	عہد نامہ کے مند سور کو سرکار انگریزی	عہد نامہ مند سور کی سرکار انگریزی
۲۶	۱۰	رفع تصنیع اونکی	رفع تصنیع اونکی
۲۷	۹	دیکھا تھا استغاثہ	دیکھا استغاثہ
۵۵	۳	ہوئی تھی زبردست	ہوئی زبردست
۵۶	۲	لازم ہے اوس	لازم ہے کہ اوس
۱۲	۱۲	جواہر	جواہر
۴۷	۱۰	مکالہ ریا تھا سیواڑ	مکالہ ریا تھا سیواڑ
۴۸	۷	صدیوں میں کہہ شہور	صدیوں میں یہ شہور
۷۱	۱۹	کی قدر	کی قدر
۷۲	۱	کو میو	کو میو
۷۷	۱۰	کرنیکا یہ ارادہ	کرنیکا یہ ارادہ
۹۶	۱۶	قابل ہو کر حکمرانی	قابل ہو کر حکمرانی
۹۷	۱	نوکر بجز	نوکر ہوں بجز
۹۹	۹	پہلی	پہلی
۱۱۷	۱۵	پہچینیت	پہچینیت

نمبر	صفحہ	صحیح
۲	۲۲۷	پر نایزہ بیفایدہ
۱۳	۲۲۷	اطاعت کی شاید اطاعت کے ساتھ شاید
۹	۲۳۶	مفوض تھا مفوض ہوا تھا
۲	۲۳۳	بہ بھر بہ بھر
۸	۲۵۱	جاری ہے اور اپنی جاری ہے اپنی
۱۰	۲۵۲	شادی کی شادی کری
۴	۲۵۳	گروہ منظم مگر منظم
۱۷	۲۶۰	برہگانی برہگانی
۹	۲۷۹	نظر آتا تھا نظر آتا تھا
۸	۲۸۰	سمجھتا تھا سمجھتا تھا
۱۷	۲۸۱	کہتا سنتا کہتا سنتا
۲	۲۸۴	بہتیار اوپر رکھ دے بہتیار رکھ دے
۱۲	۳۱۹	قدیم ہی قدیم ہی
۵	۳۱۹	وسط ہندو فرشتا بیڑہ وسط ہندو فرشتا بیڑہ
۱	۳۲۱	اداسے سبیل سبیل اداسے
۵	۳۳۳	ہوتی ہے تو ہوتی تو
۸	۳۴۷	ڈکیتی کہ مفوض ڈکیتی کو مفوض
۱۹	۳۶۸	اور طرح اور ہر طرح

نمبر	نمبر	غلط
۴۸۹	۱۰	خدمت میں
۴۵۰	۱۲	کانپور ہو کے اگرہ
۴۹۱	۱۵	روڑ کی کارخانہ
۴۹۹	۵	ہر چند اون کی
۴۶۵	۱	جے پور پر فائق
۴۶۷	۱۰	میں جو سا ہو کار
۴۸۱	۱۲	شیرتہ بالکل
۴۹۲	۹	چودہ ماہ قبل
۴۹۷	۲	جب تجوینہ
۴۹۸	۱۱	باز رکھا اسپر
۷۱۱	۱۹	خلل انداز ہوا ہے
۷۱۲	۱۴	گنجیر
۷۱۵	۰	۷۱۵
۷۱۴	۱۷	تجارت چارم
۷۱۷	۹	نمبر ۱۳ و ۱۴ بجز
۷۱۸	۱۰	شالی
"	۱۸	راجپوتانہ معزز
۷۱۹	۷	بیکانیر مصری

نمبر فقرہ	نمبر سطر	غلط	صحیح
۷۹۲	۵	آبادی پر ہونے سے	آبادی پر ہونے سے
۷۹۳	۵	ایزادی ہو	ایزادی ہوئی
۷۹۷	۱۱	کپتان پبلی صاحب	کپتان پبلی صاحب
۷۹۸	۹	خوشامدی و حاضر باشان	خوشامدی حاضر باشان
۸۰۲	۷	آباد سے	آبادی
"	۱۹	قریب	قریب
۸۱۵	۵	مالک	مالک
۸۴۵	۱۱	مالیہ	مالیہ
۸۴۹	۹	نہیں لکھا ہے	میں نے لکھا ہے

Chapter. IX.

	<i>Page.</i>
Serohee	... 753
Statement of Purganah in Serohee state	... 761
Mount Aboo	... 761
History of the State	... 767
Treaty of 1823	... 769
Treaty of Debt of 1847	... 773
Treaty of the Neembooj Thakoors	... 774
Conditions of the Aboo sanitary station	... 776
Khureeta of 26th January 1854 about the Administration of	
State by British Government	... 778
Khureeta of 11th February 1854 on the same subject	... 779
Rebels of Nuthu Singh	... 814
Strifes of the Thakoor of Luhana of Marwar state	... 820
Quarrels between the Thakurs of Bhalankri and Dhania	... 822
Rebellion of Lalji Jagirdar of Dumani of the Serohee state	823
Conduct of Minas and Bhils	... 827
Case of murder at Dalwarah	... 832
Miscellaneous events	... 835
Education	... 841
Hospitals, Railway, Post Offices, and Telegraphic system	... 844
Aboo cantonment	... 845
Detailed income of Serohi state	... 848
Expenditure of Serohi state	... 850
Supplement to the report of Muir College for 76-77	... 856
Buildings of Do.	... 861
Income and expenditure of Do.	... 864
List of the Students of Do.	... 872

Page.		
513	...	Adjustment of disputed boundaries
514	...	School
515	...	Dispensary
516	...	Chapter VIII.
517	...	"Beekanere
518	...	Tehseels and cheeras of Beekanere
519	...	Villages in Beekanere State
520	...	Sindars in the state
521	...	List of Tazeemee Thakooras
522	...	Bhuthnere
523	...	Beekanere City
524	...	Other towns in Beekanere state
525	...	Ancient History
526	...	Beedawatee
527	...	List of the Beekanere Maharajahs
528	...	Geneology of Beekanere Maharajahs
529	...	Modern History
530	...	Grant of villages for loyalty in 1857
531	...	Jageerdars and Thakooras of the State
532	...	Criminal administration and proceedings of the office of
533	...	Assistant Agent Governor General
534	...	Civil Court
535	...	Revenue Department
536	...	Mundes or the Customs Department
537	...	Income and Expenditure of the state
538	...	Debts against the State
539	...	Detailed income of the State
540	...	Detailed Expenditure of the State
541	...	Beekanere Army
542	...	Famine of 1868-69
543	...	Education
544	...	Mint
545	...	Hospital and Dispensary
546	...	Building
547	...	Post Offices
548	...	Topographical Survey
549	...	Adjustment of boundary disputes

SECTION 3RD.

	<i>Page.</i>
Jhalawar	... 347
History	... 348
Treaty with the British Government	... 350
Abstract of Captain Abbott's report	... 369
Income and expenditure of Jhalawar	... 377

SECTION 4TH.

Tonk	... 381
Statement of villages, Area, population and revenue	... 382
Tonk and Rampoor	... 384
Neemahera	... 386
Perawa	... 387
Seronge	... 387
Chupra	... 389
History	... 389
Famine of 1868-69	... 431
Finances of the State	... 437
Revenue Department	... 444
Traffic and Customs Department	... 446
Army	... 452
Purgunah of Tonk	... 453
Do. Rampora <i>alias</i> Allygurh	... 455
Do. Neemahera, Revenue	... 457
Criminal Administration and the Moghias	... 461
Seronge	... 470
Chupra	... 177
Perawa	... 480
Income and expenditure of the state	... 486
School	... 491
Dispensary	... 493

SECTION 5TH.

Shahpoora	... 494
Pergunah Phoolia	... 495
Do. Kuchola	... 497
The state	... 498
Finance and Revenue	... 506
Income and expenditure	... 510

LIST

OF

Contents of the Third Volume.

Chapter VII.

Harouti Agency Meena Kherar	...	1
Harouti	...	18

SECTION 1ST.

Boondi	...	39
Ancient History	...	46
Genealogy of Choahan Family	...	58
Modern History	...	129
Treaty of Patun 1847	...	137

SECTION 2ND.

Kotah	...	158
Ancient History	...	164
Modern History	...	229
Grant of four parganahs	...	234
Articles of Zalim Singh's hereditary office of Kotah Regency	...	236
Rana Zalim Singh's letter to Political Agent on Maharao	...	240
Owned Singh's death	...	240
Maharao Kishore Singh's letter to Col. Todd on conditions of peace	...	256
Treaty entered into by Maharao Kishore Singh at Nathdwara	...	268
Madh Singh's engagement	...	273
Treaty between the British Government and Maharao Ram Singh	...	285
Crain Trade and Raminge of 1868-69	...	310
Kotree Sindars	...	316
Administration of the State by the British Government	...	322
Agency	...	341
Income of the Kotah state	...	342
Expenditure of the Kotah state	...	344

ARRANGEMENT

OF

THE WHOLE BOOK.

VOL. I.

CHAPTER 1ST.—General Description of Rajpootana.

CHAPTER 2ND.—Ajmere and Merewara District.

CHAPTER 3RD.—Alwar Agency.

Section 1st.—Odeypore.

Section 2nd.—Doongurpore.

Section 3rd.—Banswara.

Section 4th.—Pertapgurh.

CHAPTER 4TH.—Jeypore Agency.

Section 1st.—Jeypore State.

Section 2nd.—Kishnungurh.

Section 3rd.—Lawa.

VOL. II.

CHAPTER 5TH.—Marwar Agency.

Section 1st.—Jodhpore.

Section 2nd.—Jeysulmere.

CHAPTER 6TH.—Eastern Rajpootana States Agency.

Section 1st.—Bhurtpore.

Section 2nd.—Alwar.

Section 3rd.—Dholepore.

Section 4th.—Kerowlee.

VOL. III.

CHAPTER 7TH.—Harvathi Agency.

Section 1st.—Boondi.

Section 2nd.—Kotah.

Section 3rd.—Jhalawar.

Section 4th.—Tonk.

Section 5th.—Shahpoora.

CHAPTER 8TH.—Beekaneer.

CHAPTER 9TH.—Sirohee.

WIOUAYA

RAJPUTANA,

OR

A History of the Ajmere and Merewara Districts and
the Native States included in the country of
Rajputana, in three Volumes.

VOL. III.

BY

JWALA SAHAIE,

Adami and Superintendent, Public Works Department.

BHARTPUR.

Copy Right Reserved and Registered under the
Act XX of 1847.

PRINTED IN THE MUEID-JUM PRESS.

AGRA.

1879.